

١
 ٢
 ٣
 ٤
 ٥
 ٦
 ٧
 ٨
 ٩
 ١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten manuscript page from the *Shahnameh*, featuring dense Persian script in a cursive style. The text is written on aged paper with visible vertical fold lines. A prominent red ink mark or signature is visible near the bottom center.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قوله الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
الآدم أي ما لم يكن له من قبل أن يهدى له الله تعالى

مولا

المصدر في ذلك مقول من سبط الحنفى رحمه الله تعالى لا يستعمل في الاستغفار الا في الاستغفار
ويحتمل ان يكون الحاصل بالصيغة في سبط الحنفى رحمه الله تعالى لا يستعمل في الاستغفار الا في الاستغفار

أما ما ذكره من أن...

حبس الجمل حتى وافى مكة المصبر به سنة ثمان مائة وثمانين
 الثمانين وان الوهمر كيد حسبان ان احمد بن بالجم غيرة فقال وتعليق احمد مشرعا بمسار
 يتبعه بالعلية ونحوه الا لاسلوب الله تعالى الطول المذكور احمد بن بالجم

وہاں سے لے کر پورے ملک تک
میں نے اپنے دوستوں کو
اپنی خدمت میں لے کر
آج کل کے حالات کو

قوله والصلاة في السنة واغاضه اخبر نذارة من علم حناك الحق سبحانه
لما كان في سنة من سنين واثبت على الحق الذي لا يغير جلاله

قوله على نبية من شئت ومعنى النبوة وهو في العبادة عن شان بعته

وہی

انه تعالى على عباد وملتبئين يظهر ما ذكرنا في الفقرات السابقة ويترك التعديرات
باسم الله عليه وسلم على ان فيه حسن الموافقة في كل امر على ما في اصل
الامر من غير تعدي كما في ما استشهد به

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

مولانا عجب الدین صاحب
 مولانا عجب الدین صاحب
 مولانا عجب الدین صاحب

[illegible]

۱- من مباحل بنیاداً
 ۲- من مباحل بنیاداً
 ۳- من مباحل بنیاداً
 ۴- من مباحل بنیاداً
 ۵- من مباحل بنیاداً
 ۶- من مباحل بنیاداً
 ۷- من مباحل بنیاداً
 ۸- من مباحل بنیاداً
 ۹- من مباحل بنیاداً
 ۱۰- من مباحل بنیاداً

[illegible][illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فِيمَ الْغُرُفِ الْأَخْضَرِ الْقَلِيمِ

قوله الحمد لله للعلوم والامم الجن والانس استغراق كل شيء من الان والابدم اتي حامداً كان ويحتمل ان يكون مصداق الجبروت أو أفق ذلك المشرق بين

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمَصْدَرُ بِالْمَصْدَرِ يُعْنِي سِياسَ وَدَسائِسَ وَفُلُوسَ وَنَظَائِرَ أَيْ

عنه وان الوهم لا يدخل الى ان الحدير بالحد مضرة فقال وتعليق الحق صريحاً بما بين

يَتَّبَعُ بِالْعِلْمِ وَغَيْرِهَا الْمَلُوبُ الَّذِي تَحْتَاطُ عَلَيْهِ لِكَيْ لَا يَكُونَ أَحَدٌ يَدْرِي بِهِ الَّذِي
يَتَّبَعُهُ وَكَذَلِكَ هُوَ الْمَلُوبُ الَّذِي تَحْتَاطُ عَلَيْهِ لِكَيْ لَا يَكُونَ أَحَدٌ يَدْرِي بِهِ الَّذِي
يَتَّبَعُهُ وَكَذَلِكَ هُوَ الْمَلُوبُ الَّذِي تَحْتَاطُ عَلَيْهِ لِكَيْ لَا يَكُونَ أَحَدٌ يَدْرِي بِهِ الَّذِي

قوله على نبية من النبوة بمعنى الزينة وهو في الشريعة عاكسة عن آسان بعثه
 به تعالى على عباد للتبليغ ويظهر ما ذكرنا في الفقر السابقة وجب ترك التصريح

معهم صلى الله عليه وسلم لم على ان فيه حسن الموافقة ولم على الذي اهل
 فانه لا يفتنى كما به المتبادر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مولانا عجب

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible]

[illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a header or introductory section, written in a cursive script.

Main body of handwritten text, organized into several columns. The script is dense and characteristic of historical Arabic or Persian manuscripts. A large, stylized signature or seal is visible in the lower-left quadrant of this section.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a concluding section or a separate entry, continuing the cursive script.

Handwritten text at the top of the page, likely a header or introductory section.

Handwritten text line separating the top section from the main body.

Main body of handwritten text, organized into several columns. The script is dense and cursive.

Handwritten text line separating the main body from the bottom section.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a footer or concluding section.

Handwritten manuscript page with dense Arabic script. The text is organized into columns, with a large, bold heading at the top center. The script is in a cursive style, typical of classical Arabic manuscripts. The page is filled with text, with some lines being more prominent than others. The overall appearance is that of a historical document, possibly a legal or religious text.

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible][illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory section, written in a cursive script.

Main body of handwritten text, organized into several columns. The script is dense and characteristic of historical Persian or Arabic manuscripts.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a conclusion or a separate section, continuing the cursive script.

قوله واما حيايه جميع صلب الطاهر اطهارا وجميع محكم بسكون الحاء كسر وانوار
ادعج بكسر الحاء كسر وانوار خفف صاحب بناء على ما قيل من ان فاعلا كجمع
على افعال قوله المتادين بادله الادب نگاهداشتن حد هر چیزی اي الذين
فيما بينهم المتادب بادله ولا نصباغ بصبغه لفائفهم في ذاتهم صلى الله عليه وسلم
قوله فذلك اي ماستلي عليك قوله فو انك جمع فائدة من الفيد يعني انك كفته
وداده شود از دانش ومال قوله بجل شكار كناية للشيء من الاشكال بمعنى كشيته
وانما سمي الحق الخفي شكارا لانه يشبه الباطل والتواء في الكافية للباغاة والنقل او التنا
باعتبار الرسالة قوله للعامة تارة للباغاة ولم يطابق على الله سبحانه انه الجدير
بذلك التوهم الثاني قوله في المشارق والمغارب كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى دب للمشارق والمغارب وتوجيه الجمع ان الشمس من اول السرطان الى
اول الجدي في كل يوم مطلعها وهي مائة وثمانون ثم تعود الى مطلعها كذلك
وكذا حال المغارب وقد وقع تشبيه المشرق والمغرب ايضا كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى رب المشرقين ورب المغربين والتشبيه ببناء على اداة مشرقى الذهاب
والعزم المتناولين الكل وكذا حمل المغربين قوله الشيخ نحو اوجه قوله ثمرة الله قال
قدس سره في الحاشية التعداد انتهى يعني ستر الله ما كان منه بغفرانه الا ان
بجنايه او النشأ من محض فضله من غير سابقية عمل ويجوز ان يجعل كناية عن الاحاطة
اي احاطة الله بغفرانه وجعل شاملا له قال في التاج التعداد كناية عن پوشیدن فلا يجيئ
فان سر الزلات بالفتلان لانه ان يكون على حال لا سر فتدبر بظلال ما دام من بهي السر سلطانا فانه لا يستلج في وجه كناية الى سرورته

قوله واما حيايه جميع صلب الطاهر اطهارا وجميع محكم بسكون الحاء كسر وانوار
ادعج بكسر الحاء كسر وانوار خفف صاحب بناء على ما قيل من ان فاعلا كجمع
على افعال قوله المتادين بادله الادب نگاهداشتن حد هر چیزی اي الذين
فيما بينهم المتادب بادله ولا نصباغ بصبغه لفائفهم في ذاتهم صلى الله عليه وسلم
قوله فذلك اي ماستلي عليك قوله فو انك جمع فائدة من الفيد يعني انك كفته
وداده شود از دانش ومال قوله بجل شكار كناية للشيء من الاشكال بمعنى كشيته
وانما سمي الحق الخفي شكارا لانه يشبه الباطل والتواء في الكافية للباغاة والنقل او التنا
باعتبار الرسالة قوله للعامة تارة للباغاة ولم يطابق على الله سبحانه انه الجدير
بذلك التوهم الثاني قوله في المشارق والمغارب كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى دب للمشارق والمغارب وتوجيه الجمع ان الشمس من اول السرطان الى
اول الجدي في كل يوم مطلعها وهي مائة وثمانون ثم تعود الى مطلعها كذلك
وكذا حال المغارب وقد وقع تشبيه المشرق والمغرب ايضا كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى رب المشرقين ورب المغربين والتشبيه ببناء على اداة مشرقى الذهاب
والعزم المتناولين الكل وكذا حمل المغربين قوله الشيخ نحو اوجه قوله ثمرة الله قال
قدس سره في الحاشية التعداد انتهى يعني ستر الله ما كان منه بغفرانه الا ان
بجنايه او النشأ من محض فضله من غير سابقية عمل ويجوز ان يجعل كناية عن الاحاطة
اي احاطة الله بغفرانه وجعل شاملا له قال في التاج التعداد كناية عن پوشیدن فلا يجيئ
فان سر الزلات بالفتلان لانه ان يكون على حال لا سر فتدبر بظلال ما دام من بهي السر سلطانا فانه لا يستلج في وجه كناية الى سرورته

قوله واما حيايه جميع صلب الطاهر اطهارا وجميع محكم بسكون الحاء كسر وانوار
ادعج بكسر الحاء كسر وانوار خفف صاحب بناء على ما قيل من ان فاعلا كجمع
على افعال قوله المتادين بادله الادب نگاهداشتن حد هر چیزی اي الذين
فيما بينهم المتادب بادله ولا نصباغ بصبغه لفائفهم في ذاتهم صلى الله عليه وسلم
قوله فذلك اي ماستلي عليك قوله فو انك جمع فائدة من الفيد يعني انك كفته
وداده شود از دانش ومال قوله بجل شكار كناية للشيء من الاشكال بمعنى كشيته
وانما سمي الحق الخفي شكارا لانه يشبه الباطل والتواء في الكافية للباغاة والنقل او التنا
باعتبار الرسالة قوله للعامة تارة للباغاة ولم يطابق على الله سبحانه انه الجدير
بذلك التوهم الثاني قوله في المشارق والمغارب كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى دب للمشارق والمغارب وتوجيه الجمع ان الشمس من اول السرطان الى
اول الجدي في كل يوم مطلعها وهي مائة وثمانون ثم تعود الى مطلعها كذلك
وكذا حال المغارب وقد وقع تشبيه المشرق والمغرب ايضا كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى رب المشرقين ورب المغربين والتشبيه ببناء على اداة مشرقى الذهاب
والعزم المتناولين الكل وكذا حمل المغربين قوله الشيخ نحو اوجه قوله ثمرة الله قال
قدس سره في الحاشية التعداد انتهى يعني ستر الله ما كان منه بغفرانه الا ان
بجنايه او النشأ من محض فضله من غير سابقية عمل ويجوز ان يجعل كناية عن الاحاطة
اي احاطة الله بغفرانه وجعل شاملا له قال في التاج التعداد كناية عن پوشیدن فلا يجيئ
فان سر الزلات بالفتلان لانه ان يكون على حال لا سر فتدبر بظلال ما دام من بهي السر سلطانا فانه لا يستلج في وجه كناية الى سرورته

قوله واما حيايه جميع صلب الطاهر اطهارا وجميع محكم بسكون الحاء كسر وانوار
ادعج بكسر الحاء كسر وانوار خفف صاحب بناء على ما قيل من ان فاعلا كجمع
على افعال قوله المتادين بادله الادب نگاهداشتن حد هر چیزی اي الذين
فيما بينهم المتادب بادله ولا نصباغ بصبغه لفائفهم في ذاتهم صلى الله عليه وسلم
قوله فذلك اي ماستلي عليك قوله فو انك جمع فائدة من الفيد يعني انك كفته
وداده شود از دانش ومال قوله بجل شكار كناية للشيء من الاشكال بمعنى كشيته
وانما سمي الحق الخفي شكارا لانه يشبه الباطل والتواء في الكافية للباغاة والنقل او التنا
باعتبار الرسالة قوله للعامة تارة للباغاة ولم يطابق على الله سبحانه انه الجدير
بذلك التوهم الثاني قوله في المشارق والمغارب كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى دب للمشارق والمغارب وتوجيه الجمع ان الشمس من اول السرطان الى
اول الجدي في كل يوم مطلعها وهي مائة وثمانون ثم تعود الى مطلعها كذلك
وكذا حال المغارب وقد وقع تشبيه المشرق والمغرب ايضا كناية عن جميع الارض كما في
قوله تعالى رب المشرقين ورب المغربين والتشبيه ببناء على اداة مشرقى الذهاب
والعزم المتناولين الكل وكذا حمل المغربين قوله الشيخ نحو اوجه قوله ثمرة الله قال
قدس سره في الحاشية التعداد انتهى يعني ستر الله ما كان منه بغفرانه الا ان
بجنايه او النشأ من محض فضله من غير سابقية عمل ويجوز ان يجعل كناية عن الاحاطة
اي احاطة الله بغفرانه وجعل شاملا له قال في التاج التعداد كناية عن پوشیدن فلا يجيئ
فان سر الزلات بالفتلان لانه ان يكون على حال لا سر فتدبر بظلال ما دام من بهي السر سلطانا فانه لا يستلج في وجه كناية الى سرورته

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, spanning the top of the page.

بعض الكروان الصاعد الى محل العرض ليس الا بعض الكار وهو الطيب كذا التوا
 لا انجيبش فجز ان يعبر عنها ببعض الكار فتاويله كذا ويل الرحمة بالاحسان في
 قوله نعم ان رحمة الله قريب من المحسنين **قوله** واللام فيها الجنس هذا الوجه هو
 المختار لان المقام يقتضي تعريف المصطلح عليه لا تعريف الفرد النوعي للمعنى اللغوي
 او كما يطلق عليه هذا اللفظ كما في صورة لام العهد الثاني في قوله بيان الطرح حتى
 يكون اللام للاستعراق والتعريف ليس الا للطبيعة من حيث هي واللام للجنس
 والطبيعة **قوله** والتاء للوحدة ولما قل ان يمنع ذلك في المعنى العرفي
 خصوصاً عند من عدل في تعريف الكلمة عن اللفظة الى اللفظ وقال الوحدة
 غير مرادة ولئن سلم فيجوز القول بتجريد هاعن معنى الوحدة كما تجرد في
 مقام التعريف اسماء الاجناس عن الوحدة على تقدير وضعها الفرد المنتشر
 وليس التاء نصاً في الوحدة حتى تمنع التجريد بل دليل كلمتين ومرتبتين **قوله** ولا
 ضائقة بينهما هذا جواب على تقدير النزول وتساويهما معناه **قوله** يجوز اضافة
 الجنس بالوحدة طبيعية كانت او صناعية او غير ذلك وفيه نظر لان هذه الوحدة صغيرة
 للوحدة التي هي مدلول لتاء فانهم فرجة لا جنسية ويمكن ان يجاب عنه بان الكلمة
 اللغوية اذا انحصرت بما هو مصطلح النحاة صارت الوحدة التي في الكلمة اللغوية وحدة
 جنسية وتبين من ذلك ان لا يكون نسبة الكلاية اصطلاحية الى الكلاية بقرينة **قوله**
 والواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد

لغة قوله كان الصاعد الى محل العرض ليس الا بعض الكار وهو الطيب كذا التوا
 ان انجيبش فجز ان يعبر عنها ببعض الكار فتاويله كذا ويل الرحمة بالاحسان في
 قوله نعم ان رحمة الله قريب من المحسنين **قوله** واللام فيها الجنس هذا الوجه هو
 المختار لان المقام يقتضي تعريف المصطلح عليه لا تعريف الفرد النوعي للمعنى اللغوي
 او كما يطلق عليه هذا اللفظ كما في صورة لام العهد الثاني في قوله بيان الطرح حتى
 يكون اللام للاستعراق والتعريف ليس الا للطبيعة من حيث هي واللام للجنس
 والطبيعة **قوله** والتاء للوحدة ولما قل ان يمنع ذلك في المعنى العرفي
 خصوصاً عند من عدل في تعريف الكلمة عن اللفظة الى اللفظ وقال الوحدة
 غير مرادة ولئن سلم فيجوز القول بتجريد هاعن معنى الوحدة كما تجرد في
 مقام التعريف اسماء الاجناس عن الوحدة على تقدير وضعها الفرد المنتشر
 وليس التاء نصاً في الوحدة حتى تمنع التجريد بل دليل كلمتين ومرتبتين **قوله** ولا
 ضائقة بينهما هذا جواب على تقدير النزول وتساويهما معناه **قوله** يجوز اضافة
 الجنس بالوحدة طبيعية كانت او صناعية او غير ذلك وفيه نظر لان هذه الوحدة صغيرة
 للوحدة التي هي مدلول لتاء فانهم فرجة لا جنسية ويمكن ان يجاب عنه بان الكلمة
 اللغوية اذا انحصرت بما هو مصطلح النحاة صارت الوحدة التي في الكلمة اللغوية وحدة
 جنسية وتبين من ذلك ان لا يكون نسبة الكلاية اصطلاحية الى الكلاية بقرينة **قوله**
 والواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد

الواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد
 الاستدراك قوله الواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد
 الاستدراك قوله الواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد
 الاستدراك قوله الواحد بالجنسية يعني ان الجنس الواحد تصادق بالجنس ان يجعل الجنس اطلاقاً للواحد

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

قوله المستعمل وهو لفظ وضع لمعنى قبل ان يستعمل انتهى قوله
اي الواحدة اربعة

قوله المستعمل اي قبل ان يطلق فغير اذ منه المعنى فالمستعمل في غير اتم

المشهوره بمعنى ما يصح استعماله او من قبل تسمية العام باسم الخاص

قوله امر كبا قبل ان يصح اطلاق اللفظ على المركب من الحروف

في الاصل مصدر قوله واللفظ الحقيقي أي الملفوظ الحقيقي قوله

اذ ليس من مقولة الحرف والبصوت الذي هو اعم من الحرف و

لا ادري انه من اي مقولة هو قال المصنف ولايضاح ان المستعمل

المحذوف لكن عتب عن المحذوف الذي هو الفاعل بالمستعمل واللسان

عن حذف الفاعل قوله ولم يوضع له لفظ خاص به فكما لا يكون مذكورا

بنفسه لا يكون مذكورا بعبارته خاصة حاله عليه لكن جعلوا مثل هو

انت كناية عنه فهو عاربه قوله واجر اعليه آه عطف على قوله ليس

المراد باحكامه الاسناد اليه والعطف عليه تأكيد ولا بد ان عنه وكونه داخل في غير

ذلك قوله والمحذوف لفظ حقيقة اذ على تقدير وجوبه في الخارج يتلفظ بالاسناد

م بالفاعل كما هو موجود ويحتمل في حكم الملفوظ لانه افضل عليه عند تقدم المرجح فوشتير في الكلام الى ان الفاعل يكون

قوله المستعمل اي قبل ان يطلق فغير اذ منه المعنى فالمستعمل في غير اتم

المشهوره بمعنى ما يصح استعماله او من قبل تسمية العام باسم الخاص

قوله امر كبا قبل ان يصح اطلاق اللفظ على المركب من الحروف

في الاصل مصدر قوله واللفظ الحقيقي أي الملفوظ الحقيقي قوله

اذ ليس من مقولة الحرف والبصوت الذي هو اعم من الحرف و

لا ادري انه من اي مقولة هو قال المصنف ولايضاح ان المستعمل

المحذوف لكن عتب عن المحذوف الذي هو الفاعل بالمستعمل واللسان

قوله المستعمل اي قبل ان يطلق فغير اذ منه المعنى فالمستعمل في غير اتم
المشهوره بمعنى ما يصح استعماله او من قبل تسمية العام باسم الخاص
قوله امر كبا قبل ان يصح اطلاق اللفظ على المركب من الحروف
في الاصل مصدر قوله واللفظ الحقيقي أي الملفوظ الحقيقي قوله
اذ ليس من مقولة الحرف والبصوت الذي هو اعم من الحرف و
لا ادري انه من اي مقولة هو قال المصنف ولايضاح ان المستعمل
المحذوف لكن عتب عن المحذوف الذي هو الفاعل بالمستعمل واللسان
عن حذف الفاعل قوله ولم يوضع له لفظ خاص به فكما لا يكون مذكورا
بنفسه لا يكون مذكورا بعبارته خاصة حاله عليه لكن جعلوا مثل هو
انت كناية عنه فهو عاربه قوله واجر اعليه آه عطف على قوله ليس
المراد باحكامه الاسناد اليه والعطف عليه تأكيد ولا بد ان عنه وكونه داخل في غير
ذلك قوله والمحذوف لفظ حقيقة اذ على تقدير وجوبه في الخارج يتلفظ بالاسناد
م بالفاعل كما هو موجود ويحتمل في حكم الملفوظ لانه افضل عليه عند تقدم المرجح فوشتير في الكلام الى ان الفاعل يكون

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

من قام به على تقدير
الامور من قبله
في احواله الاشارة الى ان
الافتقار في نظر الواقع فربما كانت
فان خصوصيات المعاني كليات
عزله عن الاستعداد من كل ما
المصلحة في كل واحد من
ان الافتقار في بعض
اذا افتقر اليه وليس له
خاصة الموضوع او خاص
بهم ان فعل المستعمل

[illegible]

Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

Handwritten text in the middle left column, continuing the main body of the document.

Handwritten text in the middle right column, continuing the main body of the document.

Handwritten text in the middle far right column, continuing the main body of the document.

Handwritten text in the bottom section, possibly a conclusion or a separate note.

[illegible][illegible]

تخصصه في بحيث تسمى الطبق فممنه المعنى فغير ان المعطوف مع العاطف محدوف فظهور ان فهم المعنى من اللفظ
 لا بد من شئ من اللفظ الا ان المعنى قد يكون معطوفا على العاطف فظهور ان فهم المعنى من اللفظ
 لا بد من شئ من اللفظ الا ان المعنى قد يكون معطوفا على العاطف فظهور ان فهم المعنى من اللفظ

[illegible][illegible][illegible]

(Faint handwritten text, likely bleed-through from the reverse side of the page)

بطلان كبريائهم والى جواب عنه ان التحقيق ان خبر مفهوم الفعل نسبتہ الى فاعل معين كنسبة المريد الى

[illegible]

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

[illegible]

حال الحق ذلك المعنى برتبة الالهة في الصف الثاني الى ان كان الحال بمعنى زمان التكليم غير وارد فليحذر

[illegible][illegible][illegible][illegible]

والراجح انه الطائري على جملة والنون جزء السنة اذ هو عبارة عن عدد الحروف في مجموع الحركات والساكنات

[illegible][illegible][illegible]

[A large, dense handwritten note in Arabic script, likely a commentary or continuation of the preceding text.]

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

صالحا للكتاب ان اعراب آخره وحكي كما في تناقض شر اوله كان الاخر مشغولا واذا دل
 فاعرا اظهر اعرابه في النوع الفاعع كما اظهر اعرابه بعد غير فالاستثناء في الغير فليس بعد
 علم الا اعراب واحد **قوله** ولا يخفى ان العلم الغرض من علم التوضيح احوال اللفظ وتصح
 اعرابه فاهمال جانب اللفظ والميل الى جانب المعنى لا يلا محذ لك الضرر لا يخفى ان تلك الامال
 لا يجري في كل ما يشده الا متناه لفظ واحد قبل فيما اعرابا على الكلمة الواحدة **قوله**
 فانه لا يقال للفظة واحدة هكذا قالوا وفيه انما ان اريد باللفظة ادما بطله عليه اللفظ
 كونه لا يستفهم لم يبدخل في التعريف لا بد من الكلمات وان اريد باللفظ واحد لم يبدخل
 عنه مثل عبد الله علما وان اريد بغيره صرحوا فلا يبدل اللفظ عليه ان قلت اللفظة للمرة والمفهوم
 منها ما يحكم به دفعة قلنا لا شبهة في جواب الشك عبد الله علما دفعة بل يحكي ان يتكلم به كذلك
 الله هو ان يقال المراد بالمراد ما يحكم به وليس في ما يحكم به مرتين فخرج عنها عبد الله علما لا في كل
 بغيره ان يحكم به **قوله** فيقول فانه يصح ان قوله داخل في ما يحكم به **قوله** لان
 الكلام لا يكون شيئا بغيره من ثلثة اقسام وضعية ان كانت تجعل جاعل وطبيعية ان كانت
 بسبب صدور اللفظ عن الطبيعة عند عرض حالها وعقلية ان كانت بغير ذلك **قوله** لان اللفظ حيز للمعنى

بأن قولنا ان اللفظ حيز للمعنى هو الذي لا يخفى ان العلم الغرض من علم التوضيح احوال اللفظ وتصح اعرابه فاهمال جانب اللفظ والميل الى جانب المعنى لا يلا محذ لك الضرر لا يخفى ان تلك الامال لا يجري في كل ما يشده الا متناه لفظ واحد قبل فيما اعرابا على الكلمة الواحدة قوله فانه لا يقال للفظة واحدة هكذا قالوا وفيه انما ان اريد باللفظة ادما بطله عليه اللفظ كونه لا يستفهم لم يبدخل في التعريف لا بد من الكلمات وان اريد باللفظ واحد لم يبدخل عنه مثل عبد الله علما وان اريد بغيره صرحوا فلا يبدل اللفظ عليه ان قلت اللفظة للمرة والمفهوم منها ما يحكم به دفعة قلنا لا شبهة في جواب الشك عبد الله علما دفعة بل يحكي ان يتكلم به كذلك الله هو ان يقال المراد بالمراد ما يحكم به وليس في ما يحكم به مرتين فخرج عنها عبد الله علما لا في كل بغيره ان يحكم به قوله فيقول فانه يصح ان قوله داخل في ما يحكم به قوله لان الكلام لا يكون شيئا بغيره من ثلثة اقسام وضعية ان كانت تجعل جاعل وطبيعية ان كانت بسبب صدور اللفظ عن الطبيعة عند عرض حالها وعقلية ان كانت بغير ذلك قوله لان اللفظ حيز للمعنى

قوله ان اللفظ حيز للمعنى هو الذي لا يخفى ان العلم الغرض من علم التوضيح احوال اللفظ وتصح اعرابه فاهمال جانب اللفظ والميل الى جانب المعنى لا يلا محذ لك الضرر لا يخفى ان تلك الامال لا يجري في كل ما يشده الا متناه لفظ واحد قبل فيما اعرابا على الكلمة الواحدة قوله فانه لا يقال للفظة واحدة هكذا قالوا وفيه انما ان اريد باللفظة ادما بطله عليه اللفظ كونه لا يستفهم لم يبدخل في التعريف لا بد من الكلمات وان اريد باللفظ واحد لم يبدخل عنه مثل عبد الله علما وان اريد بغيره صرحوا فلا يبدل اللفظ عليه ان قلت اللفظة للمرة والمفهوم منها ما يحكم به دفعة قلنا لا شبهة في جواب الشك عبد الله علما دفعة بل يحكي ان يتكلم به كذلك الله هو ان يقال المراد بالمراد ما يحكم به وليس في ما يحكم به مرتين فخرج عنها عبد الله علما لا في كل بغيره ان يحكم به قوله فيقول فانه يصح ان قوله داخل في ما يحكم به قوله لان الكلام لا يكون شيئا بغيره من ثلثة اقسام وضعية ان كانت تجعل جاعل وطبيعية ان كانت بسبب صدور اللفظ عن الطبيعة عند عرض حالها وعقلية ان كانت بغير ذلك

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

التي تكون خلاصا وحر فاضلا وعلما لا بد من اذخالها في دليل انحصار بان تيراد باله لاله المذكورة والاله

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وہی ہے جو کہ ان کے لئے ہے

[illegible]

نفسا و غیر از آنکه در این عالم

لا ينفك في نفسه جمعا بينه وبين سواه ووجه ضميره الى ما اوالى معنى ولم يحل
ظنه انقول ان روحا من ضميره حتى يكون معناه على الاول ما ذكره بنفسه
في حادثة اول انما يذكر ان يكون معتبرا في حادثة لا في جعل في غيره
اسماء خلاف المذهب المتعار ووجهه غير مشهور في التعريف وان الدلالة
الوصفية غير ثابتة للفظ في حادثة بل هي ثابتة له بالقياس الى الوضعية
ان حصة تلك المعاني مبنية على تصور في دلالة الحرف ولا تصور في حصة
لاحتياجه تصور والتفان الى الغير وذلك لا احتياجه قبل الوضعية السابق على الدلالة
والوضعية ليست حاجبة اخرى بالذات ولا يلزم من ذلك تصور في الدلالة ان كثير
من المعاني الاسمية يتوقف على تصور الغير وكثير منها يحتمل في تقييدها الى
ضمية كندم للرحم في ضمير الغالب والخطاب والتكلم في ضميري الخطاب والتكلم
والاشارة في اسم الاشارة وغير ذلك والجملة تتوقف فهمه على شرط الظاهر
او غير لا يستلزم تصورا في الدلالة كما لا يستلزم ذلك التصور وتوقفه على المقابل لظلال
قوله لاول معنى باعتبار ان نفسه اي يعلق في حادثة لا في ضمن ضميره كاني
مقابل **قوله** كقولك الدار في نفسه اي الدار المحيطة في حادثة انما والمحظوظة
ذاتها وليس اياها هذا الحكم في حادثة لا باعتبار اخر خاصه غير كونها في وسطها
او ترجمت بيت فلان اعتض عليه الشيخ الرضوي بان قولهم في حادثة الحرف
على معنى في غيره نقض قولهم ان في نفسه ولا يفتل في مقابل التوقف قيمة

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

THE

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

قالی شریف
 الی انوار
 لا یستطیع

[illegible][illegible][illegible][illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory section, written in a cursive script.

Handwritten text line separating the top section from the main body of the text.

Left column of handwritten text in the main body, continuing the narrative or discussion.

Right column of handwritten text in the main body, continuing the narrative or discussion.

Handwritten text on the right side of the page, possibly a marginal note or a continuation of the main text.

Handwritten text line separating the main body from the bottom section.

Bottom section of handwritten text, likely a conclusion or a separate note.

الدار في نفسها كذا اقامة الدار في غيرها كذا بل يقال لا في نفسها فيمكن ان
يجاب عنه بأنه ليس مقصود ان مقتضى في الموضوعين واخر بل لا يتصور
ذلك لان كون المعنى ملحوظا في نفسه وملحوظا في غيره معقول بخلاف الدار
فانها غير قابلة لان تنسب الى غير يقي مع كونه نفسا للحكم او كذا حكمها بل
المقصود التشبيه بينهما باعتبار الخارج تارة وعدم اعتبارها اخرى وان
امتاذا قوله كما ان في الخارج موجوده أي كما ان الموجود الخارج

قد يكون وصف الامر تابعاً له وقد لا يكون كذلك الموجود الذي قد يكون تابعاً لامر
في الملاحظة وقد لا يكون وفيه تشبيه العقول بالمحسوس ويظهر منه وجه
اخر لاستعمال لفظة في وهو انه لما شابه للمعنى المحر في التابع لامر العرض القائم
بالجوهر التابع له صح ان ينسب الى ذلك الامر بلطفة في كما ينسب العرض الى عمله
بلطفة في والمعنى المستقل لما شابه الجواهر فصح ان يقال انه كائن في نفسه بمعنى
انه لم يكن في غيره كما يقال ان الجوهر قائم بذاته بمعنى انه غير قائم
بغيره **قول** والملاحظة غير بهذا المعنى والمراد بالغير هو المتعلق

والا يصلح بلونه محكموا عليه ويدوانه لا بد من فكر الغير لاجل فهم معناه وكذا الاخوان باطلان منبهة. عدم الفرق بين كون المعنى الحرفي كانه

[illegible]

Handwritten marginal notes at the top of the page, written in Arabic script.

ان اخبارها مع انها لا من الطرية كما تقول المعلوم المتشغل
يقضي صحة الحكم عليه اذ احدى احدى انه ولا يفتح في
استقلاله امتناع الحكم عليه اذ به ما يميزه سواء كان ذلك
القاضي جرح البطل ما يدل عليه كتحقيقه وتخليه جاعله كالظن
المذكور فان معنى الطرية داخل في الاول خارج عن الثاني
فقول له لكن لما جرت العادة باستعمالها التي هي بين العادة جرت
يستعمل تلك الالفاظ في مفهومها التي هي الحكمة وان يستفاد الخصو
منها اضافة بخلاف الخوف فانه لا يجوز ان يكون مستعملا
في مطلق وان يستفاد الخصوصية من صحة مع القيمة
الا لعم اخباره كما يميز الاخبار عن ابتدائها من المعلوم
وهو يامل في قول له باعتبار معنى التضمني يعني انه انما بالمعنى
ما يشمل المعنى التضمني فيدخل في التضمني وتحتاها الى غير وجهه
بقوله غير مقتدر ولو ان ادل المعنى المطابق لم يدخل فيه لانه

Handwritten marginal notes on the right side of the page, written in Arabic script.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, written in Arabic script.

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

بالحسن الوضع العلمي غير مقتصرين باحد الارزقة ودخل فيه ايضا اسماء الافعال
لذلك وضع لها ابناء المعاني الفعلية وسر يكون الحكم باسميتها بالحسن الوضع
السابق بناء على التغليب فانها بحسب هذا الوضع قد يكون مركبا او خروجه عنه
الافعال المنسوبة عن الزمان بناء على ان لا وضع لها ابناء للمعاني الانشائية
ولما كان القول بان لا وضع لاسماء الافعال في المعاني الفعلية ولا لافعال
المنسوبة للمعاني الانشائية بعيدا غير مرضي للمصنف كما يقتضيه ظاهر عبارة
لم يك هذا الطريق وثلهما لم يجب ايضا عن شبهة اسماء الافعال بانها بمعنى
المصادر التي لوحظت معها الافعال ولا بانها موضوعة للافعال الاصطلاحية
لاعنيها بالتحريم الرضي العربي القاري الخالص ربما يقول صه مع انتم خطي باله
لفظا كنت قوله ودخل فيه اسماء الافعال المذكورة على اقلها انما اليك بانها محاشتها
لافعال مستغفلة لا لا قبل الافعال كالنور ولا التمر من كون بعضها اخر لا بعضها اول
بحرر اقول بخور في ذلك قد يستعمل مصدر بخور ويذكر وهو مصدرا واد مصدر
المراد اي رفق تصغير تخضير اي ارفق رفقاً ولو كان صغيرا قيل اقول او غير ذلك
لم يشأ استعمال مصدر لكنه يتسبب ان يكون مصدرا في الاصل لأنه قائم ليل على كونها
منقولة الى معاني الافعال عن اصلها واشبه ما يكون اصلها المصادر لئلا يتبين ما ورن
ولا محاشتها بخواتمها من بخور ويذكر قوله على وزن قوافاة فاصل فيها شبهة
كقوية قال قدس سر في الحاشية الدرجة استوفى اي تصيير قوافاة وقيامه بالفعل
فعلا وفلا اقول بخور ما مذكور اي تقدم عليك زيد اي الزم قوله فانه
على تقدير يشترط اذ هو الراجح على ما قيل من انه الحال حقيقة ولا استقبال مجازا او
بالعكس قال ومن خواصه خبر قدّم للاهتمام بان لا تصغر او يستدل اكتمال
صاحب الكشاف في قوله نعم ومن الناس من يقول ائنا لا نجد ان يقال بينهما

[illegible]

44

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

قد استخرجت من المجلد الشريف بيان ما استعمله الفقهاء الميامين في استعمالهم في الفقه الميامين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا يصح تجريد الفعل عن النسبة **قوله** وكذلك سائر الخواص الخمس على
ان تلك الخواص كما انها ليست شاملة ليست أكثرها خاصة حقيقية بل
اضائية لوجودها في غير الاسم اذ لم يرد به معنا نعم اذ اريد به المعنى لا يوجد
فيه ولا كطوى بيان الاطراد والانعكاس ثم اعلم انه اختار هذه الخمس
لان كل منها متضمن لخواص كثيرة فان الاسم متضمنة لانواع التعريف والتجريد
متضمن لاختصاص حروف البحر وهي كثيرة والتونين لاختصاص اضافية و
معانيها والاضافة لاختصاص كونه مضافا ومضاف اليه والتعريف والتخصيص
التخفيف والاسناد اليه لاختصاص كونه موصوفا واذ احال ومفعولا وحيزا وايضا
لتلك الخواص خواص ومزايا كثيرة مبينة في علم المعاني لا يوجد في غيرها
من الخواص **قوله** ومنها دخول البحر والادب البحر كما هو الظاهر الدال على الاضافة
اليه وح يكون عطف على الاسم لفظا ومحل ولوا يرد بالبحر مصدر مجر مجزى لا
كان عطف على دخول الاسم وقس عليه التنوين وانما تقدم البحر على التونين مع
ان بينه وبين اسم التعريف مناسبة التقابل لانها اذا اجتمعتا وكلة كان التونين
ميتا اخر اعنه في الوجود واما تقدم الاسم عليهما فلان الضد موقوفها واما
تقدم الثالث على ما بقي فلانها لفظية وهي اظهر من المعنوية في الدلالة على
الاختصاص اما تقدم هو الاسناد اليه على الاضافة فلانه مدار الكلام ولتضمن خواص
كثيرة **قوله** لانه اشرف الجرائم حرف اشرف البحر وحرف مجزى معنى الفعل الاسم
وليعضدا له وحرف البحر **قوله** واما الاضافة للفظية اي اما البحر الذي ليس اشرف
البحر كما في الاضافة للفظية فلانها اشرف او لانه لا يكون الا فيما كان فاعلا ومفعولا والفعل
البحر فيكون كذلك **قوله** بان يختص بيان اللفظ بانها مقصورة على وجهين احدهما
ان يختص بقسم مقابل الاسم وهو ان يختص بالاضافة المعنوية وذلك القسم المقابل

[illegible][illegible]

[illegible]

ليس لا الفعل لان الحرف لعدم استقلال معناه غير صالح ان يضاف اليه شيء
وثانيهما ان يزيد على الاسم بان يدخله الفعل قوله والمراد بكون الشيء متصلا
اليه لا يكون الاسم مسندا اليه كما يقتضيه سياق الكلام ولا انحلال الحكم عن
لفظاته وتوجيه ذلك ان الخاص قد يذكر ويراد الحكم عليه لا بخصوصه بل
بنوعه فكله قال ولا ستأدال نوع الاسم ومطلقه فائدة هذا الاداء انه اخصر
من ان يقال كون الشيء مسندا اليه وان لا تعرض فيه لما لا يدخله في الاختصاص
وهو الشيء وان الحكم المتعلق بالضاف قد يعتبر قبل الاضافة ثم يعتبر الاضافة كما
يقهر علامه الرجل بحيثان معناه حاله الرجل الحية والحية مضاعفة اليه مختصة به
ولا اضافة لتأكيد الحكم فكذا نقول ههنا ان معناه من خواصه الاستناد الشيء وقد لا الشيء
هو الاسم بل يجب ان ينظر الى المطابقة يكون الحكم مفيدا سواء كان في ذلك النظر قبل النظر
الخصوص من الضم اليه بعدا والقول يرجع الغير الشيء المذكور في الكلام او اللفظ بعيد قوله
لا الفعل يعني ان المراد لا حظ من فعل مضاعف استناد الى امر متبناه غير بخلاف معناه
فاننا لاحظنا لا وجه ينساق الى شيء او ينساق اليه شيء فكذا كان صلا المتقابلين قوله
من التعريف والتخصيص المراد بالتخصيص تقابل اشياء لا افراد ولا يراد بالفعل الا
الطبيعة فالرقيب بالتخصيص فبه فامل الجواز ان نقول ضرب يوم مر يد ايفس
الطبيعة ولا شبهة في ان هذا الاضافة التخصيص لا يخفى هذا النوع من التخصيص
جاء في الفعل التخصيص بالظن والحال ان قد لا يجزأه فيها اعتبارا بمعناه المصدر وهو
اسمي فارجو جد الا في الاسم قلنا الفعل المصدر سواء كان في قالب المصدر او الفعل
صالحا لذلك التقيد كيف لا لعنى المصدر المدلول عليه بالفعل مظهر الزمان
الذي هو مدلول عليه بالفعل وايضا المصدر الذي يصح النقص الا في مبرزت بزيادات
الربط المدلول للباء ليس الا بين المرو ورويد فقولنا والتخصيف

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

الانبياء في احوالهم وادبهم في اقل من مائة سنة من تاريخهم وادبهم في اقل من مائة سنة من تاريخهم وادبهم في اقل من مائة سنة من تاريخهم

[illegible]

٢٩
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام من الرسل
الذين جاءوا بالبينات
والهدى والرحمة
من ربهم

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ لَكَنُورٌ

[illegible][illegible][illegible][illegible]

شيء مني لعرب الجبل في الأعراب ولا يخفى أن هذا الوجه

[illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory section, written in a cursive script.

Main body of handwritten text, organized into several columns. The text is dense and appears to be a detailed manuscript or treatise.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a conclusion or a separate section, continuing the cursive script.

قوله الذي هو قسم من الاسم يعني ان الاسم لا يخلو على قيد القسم للعلم والاشارة الى القسم الذي هو الاسم للعرب وذلك لان ذلك احوال الاسم واقسامه **قوله** اي الاسم بقرينة النقام ويندفع به ما قيل من ان التعريف غير مطرد لانه يصدق على مبني الاصل انه مركب لم يشبه مبني الاصل وذلك لان الشيء لا يشبه ولا يناسب نفسه وكما يندفع به ذلك النقض ينفع بقوله تركيبا يتحقق مع العالم اذ لا عامل لمبني الاصل فذكر الاسم للتحقيق وقيل في نه ان الاسم لزوم مشابهة الشيء لنفسه لان له اقسامًا ثلاثة يشبه بعضها بعضا وفيه بحث نحو ان يقال ان المشابهة المنفية هي المشابهة الموجبة للبناء وهذه المشابهة منفية عنه ولا تزم الدور ولزم ان يكون بناءه بعراض المشابهة لا ينفع **قوله** الذي ركبهم غيره المركب يطلق على معنيين المضموم الى شيء ويستعمل بهم ومضموم المضمومين ويستعمل بهما المركب والمفعول زيد في قام زيد والمفعول الثاني مجوز قائم زيد كما يقرب لحد الخفين زوسر وجوزها زوج واعترض عليه بان المتبادر من المركب هو المعنى الثاني والالفاظ التي تعربها فتعرب على المتبادر فالظاهر صدق التعريف على مثل يعلى **قوله** تركيبا يتحقق مع عالم ولم يقل تركيبا مع العالم لانه يخرج به ما عامل مغنوي ويستلكن يراد بتركيبه مع العالم انضمامه معه بمعنى يتحقق له عامل معقول **قوله** لم يشبهه اي لم يناسب فسر الاشياء الذي هو المشاركة في الكيفية بالنسبة التي هي اعرج منه لان المصغرة بذلك والاعرج فاعلم الاخر هو الثاني كالمصغرة الاولى ولذا قال المصغرة ما يناسب **قوله** مناسبة مؤنثة في منع الاعراب هي بنية في بحث المبني في اليزم في لتعريفها التذكير يلزم فيه اذ افسر المناسبة بالنسبة التي لها قوة ولم يتبين فان للقوة عرضا واسعا وليس بجمومه مراد **قوله** اي المبني الذي هو الاصل في البناء لم يقصر عن احوال البناء لانه بهن المعنى لا ينحصر في الثلاثة لان اصل جميع الافعال البناء وانما الاعراب فيها بعراض المشابهة بالاسم ولا في صدق العادة على الظاهر لان المتبادر من

م الافعال البناء عند البصريين خلافا للثوريين فانهم قالوا المصنوع اصل في الاعراب كالاسم لتوارد المعاني عليه

قوله الذي هو قسم من الاسم يعني ان الاسم لا يخلو على قيد القسم للعلم والاشارة الى القسم الذي هو الاسم للعرب وذلك لان ذلك احوال الاسم واقسامه قوله اي الاسم بقرينة النقام ويندفع به ما قيل من ان التعريف غير مطرد لانه يصدق على مبني الاصل انه مركب لم يشبه مبني الاصل وذلك لان الشيء لا يشبه ولا يناسب نفسه وكما يندفع به ذلك النقض ينفع بقوله تركيبا يتحقق مع العالم اذ لا عامل لمبني الاصل فذكر الاسم للتحقيق وقيل في نه ان الاسم لزوم مشابهة الشيء لنفسه لان له اقسامًا ثلاثة يشبه بعضها بعضا وفيه بحث نحو ان يقال ان المشابهة المنفية هي المشابهة الموجبة للبناء وهذه المشابهة منفية عنه ولا تزم الدور ولزم ان يكون بناءه بعراض المشابهة لا ينفع قوله الذي ركبهم غيره المركب يطلق على معنيين المضموم الى شيء ويستعمل بهم ومضموم المضمومين ويستعمل بهما المركب والمفعول زيد في قام زيد والمفعول الثاني مجوز قائم زيد كما يقرب لحد الخفين زوسر وجوزها زوج واعترض عليه بان المتبادر من المركب هو المعنى الثاني والالفاظ التي تعربها فتعرب على المتبادر فالظاهر صدق التعريف على مثل يعلى قوله تركيبا يتحقق مع عالم ولم يقل تركيبا مع العالم لانه يخرج به ما عامل مغنوي ويستلكن يراد بتركيبه مع العالم انضمامه معه بمعنى يتحقق له عامل معقول قوله لم يشبهه اي لم يناسب فسر الاشياء الذي هو المشاركة في الكيفية بالنسبة التي هي اعرج منه لان المصغرة بذلك والاعرج فاعلم الاخر هو الثاني كالمصغرة الاولى ولذا قال المصغرة ما يناسب قوله مناسبة مؤنثة في منع الاعراب هي بنية في بحث المبني في اليزم في لتعريفها التذكير يلزم فيه اذ افسر المناسبة بالنسبة التي لها قوة ولم يتبين فان للقوة عرضا واسعا وليس بجمومه مراد قوله اي المبني الذي هو الاصل في البناء لم يقصر عن احوال البناء لانه بهن المعنى لا ينحصر في الثلاثة لان اصل جميع الافعال البناء وانما الاعراب فيها بعراض المشابهة بالاسم ولا في صدق العادة على الظاهر لان المتبادر من م الافعال البناء عند البصريين خلافا للثوريين فانهم قالوا المصنوع اصل في الاعراب كالاسم لتوارد المعاني عليه

معني الاصل ان معني ذلك بحسب الامالة دون العروض والتبادر مما
اصل البناء ان اصل ان يني سواء يني كما هو اصل او عرض له الاعراب قوله
وهو لما نسي او كان في المصردا بعضهم الجاهل من حيث هي حاله قوله فاعتبر
العلائقه يعني ان العلائقه الكشي في حقوق العرب يكونه قابلا لوجود سبب الاعراب فيه
سواء وجدته كريد في قلم ن بدا ولم يوجد كريد وللصلم يكفيه بل ان ادفع الفعليه نحو
الاسباب التي بها يصفق الامم لان لفظ الاعراب وفي التركيب تحتق العمل معه مدام
المشابهة لغير اصل قوله عند الجمهور كأنهم وقعوا في ذلك من لفظ العرب
ووجود الاعراب في افرادة فهو هو ان حقيقته العرفية ذلك ولم يعرفوا
انه من عوارضه الفارقة قوله فان العارت باحكامها كذلك اي معرفة
التيهم والسمع منهم مستغن عن تعلم واجمعه المدون ورتبه بخلاف من
لم يتقن اصلا او تتبع ولم يعرف احكامها فانه محتاج الى تعلم المدون
وذلك التعلم ان كان مع الدليل فذلك التعلم علم الفهم اتفاقا وان لم يكن
معه فهو علم الفهم وحكاية عن كل اختلاف فيه قوله فالقصص من معرفة العرب

في قولهم ان معني ذلك بحسب الامالة دون العروض والتبادر مما اصل البناء ان اصل ان يني سواء يني كما هو اصل او عرض له الاعراب قوله وهو لما نسي او كان في المصردا بعضهم الجاهل من حيث هي حاله قوله فاعتبر العلائقه يعني ان العلائقه الكشي في حقوق العرب يكونه قابلا لوجود سبب الاعراب فيه سواء وجدته كريد في قلم ن بدا ولم يوجد كريد وللصلم يكفيه بل ان ادفع الفعليه نحو الاسباب التي بها يصفق الامم لان لفظ الاعراب وفي التركيب تحتق العمل معه مدام المشابهة لغير اصل قوله عند الجمهور كأنهم وقعوا في ذلك من لفظ العرب ووجود الاعراب في افرادة فهو هو ان حقيقته العرفية ذلك ولم يعرفوا انه من عوارضه الفارقة قوله فان العارت باحكامها كذلك اي معرفة التيهم والسمع منهم مستغن عن تعلم واجمعه المدون ورتبه بخلاف من لم يتقن اصلا او تتبع ولم يعرف احكامها فانه محتاج الى تعلم المدون وذلك التعلم ان كان مع الدليل فذلك التعلم علم الفهم اتفاقا وان لم يكن معه فهو علم الفهم وحكاية عن كل اختلاف فيه قوله فالقصص من معرفة العرب

في قولهم ان معني ذلك بحسب الامالة دون العروض والتبادر مما اصل البناء ان اصل ان يني سواء يني كما هو اصل او عرض له الاعراب قوله وهو لما نسي او كان في المصردا بعضهم الجاهل من حيث هي حاله قوله فاعتبر العلائقه يعني ان العلائقه الكشي في حقوق العرب يكونه قابلا لوجود سبب الاعراب فيه سواء وجدته كريد في قلم ن بدا ولم يوجد كريد وللصلم يكفيه بل ان ادفع الفعليه نحو الاسباب التي بها يصفق الامم لان لفظ الاعراب وفي التركيب تحتق العمل معه مدام المشابهة لغير اصل قوله عند الجمهور كأنهم وقعوا في ذلك من لفظ العرب ووجود الاعراب في افرادة فهو هو ان حقيقته العرفية ذلك ولم يعرفوا انه من عوارضه الفارقة قوله فان العارت باحكامها كذلك اي معرفة التيهم والسمع منهم مستغن عن تعلم واجمعه المدون ورتبه بخلاف من لم يتقن اصلا او تتبع ولم يعرف احكامها فانه محتاج الى تعلم المدون وذلك التعلم ان كان مع الدليل فذلك التعلم علم الفهم اتفاقا وان لم يكن معه فهو علم الفهم وحكاية عن كل اختلاف فيه قوله فالقصص من معرفة العرب

[illegible][illegible]

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

بلا ضرورة متعنه بعد ذلك التقييد ايضا غير لازم مجواز ان يتحقق معرب
لم يتحقق معه عوامل في شيء من الازمنة تعوق قابلية الاختلاف بالعوامل من
لوازمه ولما كان المتبادر فعلية الاختلاف لم يتعرض له قيل المراد بالاختلاف
الاول معنى يشمل الاختلاف الذي مبدؤه حال البناي وبالاختلاف الثاني الوجود
وقد عبر عنه بالاختلاف المشاكلة والعوامل جنس العامل فأن اللام الدخلة على
الجهم قد يبطل معنى الجمعية ولا يخفى بعد ذلك كله قوله غايته الامران
هذه الحكم لا يكون من خواصه الشاملة اي من خواصه الاضافية بالقياس
الى المبدئي وانما قلنا ذلك لوجوده في المضارع وانك قال ههنا حكمه ولم يقل
خاصته ولا يشفى ان القول بانه ليس من خواصه الشاملة مبني على ان لا يتحقق
في الصورة المفروضة عوامل في شيء من الازمنة اذ لو تحقق فيها عوامل في
الازمنة كان خواصه شاملة لكل ما هو معرب لكنها ليست شاملة لكل وقت
قوله اي حركة او حرف كان القرينة عليه شهرة امر الاعراب بانه حركة او
حرف او ما سير ذكره في ضبط اعرابه لا سيما ولا يشفى بغيره قال اختلف اخوه به اعترض
عليه بان التعريف غير جامع لان تغيير مصل او مسلمو ليس في الآخر اذ الآخر هو النون
واجابوا عنه بان النون فيها كالتنوين في المفرد وتعلمها اولاد وابه ان هذه الجمعية
ما وجدت فيه في بعض الاوقات جاز ان تجعل الحرف السابقة عليه بالنظر الهن والجمعية
في حكم الاخر وان كان بالنظر الى كونه علامة التثنية والجمعي ليس في

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

أجزاءها أو اجزاءها متركبة من قريب وبعد تحركوا ثبت سبب قريب سوى الاعراب
يعلم النقض به لا يقال لو كان المراح السبب القريب الزمان لا يتحقق لاعراب الاسم
الذي ركب ابتداءه لا نقول لسبب القريب للشيء سبب انعقد علاقة العلية
بينه وبين ذلك الشيء لا بينه وبين سببه ولا يخفى انه لا يقتضى استلزام السبب
لا يقال فالعبارة الصحيحة ان يقول ما يختلف بدل ما اختلف لا نقول لم يرد
بصيغة الفعل كما في التعريفات الزمان فلا فرق بين الصيغتين ان قيل
يمكن ان يجاب ايضا بان الاختلاف ليس عبارة عن التحول عن الحركة او
الحرف بخصوصه فيه بل اعم منه ومن التحول من السكون الى الحركة ومن التحول من عدم
الدلالة الى الدلالة كما في الاسماء الستة ومن كونه علامة لامر او كونه علامة لامر به كالت
للتحرر والجمع فانهما قبل التركيب علامة للتنبيه والجمع وبعد التركيب علامة لهما وللعلانية
ومن العلة الى علامتها اي التنبيه والجمع فلنا هذا الجواب غير مرضي عند المصبر وغير
ظاهر من العبارة فان الالتباس من وجه فغير قوله آخره ان المعرب ان الاختلاف بيطأ بظن
فيه بعد كما مر بقول آخره فغيره فلو لا في وان تحول آخره من الاعراب الى الكسرة

وَلَا تَدْرِي عَوْدَتُهُ أَمْ لَا إِنَّكَ كَاسِيٌ بِالْمُنَىٰ ۚ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ ۚ

[illegible][illegible]

ولوجه ذلك ان اختلاف المعاني المدلول عليه بقوله المعنوية عليه لما كان مستقلاً
 الى الاعراب من حيث اختلافه نسبت الدلالة اليه قال المصنف **مر** انما اخترت هذا
 التعريف على تعريف بعض المتأخرين لان اختلاف ليس موجود في الخارج و
 مابة الاختلاف موجود فيه والموجود في الخارج اولى بل يجعل علامة ولا ت
 الاختلاف هو التحول من حركة او حرف الى غيره فاذن يلزم ان لا يتحقق الاعراب في
 الاسم الذي ركب اولاً ويكن ان يقر ايضا ان الاعراب ايضا يوضح المعاني ويزيل فساد
 الالتباس والموضح ويزيل التباس بالذات هو الحركات والحروف قال الشيخ **الخبز**
 الظاهر في اصطلاحهم ان الاعراب هو اختلاف الاري ان البناء صفة وهو
 عدم الاختلاف اتفاقاً ولا يطلق البناء على الحركات وفيه نظر لان في المعريتين
 اختلافاً في سببه وقد بين ان الاختلاف لا يناسب بل لا يصح ان يجعل اعراباً فنعين
 ان يكون سببه اعراباً واما المبني فليس فيه اعراب لعدم الاختلاف اي البقاء على حاله
 واحدة اذ لا حاجة فيه الى سبب يقتضيه بل يكفي عدم سبب الاختلاف فتعين
 ان يكون نفسه بناء وليس الحركات والسكون في آخره سبب لعدم الاختلاف حتى
 يطلق البناء على الحركات والتقابل بين عدم الاختلاف وبين سبب الاختلاف
 من حيث هو كذا لك حاصل في الجملة وذلك كاف في جعلهما متقابلين
قوله يعني الفاعلية قال الشيخ رضي المعاني المعنوية هي كون الاسم
 عمدة وفضلية بلا واسطة حرف الجواب واسطته **قال** المعنوية على صيغة اسم
 الفاعل لا على صيغة اسم المفعول كما توهم بعضهم حتى يكون المعنى ان الاسماء
 تأخذها على سبيل المناوابة وذلك لان توصيف المعاني بهذا الوصف ليس لان
 المعاني باعتبار هذا الوصف تقتضي الاعراب الوصف لكن به اقتضاء الاعراب هو كون
 احد هاتين ابدالاً الا كون احد هاتين واعليه فاذا تعين الكسرة وتوافقه الواوية ايضا
 لم لا جعل وصفت الاعراب يعني الاعراب الدال عليها ولا يمكن ان يكون الوصف فاعلة ولا شك ان ذلك الوصف

معاني المعنوية هي كون الاسم عمدة وفضلية بلا واسطة حرف الجواب واسطته قال المعنوية على صيغة اسم
 الفاعل لا على صيغة اسم المفعول كما توهم بعضهم حتى يكون المعنى ان الاسماء تأخذها على سبيل المناوابة
 وذلك لان توصيف المعاني بهذا الوصف ليس لان المعاني باعتبار هذا الوصف تقتضي الاعراب الوصف لكن به
 اقتضاء الاعراب هو كون احد هاتين ابدالاً الا كون احد هاتين واعليه فاذا تعين الكسرة وتوافقه الواوية ايضا
 لم لا جعل وصفت الاعراب يعني الاعراب الدال عليها ولا يمكن ان يكون الوصف فاعلة ولا شك ان ذلك الوصف
 معاني المعنوية هي كون الاسم عمدة وفضلية بلا واسطة حرف الجواب واسطته قال المعنوية على صيغة اسم
 الفاعل لا على صيغة اسم المفعول كما توهم بعضهم حتى يكون المعنى ان الاسماء تأخذها على سبيل المناوابة
 وذلك لان توصيف المعاني بهذا الوصف ليس لان المعاني باعتبار هذا الوصف تقتضي الاعراب الوصف لكن به
 اقتضاء الاعراب هو كون احد هاتين ابدالاً الا كون احد هاتين واعليه فاذا تعين الكسرة وتوافقه الواوية ايضا
 لم لا جعل وصفت الاعراب يعني الاعراب الدال عليها ولا يمكن ان يكون الوصف فاعلة ولا شك ان ذلك الوصف

فانما هو الذي لا يمكن ان يكون الوصف فاعلة ولا شك ان ذلك الوصف معاني المعنوية هي كون الاسم عمدة وفضلية بلا واسطة حرف الجواب واسطته قال المعنوية على صيغة اسم
 الفاعل لا على صيغة اسم المفعول كما توهم بعضهم حتى يكون المعنى ان الاسماء تأخذها على سبيل المناوابة وذلك لان توصيف المعاني بهذا الوصف ليس لان
 المعاني باعتبار هذا الوصف تقتضي الاعراب الوصف لكن به اقتضاء الاعراب هو كون احد هاتين ابدالاً الا كون احد هاتين واعليه فاذا تعين الكسرة وتوافقه الواوية ايضا
 لم لا جعل وصفت الاعراب يعني الاعراب الدال عليها ولا يمكن ان يكون الوصف فاعلة ولا شك ان ذلك الوصف

۱۱۱
 من الجبلين من سحره في ليلة واحدة
 جازوا في سحره في ليلة واحدة
 من الجبلين من سحره في ليلة واحدة
 جازوا في سحره في ليلة واحدة

والتقديرات التي هي في هذه النسخة من نسخة الأصلية

[illegible]

سنة ثمان مائة وثمانين

كما هو ظاهر في هذا الموضع من الكتاب...
والله اعلم بالصواب

في هذا الموضع من الكتاب...
والله اعلم بالصواب

في هذا الموضع من الكتاب...
والله اعلم بالصواب

[illegible][illegible][illegible]

والله اعلم بالصواب الذي قسمناه في كتابنا هذا
من تدوين النحو وبطل ما قيل في عدول المصنف عن تعريف الجوهري للمعرب كان العامل
ما هو في تعريفه لا يقول قد يكون ضبط المدون وحصره والعوامل مؤنة التبع ولا
يخفى انه لو قال للعامل ما يقوم المعنى المقضى للاعراب لكان سائلا عن الاعتراض الاول
لانه نص في الآلة اعلم ان العامل قد يقال انه آلة وقد يراه علامة لما يميز به التكميل في
اللفظ ويخرج عليه ما هو من ان رتبة العامل التقدير اما على الاول فلان الآلة تفكر
بالذات على ما هو الآلة ومن حق المتقدم بالذات ان يتقدم تليظ الواقع للوضع الطبع
واما على الثاني فلان حق العلامة من حيث هي علامة ان تقدم على ما هي علامة
له لتعرف او لا تعرف ما هي علامة له ومن كونه علامة يظهر ايضا ما يقال
من ان حق العامل ان يكون لفظيا لا يقال هو الآلة او علامة للاعراب فحقه التقدير عليه
لا على المعرب لا يقول تقدمه عليه لا يصح بدون تقدمه على المعرب ولما
ثبت ذلك لم ان يتبع انعقاد علامة العاملة والمعوالية بين الشياطين بمعنى ان
كل منهما عامل في الآخر ولازم ان يكون حق كل منهما التقدم على الآخر لا يجوهرتين
مختلفتين كما في كلمة الشرط والشرط فان كل منهما عامل في الآخر نحو قوله تعالى اياما
تدعو له الاسماء الحسنى فان اياما من حيث تضمنه معنى لان وفادته معقول التعليق
في الفعل صادرا عما فيه من حيث وقوع الفعل عليه صادرا معولا له فله تقدم وتأخر
بجوهريتين مختلفتين **قوله** اي يحصل في التقوم بالحصول لا بالقيام بالغير كما يقتضيه
اصل اللغة لا اشتقاقه من القيام الذي هو قيام العرض بحمله وذلك لان المعنى
المقتضى ليس قائما بالعامل **قوله** اي معنى من المعاني المعنى كالتفاديد المعنى
له لان اقتضاء الاعراب ليس بحسب ذاته بل باعتبار كونه من المعاني المحققة
كما ذكرناه **قوله** اذ به حصل معنى الفاعلية لان الآلة استمداء لا اسناد اليه **قوله** اذ به

والله اعلم بالصواب الذي قسمناه في كتابنا هذا
من تدوين النحو وبطل ما قيل في عدول المصنف عن تعريف الجوهري للمعرب كان العامل
ما هو في تعريفه لا يقول قد يكون ضبط المدون وحصره والعوامل مؤنة التبع ولا
يخفى انه لو قال للعامل ما يقوم المعنى المقضى للاعراب لكان سائلا عن الاعتراض الاول
لانه نص في الآلة اعلم ان العامل قد يقال انه آلة وقد يراه علامة لما يميز به التكميل في
اللفظ ويخرج عليه ما هو من ان رتبة العامل التقدير اما على الاول فلان الآلة تفكر
بالذات على ما هو الآلة ومن حق المتقدم بالذات ان يتقدم تليظ الواقع للوضع الطبع
واما على الثاني فلان حق العلامة من حيث هي علامة ان تقدم على ما هي علامة
له لتعرف او لا تعرف ما هي علامة له ومن كونه علامة يظهر ايضا ما يقال
من ان حق العامل ان يكون لفظيا لا يقال هو الآلة او علامة للاعراب فحقه التقدير عليه
لا على المعرب لا يقول تقدمه عليه لا يصح بدون تقدمه على المعرب ولما
ثبت ذلك لم ان يتبع انعقاد علامة العاملة والمعوالية بين الشياطين بمعنى ان
كل منهما عامل في الآخر ولازم ان يكون حق كل منهما التقدم على الآخر لا يجوهرتين
مختلفتين كما في كلمة الشرط والشرط فان كل منهما عامل في الآخر نحو قوله تعالى اياما
تدعو له الاسماء الحسنى فان اياما من حيث تضمنه معنى لان وفادته معقول التعليق
في الفعل صادرا عما فيه من حيث وقوع الفعل عليه صادرا معولا له فله تقدم وتأخر
بجوهريتين مختلفتين **قوله** اي يحصل في التقوم بالحصول لا بالقيام بالغير كما يقتضيه
اصل اللغة لا اشتقاقه من القيام الذي هو قيام العرض بحمله وذلك لان المعنى
المقتضى ليس قائما بالعامل **قوله** اي معنى من المعاني المعنى كالتفاديد المعنى
له لان اقتضاء الاعراب ليس بحسب ذاته بل باعتبار كونه من المعاني المحققة
كما ذكرناه **قوله** اذ به حصل معنى الفاعلية لان الآلة استمداء لا اسناد اليه **قوله** اذ به

والله اعلم بالصواب الذي قسمناه في كتابنا هذا
من تدوين النحو وبطل ما قيل في عدول المصنف عن تعريف الجوهري للمعرب كان العامل
ما هو في تعريفه لا يقول قد يكون ضبط المدون وحصره والعوامل مؤنة التبع ولا
يخفى انه لو قال للعامل ما يقوم المعنى المقضى للاعراب لكان سائلا عن الاعتراض الاول
لانه نص في الآلة اعلم ان العامل قد يقال انه آلة وقد يراه علامة لما يميز به التكميل في
اللفظ ويخرج عليه ما هو من ان رتبة العامل التقدير اما على الاول فلان الآلة تفكر
بالذات على ما هو الآلة ومن حق المتقدم بالذات ان يتقدم تليظ الواقع للوضع الطبع
واما على الثاني فلان حق العلامة من حيث هي علامة ان تقدم على ما هي علامة
له لتعرف او لا تعرف ما هي علامة له ومن كونه علامة يظهر ايضا ما يقال
من ان حق العامل ان يكون لفظيا لا يقال هو الآلة او علامة للاعراب فحقه التقدير عليه
لا على المعرب لا يقول تقدمه عليه لا يصح بدون تقدمه على المعرب ولما
ثبت ذلك لم ان يتبع انعقاد علامة العاملة والمعوالية بين الشياطين بمعنى ان
كل منهما عامل في الآخر ولازم ان يكون حق كل منهما التقدم على الآخر لا يجوهرتين
مختلفتين كما في كلمة الشرط والشرط فان كل منهما عامل في الآخر نحو قوله تعالى اياما
تدعو له الاسماء الحسنى فان اياما من حيث تضمنه معنى لان وفادته معقول التعليق
في الفعل صادرا عما فيه من حيث وقوع الفعل عليه صادرا معولا له فله تقدم وتأخر
بجوهريتين مختلفتين **قوله** اي يحصل في التقوم بالحصول لا بالقيام بالغير كما يقتضيه
اصل اللغة لا اشتقاقه من القيام الذي هو قيام العرض بحمله وذلك لان المعنى
المقتضى ليس قائما بالعامل **قوله** اي معنى من المعاني المعنى كالتفاديد المعنى
له لان اقتضاء الاعراب ليس بحسب ذاته بل باعتبار كونه من المعاني المحققة
كما ذكرناه **قوله** اذ به حصل معنى الفاعلية لان الآلة استمداء لا اسناد اليه **قوله** اذ به

حصل معنى القولية اي بالفعل الذي في رأي لان الاستدلال النقول قال
لكن في مجموع الفعل والفاعل حاصل في الفعل لانه ما وافضلة ليجتمع معا قول
وفي مرتبة زيد البناء حاصل اي في نقطة واما في محله فالعامل هو الفعل و
عمل المذهب هذا اذا كان حرف مجزوء كقولنا اول ما اذا لم يكن مذكورا كقولنا زيد ففهم
من قال ان القدر عامل واما ان حرف الجر القدر ولو قمع المضاد من قوله
ومنهم من قال ان المضاد عامل لان حرف ما ليس امسيا والذا لا يتسبب للمضاد
التعريف والتخصيص من المضاد اليه واليه مال اليجم الذي قال والقول ما ذكر
الاعراب وانواعه وكان لكل من انواعه اقسام ولغات اقسام عال بالادان يدا وتبين
تلك الاقسام وعالها قال بالقاء لبيانها قول الذي لم يكن مثلي ولا نحو والفرق في
الشيء يطلق على ايقابل المركب وعلى ايقابل الجملة وعلى ايقابل المضاد وعلى ما
يقابل المثني والجمع والملازم من الاخير يقرينة القابلة ان قيل لابد من تقييد ويكون
غير الاء الستة والماحق بالثنى والجمع لانها داخله في المفرد خارجة عن الحكم
فلا يجاب بانها غير داخله فيما حكم عليه بناء على ان القضية معاملة او ان
الاء الستة وبعض الحق بالثنى غير خارجة لان شمول الحكم يستدعي شموله
لجميع الافراد لا شموله لجميع الافراد في جميع الاحوال لان مقام الضبط ابا ومعدن
ذكر للنسب حينئذ لاخراج غير النسب الذي لم يصف وكره يعرف
بالاداء اصلا لا لاجراء غير التصرف مطلقا كما هو الظاهر

(Faint handwritten Persian script)

[illegible]

بل يجاب بانها غير دخلة بواسطة ذكرها فيما بعد وبيان اعلاها ارفع القارين
 فيما بعد اعرا غير المنصرف فكان ينبغي ايضا ان يكفى بذلك ولا يصح بقيد
 الاضمار هنا احتراز عن الجيب بان تلك الاسماء محصورة وغير المنصرف كما يكاد
 ينحصر فاحتيط في الاحتراز عن مثل لا يقع غلط في امور كثيرة وكفى الاحتراز
 عن المحصورة بادنى شيء اذ ليس الاعتناء بها كما لا اعتناء بما لا يخص مع ان الاعتناء
 في العبارة مطلوب بل جدا **قال** الجمع للكسر المنصرف وانما المفضل والمفرد والجمع
 المكسر المنصرف لانه قصد نوع تنقيب ولا يترك الفصل بين الصفة وموصوفها
 بما ليس صفة له وهو المكسر ولتوهم التخليب كما قيل وهو بعيد جدا
 لان مقام الفرق بين المنصرف وغير المنصرف يابى عن ذلك ولولو يابى عن
 توهم التخليب يابى عن توهيم اشكاله في المذكور فيكون مقبيل قوله **وقال**
وسكتت من نقطا في مقابلة قوله تعالى وحسنت من نقطا قوله الذي يمكن به
 الواحد فيه سالما الاظهر ان يقال الذي لم يكن ملحقا بآخر واحد واوونون
 لا الف تاء ليطر شر وبه مثل سنون وضربا عنه وليطس دخول فلك جمع
 لغاك فيه **قوله** احدهما ان الاصل في الاعراب ان يكون بالحركة لخطها
 ولا بها الباعض للحروف وفيه انها ليست ابعاضا لها الا توهمها ولو سلم ذلك
 يقتضى الاصلية بحسب الذات لا يكونها علامة **قال** والفتحة نصبا قل قد
 والمعاشية هذا التركيب غير قابل المطع علمه من عاملين مختلفين لكن العمل المقدم

من قولك في باب ما في قوله تعالى وحسنت من نقطا قوله الذي لم يكن به
 الواحد فيه سالما الاظهر ان يقال الذي لم يكن ملحقا بآخر واحد واوونون
 لا الف تاء ليطر شر وبه مثل سنون وضربا عنه وليطس دخول فلك جمع
 لغاك فيه **قوله** احدهما ان الاصل في الاعراب ان يكون بالحركة لخطها
 ولا بها الباعض للحروف وفيه انها ليست ابعاضا لها الا توهمها ولو سلم ذلك
 يقتضى الاصلية بحسب الذات لا يكونها علامة **قال** والفتحة نصبا قل قد
 والمعاشية هذا التركيب غير قابل المطع علمه من عاملين مختلفين لكن العمل المقدم

من قولك في باب ما في قوله تعالى وحسنت من نقطا قوله الذي لم يكن به
 الواحد فيه سالما الاظهر ان يقال الذي لم يكن ملحقا بآخر واحد واوونون
 لا الف تاء ليطر شر وبه مثل سنون وضربا عنه وليطس دخول فلك جمع
 لغاك فيه **قوله** احدهما ان الاصل في الاعراب ان يكون بالحركة لخطها
 ولا بها الباعض للحروف وفيه انها ليست ابعاضا لها الا توهمها ولو سلم ذلك
 يقتضى الاصلية بحسب الذات لا يكونها علامة **قال** والفتحة نصبا قل قد
 والمعاشية هذا التركيب غير قابل المطع علمه من عاملين مختلفين لكن العمل المقدم

الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما لا يحصى من النعمان وما لا يدرى من الغيوب ما لا يحصى من النعمان وما لا يدرى من الغيوب ما لا يحصى من النعمان

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

من التعداد الذي ذكره في التعداد في سنة ١٩٢٠
الاسم في التعداد في سنة ١٩٢٠
من التعداد الذي ذكره في التعداد في سنة ١٩٢٠
الاسم في التعداد في سنة ١٩٢٠
من التعداد الذي ذكره في التعداد في سنة ١٩٢٠
الاسم في التعداد في سنة ١٩٢٠

الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى

الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى

الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى
الفتح في الشئ والكسر على ما في النصب الجوهري واصل الرق ان اليا عارية للارباب والطارى

١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱۳۹

[illegible][illegible]

مقامه اعني الضمير نصار مرفوعا مستتر في الفعل قوله للذي آخره
 اي في موضع آخره ولا يلزم اتحاد الظرف والمظروف ذلك ان يقول ان آخر
 الاسم عام والالف خاص فالضمير لا يخفى قوله الف مقصودا من حيث هما
 لا فاصدا للمدودة او لا فاصدا منوعا من الحركة مطلقا والقسم للنوع ولان الالف
 يدل على مقابلة بالمدودة وعدم اختصاص المنع بالالف للتحقق في غير ما في
 قوله لمحمد وفيه في حكم التثنية ولهذا لم يرب ما قبل الالف ونحوه لم
 هذا القسم وظهور مقابله مثل الاول وثالث الثاني قال كصا وخا
 خبر مبتدأ محذوف والتقدير يهوئ ما تعدل رصعا وامثاله وخا رصعا وامثاله
 او صفة مصدر محذوف اي تعدل رصعا وخا رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 اسمية جاز ان يكون كصا وخا رصعا من قوله ما تعدل رصعا وامثاله فاصفا
 على التقدير الاول من من تعدل الكاف والعام في ما يتعدى الكاف من معنى التثنية
 او كونه من الكاف من التعدل والتقدير لا حراب على التقدير الثاني من الضعيف اليه
 التعارض المحذوف وظرف له مصدر لذل الحذف من المعنى كذا في زمان مطلق او
 تعدل مطلقا على التقدير الثالث حل من قوله كصا وخا رصعا وامثاله فاصفا
 في ظرف المستقر او في ذلك العام قوله فان الالف عام في القول في كانه المراد بالحركة
 القوان كانه انا من المعنى كانه لا يغيره المعنى كانه رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 لكن او يجوز مثل عصا في تعدل لا حراب في قول الامانة اعلم ان اكد النجاة

مقامه اعني الضمير نصار مرفوعا مستتر في الفعل قوله للذي آخره
 اي في موضع آخره ولا يلزم اتحاد الظرف والمظروف ذلك ان يقول ان آخر
 الاسم عام والالف خاص فالضمير لا يخفى قوله الف مقصودا من حيث هما
 لا فاصدا للمدودة او لا فاصدا منوعا من الحركة مطلقا والقسم للنوع ولان الالف
 يدل على مقابلة بالمدودة وعدم اختصاص المنع بالالف للتحقق في غير ما في
 قوله لمحمد وفيه في حكم التثنية ولهذا لم يرب ما قبل الالف ونحوه لم
 هذا القسم وظهور مقابله مثل الاول وثالث الثاني قال كصا وخا
 خبر مبتدأ محذوف والتقدير يهوئ ما تعدل رصعا وامثاله وخا رصعا وامثاله
 او صفة مصدر محذوف اي تعدل رصعا وخا رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 اسمية جاز ان يكون كصا وخا رصعا من قوله ما تعدل رصعا وامثاله فاصفا
 على التقدير الاول من من تعدل الكاف والعام في ما يتعدى الكاف من معنى التثنية
 او كونه من الكاف من التعدل والتقدير لا حراب على التقدير الثاني من الضعيف اليه
 التعارض المحذوف وظرف له مصدر لذل الحذف من المعنى كذا في زمان مطلق او
 تعدل مطلقا على التقدير الثالث حل من قوله كصا وخا رصعا وامثاله فاصفا
 في ظرف المستقر او في ذلك العام قوله فان الالف عام في القول في كانه المراد بالحركة
 القوان كانه انا من المعنى كانه لا يغيره المعنى كانه رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 لكن او يجوز مثل عصا في تعدل لا حراب في قول الامانة اعلم ان اكد النجاة

مقامه اعني الضمير نصار مرفوعا مستتر في الفعل قوله للذي آخره
 اي في موضع آخره ولا يلزم اتحاد الظرف والمظروف ذلك ان يقول ان آخر
 الاسم عام والالف خاص فالضمير لا يخفى قوله الف مقصودا من حيث هما
 لا فاصدا للمدودة او لا فاصدا منوعا من الحركة مطلقا والقسم للنوع ولان الالف
 يدل على مقابلة بالمدودة وعدم اختصاص المنع بالالف للتحقق في غير ما في
 قوله لمحمد وفيه في حكم التثنية ولهذا لم يرب ما قبل الالف ونحوه لم
 هذا القسم وظهور مقابله مثل الاول وثالث الثاني قال كصا وخا
 خبر مبتدأ محذوف والتقدير يهوئ ما تعدل رصعا وامثاله وخا رصعا وامثاله
 او صفة مصدر محذوف اي تعدل رصعا وخا رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 اسمية جاز ان يكون كصا وخا رصعا من قوله ما تعدل رصعا وامثاله فاصفا
 على التقدير الاول من من تعدل الكاف والعام في ما يتعدى الكاف من معنى التثنية
 او كونه من الكاف من التعدل والتقدير لا حراب على التقدير الثاني من الضعيف اليه
 التعارض المحذوف وظرف له مصدر لذل الحذف من المعنى كذا في زمان مطلق او
 تعدل مطلقا على التقدير الثالث حل من قوله كصا وخا رصعا وامثاله فاصفا
 في ظرف المستقر او في ذلك العام قوله فان الالف عام في القول في كانه المراد بالحركة
 القوان كانه انا من المعنى كانه لا يغيره المعنى كانه رصعا وخا رصعا وخا رصعا
 لكن او يجوز مثل عصا في تعدل لا حراب في قول الامانة اعلم ان اكد النجاة

۱۰۰
 حاشیه: عدم القبول
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰

ذهبوا الى ان ياب غلامى مبنى لاضافته الى مبنى وخالفهم المصنف لان شاكرا
معرب وكان الاضافة الى المبنى لا يوجب البناء الا بشرط سذكركه ان شاء الله تعالى
قوله فانه لما استغل الى قوله قبل دخول العامل لان العامل انما يدخل الاسم
بعه ثبوته في نفسه وهو هو متضاف الى المياء فالاضافة اليها مقدمة على
العامل وهي مستلزمة لكسرة ما قبلها قوله فماذا ذهب اليه فقير على الفقه
الاستثنائية التي تفهم من قوله لا على الشرطية وتوضيحه ان كسرة اللامية متقدمة
على كسرة الاعراب بمراتب لتقدمها على العامل المتقدم على المعنى المقضى المتقدم
على الاعراب فلا يجوز ان يكون هي اياها ان قلت لم لا يجوز والاولى بعروض الثانية
قلت لا وجه لزومها للبقاء سببها مع ان الاصل بقاء الشيء على ما كان ثم ان العناية بكسرة
اللامية اكثر خصوصاً اذا لم يفت جانب الاعراب بالكلية لجواز تقديره ان كان لم لا يجوز
ان يجعلها معارضة ايضا بعد تحقق العامل كما في عارضة التنبيه والجمع فتد الجيب عن عناية
يلزم من نوادر المؤثرين المستقلين اصطلاحاً على ازا واحد كما يستحيل نوادر المؤثرين
حقيقة على ازا يستحيل عند نوادر المؤثرين المستقلين اصطلاحاً على ازا لا يخفى تحقيقهما
في المعنى فيكون صورتي التنبيه والجمع لان جعل ايمتهما على الاعراب مستند الى العامل
وهو مؤثر اصطلاحاً وجملاً على معنى التنبيه والجمع مستند الى قصداً المتكلم وهو مؤثر
حقيق قوله اي في حال الرفع والجر يعني ان قوله فعوا جوارف الاستيقال للقدرة
المعنى كاستقلال فاعز وقت من روعة عية ويجوز رية او وقت وقع العامل وهو قوله لا وان تجمل
فان الحكم تصديرا لا دلالة على المعنى المذكور **قوله** وقت روعة عية ويجوز رية على ان يكون رفاً وجزا

الاستثنائية التي تفهم من قوله لا على الشرطية وتوضيحه ان كسرة اللامية متقدمة على كسرة الاعراب بمراتب لتقدمها على العامل المتقدم على المعنى المقضى المتقدم على الاعراب فلا يجوز ان يكون هي اياها ان قلت لم لا يجوز والاولى بعروض الثانية قلت لا وجه لزومها للبقاء سببها مع ان الاصل بقاء الشيء على ما كان ثم ان العناية بكسرة اللامية اكثر خصوصاً اذا لم يفت جانب الاعراب بالكلية لجواز تقديره ان كان لم لا يجوز ان يجعلها معارضة ايضا بعد تحقق العامل كما في عارضة التنبيه والجمع فتد الجيب عن عناية يلزم من نوادر المؤثرين المستقلين اصطلاحاً على ازا واحد كما يستحيل نوادر المؤثرين حقيقة على ازا يستحيل عند نوادر المؤثرين المستقلين اصطلاحاً على ازا لا يخفى تحقيقهما في المعنى فيكون صورتي التنبيه والجمع لان جعل ايمتهما على الاعراب مستند الى العامل وهو مؤثر اصطلاحاً وجملاً على معنى التنبيه والجمع مستند الى قصداً المتكلم وهو مؤثر حقيق قوله اي في حال الرفع والجر يعني ان قوله فعوا جوارف الاستيقال للقدرة المعنى كاستقلال فاعز وقت من روعة عية ويجوز رية او وقت وقع العامل وهو قوله لا وان تجمل فان الحكم تصديرا لا دلالة على المعنى المذكور **قوله** وقت روعة عية ويجوز رية على ان يكون رفاً وجزا

قوله وقت روعة عية ويجوز رية على ان يكون رفاً وجزا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وكله انما لم يعد له المنصهر لانه يصعد دميان الاعراب لللفظي والتقدير
 الثابت لا يسهل في ذاته لا باعتبار عارض وكان الياء في مثل غلاهي ومسلمي
 لشدة افتراجهما بالكلمة ليست عارضة ان قلت فلم لم يعد في مع ان اعراب يني
 ان يكون بالواو تقدير في حال الرفع كما في مسلمي ولما لم يعد من التقدير بى بطلان
 واللفظي فيما عداه اجيب عنه بانه جعل اخلا في باب غلاهي نظر الى اخواته والى
 اللغة الاخرى فيه وهي فني ان كانت قليلة فجم بقى الاشكال في الاحكام المتحكة
 في لغة الحج ان يحون زيد ومن زيد ومن زيد فانه مغرب تعدد اعرابه ووجه الاشتغال
 على بحكمة الحكاية وكذلك في المتن المحكي اذ يجوز الحكاية في قوله واكتفى بتعريفه
 انما صح الاكتفاء به لانحصار المعرب عند في المنصرف وغير المنصرف فاذا علم
 غير المنصرف بانه ما فيه علتان الى آخره علم ان المنصرف ما لا يكون كذلك
 ولهذا او مثل ما سبق في تعريف المعرب عدل عن تعريف النحاة للمنصرف
 بانه الذي يدخله الحركات الثلاث والتنوين وغير المنصرف بانه الذي
 يسلب عنه الحيز والتنوين لشبهه الفعل ويحرك بالفتح وذلك
 لاستلزامه توقف الشيء على نفسه فيما هو المقصود من التعريف وعدم
 انحصار المعرب فيهما الخ ووجه ما عرّب بالحرف مثالها قال غير المنصرف
 المنصرف ما خذ من الصرف وهو الفضل والزيادة وانما سمي المنصرف
 به لاشتماله على زيادة على الاعراب اعني علامته وهي التنوين او

المراد بالافعال المنصرفة هي التي يكون فيها الحركات الثلاث والتنوين وغير المنصرف بانه الذي يسلب عنه الحيز والتنوين لشبهه الفعل ويحرك بالفتح وذلك لاستلزامه توقف الشيء على نفسه فيما هو المقصود من التعريف وعدم انحصار المعرب فيهما الخ ووجه ما عرّب بالحرف مثالها قال غير المنصرف المنصرف ما خذ من الصرف وهو الفضل والزيادة وانما سمي المنصرف به لاشتماله على زيادة على الاعراب اعني علامته وهي التنوين او

المراد بالافعال المنصرفة هي التي يكون فيها الحركات الثلاث والتنوين وغير المنصرف بانه الذي يسلب عنه الحيز والتنوين لشبهه الفعل ويحرك بالفتح وذلك لاستلزامه توقف الشيء على نفسه فيما هو المقصود من التعريف وعدم انحصار المعرب فيهما الخ ووجه ما عرّب بالحرف مثالها قال غير المنصرف المنصرف ما خذ من الصرف وهو الفضل والزيادة وانما سمي المنصرف به لاشتماله على زيادة على الاعراب اعني علامته وهي التنوين او

١٣٤
 لا تصافه بزيادة تمكن فلا يقال له الاكمن ولما عرقل مقابلة عن تلك الزيادة سمي بغير
 المنصرف قوله اي لسم معرب جعل له موصوفة لا موصولة لان حق الخبر ان يكون
 مذكورة ولما لا يلزم تعريف الخبر وتكرار المبتدأ لان غير ذلك يكتب التعريف من للضمان اليه
 وتبيين المراد بغير المنصرف معناه العرفي وهو مفرق من حصول العرقل الخفية مع الغائبة
 ولان يقول انه بهذا المعنى ايضا مذكورة لان الظاهر انه اسم جنس لا علم جنس لانه علم
 واخره من هنا والقول انه خبر قدوم في العلم اسلوبا لشأنه من تقديم المعرفة وحلها
 موضوعا للقاعدة المحفوظة ايضا من ان سبق العلم بالشيء يستدعي جعله موضوعا
 وقد سبق العلم بغير المنصرف قال ما فيه علما ان عامل الخبر او مبتدأ قدوم خبره و
 الجملة صفة للعلماء في اللغة عارضة غير طبعي يستدعي حالة غير طبيعية وفي اصطلاح
 النحاة ليست بمعنى الموصوب بل بمعنى ما ينبغي ان يحذف المشكك عند حصوله لانه ليس به
 وذلك لانه مناسب لمعنى بالحكم فعلى هذا يكون اطلاق العلة على كل واحد مما ذكره لكن
 صريح كازم المنصرف في الايضاح يدل على ان اطلاق السبب على كل من التسع حقيقي
 ويخفى ذلك على ان صاحب الفصل اشبه السبب في تعريف غير المنصرف حيث قال ان فيه
 سببان ولم يقل ما فيه سبب ولا يخفى ان هذا الوجه جار في العلةين ايضا فيكون
 اطلاق العلة على كل واحد حقيقة عند قولك واستبحرتم شرائطهما وانما قال
 ذلك لانه لم يطل بالنعية التعريف بنوع وهذا منصرفين بناء على صدق التعريف
 عليه بما وجد في اللام واضيف كلاهما واحدا كونه منصرفين مع صدق التعريف بتعليق
 وانما يندفع النقيض به لان من شرائط تأخير العلةين انتفاء عاكسهما
 وقد وجد المعارض فيما ذكره اما في الاولين فلان سكوت الواسط
 يعارض احد السببين واما في الآخرين فلان دخول اللام والاضافة
 يعارض السببين او احدهما لزيادة الاختصاص لهما بالاسمان قلت

لا تصافه بزيادة تمكن فلا يقال له الاكمن ولما عرقل مقابلة عن تلك الزيادة سمي بغير
 المنصرف قوله اي لسم معرب جعل له موصوفة لا موصولة لان حق الخبر ان يكون
 مذكورة ولما لا يلزم تعريف الخبر وتكرار المبتدأ لان غير ذلك يكتب التعريف من للضمان اليه
 وتبيين المراد بغير المنصرف معناه العرفي وهو مفرق من حصول العرقل الخفية مع الغائبة
 ولان يقول انه بهذا المعنى ايضا مذكورة لان الظاهر انه اسم جنس لا علم جنس لانه علم
 واخره من هنا والقول انه خبر قدوم في العلم اسلوبا لشأنه من تقديم المعرفة وحلها
 موضوعا للقاعدة المحفوظة ايضا من ان سبق العلم بالشيء يستدعي جعله موضوعا
 وقد سبق العلم بغير المنصرف قال ما فيه علما ان عامل الخبر او مبتدأ قدوم خبره و
 الجملة صفة للعلماء في اللغة عارضة غير طبعي يستدعي حالة غير طبيعية وفي اصطلاح
 النحاة ليست بمعنى الموصوب بل بمعنى ما ينبغي ان يحذف المشكك عند حصوله لانه ليس به
 وذلك لانه مناسب لمعنى بالحكم فعلى هذا يكون اطلاق العلة على كل واحد مما ذكره لكن
 صريح كازم المنصرف في الايضاح يدل على ان اطلاق السبب على كل من التسع حقيقي
 ويخفى ذلك على ان صاحب الفصل اشبه السبب في تعريف غير المنصرف حيث قال ان فيه
 سببان ولم يقل ما فيه سبب ولا يخفى ان هذا الوجه جار في العلةين ايضا فيكون
 اطلاق العلة على كل واحد حقيقة عند قولك واستبحرتم شرائطهما وانما قال
 ذلك لانه لم يطل بالنعية التعريف بنوع وهذا منصرفين بناء على صدق التعريف
 عليه بما وجد في اللام واضيف كلاهما واحدا كونه منصرفين مع صدق التعريف بتعليق
 وانما يندفع النقيض به لان من شرائط تأخير العلةين انتفاء عاكسهما
 وقد وجد المعارض فيما ذكره اما في الاولين فلان سكوت الواسط
 يعارض احد السببين واما في الآخرين فلان دخول اللام والاضافة
 يعارض السببين او احدهما لزيادة الاختصاص لهما بالاسمان قلت

لا تصافه بزيادة تمكن فلا يقال له الاكمن ولما عرقل مقابلة عن تلك الزيادة سمي بغير
 المنصرف قوله اي لسم معرب جعل له موصوفة لا موصولة لان حق الخبر ان يكون
 مذكورة ولما لا يلزم تعريف الخبر وتكرار المبتدأ لان غير ذلك يكتب التعريف من للضمان اليه
 وتبيين المراد بغير المنصرف معناه العرفي وهو مفرق من حصول العرقل الخفية مع الغائبة
 ولان يقول انه بهذا المعنى ايضا مذكورة لان الظاهر انه اسم جنس لا علم جنس لانه علم
 واخره من هنا والقول انه خبر قدوم في العلم اسلوبا لشأنه من تقديم المعرفة وحلها
 موضوعا للقاعدة المحفوظة ايضا من ان سبق العلم بالشيء يستدعي جعله موضوعا
 وقد سبق العلم بغير المنصرف قال ما فيه علما ان عامل الخبر او مبتدأ قدوم خبره و
 الجملة صفة للعلماء في اللغة عارضة غير طبعي يستدعي حالة غير طبيعية وفي اصطلاح
 النحاة ليست بمعنى الموصوب بل بمعنى ما ينبغي ان يحذف المشكك عند حصوله لانه ليس به
 وذلك لانه مناسب لمعنى بالحكم فعلى هذا يكون اطلاق العلة على كل واحد مما ذكره لكن
 صريح كازم المنصرف في الايضاح يدل على ان اطلاق السبب على كل من التسع حقيقي
 ويخفى ذلك على ان صاحب الفصل اشبه السبب في تعريف غير المنصرف حيث قال ان فيه
 سببان ولم يقل ما فيه سبب ولا يخفى ان هذا الوجه جار في العلةين ايضا فيكون
 اطلاق العلة على كل واحد حقيقة عند قولك واستبحرتم شرائطهما وانما قال
 ذلك لانه لم يطل بالنعية التعريف بنوع وهذا منصرفين بناء على صدق التعريف
 عليه بما وجد في اللام واضيف كلاهما واحدا كونه منصرفين مع صدق التعريف بتعليق
 وانما يندفع النقيض به لان من شرائط تأخير العلةين انتفاء عاكسهما
 وقد وجد المعارض فيما ذكره اما في الاولين فلان سكوت الواسط
 يعارض احد السببين واما في الآخرين فلان دخول اللام والاضافة
 يعارض السببين او احدهما لزيادة الاختصاص لهما بالاسمان قلت

فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

الخطيب في كتابه
في بيان ما هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته
فإنه من الواجب أن يكون
الشيء الذي هو في ذاته
مستقلاً عن غيره من
الاشياء في ذاته

في كلام الناظم ذكر العلامة من الظاهر ان اطلاق العلة على كل من التسعة حقيقة
عند المصنف رحمه الله تعالى على ما ذكرناه قوله وقال بعضهم انما له اعله ارادهم النشر
والاقتناء الحكاية والتركيب اما الحكاية اي النقل من الفعل الى الاسم ففيه
الفعل مع الوصف كما علم او مع العلمية كيشكو علما ولا يخفى انها لا تتناول نحو
افعل علما بل نحو اعلم ايضا واما التركيب ففيه البواقي قد تحلف في اعتبار التركيب هنا
تكملة الامعة فلا فائدة في ايراد قوله قال بعضهم احد عشر هذه التسعة مع انها
الاصل في نحو اخر اذ اسي به ثم ذكر وشبهه التاليفات المقصورة وهو كل الف
ليست التاليفات زيدت في آخر الاسم وجعل لك الاسم علما سواء كانت للاسما والى
اولا كقبعة ولا فائدة العلمية تنبع من التاليفات التاليفات واما الف اللاحق الى المدة فم
مع العلمية بالالف التاليفات المدة وان كانت متضمنة للتاليفات ولعل المصنف رحمه الله تعالى
لان مراعاة الاصل من حيث اعتبار الوصف الاصل وصنعهم في التاليفات لم يثبت عند
وان كان القياس يقتضي كذا شبهة الف التاليفات من الاف والواك ان في قوله الاشياء
الى قسمي التاليفات يعني ان التاليفات اللفظ معتبر وان كان مع التاليفات كبر الحقيقة
لا المتغيرة عن علامته التاليفات اي الف التاليفات المدة ١٢ الله قوله لا شبهة في انهما هما

في كلام الناظم ذكر العلامة من الظاهر ان اطلاق العلة على كل من التسعة حقيقة
عند المصنف رحمه الله تعالى على ما ذكرناه قوله وقال بعضهم انما له اعله ارادهم النشر
والاقتناء الحكاية والتركيب اما الحكاية اي النقل من الفعل الى الاسم ففيه
الفعل مع الوصف كما علم او مع العلمية كيشكو علما ولا يخفى انها لا تتناول نحو
افعل علما بل نحو اعلم ايضا واما التركيب ففيه البواقي قد تحلف في اعتبار التركيب هنا
تكملة الامعة فلا فائدة في ايراد قوله قال بعضهم احد عشر هذه التسعة مع انها
الاصل في نحو اخر اذ اسي به ثم ذكر وشبهه التاليفات المقصورة وهو كل الف
ليست التاليفات زيدت في آخر الاسم وجعل لك الاسم علما سواء كانت للاسما والى
اولا كقبعة ولا فائدة العلمية تنبع من التاليفات التاليفات واما الف اللاحق الى المدة فم
مع العلمية بالالف التاليفات المدة وان كانت متضمنة للتاليفات ولعل المصنف رحمه الله تعالى
لان مراعاة الاصل من حيث اعتبار الوصف الاصل وصنعهم في التاليفات لم يثبت عند
وان كان القياس يقتضي كذا شبهة الف التاليفات من الاف والواك ان في قوله الاشياء
الى قسمي التاليفات يعني ان التاليفات اللفظ معتبر وان كان مع التاليفات كبر الحقيقة
لا المتغيرة عن علامته التاليفات اي الف التاليفات المدة ١٢ الله قوله لا شبهة في انهما هما

في كلام الناظم

في كلام الناظم

[illegible]

للذي لا يعتبر ثابته الفعل مع ما يقال جاءت طاعة وكذا المعنى الذي يخفى فيه
 العلامة قوله صريحاً أشبه الله على طليين الخ إنما قال ذلك لأن الحكم بضياف العلامة
 حقيقة لا إلى ما فيه العلم ورحم الغدير إلى وجود أحد الآخر من العليين وما
 يقوم مقامهما من النساق إلى الغم قال إن الكسرة لا تنوين أنما ذكر الكسرة
 منها من أن انتفاء هاء قاع علم بقوله غير المنصرف والفتحة لا أن ادراك الجهر يثبت
 الحكمين فإنه أقرب ضبطاً ولا يخفى أن ذلك الحكم لم يظهر في الشيء جمع المذكور السالم
 عليين الموثق إلا أن الأمر بالعراب المفسر كما ذهب إليه بعضهم قوله كان لكل علمة فرعية
 أصلها الفرعية لا تحتص بفرعية الموقوف للموقوف عليه بل تشملها وغيره الفرعية
 للرجوع للراجح وإنما لا يتخصص فيما ذكره كون الاسم متين إلى غير ذلك لكن لم يعتبروها
 ولم يعلم وجه قوله فإذا ذكر في الاسم صلتان الخ ولم يقع بفرعية واحدة إلا أنها
 بالفرعية غير ظاهرة ولا قوية إذ الفرعية ليست من خصائص الفعل الظاهرة بل
 يحتاج إلى إثباتها إلى تكلفه فكذلك الثبوت الفرعية في الأسماء بسبب هذه العلل حتى فلم يثبت
 بوحدة إلا إذا قامت مقام اثنين قوله في شبه الفعل جلي أن أصل الأسماء عراب
 وأصل الفعل العمل والبناء فإذا شابه الاسم الفعل في تمام معناه كما في أسماء الأفعال التي
 ويعطى عملها إذا شابه في تركيب الجذر الأصلية وفي جزء معناه كما في اسم الفاعل يعطى عمل ولا يبنى
 لمصغرات الفعل في البناء ولهذا يدعى المضارع بتقليل الاسم وإذا شابه بوجه بعيد لم يكون فرعاً
 فلا يبنى بوزن المشابهة لضعفها مع ضعف الفعل في البناء ولا يعطى بالعمل الفعل مخلو
 من المعنى الفعل بل يتركبها لعملة العرب وهو التنوين ثم يتبعه الكسرة لينزعان معاً
 قوله فمع من الأسماء في لغة الكسرة على التنوين أشارة إلى ذلك وأصنعت التنوين
 أو لا تسمى الكسرة وقد جوز المصنف الآخر في الإيضاح وهو أن الشئ الموصوف
 إلى التثنية الكسرة بضرورة عود التنوين وعدم ضرورة عودها

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible][illegible]

الى الرضى ولا يايكلم لها الفة روية ^{والفصيح} ضم الفة انتهى ^{والاجل} رواها لم يلقفت اليه الفاضل المبرور

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴

[illegible]

الشيخ المشهور لا شك المزيور فمريد على تعريف العلم للعدل لا يلزم من كون ميت مريد

[illegible]

مجلس شورای اسلامی ایران - کمیسیون تخصصی امور اقتصادی و دارایی - هیأت مدیره

[illegible]

بينما وبين مدخولها بالحرف الزائد ويمكن ان يقال ان هذا الحرف غير تام لان العدل
في حكم المفظوف قول من خرجت عنه الغيرة القياسية كلفا قيل لم يدخل في المخرج
لانها مخرجة لا خارجة وفي دخول المعدل لا يخرج تام قولنا اما الغيرة الشاذة
كالجور والمصبرات والمنسوبات الشاذة ولما القلب كما ليس في بيتين فقيل انهم ليس
خارجا عن صوره بل لا يدخل التقديم بعض الحروف على بعض في الوزن فانه امر معتبر
ولما نحو فخذ وعق يسكون العين فقيل انه لم يخرج خروجا تاما اذ يستعمل على الصيغة
الاصولية اكثر من استعماله على الصيغة الفرعية واللفظ اذا اطلق انصرف الى الكامل
ولا يخرج من الاحتياط الى هذا المعدل على تقدير كون تغييره غير قياس قولهم بل انما
جمع القوس النابستاء على اقسام اربعة اقسام ايضا فان اليها يقال جميعا ولو كانا
مخرجين عن اقسام وانساب اليعما قولهم واعلموا اننا لم قطعنا الحرفين ^{من الحرفين} وشبههما
نظرا للحاقة في تنبيههم والى اعراب الكلمة وبنائها فاذا انطوا الى اعراب تلك واخواته
وجدوا اعرابها اعراب نعم الصون ولما علموا بالتسليم ان منهم المصنف لا يكون الا قسرين
حقيقة اوحكاما فنشئوا عن حال تلك الامثلة فوجدوا افعية ظاهروهم العلمية او
الوصفية وليجدوا اخرى فاضطروا الى اعتبار فرعية ولم يصلح للاعتبار الا العدل
فاعتبروه ثم قسروا عن حال الاصل ففي بعض الامثلة لم يجدوا ما يدل على ثبوت
اصل الاقتضاء العدل للعدل عنه وفي بعضها وجدوا دليلا آخر والشأن
هو العدل الحقيقي اى العدل المنسوب الى ما هو متحقق اى في الخارج والاول
هو العدل التقديرى اى العدل المنسوب الى ما هو مقدر وليس ثابتا في
الخارج قولهم فانقسام العدل الى الحقيقي والتقديرى الخ المشهور ان
انقسام العدل اليهما ليس باعتبار الاصل بل باعتبار ان عدل بعض
الامثلة ثابت بغیر من المصروف وعدل بعضها ثابت بحجج من المصروف ولعل جمعه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مسئلہ نمبر ۱۲

ان الدين الثابت لا يزل
في الحوت ثبت بعد الى الابد
الاول من حيث انه ثابت
فثبتت حقيقته وانه غير متغير
ثباته الا بالاعتقاد والعدل في
الشأن الذي يقتضيه العقل في
قوله الحق تعالى قد علموا ان
الاسم يتوحيش ما فوقه من
الدليل الثابت لا يشك

ان اثبات الاصل قصد اثبات الفرع ضمنا فاذا ثبت بدليل غير منعه الصرف ان اصل
ثلاث ثلثة ثلثة ثبت ان ثلاث فري وليس فرعيتها لذلك الاصل الا باعتبار العدد و اعني
فقد ثبت العدل بدليل غير منعه الصرف ان قلت فكيف يصح قوله الا في الدليل
عليه الاسم الصرف قلنا اراد به ان الدليل المؤثر المثبت او لا للعدل في نظر النخاة
واعتبارهم ليس الاسم الصرف او ضرورة مثله واما ثبوت العدل في الاضرورة
فيه كما سيجي في العرض قوله فعلى هذا قوله تحقيقا آخر وصف بحال التعلق واما
على المشهور فمعناه خروج تحقيق اى خروجها عن تحقق كحل سواء بمعنى جل مسيء
فيكون وصفه بالتحقيق وصفا بحال نفسه وكذا معنى قوله تقديره **وقال ان ثلث ثلث**
صفة بعد صفة فخر و اجاب عن مبتدأ محذوف اى ذلك الخروج كخروج ثلث قوله
والاصل انه اذا كان المعنى مكررا لا يحق لوافق الدال المدلول هذا اخصر مما قاله
الشيخ الرضى وهوان الدليل على ذلك انا وجدنا ثلث و ثلثة ثلثة بمعنى فاذن فها
تقسيم امر في اجزاء على هذا العدد المعين ولفظ المقسوم عليه في غير لفظ العدد
في كلام العرب مكرر نحو قرأت الكتاب بجزء اخر فكان القياس في باب العدد ايضا كذلك
عمالا بالاستقراء والتحالف للفرق المتنازع فيه بالاعمال اغلب فلما وجدنا ثلث غير مكرر لفظا
حكم بان اصله لفظ مكرر لم يأت لفظ مكرر بمعنى ثلث الا ثلثة ثلثة فقيل انه اصله
قوله الى رابع اراد بالي تعيين الجمع الا فلا لاظم الواو يدل الى **قوله** وفيما وراءها
الى عشر وعشر خلاف والصواب مجيها قال الشيخ الرضى جاء فعال من عشرة في
قول الكميت والمبرد والكوفون يقيسون عليها الى التسعة نحو خمس وعشرون
سداس وسدس والسماع مفقود بل يستعمل على وزن فعال من واحد الى
عشرة مع ياء النسبة نحو الخماس والسداس والسباع والثنا والتماس **قوله**
والسبب الى قوله العدل والوصف عند سيبويه وذهب جماعة الى ان السبب

١٧٤
على قوله فابدين الى العلم والخدمة الا انفسه منى عن
الانفس التي اجبت لهم من ان هم تجلسوا في الجاهلية
اليعبدون اذ اتى التعريف ومما
سواء اساتذنا

اما لفظ افلان كل جنس اطلق واريد به فرد معين من افراد فلان كمن لام العجا
 سواء صارت بالغلبة علما نحو النجم او لا نحو فعضي فرعون الرسول وامامه على
 لو كان معنى الام محفوظا فيه لبق لتضمنه معنى الحرف مع انه معرب وغير
 منصرف وانما مشهور ذلك بالعلم ان العلمية المقدرة كما مشح بالقرن عند
 بن تميم فانه معادل عن الامس وغير منصرف بالعلمية المقدرة والعدل
 اما حالة النصب في الحرف فيمنع عندهم وكفهم اذ اردت به ضمي يوك عند الجوه
 والقباس يقتضي ان يكون صابرا ومساء معينين كما مس وسحر مع انهما
 منصرفان اتفاقا قوله وقال بعضهم هو معادل عما ذكره من يؤيد الاشيع
 توافق المعاول والمعاول عندنا في التعريف والتنكير لكن يتوعد عن عدم المطابقة
 للموصوف من المستعملين كإيطا الموصوف عندنا ظهور المشي والجمع المؤنث عن ظاهر
 الواحد الذكر كالحلوس بعد على هذا يتحقق العدل في جميع التصاريف الا لا تقاير
 من يوجب العدل على انفس المصنف كلما ذكرنا على التقاير الاول يتحقق العدل في جميع التصاريف
 لان الامم لا ترقى الحكمة وعلى التقاير لا يظفر العدل الا في اخرج عن اخرى لعدم

[illegible]

منها الاوصاف المأخوذة من صفات مقبولة لا تدل على ذات
مبهمة بل تدل على تلك الذات المعينة فان القيض المأخوذ من الفيض الذي هو كثره
الماء يدل على ماء كثير لا على ذات الماء الكثرة المائية فانه يعيد كذلك المصغر يدل
على ذات معينة متصفة بالحسنة مع انه وصف مثل الذي وصفه ورجع داريد
على ان الذي متصفة بالحسنة مع انه وصف ولم يكن غير منصرف بالوصفية
وزن الفعل الذي كان في المكبر فان التصغير لا يتجلى بالوزن فيه اولا احدى الزوائد
فالاولى ان يقال كون الاسم والاصوات مهمة لمتعين لا لبعض الصفات المأخوذة
معها او ما قيس اليه ذلك البعض فان قلت اذا كان المصغر وصفا فكيف يصح منه
طليعي بالعلية والتانيث قلنا هذا من باب توسعاتهم حيث لم يفرقوا بين المصغر
والمكبر قوله سواء كانت هذه الالفاظ القرينة على التعميد قوله وشرطه قوله
العرضي له رخصته فانه في معرض الزوال فكان له لم يثبت والسبيل المرافع للاصل هو
ههنا الصرح لا يكون الا اذا كان راسخا قال الشيخ الرضي ليقول الى ان دليل قاطع
على عدم اعتبار الوصف العرضي الاستدلال انصرف اربعة مدخل يجوز ان يكون
انصرافه لا انتفاء شرط وزن الفعل قبوله التام وما يقال من ان البناء في اربعة ليست طرية
على اربعة كما هو طرية على اربعة لا ذكر اربعة الموثق والمذكور مقدم في الوتية
على الموثق ليس بشي لان اجازان لا يعتد بالوزن الاصل في بيان السبب عرضي
تاء تخرج عن الوزن فكيف يعتد بالوزن العارض في اربعة مع كونه في الاصل
خارجا عن شرط اعتبار الوزن قال السيد قدس سره وليس ايضا بشي ما قيل
من ان المانة قبول بناء التانيث وهذه التاء ليست للتانيث بل للتة كبر لان قوله
اربعة رجال وزيد بن باعتبار الجماعته انتهى التة كبر مفهوم من اختصاصها
بشيء كذا في روييل ما قاله لنقاد البناء في الوقت وعدم انصراف

في اربعة رجال وزيد بن

لأن الاوصاف المأخوذة من صفات مقبولة لا تدل على ذات
مبهمة بل تدل على تلك الذات المعينة فان القيض المأخوذ من الفيض الذي هو كثره
الماء يدل على ماء كثير لا على ذات الماء الكثرة المائية فانه يعيد كذلك المصغر يدل
على ذات معينة متصفة بالحسنة مع انه وصف مثل الذي وصفه ورجع داريد
على ان الذي متصفة بالحسنة مع انه وصف ولم يكن غير منصرف بالوصفية
وزن الفعل الذي كان في المكبر فان التصغير لا يتجلى بالوزن فيه اولا احدى الزوائد
فالاولى ان يقال كون الاسم والاصوات مهمة لمتعين لا لبعض الصفات المأخوذة
معها او ما قيس اليه ذلك البعض فان قلت اذا كان المصغر وصفا فكيف يصح منه
طليعي بالعلية والتانيث قلنا هذا من باب توسعاتهم حيث لم يفرقوا بين المصغر
والمكبر قوله سواء كانت هذه الالفاظ القرينة على التعميد قوله وشرطه قوله
العرضي له رخصته فانه في معرض الزوال فكان له لم يثبت والسبيل المرافع للاصل هو
ههنا الصرح لا يكون الا اذا كان راسخا قال الشيخ الرضي ليقول الى ان دليل قاطع
على عدم اعتبار الوصف العرضي الاستدلال انصرف اربعة مدخل يجوز ان يكون
انصرافه لا انتفاء شرط وزن الفعل قبوله التام وما يقال من ان البناء في اربعة ليست طرية
على اربعة كما هو طرية على اربعة لا ذكر اربعة الموثق والمذكور مقدم في الوتية
على الموثق ليس بشي لان اجازان لا يعتد بالوزن الاصل في بيان السبب عرضي
تاء تخرج عن الوزن فكيف يعتد بالوزن العارض في اربعة مع كونه في الاصل
خارجا عن شرط اعتبار الوزن قال السيد قدس سره وليس ايضا بشي ما قيل
من ان المانة قبول بناء التانيث وهذه التاء ليست للتانيث بل للتة كبر لان قوله
اربعة رجال وزيد بن باعتبار الجماعته انتهى التة كبر مفهوم من اختصاصها
بشيء كذا في روييل ما قاله لنقاد البناء في الوقت وعدم انصراف

اذا تسمى بها اسطرلاب الممدود وكانت اعلاما فغير فان اذا انضم الى العلية سببا جاز كقولك شبهة صفة ثلاث

منها الاوصاف المأخوذة من صفات مقبولة لا تدل على ذات
مبهمة بل تدل على تلك الذات المعينة فان القيض المأخوذ من الفيض الذي هو كثره
الماء يدل على ماء كثير لا على ذات الماء الكثرة المائية فانه يعيد كذلك المصغر يدل
على ذات معينة متصفة بالحسنة مع انه وصف مثل الذي وصفه ورجع داريد
على ان الذي متصفة بالحسنة مع انه وصف ولم يكن غير منصرف بالوصفية
وزن الفعل الذي كان في المكبر فان التصغير لا يتجلى بالوزن فيه اولا احدى الزوائد
فالاولى ان يقال كون الاسم والاصوات مهمة لمتعين لا لبعض الصفات المأخوذة
معها او ما قيس اليه ذلك البعض فان قلت اذا كان المصغر وصفا فكيف يصح منه
طليعي بالعلية والتانيث قلنا هذا من باب توسعاتهم حيث لم يفرقوا بين المصغر
والمكبر قوله سواء كانت هذه الالفاظ القرينة على التعميد قوله وشرطه قوله
العرضي له رخصته فانه في معرض الزوال فكان له لم يثبت والسبيل المرافع للاصل هو
ههنا الصرح لا يكون الا اذا كان راسخا قال الشيخ الرضي ليقول الى ان دليل قاطع
على عدم اعتبار الوصف العرضي الاستدلال انصرف اربعة مدخل يجوز ان يكون
انصرافه لا انتفاء شرط وزن الفعل قبوله التام وما يقال من ان البناء في اربعة ليست طرية
على اربعة كما هو طرية على اربعة لا ذكر اربعة الموثق والمذكور مقدم في الوتية
على الموثق ليس بشي لان اجازان لا يعتد بالوزن الاصل في بيان السبب عرضي
تاء تخرج عن الوزن فكيف يعتد بالوزن العارض في اربعة مع كونه في الاصل
خارجا عن شرط اعتبار الوزن قال السيد قدس سره وليس ايضا بشي ما قيل
من ان المانة قبول بناء التانيث وهذه التاء ليست للتانيث بل للتة كبر لان قوله
اربعة رجال وزيد بن باعتبار الجماعته انتهى التة كبر مفهوم من اختصاصها
بشيء كذا في روييل ما قاله لنقاد البناء في الوقت وعدم انصراف

منها الاوصاف المأخوذة من صفات مقبولة لا تدل على ذات
مبهمة بل تدل على تلك الذات المعينة فان القيض المأخوذ من الفيض الذي هو كثره
الماء يدل على ماء كثير لا على ذات الماء الكثرة المائية فانه يعيد كذلك المصغر يدل
على ذات معينة متصفة بالحسنة مع انه وصف مثل الذي وصفه ورجع داريد
على ان الذي متصفة بالحسنة مع انه وصف ولم يكن غير منصرف بالوصفية
وزن الفعل الذي كان في المكبر فان التصغير لا يتجلى بالوزن فيه اولا احدى الزوائد
فالاولى ان يقال كون الاسم والاصوات مهمة لمتعين لا لبعض الصفات المأخوذة
معها او ما قيس اليه ذلك البعض فان قلت اذا كان المصغر وصفا فكيف يصح منه
طليعي بالعلية والتانيث قلنا هذا من باب توسعاتهم حيث لم يفرقوا بين المصغر
والمكبر قوله سواء كانت هذه الالفاظ القرينة على التعميد قوله وشرطه قوله
العرضي له رخصته فانه في معرض الزوال فكان له لم يثبت والسبيل المرافع للاصل هو
ههنا الصرح لا يكون الا اذا كان راسخا قال الشيخ الرضي ليقول الى ان دليل قاطع
على عدم اعتبار الوصف العرضي الاستدلال انصرف اربعة مدخل يجوز ان يكون
انصرافه لا انتفاء شرط وزن الفعل قبوله التام وما يقال من ان البناء في اربعة ليست طرية
على اربعة كما هو طرية على اربعة لا ذكر اربعة الموثق والمذكور مقدم في الوتية
على الموثق ليس بشي لان اجازان لا يعتد بالوزن الاصل في بيان السبب عرضي
تاء تخرج عن الوزن فكيف يعتد بالوزن العارض في اربعة مع كونه في الاصل
خارجا عن شرط اعتبار الوزن قال السيد قدس سره وليس ايضا بشي ما قيل
من ان المانة قبول بناء التانيث وهذه التاء ليست للتانيث بل للتة كبر لان قوله
اربعة رجال وزيد بن باعتبار الجماعته انتهى التة كبر مفهوم من اختصاصها
بشيء كذا في روييل ما قاله لنقاد البناء في الوقت وعدم انصراف

اسودا واقتنع اسود من الصبر **قال** متع لفي ما يترك **قوله** اشتقاقه من الجدل
 الجدل محكمه تافن رسن **قال** للظا ارق والوا هو الشقاق وهو طائر اخضر يخاط
 قليل حمرة يصول على كل شيء **قال** في الصبر اسرا خيل لثم مرغيكه اورا بقا ليدار سد
قوله لتوهم اشتقاقه من الخال خال نقطة سياه كبر اندام باشد نشان خيال
 جماعة **قوله** لا في الاصل ولا في الحال اما الاول فظا هائمه لم يثبت ولما الثاني فلا
 المستعمل لم يقصد بتلك الالفاظ الانواما محصوره من غير ملاحظه خبث قوة
 وخال ان كانت في نفسها متصفه بتلك الاوصاف **قال** التانيث بالتاء هي تاء زائده
 في آخر الاسم مفتوحه لما قبلها انقلب في الوقف هاء فتاء اخت ليست للتانيث لانها
 القيد بن لاخير بن قطع ايل هي بدل من اللام فلو سمي اخت مذكوره ولو سمي بها
 مؤنث كانت كقوله **قال** السيد قد مره ويحتمل انما مصروفه على قياس ذكره العلامة
 في عرفات فانما مصروفه عنده لان التاء الملقوظه فيها ليست متحضة للتانيث
 ولا يعتد في منع الصبر ولا يمكن تقديما اخرى معها اذ لم يعد في كلامهم تقديس
 التاء مع التاء الملقوظه وان لم يكن متحضة **قوله** فانه لا شرط له للزوم الا **قوله**
 ليصير التانيث لازما اي بعد ما لم يكن لازما لان التاء في اصل وضعها لا فرق بين المذكر
 والمؤنث وهي لا تكون لازمة للحكمه اسماء كانت تلك الحله اوصفت كسائر جنسه وقد
 يحج على خلاف اصله ويجز تكون لازمة للحكمه كحجره لكن لم يعتدوا هذا
 للزوم **قوله** لان الامام محفوظه عن التصريف بقدر الامكان اعتناء
 بشانها وانما قيد بقدر الامكان لان التصريف قد يكون فيها الضرورة
 او ما في حكمها كما في الترخيه فانه في غير المناهي لضرورة الشعروفي
 المذاذي للهرب عن الثقل فيما هو كثير الوقوع وكما في الاعلام
 التي ليست من الكلمه العربيه فربما تصريف العرب فيها باب النقص

قولك اسودا واقتنع اسود من الصبر
 قولك لفي ما يترك قوله اشتقاقه من الجدل
 قولك للظا ارق والوا هو الشقاق وهو طائر اخضر يخاط
 قولك قليل حمرة يصول على كل شيء قال في الصبر اسرا خيل لثم مرغيكه اورا بقا ليدار سد
 قولك لتوهم اشتقاقه من الخال خال نقطة سياه كبر اندام باشد نشان خيال
 قولك لجماعة قوله لا في الاصل ولا في الحال اما الاول فظا هائمه لم يثبت ولما الثاني فلا
 المستعمل لم يقصد بتلك الالفاظ الانواما محصوره من غير ملاحظه خبث قوة
 وخال ان كانت في نفسها متصفه بتلك الاوصاف قال التانيث بالتاء هي تاء زائده
 في آخر الاسم مفتوحه لما قبلها انقلب في الوقف هاء فتاء اخت ليست للتانيث لانها
 القيد بن لاخير بن قطع ايل هي بدل من اللام فلو سمي اخت مذكوره ولو سمي بها
 مؤنث كانت كقوله قال السيد قد مره ويحتمل انما مصروفه على قياس ذكره العلامة
 في عرفات فانما مصروفه عنده لان التاء الملقوظه فيها ليست متحضة للتانيث
 ولا يعتد في منع الصبر ولا يمكن تقديما اخرى معها اذ لم يعد في كلامهم تقديس
 التاء مع التاء الملقوظه وان لم يكن متحضة قوله فانه لا شرط له للزوم الا قوله
 ليصير التانيث لازما اي بعد ما لم يكن لازما لان التاء في اصل وضعها لا فرق بين المذكر
 والمؤنث وهي لا تكون لازمة للحكمه اسماء كانت تلك الحله اوصفت كسائر جنسه وقد
 يحج على خلاف اصله ويجز تكون لازمة للحكمه كحجره لكن لم يعتدوا هذا
 للزوم قوله لان الامام محفوظه عن التصريف بقدر الامكان اعتناء
 بشانها وانما قيد بقدر الامكان لان التصريف قد يكون فيها الضرورة
 او ما في حكمها كما في الترخيه فانه في غير المناهي لضرورة الشعروفي
 المذاذي للهرب عن الثقل فيما هو كثير الوقوع وكما في الاعلام
 التي ليست من الكلمه العربيه فربما تصريف العرب فيها باب النقص

من التاء منها صيغة المد كذا نفيها ان لا يكون تائيه محتاجا الى ويل غير لازم
كحال فان تائيه بتاويل الجماعة وهو غير لازم لمجرد اذنا ويله بالجمع وتايلها ان يكتب
استعماله بحسب معناه المجنسي في المد كثر ان تساوي استعماله مد كذا
مؤنثا تساوي الصريف ومنعه وان غلب استعماله مؤنثا فتم الصريف يا حرم
لم يستعمل الا مؤنثا فتم الصريف واجبا لشرط الاولين ان التائيه المذكور
في الاول قسمين طارية وفي الثاني بعارض تلويل غير لازم وقد نزل العملية
ما طرا وعرض فلم يبق التائيه والسر في شرط الثالث ان احكمه للتايل و
ما ذكرنا يطرر وجهه في الشرط قول لان الحرف الرابع فيها هو على اربعة احرف
وكذا الخامس فيها هو على خمسة احرف وبأجملة الحرف الاخير في الزائد على
الثلاثة سادس التاء لان موضع التاء في كلامهم فوق الثلاثة وثمة ان كانت
بعين الجماعة فحذفه في الالام واصلا ما في وان كانت بمعنى وسط الحروف فحذف
العين واصلا ما في قول في اي التعريف يجوز ايضا ان يقدر المضاف اي تعر
المعرفة وان يدعوا السحيية اي المعرفة من حيث انها معرفة قال ان تكون
علمية قيل لم يقل شرطها علمية لان المراد بالمعرفة التعريف وهو ليس علما ان
يجوز ان يراد علمية ما فيه التعريف كما اراد في قوله التائيه بالتاء شرط العلمية
اي علمية ما فيه التائيه قلنا هناك لا م بدل عن المضاف اليه وليس هنا
لام ان قلت لم يأت باللام هنا حتى يكون اخصر قلنا لا لزوم التكرار لفظا ان
قلت فيلزم التكرار في شرط الجملة قلنا لا لزيادة قوله في الجملة قول بان
تكون حاصلة في ضمنه الاخر ان يقال حاصلة فيه حصول الصفة في موصوفها
ولا يخفى ان التعريف الذي شرط تائيه بالعلمية لا يتحقق الا تحقق العلم في الالام
فان تحققها ما غير لتحقق العلمية قوله لا يجعل غير النص في موصوفها او في حكم المنصرف

وفي الموصوف كانت العلمية بوزن موصوف العلم واللام في كلامه فاصدق عليه العلم في كونه موصوف العلم قوله لا في

من التاء منها صيغة المد كذا نفيها ان لا يكون تائيه محتاجا الى ويل غير لازم
كحال فان تائيه بتاويل الجماعة وهو غير لازم لمجرد اذنا ويله بالجمع وتايلها ان يكتب
استعماله بحسب معناه المجنسي في المد كثر ان تساوي استعماله مد كذا
مؤنثا تساوي الصريف ومنعه وان غلب استعماله مؤنثا فتم الصريف يا حرم
لم يستعمل الا مؤنثا فتم الصريف واجبا لشرط الاولين ان التائيه المذكور
في الاول قسمين طارية وفي الثاني بعارض تلويل غير لازم وقد نزل العملية
ما طرا وعرض فلم يبق التائيه والسر في شرط الثالث ان احكمه للتايل و
ما ذكرنا يطرر وجهه في الشرط قول لان الحرف الرابع فيها هو على اربعة احرف
وكذا الخامس فيها هو على خمسة احرف وبأجملة الحرف الاخير في الزائد على
الثلاثة سادس التاء لان موضع التاء في كلامهم فوق الثلاثة وثمة ان كانت
بعين الجماعة فحذفه في الالام واصلا ما في وان كانت بمعنى وسط الحروف فحذف
العين واصلا ما في قول في اي التعريف يجوز ايضا ان يقدر المضاف اي تعر
المعرفة وان يدعوا السحيية اي المعرفة من حيث انها معرفة قال ان تكون
علمية قيل لم يقل شرطها علمية لان المراد بالمعرفة التعريف وهو ليس علما ان
يجوز ان يراد علمية ما فيه التعريف كما اراد في قوله التائيه بالتاء شرط العلمية
اي علمية ما فيه التائيه قلنا هناك لا م بدل عن المضاف اليه وليس هنا
لام ان قلت لم يأت باللام هنا حتى يكون اخصر قلنا لا لزوم التكرار لفظا ان
قلت فيلزم التكرار في شرط الجملة قلنا لا لزيادة قوله في الجملة قول بان
تكون حاصلة في ضمنه الاخر ان يقال حاصلة فيه حصول الصفة في موصوفها
ولا يخفى ان التعريف الذي شرط تائيه بالعلمية لا يتحقق الا تحقق العلم في الالام
فان تحققها ما غير لتحقق العلمية قوله لا يجعل غير النص في موصوفها او في حكم المنصرف

والتی تسمیہ ہے اور اگر کسی نے یہ سمجھا کہ اس کا نام ہے تو اس کا نام ہے

[illegible]

[The manuscript page contains dense handwritten Arabic script.]

شروط الجواز منع الصرف في المعنوي كانت شرطاً لوجوبه فيه كما انما شرط لوجوب منع الصرف

[illegible]

[illegible]

بالتأخير غير لازمة ان التأخير غير لازمة في جميع صورها نعم وان ادواتها غير لازمة في اعمليتها متشعبة الابدان

[illegible][illegible][illegible][illegible]

فكان الثلاثي ليس منه قول له وهذا اختيار المصنف من هب الريح شري الى
ان توحا كنهه فكانه قاسر الجبهة على التانيث المعنوي او شدة تحلم منه ما هو
ولا يخفى ان ذفاعه بما ذكره الشارح قول من سره قول الشيخ الرضي ما ذهب اليه الشيخ
اذ لم يسهل نحو لوط غير مصروف في شئ من كلامهم قول له لانه امر معنوي اي ليله
عامة لفظية قوله وشتر قيل يجوز ان يقال قناع صرفها التاويلها بالبقعة
وفيه انه لا يستعمل الا في ذلك ولا يجرى جمع اليه ضمير المؤنث ولما نشأ في مجال قول
بلمك اسم اي نوح النبي عليه السلام لكان اسلم قوله لان غرضه التنبيه على ما هو
الحق عنه فيكون ان يقال لان غرضه التنبيه على ما هو الحق عنه ما وقع فيه النزاع
من نوح وشتر وتقليلهم انصراف نوح على القناع صرف شتر لان انصراف نوح
مخالف لاصل هذا الكتاب اعني للفصل دون عدم انصراف شتر لان انصراف نوح
جلي مما لا ينبغي ان يتنازع فيه بخلاف اقتناع صرف شتر فانه ليس بهذا المثابة قال
الجمعي والجمعي او جمعية الجمع او الجمع من حيث انه جمع ويجوز ان يجعل اللام
في الجمع للجمعي اي جمع بقوم مقام السببين ليطهر تفسير الضمير في قوله شرطه
بما ذكره قدس سره قال صيغة فتهي الجموع فتهي مصدر رمعي مضاف الى
الفاعل او صيغة يتهي بها جموع التكسير بمعنى ان تلك الصيغة من حيث انها
هي غير قابلة للتكسير فلا يرد النقص برجال بناء على انه مخصوص به غير قابل
للتكسير فان وزن فعال قابل للتكسير ولذا يجمع جماع على خبر قوله وبعد انصراف نوح
اولها مكسورا وثلاثة اولها مكسورا فلا يرد النقص بصحارى وكلاهما قوله لانهما
جتمعت في بعض الصور مرتين اي لانهما صيغة جمع وهم وهى تعليل للعلية المستفادة
من قوله لهذا قوله ليكون صيغته مصونة عن قبول التفسير فتصديرا لا فيصير
ان توفهم اصلا هو الصرف قوله بتدويرها الياء للام استروا الغير بمعنى النفي والمعنى لانهما

بصيرته منتقى الجموع وهو لما روي عن ابي جعفر عليه السلام في تفسير قوله تعالى فتهي الجموع فتهي مصدر رمعي مضاف الى
الفاعل او صيغة يتهي بها جموع التكسير بمعنى ان تلك الصيغة من حيث انها هي غير قابلة للتكسير فلا يرد النقص برجال بناء على انه مخصوص به غير قابل
للتكسير فان وزن فعال قابل للتكسير ولذا يجمع جماع على خبر قوله وبعد انصراف نوح اولها مكسورا وثلاثة اولها مكسورا فلا يرد النقص بصحارى وكلاهما قوله لانهما
جتمعت في بعض الصور مرتين اي لانهما صيغة جمع وهم وهى تعليل للعلية المستفادة من قوله لهذا قوله ليكون صيغته مصونة عن قبول التفسير فتصديرا لا فيصير
ان توفهم اصلا هو الصرف قوله بتدويرها الياء للام استروا الغير بمعنى النفي والمعنى لانهما

فكان الثلاثي ليس منه قول له وهذا اختيار المصنف من هب الريح شري الى
ان توحا كنهه فكانه قاسر الجبهة على التانيث المعنوي او شدة تحلم منه ما هو
ولا يخفى ان ذفاعه بما ذكره الشارح قول من سره قول الشيخ الرضي ما ذهب اليه الشيخ
اذ لم يسهل نحو لوط غير مصروف في شئ من كلامهم قول له لانه امر معنوي اي ليله
عامة لفظية قوله وشتر قيل يجوز ان يقال قناع صرفها التاويلها بالبقعة
وفيه انه لا يستعمل الا في ذلك ولا يجرى جمع اليه ضمير المؤنث ولما نشأ في مجال قول
بلمك اسم اي نوح النبي عليه السلام لكان اسلم قوله لان غرضه التنبيه على ما هو
الحق عنه فيكون ان يقال لان غرضه التنبيه على ما هو الحق عنه ما وقع فيه النزاع
من نوح وشتر وتقليلهم انصراف نوح على القناع صرف شتر لان انصراف نوح
مخالف لاصل هذا الكتاب اعني للفصل دون عدم انصراف شتر لان انصراف نوح
جلي مما لا ينبغي ان يتنازع فيه بخلاف اقتناع صرف شتر فانه ليس بهذا المثابة قال
الجمعي والجمعي او جمعية الجمع او الجمع من حيث انه جمع ويجوز ان يجعل اللام
في الجمع للجمعي اي جمع بقوم مقام السببين ليطهر تفسير الضمير في قوله شرطه
بما ذكره قدس سره قال صيغة فتهي الجموع فتهي مصدر رمعي مضاف الى
الفاعل او صيغة يتهي بها جموع التكسير بمعنى ان تلك الصيغة من حيث انها
هي غير قابلة للتكسير فلا يرد النقص برجال بناء على انه مخصوص به غير قابل
للتكسير فان وزن فعال قابل للتكسير ولذا يجمع جماع على خبر قوله وبعد انصراف نوح
اولها مكسورا وثلاثة اولها مكسورا فلا يرد النقص بصحارى وكلاهما قوله لانهما
جتمعت في بعض الصور مرتين اي لانهما صيغة جمع وهم وهى تعليل للعلية المستفادة
من قوله لهذا قوله ليكون صيغته مصونة عن قبول التفسير فتصديرا لا فيصير
ان توفهم اصلا هو الصرف قوله بتدويرها الياء للام استروا الغير بمعنى النفي والمعنى لانهما

لأن المنصرف صار اسما فيجوز اعتباره اسميته أو أن المراد نحو فإذنه أو أن المراد
اللفظ وهذا هو الظاهر لا يقال فعل هذا يكون غير منصرف بالعلية والثالث
فكيف يصح تنوينه لا نقول تنوينه للمناسبة ومشاكلة المسمى مع أنه يجوز
أن يكون منونا قال في حضا جزم على الضبع ليس منصوبا بأعني أن المنصوب به
قما يصح منه أو دم أو ترجم ولا يستقيم هنا شيء من تلك المعاني بل هو منصوب
على أنه حال من المستند في غير المنصرف وحازان يتقدم معول الضيف إليه
غير إذا كان بمعنى النفي فإنه في قوة لا حازفيه ما جاز في من تقديم معول المفعول
وريادة فلا في عطف على المدخول لتأكيد النفي ولا يخفى ما فيه من إتمام أن متنا
صرفه مخصوص بحال العلية وليس كذلك لاقتناء صرفه حال التنكير أيضا وفي
بعض النسخ علم بالرفع على أنه خبر مبتدأ محذوف وينبغي أن يكون الجملة اعتراضية
لأحالية ليجلو الكلام عن ذلك لإتمام قوله بل للجمعية الأصلية أجمعية وإن كانت
منافية للعملية كالوصفية لكن اعتبارها ليس مع اعتبار العلية حتى يلزم اعتبار
المتضادين في حكم واحد من قال أجمعية غير منافية للعلية لجواز التسمية
برجال فلها شيء لأن نوع إتمام منات للعلية لازم لمعنى الجمعية كما أن الإتمام للنافي
للعلية لازم لمعنى الوصفية نعم يجوز أن يبقى شأبه من معنى الجمعية في العلم كما
يجوز أن يبقى شأبه من معنى الوصفية في حكمه إذا سميت شخصا ذا حمة بالأحرار
قدس سر في الحاشية الضبع هي لأن في الضبعان هو الذكر والجمع
ضبا عين كسر جان وسراجين انتهى قال في الصراح حضا جزمنا ووضع
كفتنا وضيعان بالكسر كفتنا وضيعانة مادة وهذا يوافق الصراح فعلى هذا
ان دفع السؤال قوله والألكان بعد التنكير منصرفا الملائمة ممنوعة لجواز أن
يكون مثل اسم علم إذا ذكر قال قدس سر في الحاشية فعلى هذا معنى قوله

سؤال قوله في حضا جزم على الضبع ليس منصوبا بأعني أن المنصوب به قما يصح منه أو دم أو ترجم ولا يستقيم هنا شيء من تلك المعاني بل هو منصوب على أنه حال من المستند في غير المنصرف وحازان يتقدم معول الضيف إليه غير إذا كان بمعنى النفي فإنه في قوة لا حازفيه ما جاز في من تقديم معول المفعول وريادة فلا في عطف على المدخول لتأكيد النفي ولا يخفى ما فيه من إتمام أن متنا صرفه مخصوص بحال العلية وليس كذلك لاقتناء صرفه حال التنكير أيضا وفي بعض النسخ علم بالرفع على أنه خبر مبتدأ محذوف وينبغي أن يكون الجملة اعتراضية لأحالية ليجلو الكلام عن ذلك لإتمام قوله بل للجمعية الأصلية أجمعية وإن كانت منافية للعملية كالوصفية لكن اعتبارها ليس مع اعتبار العلية حتى يلزم اعتبار المتضادين في حكم واحد من قال أجمعية غير منافية للعلية لجواز التسمية برجال فلها شيء لأن نوع إتمام منات للعلية لازم لمعنى الجمعية كما أن الإتمام للنافي للعلية لازم لمعنى الوصفية نعم يجوز أن يبقى شأبه من معنى الجمعية في العلم كما يجوز أن يبقى شأبه من معنى الوصفية في حكمه إذا سميت شخصا ذا حمة بالأحرار قدس سر في الحاشية الضبع هي لأن في الضبعان هو الذكر والجمع ضبا عين كسر جان وسراجين انتهى قال في الصراح حضا جزمنا ووضع كفتنا وضيعان بالكسر كفتنا وضيعانة مادة وهذا يوافق الصراح فعلى هذا ان دفع السؤال قوله والألكان بعد التنكير منصرفا الملائمة ممنوعة لجواز أن يكون مثل اسم علم إذا ذكر قال قدس سر في الحاشية فعلى هذا معنى قوله

سؤال قوله في حضا جزم على الضبع ليس منصوبا بأعني أن المنصوب به قما يصح منه أو دم أو ترجم ولا يستقيم هنا شيء من تلك المعاني بل هو منصوب على أنه حال من المستند في غير المنصرف وحازان يتقدم معول الضيف إليه غير إذا كان بمعنى النفي فإنه في قوة لا حازفيه ما جاز في من تقديم معول المفعول وريادة فلا في عطف على المدخول لتأكيد النفي ولا يخفى ما فيه من إتمام أن متنا صرفه مخصوص بحال العلية وليس كذلك لاقتناء صرفه حال التنكير أيضا وفي بعض النسخ علم بالرفع على أنه خبر مبتدأ محذوف وينبغي أن يكون الجملة اعتراضية لأحالية ليجلو الكلام عن ذلك لإتمام قوله بل للجمعية الأصلية أجمعية وإن كانت منافية للعملية كالوصفية لكن اعتبارها ليس مع اعتبار العلية حتى يلزم اعتبار المتضادين في حكم واحد من قال أجمعية غير منافية للعلية لجواز التسمية برجال فلها شيء لأن نوع إتمام منات للعلية لازم لمعنى الجمعية كما أن الإتمام للنافي للعلية لازم لمعنى الوصفية نعم يجوز أن يبقى شأبه من معنى الجمعية في العلم كما يجوز أن يبقى شأبه من معنى الوصفية في حكمه إذا سميت شخصا ذا حمة بالأحرار قدس سر في الحاشية الضبع هي لأن في الضبعان هو الذكر والجمع ضبا عين كسر جان وسراجين انتهى قال في الصراح حضا جزمنا ووضع كفتنا وضيعان بالكسر كفتنا وضيعانة مادة وهذا يوافق الصراح فعلى هذا ان دفع السؤال قوله والألكان بعد التنكير منصرفا الملائمة ممنوعة لجواز أن يكون مثل اسم علم إذا ذكر قال قدس سر في الحاشية فعلى هذا معنى قوله

سؤال قوله في حضا جزم على الضبع ليس منصوبا بأعني أن المنصوب به قما يصح منه أو دم أو ترجم ولا يستقيم هنا شيء من تلك المعاني بل هو منصوب على أنه حال من المستند في غير المنصرف وحازان يتقدم معول الضيف إليه غير إذا كان بمعنى النفي فإنه في قوة لا حازفيه ما جاز في من تقديم معول المفعول وريادة فلا في عطف على المدخول لتأكيد النفي ولا يخفى ما فيه من إتمام أن متنا صرفه مخصوص بحال العلية وليس كذلك لاقتناء صرفه حال التنكير أيضا وفي بعض النسخ علم بالرفع على أنه خبر مبتدأ محذوف وينبغي أن يكون الجملة اعتراضية لأحالية ليجلو الكلام عن ذلك لإتمام قوله بل للجمعية الأصلية أجمعية وإن كانت منافية للعملية كالوصفية لكن اعتبارها ليس مع اعتبار العلية حتى يلزم اعتبار المتضادين في حكم واحد من قال أجمعية غير منافية للعلية لجواز التسمية برجال فلها شيء لأن نوع إتمام منات للعلية لازم لمعنى الجمعية كما أن الإتمام للنافي للعلية لازم لمعنى الوصفية نعم يجوز أن يبقى شأبه من معنى الجمعية في العلم كما يجوز أن يبقى شأبه من معنى الوصفية في حكمه إذا سميت شخصا ذا حمة بالأحرار قدس سر في الحاشية الضبع هي لأن في الضبعان هو الذكر والجمع ضبا عين كسر جان وسراجين انتهى قال في الصراح حضا جزمنا ووضع كفتنا وضيعان بالكسر كفتنا وضيعانة مادة وهذا يوافق الصراح فعلى هذا ان دفع السؤال قوله والألكان بعد التنكير منصرفا الملائمة ممنوعة لجواز أن يكون مثل اسم علم إذا ذكر قال قدس سر في الحاشية فعلى هذا معنى قوله

[illegible]

194

۴: با وجود تفاوت در نمک و اصله قتل القیمیته و امیس الغرض بهمانا حاصل یافته با ترکیب شیمیایی این سنگها هم

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

واللہ اعلم بالصواب

[illegible]

المحقق لا في مطلق الجهم وإن المفرد إذا اشتغل على الانقطاع جاز إطلاق اسم
تلك الانقطاع عليه كما يقال ثوب شر اذ م جمع شرذمة وهي القطعة وفيه ان ذلك
من باب اجراء الجهم على الواحد كما من باب اطلاق الجهم عليه اللهم الا ان يقال
اذ اضمح الاجزاء اضمح الإطلاق قال واذا صرف لما كان عدم الصرف غالباً
والصرف مغلوباً كما ان لفظ اذ في الاول واقعا موقعه وفي الثاني واقعا موقعه ان
نفسه كانه قال فلا اشكال في المنقضية على عدة الجهم لا يخفى ان نفى جنس
الاشكال بهذا المعنى لا ينافي في اثبات الاشكال من جهة آخر وهو ان سر اويل اذ اصر
كان يلزم ان يصرف مصابيح لانه يوازن مقفدا كما يصرف فرازة لانه يوازن
كراهية ويمكن ان يدعى بان السر اويل مغفدا عجمي ولا اعتبار الموازنة الاعجمي في البند
او بتقدير الجهم في سر اويل مطلقا صرفا ولم يصرف وذلك لاختصاص هذا
الوزن بالجهم فمن نظر الى التقدير منعه من الصرف ومن نظر الى
وقوعه على الواحد صرفه قوله اي كل جمع منقوص وكذا
كل مفرد غير منصرف منقوص كقاص اذا كان اسم امرأة وغير
مصغرا على لا مقصور كما على فان الالف فيه ثابتة لحقتها قوله
في حالتها الوقوف والجر اشارة الى انها منصوبان على الظرفية
والعامل فنهما المماثلة المستفادة من الكاف قوله لان
الاعلال المتعلقة بجوهر الكلمة اه لان الاعلال سببه قوى
وهو الاستثقال المحسوس ومنع الصرف سببه ضعيف
وهو مشايهة غير محسوسة قوله على وزن سالم
فصار مثل فرازة المشبهة بكراهية قوله وذهب بعضهم
الى انه بعد الاعلال غير منصرف يفهم منه

منه من جعله غير منصروف يجعل الاعلال مقدا صاعلي منه المنصروف
سواء كان التنوين عوضا عن الياء او عن الحركة وينبغي ان يكون كذلك
لان منه الصرف لو كان مقدا صاعلي الاعلال لوجب الفتح في حالة البحر القول
بان الفتح في حكم الكسرة لانه بمنزلة بعيد لكن من قال ان التنوين عوض عن الحركة
هو المبرد والمفهوم من كلام الرضي ان منه الصرف مقدم على الاعلال عند
واصل جوار جوارى بالتنوين لان اصل الاسم الصرف ثم جوارى بحذف فاء واثبات
الحركة ثم جوارى بحذف فالحركة للاستقلال ثم جوارى بتعويض التنوين عن
الحركة ليخفف الثقل محذوف الياء للساكدين قولك ولغة بعض العرب
اثبات الياء وهي قبيحة وعليه قول الفرزدق شعروا لو كان عبد الله هو العجينة
ولكن عبد الله مولى هو الياء ويجوز ان يجعل الياء لمكة كالم اصل مولى ليشهد
الياء حذف الياء الاولى زيدت الالف لا لشباعت ولا يخفى نافية من المبالغة في
الجهو قوله وهو صيدورة كلمتين واكثر كلمة واحدة لا شبيعة فان التركيب
للذي يناسب ان يعد من الاسباب تركيب يوجد في الاسماء وهو المعروف هنا
لامطلق التركيب فصح التعريف جمعا ليقال فاذا كان حاجة الى
اشتراطه بالعلية لان المركب المجمعول كلمة واحدة لا يكون الاعمال
لانا انه الحصر بجواز ان ينقل الالف الى معنى جلسوا وينقل الالف الى معنى على فنقل
الى معنى جنسي كما اذا نكر ذلك العلم ولو سلم بقول العلية بشرط التحقق بثبوت الاشتراط
قوله من غير حرفية جزء ان قلت اعتبار هذا القيد في الالف بالتركيب من غير اعتبار
نفي الاضافة والاسناد تحكركنا الحرف لما كان شديدا لامتصاق بالجملة لم يظهر
اثر تركيبها فلم يعد من جنس التركيب الذي يناسب ان يعد سببا بخلاف
التركيب من الاسمين اسناديا كانا اضافيا لولا وجود التركيب من الفعلين لم تحرك

منه من جعله غير منصروف يجعل الاعلال مقدا صاعلي منه المنصروف
سواء كان التنوين عوضا عن الياء او عن الحركة وينبغي ان يكون كذلك
لان منه الصرف لو كان مقدا صاعلي الاعلال لوجب الفتح في حالة البحر القول
بان الفتح في حكم الكسرة لانه بمنزلة بعيد لكن من قال ان التنوين عوض عن الحركة
هو المبرد والمفهوم من كلام الرضي ان منه الصرف مقدم على الاعلال عند
واصل جوار جوارى بالتنوين لان اصل الاسم الصرف ثم جوارى بحذف فاء واثبات
الحركة ثم جوارى بحذف فالحركة للاستقلال ثم جوارى بتعويض التنوين عن
الحركة ليخفف الثقل محذوف الياء للساكدين قولك ولغة بعض العرب
اثبات الياء وهي قبيحة وعليه قول الفرزدق شعروا لو كان عبد الله هو العجينة
ولكن عبد الله مولى هو الياء ويجوز ان يجعل الياء لمكة كالم اصل مولى ليشهد
الياء حذف الياء الاولى زيدت الالف لا لشباعت ولا يخفى نافية من المبالغة في
الجهو قوله وهو صيدورة كلمتين واكثر كلمة واحدة لا شبيعة فان التركيب
للذي يناسب ان يعد من الاسباب تركيب يوجد في الاسماء وهو المعروف هنا
لامطلق التركيب فصح التعريف جمعا ليقال فاذا كان حاجة الى
اشتراطه بالعلية لان المركب المجمعول كلمة واحدة لا يكون الاعمال
لانا انه الحصر بجواز ان ينقل الالف الى معنى جلسوا وينقل الالف الى معنى على فنقل
الى معنى جنسي كما اذا نكر ذلك العلم ولو سلم بقول العلية بشرط التحقق بثبوت الاشتراط
قوله من غير حرفية جزء ان قلت اعتبار هذا القيد في الالف بالتركيب من غير اعتبار
نفي الاضافة والاسناد تحكركنا الحرف لما كان شديدا لامتصاق بالجملة لم يظهر
اثر تركيبها فلم يعد من جنس التركيب الذي يناسب ان يعد سببا بخلاف
التركيب من الاسمين اسناديا كانا اضافيا لولا وجود التركيب من الفعلين لم تحرك

منه من جعله غير منصروف يجعل الاعلال مقدا صاعلي منه المنصروف
سواء كان التنوين عوضا عن الياء او عن الحركة وينبغي ان يكون كذلك
لان منه الصرف لو كان مقدا صاعلي الاعلال لوجب الفتح في حالة البحر القول
بان الفتح في حكم الكسرة لانه بمنزلة بعيد لكن من قال ان التنوين عوض عن الحركة
هو المبرد والمفهوم من كلام الرضي ان منه الصرف مقدم على الاعلال عند
واصل جوار جوارى بالتنوين لان اصل الاسم الصرف ثم جوارى بحذف فاء واثبات
الحركة ثم جوارى بحذف فالحركة للاستقلال ثم جوارى بتعويض التنوين عن
الحركة ليخفف الثقل محذوف الياء للساكدين قولك ولغة بعض العرب
اثبات الياء وهي قبيحة وعليه قول الفرزدق شعروا لو كان عبد الله هو العجينة
ولكن عبد الله مولى هو الياء ويجوز ان يجعل الياء لمكة كالم اصل مولى ليشهد
الياء حذف الياء الاولى زيدت الالف لا لشباعت ولا يخفى نافية من المبالغة في
الجهو قوله وهو صيدورة كلمتين واكثر كلمة واحدة لا شبيعة فان التركيب
للذي يناسب ان يعد من الاسباب تركيب يوجد في الاسماء وهو المعروف هنا
لامطلق التركيب فصح التعريف جمعا ليقال فاذا كان حاجة الى
اشتراطه بالعلية لان المركب المجمعول كلمة واحدة لا يكون الاعمال
لانا انه الحصر بجواز ان ينقل الالف الى معنى جلسوا وينقل الالف الى معنى على فنقل
الى معنى جنسي كما اذا نكر ذلك العلم ولو سلم بقول العلية بشرط التحقق بثبوت الاشتراط
قوله من غير حرفية جزء ان قلت اعتبار هذا القيد في الالف بالتركيب من غير اعتبار
نفي الاضافة والاسناد تحكركنا الحرف لما كان شديدا لامتصاق بالجملة لم يظهر
اثر تركيبها فلم يعد من جنس التركيب الذي يناسب ان يعد سببا بخلاف
التركيب من الاسمين اسناديا كانا اضافيا لولا وجود التركيب من الفعلين لم تحرك

ان المحقق من التاء اصل لما زيد عليه التاء والاصالة تنافي فرعية التي تؤثر ان
بسببها قوله واما تشابهها لالغ التانيث اي في منع دخول تاء التانيث اقبلت
لا بد في السبب من فرعية ولا فرعية على هذا المذهب قلنا السبب اما
المشابهة او المشابه فان كان الاولى فهو فرع للطوفين وهو ظاهر وان كان
الثاني فهو فرع لما زيدنا عليه لكنه سبب غير اصل لتوقفه على المشابهة
مع ان المشبه من عدل المشبه به فلا حاجة فيه الى اثبات فرعية مغيرة
لفرعية المشبه به قوله والراجح هو القول الثاني لان وجه اشتراط الطائفة
الاولى انتفاء التاء غير ظاهر قوله لا الاسم الشامل ولا الاسم المقابل للقلب
والكنية والمقابل للهمل والمقابل للظرف الادم الظرفية قوله وافراده الضمير
باعتبار انها سبب احدا ومجموع وتنبيه الضمير في قوله ان كتابا اعتبارا تعدد
في نفسها قوله لا شرط ذلك الاسم في انه يقع على المشرط السابق لكن يجوز
تتأويله اعتبارا في الوحدة والتعدد كما في التوجيه الاول قال في شرط العلية
انها شرط وسبب منهم من قال انها شرط لتحقيق المشابهة لا سبب لهما كما في التانيث
مقام عليين قوله لا يتحقق سبب جزاء وفوت والتكليف قال كمران وسلمان عثمان
فقد جاء في اسم حركات الفاء وفي الصفة ليجي كسر الفاء وجا فتحرما وضما ايضا
لكن لم يوثق مع التاء قال في الصفة في اذه عطف با على عاملين مختلفين وليس على
نظره قبل الصواب والاول والا لاف النون توجد في الاسم الصفة واجب بان

ان المحقق من التاء اصل لما زيد عليه التاء والاصالة تنافي فرعية التي تؤثر ان بسببها قوله واما تشابهها لالغ التانيث اي في منع دخول تاء التانيث اقبلت لا بد في السبب من فرعية ولا فرعية على هذا المذهب قلنا السبب اما المشابهة او المشابه فان كان الاولى فهو فرع للطوفين وهو ظاهر وان كان الثاني فهو فرع لما زيدنا عليه لكنه سبب غير اصل لتوقفه على المشابهة مع ان المشبه من عدل المشبه به فلا حاجة فيه الى اثبات فرعية مغيرة لفرعية المشبه به قوله والراجح هو القول الثاني لان وجه اشتراط الطائفة الاولى انتفاء التاء غير ظاهر قوله لا الاسم الشامل ولا الاسم المقابل للقلب والكنية والمقابل للهمل والمقابل للظرف الادم الظرفية قوله وافراده الضمير باعتبار انها سبب احدا ومجموع وتنبيه الضمير في قوله ان كتابا اعتبارا تعدد في نفسها قوله لا شرط ذلك الاسم في انه يقع على المشرط السابق لكن يجوز تتأويله اعتبارا في الوحدة والتعدد كما في التوجيه الاول قال في شرط العلية انها شرط وسبب منهم من قال انها شرط لتحقيق المشابهة لا سبب لهما كما في التانيث مقام عليين قوله لا يتحقق سبب جزاء وفوت والتكليف قال كمران وسلمان عثمان فقد جاء في اسم حركات الفاء وفي الصفة ليجي كسر الفاء وجا فتحرما وضما ايضا لكن لم يوثق مع التاء قال في الصفة في اذه عطف با على عاملين مختلفين وليس على نظره قبل الصواب والاول والا لاف النون توجد في الاسم الصفة واجب بان

المفتوح فان تارة يمتدح ان كنهه ان يرد على كسر ان قوله في عطفه وانه ياء عطف في صفة على معول كان عطف فاعلم
الاول والاضمة انما هي في التانيث اي في منع دخول تاء التانيث اقبلت لا بد في السبب من فرعية ولا فرعية على هذا المذهب قلنا السبب اما المشابهة او المشابه فان كان الاولى فهو فرع للطوفين وهو ظاهر وان كان الثاني فهو فرع لما زيدنا عليه لكنه سبب غير اصل لتوقفه على المشابهة مع ان المشبه من عدل المشبه به فلا حاجة فيه الى اثبات فرعية مغيرة لفرعية المشبه به قوله والراجح هو القول الثاني لان وجه اشتراط الطائفة الاولى انتفاء التاء غير ظاهر قوله لا الاسم الشامل ولا الاسم المقابل للقلب والكنية والمقابل للهمل والمقابل للظرف الادم الظرفية قوله وافراده الضمير باعتبار انها سبب احدا ومجموع وتنبيه الضمير في قوله ان كتابا اعتبارا تعدد في نفسها قوله لا شرط ذلك الاسم في انه يقع على المشرط السابق لكن يجوز تتأويله اعتبارا في الوحدة والتعدد كما في التوجيه الاول قال في شرط العلية انها شرط وسبب منهم من قال انها شرط لتحقيق المشابهة لا سبب لهما كما في التانيث مقام عليين قوله لا يتحقق سبب جزاء وفوت والتكليف قال كمران وسلمان عثمان فقد جاء في اسم حركات الفاء وفي الصفة ليجي كسر الفاء وجا فتحرما وضما ايضا لكن لم يوثق مع التاء قال في الصفة في اذه عطف با على عاملين مختلفين وليس على نظره قبل الصواب والاول والا لاف النون توجد في الاسم الصفة واجب بان

ان المحقق من التاء اصل لما زيد عليه التاء والاصالة تنافي فرعية التي تؤثر ان بسببها قوله واما تشابهها لالغ التانيث اي في منع دخول تاء التانيث اقبلت لا بد في السبب من فرعية ولا فرعية على هذا المذهب قلنا السبب اما المشابهة او المشابه فان كان الاولى فهو فرع للطوفين وهو ظاهر وان كان الثاني فهو فرع لما زيدنا عليه لكنه سبب غير اصل لتوقفه على المشابهة مع ان المشبه من عدل المشبه به فلا حاجة فيه الى اثبات فرعية مغيرة لفرعية المشبه به قوله والراجح هو القول الثاني لان وجه اشتراط الطائفة الاولى انتفاء التاء غير ظاهر قوله لا الاسم الشامل ولا الاسم المقابل للقلب والكنية والمقابل للهمل والمقابل للظرف الادم الظرفية قوله وافراده الضمير باعتبار انها سبب احدا ومجموع وتنبيه الضمير في قوله ان كتابا اعتبارا تعدد في نفسها قوله لا شرط ذلك الاسم في انه يقع على المشرط السابق لكن يجوز تتأويله اعتبارا في الوحدة والتعدد كما في التوجيه الاول قال في شرط العلية انها شرط وسبب منهم من قال انها شرط لتحقيق المشابهة لا سبب لهما كما في التانيث مقام عليين قوله لا يتحقق سبب جزاء وفوت والتكليف قال كمران وسلمان عثمان فقد جاء في اسم حركات الفاء وفي الصفة ليجي كسر الفاء وجا فتحرما وضما ايضا لكن لم يوثق مع التاء قال في الصفة في اذه عطف با على عاملين مختلفين وليس على نظره قبل الصواب والاول والا لاف النون توجد في الاسم الصفة واجب بان

[illegible]

سید سلیمان الله پور ریاضه الاملاک المصنوعه فی القضاة المملکین پوران کون پورہ جو کتب خانہ ملکہ دہلی میں مطبوعہ فی الحال فی دارالافتاء المملکین بمجرا شاہ اسلام آباد ہوا ہے کہ مکتوب فی

مجلس مجمع التمسك بالاسماء والاعقاب

الافعال اوتى الاسماء

في الامم

العلماء المختصين في
الدراسة والبحث في
العلوم الشرعية
والفقهية
والأدبية
واللغوية
والفلسفية
والعقائدية
والسياسية
والاقتصادية
والاجتماعية
والعسكرية
والعسكرية
والعسكرية

وزیر المشرق

الاسم خان

الحق جبان لا يخبر
أولاً

مؤدود من ستر

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والرشاد

الحق في الله
أربابا للقرآن
على الأضواء

الحكم بما متناع احمر وانصرف يعمل لا يخفى ان هذا الاستثناء طسبب للحكم
المذكور قوله بالسببية المحضة او مع شرطية لا بالشرطية المحضة عنه
الجمهور وحالا فالجماعة حيث قالوا تأثير علمية الاسم الذي فيه الالف والنون
ليس لا تحقق السبب فيه وهو المشابهة بالالف التانيث المرددة قوله بوجه
من الجماعة اي بمقتضى صالحة لان يراد به واحد من الجماعة قوله فانه اراد
به المسمى بغيره الا الصحيح توصيفه بانخوذه نكرة قال لما تبين اى دل لكيل
ظهره لا التزام قوله استثناء مما بقي من الاستثناء الاول اى استثناء بعد
تقديم الاستثناء منه بالاستثناء الاول فلم يلزم تعدد الاستثناء امر واحد بالخط
لان الاول استثناء من المطلق والثاني استثناء من المقيد ونظير ذلك ما يقا
في توجيه ظرفين من جنس اذا كانا متعلقين بفعل واحد لا طعن في جعل
المصنف رحمه قوله العدل ووزن الفعل معطوفا على قوله ما هي شرطية لكان
اظهره كالة واخصر عبارة ولعل السكتة في الفصل اختلاف تأثير العلمية المعطوف
والمعطوف عليه غير ان السلو قوله في غير واحد من النسخة على ان العلمية مخوفة مع العلم
في اسم لم يوضع احدا ثم ومنه الفعل سواء كان الاسم غير منصرف وقيل العلمية كما حمل
كما صغر بربيه اختلفوا في تأثير هامة العدل في اسم كان غير منصرف وقيل العلمية كتلا فمشت
قوله كذا النسخة الا انصرفه لان العدل تابع للوصف وقد كان العلمية في جملة الاعراض
اعتبار للعدل الاصل واليها الشبهة التي لان العدل المرلفظ وهو قواما اخر وجمع
وغيره بعد الاتفاق على ان العدل بالعلمية لكان لا امر كذا في تلك قوله والما في جميع وهو انضواء في العلم

الحكم بما متناع احمر وانصرف يعمل لا يخفى ان هذا الاستثناء طسبب للحكم المذكور قوله بالسببية المحضة او مع شرطية لا بالشرطية المحضة عنه الجمهور وحالا فالجماعة حيث قالوا تأثير علمية الاسم الذي فيه الالف والنون ليس لا تحقق السبب فيه وهو المشابهة بالالف التانيث المرددة قوله بوجه من الجماعة اي بمقتضى صالحة لان يراد به واحد من الجماعة قوله فانه اراد به المسمى بغيره الا الصحيح توصيفه بانخوذه نكرة قال لما تبين اى دل لكيل ظهره لا التزام قوله استثناء مما بقي من الاستثناء الاول اى استثناء بعد تقديم الاستثناء منه بالاستثناء الاول فلم يلزم تعدد الاستثناء امر واحد بالخط لان الاول استثناء من المطلق والثاني استثناء من المقيد ونظير ذلك ما يقا في توجيه ظرفين من جنس اذا كانا متعلقين بفعل واحد لا طعن في جعل المصنف رحمه قوله العدل ووزن الفعل معطوفا على قوله ما هي شرطية لكان اظهره كالة واخصر عبارة ولعل السكتة في الفصل اختلاف تأثير العلمية المعطوف والمعطوف عليه غير ان السلو قوله في غير واحد من النسخة على ان العلمية مخوفة مع العلم في اسم لم يوضع احدا ثم ومنه الفعل سواء كان الاسم غير منصرف وقيل العلمية كما حمل كما صغر بربيه اختلفوا في تأثير هامة العدل في اسم كان غير منصرف وقيل العلمية كتلا فمشت قوله كذا النسخة الا انصرفه لان العدل تابع للوصف وقد كان العلمية في جملة الاعراض اعتبار للعدل الاصل واليها الشبهة التي لان العدل المرلفظ وهو قواما اخر وجمع وغيره بعد الاتفاق على ان العدل بالعلمية لكان لا امر كذا في تلك قوله والما في جميع وهو انضواء في العلم

الحكم بما متناع احمر وانصرف يعمل لا يخفى ان هذا الاستثناء طسبب للحكم المذكور قوله بالسببية المحضة او مع شرطية لا بالشرطية المحضة عنه الجمهور وحالا فالجماعة حيث قالوا تأثير علمية الاسم الذي فيه الالف والنون ليس لا تحقق السبب فيه وهو المشابهة بالالف التانيث المرددة قوله بوجه من الجماعة اي بمقتضى صالحة لان يراد به واحد من الجماعة قوله فانه اراد به المسمى بغيره الا الصحيح توصيفه بانخوذه نكرة قال لما تبين اى دل لكيل ظهره لا التزام قوله استثناء مما بقي من الاستثناء الاول اى استثناء بعد تقديم الاستثناء منه بالاستثناء الاول فلم يلزم تعدد الاستثناء امر واحد بالخط لان الاول استثناء من المطلق والثاني استثناء من المقيد ونظير ذلك ما يقا في توجيه ظرفين من جنس اذا كانا متعلقين بفعل واحد لا طعن في جعل المصنف رحمه قوله العدل ووزن الفعل معطوفا على قوله ما هي شرطية لكان اظهره كالة واخصر عبارة ولعل السكتة في الفصل اختلاف تأثير العلمية المعطوف والمعطوف عليه غير ان السلو قوله في غير واحد من النسخة على ان العلمية مخوفة مع العلم في اسم لم يوضع احدا ثم ومنه الفعل سواء كان الاسم غير منصرف وقيل العلمية كما حمل كما صغر بربيه اختلفوا في تأثير هامة العدل في اسم كان غير منصرف وقيل العلمية كتلا فمشت قوله كذا النسخة الا انصرفه لان العدل تابع للوصف وقد كان العلمية في جملة الاعراض اعتبار للعدل الاصل واليها الشبهة التي لان العدل المرلفظ وهو قواما اخر وجمع وغيره بعد الاتفاق على ان العدل بالعلمية لكان لا امر كذا في تلك قوله والما في جميع وهو انضواء في العلم

واخوانه اعدا في مصر في عهد سيوريه اعتبار العدل لا على مصر في
عند الكوفيين قال وهما متضادان دفع لما يتوهم من ان القاعة المذكورة
منقوصة بحكمة جامعة للعدل والوزن والعلية فان العلية مؤثرة في اعم انفسا
غير منصرف فبعد التذكير وقد يقدح ايضا بان العلية غير مؤثرة مع الاستقامة
بغير الصواب قبل ورودها قوله على ذلك ان خصوصية على وزن ثلث مثلك
واخره نحو واصبر عند بن تميم وقطام ايضا عندهم قوله في يوجب حتى من
الامر الذي يعني ان المستثنى منه ليس سببا المنع مطلقا لعدم صحة ان يحكم
ولا السبب الذي هو احد الامرين للزوم استثناء الشيء من نفسه بل محققا وما
مردا بين مجموع السببين واحدهما الواقف وما سواه اعني ما يحيا عليه العلية
مؤثرة وهيكل مشروطا باحد المعنيين ان كان فنصر في احدهما لكنه اعم منه
التصوره هذا القدر كاف في صحة الاستثناء كما يقال في التوحيد قوله في يوجب
سببان كان ذلكا ربيعه مجتمع كما في اذيجان قوله وايضا عرفت بيشد دفع
النقض ما عرل وزن افعل حيث قيل ان معدلا كان مع الامر والاضافة او من قول
ولما كان قول التلميذ اظهر من الخ بعمدان يجعل الاخفش فعلا فيلزم جعل قول
سيوريه لصلب الامر انه مناف للقاعدة الحققة سنه وامتناع نصب اعتبارا
بتقدير الامر والقول بانه منصوب على الظرفية او المحال كونها بدل الاستعمال بعيد
قال في مثل العمل محال من اجل انه مقبول للمحال فهو كذلك افعل التخصيص في كل الاشياء

والاخرى من غير ان يكون له في مصر في عهد سيوريه اعتبار العدل لا على مصر في
عند الكوفيين قال وهما متضادان دفع لما يتوهم من ان القاعة المذكورة
منقوصة بحكمة جامعة للعدل والوزن والعلية فان العلية مؤثرة في اعم انفسا
غير منصرف فبعد التذكير وقد يقدح ايضا بان العلية غير مؤثرة مع الاستقامة
بغير الصواب قبل ورودها قوله على ذلك ان خصوصية على وزن ثلث مثلك
واخره نحو واصبر عند بن تميم وقطام ايضا عندهم قوله في يوجب حتى من
الامر الذي يعني ان المستثنى منه ليس سببا المنع مطلقا لعدم صحة ان يحكم
ولا السبب الذي هو احد الامرين للزوم استثناء الشيء من نفسه بل محققا وما
مردا بين مجموع السببين واحدهما الواقف وما سواه اعني ما يحيا عليه العلية
مؤثرة وهيكل مشروطا باحد المعنيين ان كان فنصر في احدهما لكنه اعم منه
التصوره هذا القدر كاف في صحة الاستثناء كما يقال في التوحيد قوله في يوجب
سببان كان ذلكا ربيعه مجتمع كما في اذيجان قوله وايضا عرفت بيشد دفع
النقض ما عرل وزن افعل حيث قيل ان معدلا كان مع الامر والاضافة او من قول
ولما كان قول التلميذ اظهر من الخ بعمدان يجعل الاخفش فعلا فيلزم جعل قول
سيوريه لصلب الامر انه مناف للقاعدة الحققة سنه وامتناع نصب اعتبارا
بتقدير الامر والقول بانه منصوب على الظرفية او المحال كونها بدل الاستعمال بعيد
قال في مثل العمل محال من اجل انه مقبول للمحال فهو كذلك افعل التخصيص في كل الاشياء

والاخرى من غير ان يكون له في مصر في عهد سيوريه اعتبار العدل لا على مصر في
عند الكوفيين قال وهما متضادان دفع لما يتوهم من ان القاعة المذكورة
منقوصة بحكمة جامعة للعدل والوزن والعلية فان العلية مؤثرة في اعم انفسا
غير منصرف فبعد التذكير وقد يقدح ايضا بان العلية غير مؤثرة مع الاستقامة
بغير الصواب قبل ورودها قوله على ذلك ان خصوصية على وزن ثلث مثلك
واخره نحو واصبر عند بن تميم وقطام ايضا عندهم قوله في يوجب حتى من
الامر الذي يعني ان المستثنى منه ليس سببا المنع مطلقا لعدم صحة ان يحكم
ولا السبب الذي هو احد الامرين للزوم استثناء الشيء من نفسه بل محققا وما
مردا بين مجموع السببين واحدهما الواقف وما سواه اعني ما يحيا عليه العلية
مؤثرة وهيكل مشروطا باحد المعنيين ان كان فنصر في احدهما لكنه اعم منه
التصوره هذا القدر كاف في صحة الاستثناء كما يقال في التوحيد قوله في يوجب
سببان كان ذلكا ربيعه مجتمع كما في اذيجان قوله وايضا عرفت بيشد دفع
النقض ما عرل وزن افعل حيث قيل ان معدلا كان مع الامر والاضافة او من قول
ولما كان قول التلميذ اظهر من الخ بعمدان يجعل الاخفش فعلا فيلزم جعل قول
سيوريه لصلب الامر انه مناف للقاعدة الحققة سنه وامتناع نصب اعتبارا
بتقدير الامر والقول بانه منصوب على الظرفية او المحال كونها بدل الاستعمال بعيد
قال في مثل العمل محال من اجل انه مقبول للمحال فهو كذلك افعل التخصيص في كل الاشياء

[illegible]

۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸
 ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵

[illegible]

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

والتحقق من انما قد تفتتت من
الاصول فكل واحد من هذه الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام
التي هي في الحقيقة من الاقسام

[illegible][illegible]

الموجود الطبيعي
 او معدوم فبما ان الشهود
 المذكورين لا يملكون ان يثبتوا
 فدل على ان ما معدوم الحاشية
 كما يتبين بقرينة كون الشهود
 او لا وقوعه في ما لا يوجد
 في الواقع
 او لا وقوعه في ما لا يوجد
 في الواقع
 او لا وقوعه في ما لا يوجد
 في الواقع

[illegible][illegible][illegible]

للمسمى يجوز على ثلث قوائم واقام الرابعة على طرف الحاقنا فاعلم الصالح قولنا
اي المرفوع الدال على المرفوعات كدلالة الجهر على الجنس لا على فرد لا فعل هذا
التفسير يكون جملة خبر ما اشتمل منقطعة عن السابق وهو اما وقوف وقت
الاسماء الغير المركبة مذكور للفصل او مرفوع على انه مبتدأ مخبرون الخبر
او خبر محذوف المبتدأ أو التقدير المرفوعات هذا لانه هذا المرفوعات واللام
لاستغراق الانواع ويستعمل على التقدير الاول العهد الى ما يفهم من السابقت
حيث قال وانواعه رفع ونصب وجروفيه تامل قوله لان التعريف انما يكون
للماهية فمن جعل الضمير واجعا الى كل واحد من المرفوعات اولي المرفوعات
وقال توحيد وقوله مكسرة بالنظر الى خبره اعني ما اشتمل فان المبتدأ هو الخبر
فيتم مطابقته له كما يجوز مطابقته للرجح لم يأت بشئ الا ان يقال ان اللام
معها الجمعية واقام صيغة الجمع للاشارة الى تعدد الانواع او يقال ان الكلام على
على بيان الطرف قال على علم الفاعلية بقاء الرفع لان الاختلاف في المرفوع ليس باعتبار
ما اخذ فاذا اخذ لما اخذ في تعريفه صار من قبيل اخذ المعرفة في تعريفه فليس كذلك
ولا يشبهه في يوم الدرس كانه حال عن الاشارة الى امالة الرفع في الفاعل وعن زيادة
الاضمار للنسبة لمقام التعريف قوله والمرايد باشتغال الاسم عليها ان يكون موصوفا
بها اي كالموصوف بها فان الحركات والحروف الاعرابية وان لم تكن اوصافا لكانت
مشبهة بها لعدم استقلالها وتبعيتها بالحرف ويجوز ان يقال ان صيغة المرفوع كصيغة
اسم في جميع الامور التي تارة لا يصح ان يكون علم الفاعلية كونه فعلا او مفعلا او مفعولا
او مفعولا

هذا المرفوع الدال على المرفوعات كدلالة الجهر على الجنس لا على فرد لا فعل هذا
التفسير يكون جملة خبر ما اشتمل منقطعة عن السابق وهو اما وقوف وقت
الاسماء الغير المركبة مذكور للفصل او مرفوع على انه مبتدأ مخبرون الخبر
او خبر محذوف المبتدأ أو التقدير المرفوعات هذا لانه هذا المرفوعات واللام
لاستغراق الانواع ويستعمل على التقدير الاول العهد الى ما يفهم من السابقت
حيث قال وانواعه رفع ونصب وجروفيه تامل قوله لان التعريف انما يكون
للماهية فمن جعل الضمير واجعا الى كل واحد من المرفوعات اولي المرفوعات
وقال توحيد وقوله مكسرة بالنظر الى خبره اعني ما اشتمل فان المبتدأ هو الخبر
فيتم مطابقته له كما يجوز مطابقته للرجح لم يأت بشئ الا ان يقال ان اللام
معها الجمعية واقام صيغة الجمع للاشارة الى تعدد الانواع او يقال ان الكلام على
على بيان الطرف قال على علم الفاعلية بقاء الرفع لان الاختلاف في المرفوع ليس باعتبار
ما اخذ فاذا اخذ لما اخذ في تعريفه صار من قبيل اخذ المعرفة في تعريفه فليس كذلك
ولا يشبهه في يوم الدرس كانه حال عن الاشارة الى امالة الرفع في الفاعل وعن زيادة
الاضمار للنسبة لمقام التعريف قوله والمرايد باشتغال الاسم عليها ان يكون موصوفا
بها اي كالموصوف بها فان الحركات والحروف الاعرابية وان لم تكن اوصافا لكانت
مشبهة بها لعدم استقلالها وتبعيتها بالحرف ويجوز ان يقال ان صيغة المرفوع كصيغة
اسم في جميع الامور التي تارة لا يصح ان يكون علم الفاعلية كونه فعلا او مفعلا او مفعولا
او مفعولا

هذا المرفوع الدال على المرفوعات كدلالة الجهر على الجنس لا على فرد لا فعل هذا
التفسير يكون جملة خبر ما اشتمل منقطعة عن السابق وهو اما وقوف وقت
الاسماء الغير المركبة مذكور للفصل او مرفوع على انه مبتدأ مخبرون الخبر
او خبر محذوف المبتدأ أو التقدير المرفوعات هذا لانه هذا المرفوعات واللام
لاستغراق الانواع ويستعمل على التقدير الاول العهد الى ما يفهم من السابقت
حيث قال وانواعه رفع ونصب وجروفيه تامل قوله لان التعريف انما يكون
للماهية فمن جعل الضمير واجعا الى كل واحد من المرفوعات اولي المرفوعات
وقال توحيد وقوله مكسرة بالنظر الى خبره اعني ما اشتمل فان المبتدأ هو الخبر
فيتم مطابقته له كما يجوز مطابقته للرجح لم يأت بشئ الا ان يقال ان اللام
معها الجمعية واقام صيغة الجمع للاشارة الى تعدد الانواع او يقال ان الكلام على
على بيان الطرف قال على علم الفاعلية بقاء الرفع لان الاختلاف في المرفوع ليس باعتبار
ما اخذ فاذا اخذ لما اخذ في تعريفه صار من قبيل اخذ المعرفة في تعريفه فليس كذلك
ولا يشبهه في يوم الدرس كانه حال عن الاشارة الى امالة الرفع في الفاعل وعن زيادة
الاضمار للنسبة لمقام التعريف قوله والمرايد باشتغال الاسم عليها ان يكون موصوفا
بها اي كالموصوف بها فان الحركات والحروف الاعرابية وان لم تكن اوصافا لكانت
مشبهة بها لعدم استقلالها وتبعيتها بالحرف ويجوز ان يقال ان صيغة المرفوع كصيغة
اسم في جميع الامور التي تارة لا يصح ان يكون علم الفاعلية كونه فعلا او مفعلا او مفعولا
او مفعولا

11

لتناول النسبة فيقوم ماله نسبة الى علامته على يكونه ماله لانه لا يستحق
 لكل مجردة وقعت ماله او ملازمة المهر وعلى المطالب ان يرد المهر لانه لا يستحق
 الملازمة قوله لا معنى للرقع الشرائع في حمل اثره لانه من عبارة الى طرفه المصل
 هو هذه الحقيقة وهي لا شبهة في احد فلا امر به التأكيد اليك حمل الشرائع على
 لوقيل ان ثبتت هذه الحقيقة مستلزم ان يرد له او لا يرد له ما هو في غيره و
 الى اثره لانه من ان يكون محققا لوجوده ما اوعى من ان يكون لاشترائه
 او ما هو في حمله لانه لا يظهر قوله كيف يخفى الرقع لعل المباحث من الخصم
 علمهم لم يورثوا لاشترائه لاسر على علمه لانه على اصل الامر شهد به ذكرناه في قوله
 الى من المرفوع فان الحكم مسوق له ومن ابتدائية اتصالية وبيان صحة قوله
 ومنها للبطل قوله انما الشرائع في غيره ويجوز ان يجعل لاجل المرفوع ملكا
 النابيل ويوافقه قوله ومنها للبطل قوله لانه بمنزلة المصلحة ولا يمتنع
 بدون المسند وفيه انه قد يحدث كقولك ما هو بأكرم الانا في قوله لا يمتنع
 الى راي ويؤيد قوله نادى لانه لا يمتنع بالعالم وفيه انه قد لا يمتنع في ذاته و
 يدل فيه انه فاعله في غير ذلك من قوله ان في اصل الجمل لاشترائه الماهي ما هو
 موضوع الاسناد قوله ولان عاملا في قوله موجودا محسوسا بحال على
 للبطل انه علمي معقول بقوة المؤثر تقتضي قوة الاثر والفاعل في المرفوعة قوله
 من البطل ولا يوافقه ما ذكر في للبطل لانه لا يمتنع قوة دفعه بل يفيد فضيلة
 حله قوله لانه يان لان ما حمل يوصل الى رايه في المرفوع ما حكم ان في
 الاستفهام اصل فيه لقيام مقام كلامه قوله ولانه يحكم على بكل حكم
 ولانه يحكم عليه بمقتضى ذلك استيعاب وهو فضيلة وكمال قوله لا يمتنع
 حقيقة او حكما فان التصديق الكامل في قوة ان من ان قال لا يمتنع

منه بل لا يخلو ان يكون ما لا بد من حال ولا يخلو من ان الفعل لا يكون

على طريقة تعميم بل لا بد ان يكون كذلك قوله من طريق تعليم الفعل ان تعليم

يقال علمت هذا فعل على وجه علمت على وجهه اي على منزهة وطريقه وشكوه

قوله وطريقه قديمة به ان يكون على صيغة المعلوم ان ذلك ملائم لما

لو لم يرد ذلك لان تعميم ثبوت موجود لا يرد انسان في ذلك لا يرد وتغيير

ليس الا بصيغة المعلوم لان مقتضى القول لا يوجد عملا مقتضى المعلوم قد

يوجد لكن قد مل في الراد بالاسناد الذي هو على طريقة تعليم ثبوت شي لا يرد

ثبوت مماثل للقيام ويشاك في المعنى او في التغير فتغيره تغيير للقيام ان قلت في

تغير الاسناد الذي هو نفس العلم فلهذا القيام افراد بعضها بالانسان قوله

بهذا التغير من مفعول بالاسم فاعلم وان كان المقدر الجوهل لانه في قوة ان

الفعل الجوهل قوله كصاحب الفصل الشيخ عبد القاهر نعم اما الاله

ما ذهب اليه اكثر المتأخرين من الصريح قوله وزيد فاعلم قيل لم يقل له

لكن نعم انما قصد لان ابوه يحتمل ان يكون مبتدأ وفيه انه لو كان

منه بل لا يخلو ان يكون ما لا بد من حال ولا يخلو من ان الفعل لا يكون

على طريقة تعميم بل لا بد ان يكون كذلك قوله من طريق تعليم الفعل ان تعليم

يقال علمت هذا فعل على وجه علمت على وجهه اي على منزهة وطريقه وشكوه

قوله وطريقه قديمة به ان يكون على صيغة المعلوم ان ذلك ملائم لما

لو لم يرد ذلك لان تعميم ثبوت موجود لا يرد انسان في ذلك لا يرد وتغيير

ليس الا بصيغة المعلوم لان مقتضى القول لا يوجد عملا مقتضى المعلوم قد

يوجد لكن قد مل في الراد بالاسناد الذي هو على طريقة تعليم ثبوت شي لا يرد

منه بل لا يخلو ان يكون ما لا بد من حال ولا يخلو من ان الفعل لا يكون
على طريقة تعميم بل لا بد ان يكون كذلك قوله من طريق تعليم الفعل ان تعليم
يقال علمت هذا فعل على وجه علمت على وجهه اي على منزهة وطريقه وشكوه
قوله وطريقه قديمة به ان يكون على صيغة المعلوم ان ذلك ملائم لما
لو لم يرد ذلك لان تعميم ثبوت موجود لا يرد انسان في ذلك لا يرد وتغيير
ليس الا بصيغة المعلوم لان مقتضى القول لا يوجد عملا مقتضى المعلوم قد
يوجد لكن قد مل في الراد بالاسناد الذي هو على طريقة تعليم ثبوت شي لا يرد
ثبوت مماثل للقيام ويشاك في المعنى او في التغير فتغيره تغيير للقيام ان قلت في
تغير الاسناد الذي هو نفس العلم فلهذا القيام افراد بعضها بالانسان قوله
بهذا التغير من مفعول بالاسم فاعلم وان كان المقدر الجوهل لانه في قوة ان
الفعل الجوهل قوله كصاحب الفصل الشيخ عبد القاهر نعم اما الاله
ما ذهب اليه اكثر المتأخرين من الصريح قوله وزيد فاعلم قيل لم يقل له
لكن نعم انما قصد لان ابوه يحتمل ان يكون مبتدأ وفيه انه لو كان
منه بل لا يخلو ان يكون ما لا بد من حال ولا يخلو من ان الفعل لا يكون
على طريقة تعميم بل لا بد ان يكون كذلك قوله من طريق تعليم الفعل ان تعليم
يقال علمت هذا فعل على وجه علمت على وجهه اي على منزهة وطريقه وشكوه
قوله وطريقه قديمة به ان يكون على صيغة المعلوم ان ذلك ملائم لما
لو لم يرد ذلك لان تعميم ثبوت موجود لا يرد انسان في ذلك لا يرد وتغيير
ليس الا بصيغة المعلوم لان مقتضى القول لا يوجد عملا مقتضى المعلوم قد
يوجد لكن قد مل في الراد بالاسناد الذي هو على طريقة تعليم ثبوت شي لا يرد
ثبوت مماثل للقيام ويشاك في المعنى او في التغير فتغيره تغيير للقيام ان قلت في
تغير الاسناد الذي هو نفس العلم فلهذا القيام افراد بعضها بالانسان قوله
بهذا التغير من مفعول بالاسم فاعلم وان كان المقدر الجوهل لانه في قوة ان
الفعل الجوهل قوله كصاحب الفصل الشيخ عبد القاهر نعم اما الاله
ما ذهب اليه اكثر المتأخرين من الصريح قوله وزيد فاعلم قيل لم يقل له
لكن نعم انما قصد لان ابوه يحتمل ان يكون مبتدأ وفيه انه لو كان

ما في ذلك من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

ما في ذلك من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

ما في ذلك من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

التي هي من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

التي هي من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

التي هي من كمال في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير
والاستعداد في الاستعداد عن التذكير

للقول المذكور لازم على النسخة نصب كلام الشيخ ان المروي عن الشاعر الرشح بان لم اضع غيره

للقول المذكور لازم على النسخة نصب كلام الشيخ ان المروي عن الشاعر الرشح بان لم اضع غيره

للقول المذكور لازم على النسخة نصب كلام الشيخ ان المروي عن الشاعر الرشح بان لم اضع غيره

[illegible]

گویند مبتدیان غرض اول در آنکه آن ضرب دوم اول می نماید و بقدر آن ضرب می نمایند و در هر ضرب و در هر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

بالفعل في قوله اني على الفعل الدال على الفعل اللغوي يعطينا الجواز فيكون القول المذكور في

حينئذ الواجب نقده على قائله كما في زيد تام قال والاصل الخ هو في اللغة ما يفتى عليه
شيء وفي العرف القاعدة والمراد ما سبيل كراهة قد سره ان قلت انما هذه العبارة
على قولك الاول ان يلى معناه اوضحه واحسن لمعااة الاشتقاق قلنا لان في
لفظ الاصل ايماء الى ان قرب الفاعل من الفعل كانه بمنزلة قاعدة لا يجوز هذا
ولنه ليس بخروج لولية بل مبتنى عليه بعض الاحكام كما بيناه بقوله فلذلك
جازاخر وفيه زيادة تشويق الى استماع الحكم الملقى قولك في الفاعل وكذا
الاصل في ما هو بصيغة ان يقرب من الفعل ويتقدم على الليس بمناهة كما في قول الاول
من باب اعطيت بالنسبة الى مفعوله الثاني وكذا الحال في المفعول بلا واسطة
بالقياس الى المفعول بواسطة قوله اي ما ينبغي ان يكون الفاعل عليه الحاصل
ان الفاعل من حيث هو فاعل يقتضى قربه من الفعل ويجازه لكن قد يزول ذلك
الاقتضاء بعارض يقتضى رجحان البعدا ووجوبه ونظير ذلك ما يقال ان الماء
بطبعه يقتضى البرودة لكن قد يزول ذلك الاقتضاء بعارض صحن قال ان يلى
لم يقل ان يلى به معناه اخضر واشمل شموله شبه الفعل ايضا فوضع المظهر موضع
المضمرة لزيادة التمكن في الذهن والاشارة الى ان الفعل اصل في هذا الحكم وشبه
الفعل لمحي به قوله لشدة احتياجه الفعل اليه لان النسبة الى الفاعل مقوم لدلول
الفعل و طرف النسبة الذي هو فاعل اخل في قوام النسبة ومقوم لها ومقوم المقوم مقوم
فكما ان الحياة لا تلبس على النسبة كانت جزء الفعل لذلك الفاعل لا تلبس على فاعله في قول النسبة

فان تشرع في قولك ان يلى معناه اوضحه واحسن لمعااة الاشتقاق قلنا لان في لفظ الاصل ايماء الى ان قرب الفاعل من الفعل كانه بمنزلة قاعدة لا يجوز هذا ولنه ليس بخروج لولية بل مبتنى عليه بعض الاحكام كما بيناه بقوله فلذلك جازاخر وفيه زيادة تشويق الى استماع الحكم الملقى قولك في الفاعل وكذا
الاصل في ما هو بصيغة ان يقرب من الفعل ويتقدم على الليس بمناهة كما في قول الاول
من باب اعطيت بالنسبة الى مفعوله الثاني وكذا الحال في المفعول بلا واسطة
بالقياس الى المفعول بواسطة قوله اي ما ينبغي ان يكون الفاعل عليه الحاصل
ان الفاعل من حيث هو فاعل يقتضى قربه من الفعل ويجازه لكن قد يزول ذلك
الاقتضاء بعارض يقتضى رجحان البعدا ووجوبه ونظير ذلك ما يقال ان الماء
بطبعه يقتضى البرودة لكن قد يزول ذلك الاقتضاء بعارض صحن قال ان يلى
لم يقل ان يلى به معناه اخضر واشمل شموله شبه الفعل ايضا فوضع المظهر موضع
المضمرة لزيادة التمكن في الذهن والاشارة الى ان الفعل اصل في هذا الحكم وشبه
الفعل لمحي به قوله لشدة احتياجه الفعل اليه لان النسبة الى الفاعل مقوم لدلول
الفعل و طرف النسبة الذي هو فاعل اخل في قوام النسبة ومقوم لها ومقوم المقوم مقوم
فكما ان الحياة لا تلبس على النسبة كانت جزء الفعل لذلك الفاعل لا تلبس على فاعله في قول النسبة

فان تشرع في قولك ان يلى معناه اوضحه واحسن لمعااة الاشتقاق قلنا لان في لفظ الاصل ايماء الى ان قرب الفاعل من الفعل كانه بمنزلة قاعدة لا يجوز هذا ولنه ليس بخروج لولية بل مبتنى عليه بعض الاحكام كما بيناه بقوله فلذلك جازاخر وفيه زيادة تشويق الى استماع الحكم الملقى قولك في الفاعل وكذا
الاصل في ما هو بصيغة ان يقرب من الفعل ويتقدم على الليس بمناهة كما في قول الاول
من باب اعطيت بالنسبة الى مفعوله الثاني وكذا الحال في المفعول بلا واسطة
بالقياس الى المفعول بواسطة قوله اي ما ينبغي ان يكون الفاعل عليه الحاصل
ان الفاعل من حيث هو فاعل يقتضى قربه من الفعل ويجازه لكن قد يزول ذلك
الاقتضاء بعارض يقتضى رجحان البعدا ووجوبه ونظير ذلك ما يقال ان الماء
بطبعه يقتضى البرودة لكن قد يزول ذلك الاقتضاء بعارض صحن قال ان يلى
لم يقل ان يلى به معناه اخضر واشمل شموله شبه الفعل ايضا فوضع المظهر موضع
المضمرة لزيادة التمكن في الذهن والاشارة الى ان الفعل اصل في هذا الحكم وشبه
الفعل لمحي به قوله لشدة احتياجه الفعل اليه لان النسبة الى الفاعل مقوم لدلول
الفعل و طرف النسبة الذي هو فاعل اخل في قوام النسبة ومقوم لها ومقوم المقوم مقوم
فكما ان الحياة لا تلبس على النسبة كانت جزء الفعل لذلك الفاعل لا تلبس على فاعله في قول النسبة

ما سوى الفاعل قال الشيخ الرضائي يجوز ذلك وليس للبحرية المنع مع قولهم
في باب التنازع انتهى قيل يجوز لا ضمرا قبل المذكور في باب التنازع في العدة والضمير
المضاف اليه غير عدة وقيل يجوز في الضرورة اذ لو لم يضم لزم اما حذف الفاعل
وهو غير جائز او التكرار وهو قبيح وفيه ان ارتكاب القبيح احسن من ارتكاب الممتنع مع
ان مثل ما ذكرنا هذه لان حذف المضاف اليه بلا قرينة غير جائز واطرها في وجوب
التكرار وقد يقال ان اعمال الثاني يقتضي الغاء الاول في الاسم الظاهر فلو اظهر لم يظهر
كونه ملحق بقوله جزي ربه ثم الجملة دعائية والمراد بالكالعابدات اما
ضرب الناس او حقيقة ما قال قدس سره في الحاشية عوى الكلب نحو يا صاح
وقد فعل جملة اخبارية وقعت على سبيل التناول بان الداء قد اوجب قال
لفظا تميز اي اذ انتفى لفظ الاعراب **قوله** في ضمن الامثلة فان احضار الفرد
متضمن لاحضار جنسه خصوصا اذ الم يكن الغرض متعلقا بخصوص فرد كما
في التمثيلات **قوله** والمفعول المتقدم ذكره في ضمن الامثلة او في ضمن ذكر المقابل
الذي هو الفاعل لانتقال الذهن من احد المتقابلين الى الآخر **قوله** فلا يرد معان
التميز بعد التخصيص شائع **قوله** نحو ضربت موسى جبلي فان القرينة فيه
اتصال علامة الفاعل بالمفعول ومن القرائن اللفظية الاعراب الظرف في تابع احدهما
واتصال ضمير الثاني بالاول نحو ضرب فتاه موسى **قوله** بعد الان يشترط
توسطها بينهما الخ اي بعد الواقعة بينهما في صورة التقديم الثابت والتأخير
الذي يحكم باصناعه يعني ان التقديم الثابت مشروط بتوسط الابينهما اذ لو لم يتوسط
وقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين اداة الاستثناء
والمستثنى وذلك غير جائز والتأخير المحتتم ايضا مشروط
بتوسط الابينهما لما شهيد ذكره قدس سره **قوله** قللت رزعا
توسط الا ان لم يرد مع تقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين الاداة

قوله في باب التنازع انتهى قيل يجوز لا ضمرا قبل المذكور في باب التنازع في العدة والضمير المضاف اليه غير عدة وقيل يجوز في الضرورة اذ لو لم يضم لزم اما حذف الفاعل وهو غير جائز او التكرار وهو قبيح وفيه ان ارتكاب القبيح احسن من ارتكاب الممتنع مع ان مثل ما ذكرنا هذه لان حذف المضاف اليه بلا قرينة غير جائز واطرها في وجوب التكرار وقد يقال ان اعمال الثاني يقتضي الغاء الاول في الاسم الظاهر فلو اظهر لم يظهر كونه ملحق بقوله جزي ربه ثم الجملة دعائية والمراد بالكالعابدات اما ضرب الناس او حقيقة ما قال قدس سره في الحاشية عوى الكلب نحو يا صاح وقد فعل جملة اخبارية وقعت على سبيل التناول بان الداء قد اوجب قال لفظا تميز اي اذ انتفى لفظ الاعراب قوله في ضمن الامثلة فان احضار الفرد متضمن لاحضار جنسه خصوصا اذ الم يكن الغرض متعلقا بخصوص فرد كما في التمثيلات قوله والمفعول المتقدم ذكره في ضمن الامثلة او في ضمن ذكر المقابل الذي هو الفاعل لانتقال الذهن من احد المتقابلين الى الآخر قوله فلا يرد معان التميز بعد التخصيص شائع قوله نحو ضربت موسى جبلي فان القرينة فيه اتصال علامة الفاعل بالمفعول ومن القرائن اللفظية الاعراب الظرف في تابع احدهما واتصال ضمير الثاني بالاول نحو ضرب فتاه موسى قوله بعد الان يشترط توسطها بينهما الخ اي بعد الواقعة بينهما في صورة التقديم الثابت والتأخير الذي يحكم باصناعه يعني ان التقديم الثابت مشروط بتوسط الابينهما اذ لو لم يتوسط وقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين اداة الاستثناء والمستثنى وذلك غير جائز والتأخير المحتتم ايضا مشروط بتوسط الابينهما لما شهيد ذكره قدس سره قوله قللت رزعا توسط الا ان لم يرد مع تقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين الاداة

قوله في باب التنازع انتهى قيل يجوز لا ضمرا قبل المذكور في باب التنازع في العدة والضمير المضاف اليه غير عدة وقيل يجوز في الضرورة اذ لو لم يضم لزم اما حذف الفاعل وهو غير جائز او التكرار وهو قبيح وفيه ان ارتكاب القبيح احسن من ارتكاب الممتنع مع ان مثل ما ذكرنا هذه لان حذف المضاف اليه بلا قرينة غير جائز واطرها في وجوب التكرار وقد يقال ان اعمال الثاني يقتضي الغاء الاول في الاسم الظاهر فلو اظهر لم يظهر كونه ملحق بقوله جزي ربه ثم الجملة دعائية والمراد بالكالعابدات اما ضرب الناس او حقيقة ما قال قدس سره في الحاشية عوى الكلب نحو يا صاح وقد فعل جملة اخبارية وقعت على سبيل التناول بان الداء قد اوجب قال لفظا تميز اي اذ انتفى لفظ الاعراب قوله في ضمن الامثلة فان احضار الفرد متضمن لاحضار جنسه خصوصا اذ الم يكن الغرض متعلقا بخصوص فرد كما في التمثيلات قوله والمفعول المتقدم ذكره في ضمن الامثلة او في ضمن ذكر المقابل الذي هو الفاعل لانتقال الذهن من احد المتقابلين الى الآخر قوله فلا يرد معان التميز بعد التخصيص شائع قوله نحو ضربت موسى جبلي فان القرينة فيه اتصال علامة الفاعل بالمفعول ومن القرائن اللفظية الاعراب الظرف في تابع احدهما واتصال ضمير الثاني بالاول نحو ضرب فتاه موسى قوله بعد الان يشترط توسطها بينهما الخ اي بعد الواقعة بينهما في صورة التقديم الثابت والتأخير الذي يحكم باصناعه يعني ان التقديم الثابت مشروط بتوسط الابينهما اذ لو لم يتوسط وقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين اداة الاستثناء والمستثنى وذلك غير جائز والتأخير المحتتم ايضا مشروط بتوسط الابينهما لما شهيد ذكره قدس سره قوله قللت رزعا توسط الا ان لم يرد مع تقدم الفاعل على المفعول لزم الفصل بين الاداة

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

في حالة من الاحوال لا الدين هم اراذلنا في بادي الرأي اي بلا روية قوية وقد
 يرويان الطرف. تعلق بفعل مقدر راي اتبعوا في بادي الرأي اوبان الطرف
 ما يكتفيه رايهم من الفعل قال واذا التصلية وكذا اذا التصل بصفة ضمه
 المفعول عند من امر يجوز الفصل بين الصفة والموصوف بالاجنبي نحو ضرب زيد
 بالذي ضرب ضامه واكرم هذا رجلا ضرب علامها قال وجب تأخيرها ليقول
 وجب تقديم اي المفعول لانه ذكر احوال الفاعل قال لقيام قرينة مقام
 الفعل في الدلالة على ما هو المراد واللام للوقت لا للاجل لان قيام القرينة مصحح
 لا باعث قول لا لان تقدير الخبر الخ وان السائل عالم بصدر والفعل جاهل
 بخصوص من صدر عنه الفعل فيسأل عنه فاجوابا لمنطبق على السؤال
 الفاعل لاذ كالمبتدأ وحمل شيء عليه لانه هو المقصود في الجملة الاسمية و
 لان الفعل موضوع كاعرفت وعنده وضع الفعل يؤتى بالفاعل كما يؤتى عند وضع
 المستند اليه بالخبر وكان السائل غير مزود في الحكم وزيد قام ببقية تقوى الحكم بمتكرار
 الاستناد فلا يطابق السؤال معنى قال الشيخ الرضوان زيد في المثال المفروض مبتدأ
 لفاعل ليطابق السؤال فانه جملة اسمية ولان السؤال عن الفاعل لا عن الفعل
 الا هم تقديم المسؤول عنه قول لا زيد مفعول واصل على زيد لان البكاء يتعدى بعل
 لكنه ما حدثت لكثرة الاستعمال نقل عن العارف الرومي قدس سره ان يزيده مناد
 بخبر حرف النداء والجملة التدايمية معترضة وذلك لان المناسب للمقام ان
 يدعى ان المضارع والمختلط لما وقع في شدة ونفحة بسبب موتك يا زيد مناسب
 ان يبكي عليه مناد وذلك لانك في رخاء ونعمة قول لا بقرينة السؤال المقدر الدلالة
 عليه بلفظ المبني للمفعول فانه منشأ للالتباس والتزدد وهو منشأ للسؤال انما السبب
 منزلة السبب قال لخصه اللاحل كاهو الظاهر ويراد بالخصه متخف وخفوة وخل
 منشأ للالتباس الفاعل والتزددية اسئلة قول لا من السبب اي نزل سبب السؤال وهو لفظ المبني للمفعول

هذا قول لا الدين هم اراذلنا في بادي الرأي اي بلا روية قوية وقد
 يرويان الطرف. تعلق بفعل مقدر راي اتبعوا في بادي الرأي اوبان الطرف
 ما يكتفيه رايهم من الفعل قال واذا التصلية وكذا اذا التصل بصفة ضمه
 المفعول عند من امر يجوز الفصل بين الصفة والموصوف بالاجنبي نحو ضرب زيد
 بالذي ضرب ضامه واكرم هذا رجلا ضرب علامها قال وجب تأخيرها ليقول
 وجب تقديم اي المفعول لانه ذكر احوال الفاعل قال لقيام قرينة مقام
 الفعل في الدلالة على ما هو المراد واللام للوقت لا للاجل لان قيام القرينة مصحح
 لا باعث قول لا لان تقدير الخبر الخ وان السائل عالم بصدر والفعل جاهل
 بخصوص من صدر عنه الفعل فيسأل عنه فاجوابا لمنطبق على السؤال
 الفاعل لاذ كالمبتدأ وحمل شيء عليه لانه هو المقصود في الجملة الاسمية و
 لان الفعل موضوع كاعرفت وعنده وضع الفعل يؤتى بالفاعل كما يؤتى عند وضع
 المستند اليه بالخبر وكان السائل غير مزود في الحكم وزيد قام ببقية تقوى الحكم بمتكرار
 الاستناد فلا يطابق السؤال معنى قال الشيخ الرضوان زيد في المثال المفروض مبتدأ
 لفاعل ليطابق السؤال فانه جملة اسمية ولان السؤال عن الفاعل لا عن الفعل
 الا هم تقديم المسؤول عنه قول لا زيد مفعول واصل على زيد لان البكاء يتعدى بعل
 لكنه ما حدثت لكثرة الاستعمال نقل عن العارف الرومي قدس سره ان يزيده مناد
 بخبر حرف النداء والجملة التدايمية معترضة وذلك لان المناسب للمقام ان
 يدعى ان المضارع والمختلط لما وقع في شدة ونفحة بسبب موتك يا زيد مناسب
 ان يبكي عليه مناد وذلك لانك في رخاء ونعمة قول لا بقرينة السؤال المقدر الدلالة
 عليه بلفظ المبني للمفعول فانه منشأ للالتباس والتزدد وهو منشأ للسؤال انما السبب
 منزلة السبب قال لخصه اللاحل كاهو الظاهر ويراد بالخصه متخف وخفوة وخل
 منشأ للالتباس الفاعل والتزددية اسئلة قول لا من السبب اي نزل سبب السؤال وهو لفظ المبني للمفعول

هذا هو الوجه الثاني في صحة قولنا لا ياتي في ذلك الموضوع اي لا ياتي في حيث
انه واقع في ذلك الموضوع ان يكون معمول الكل منهما ليس تصور الزاعم ولا يخفى ان
منطلقا في حسبي وحسبهما منطلقين الزيدان منطلقا لا ياتي عن وقوعه معمول
للفعل الثاني بل ياتي عن ذلك تنشئة المفعول الاول والتخالف بين المفعولين
ان الضمير المتصل بالفعل من حيث انه واقع في ذلك الموضوع ياتي عن وقوعه
معمولا لغير ذلك الفعل فظهر الفرق بينهما ا قوله لانه حزن لا يصح اضماره
استناده كاستناده الضمير حركته الواو فيه ان الفاعل هو المتكلم وهو لا يستقر في
نعم لو كان بدل انا هو او كان الواجب هو الايمان بالضمير الغائب لكان لا يمكن ذلك فلا
ان يقال لا يمكن الاضمار اما بطريق الاتصال فلان الضمير لا يتصل الا بعامه او ما هو
والا ليس عاملا لا يجوز له اما بطريق الانفصال فانه في صورة المتنازع فيه وكل
الفرقتين التزموا الغاء احد العالمين الا في المفعول بضرورة ملحجة الى ترك الاضمار
فيه ولا يظفر بالغاء الا بالحرز والاضمار الخالف للمتنازع فيه هذا اذا كان الفعل
متوافقين في اقتضاء الرفع اما اذا كانا متخالفين فيتعين الاضمار كقولك

المتحقق قوله ويصح ان يكون هو مفعول وقوعه في ذلك الموضوع اي لا ياتي في حيث
انه واقع في ذلك الموضوع ان يكون معمول الكل منهما ليس تصور الزاعم ولا يخفى ان
منطلقا في حسبي وحسبهما منطلقين الزيدان منطلقا لا ياتي عن وقوعه معمول
للفعل الثاني بل ياتي عن ذلك تنشئة المفعول الاول والتخالف بين المفعولين
ان الضمير المتصل بالفعل من حيث انه واقع في ذلك الموضوع ياتي عن وقوعه
معمولا لغير ذلك الفعل فظهر الفرق بينهما ا قوله لانه حزن لا يصح اضماره
استناده كاستناده الضمير حركته الواو فيه ان الفاعل هو المتكلم وهو لا يستقر في
نعم لو كان بدل انا هو او كان الواجب هو الايمان بالضمير الغائب لكان لا يمكن ذلك فلا
ان يقال لا يمكن الاضمار اما بطريق الاتصال فلان الضمير لا يتصل الا بعامه او ما هو
والا ليس عاملا لا يجوز له اما بطريق الانفصال فانه في صورة المتنازع فيه وكل
الفرقتين التزموا الغاء احد العالمين الا في المفعول بضرورة ملحجة الى ترك الاضمار
فيه ولا يظفر بالغاء الا بالحرز والاضمار الخالف للمتنازع فيه هذا اذا كان الفعل
متوافقين في اقتضاء الرفع اما اذا كانا متخالفين فيتعين الاضمار كقولك

هذا هو الوجه الثاني في صحة قولنا لا ياتي في ذلك الموضوع اي لا ياتي في حيث
انه واقع في ذلك الموضوع ان يكون معمول الكل منهما ليس تصور الزاعم ولا يخفى ان
منطلقا في حسبي وحسبهما منطلقين الزيدان منطلقا لا ياتي عن وقوعه معمول
للفعل الثاني بل ياتي عن ذلك تنشئة المفعول الاول والتخالف بين المفعولين
ان الضمير المتصل بالفعل من حيث انه واقع في ذلك الموضوع ياتي عن وقوعه
معمولا لغير ذلك الفعل فظهر الفرق بينهما ا قوله لانه حزن لا يصح اضماره
استناده كاستناده الضمير حركته الواو فيه ان الفاعل هو المتكلم وهو لا يستقر في
نعم لو كان بدل انا هو او كان الواجب هو الايمان بالضمير الغائب لكان لا يمكن ذلك فلا
ان يقال لا يمكن الاضمار اما بطريق الاتصال فلان الضمير لا يتصل الا بعامه او ما هو
والا ليس عاملا لا يجوز له اما بطريق الانفصال فانه في صورة المتنازع فيه وكل
الفرقتين التزموا الغاء احد العالمين الا في المفعول بضرورة ملحجة الى ترك الاضمار
فيه ولا يظفر بالغاء الا بالحرز والاضمار الخالف للمتنازع فيه هذا اذا كان الفعل
متوافقين في اقتضاء الرفع اما اذا كانا متخالفين فيتعين الاضمار كقولك

هذا هو الوجه الثاني في صحة قولنا لا ياتي في ذلك الموضوع اي لا ياتي في حيث
انه واقع في ذلك الموضوع ان يكون معمول الكل منهما ليس تصور الزاعم ولا يخفى ان
منطلقا في حسبي وحسبهما منطلقين الزيدان منطلقا لا ياتي عن وقوعه معمول
للفعل الثاني بل ياتي عن ذلك تنشئة المفعول الاول والتخالف بين المفعولين
ان الضمير المتصل بالفعل من حيث انه واقع في ذلك الموضوع ياتي عن وقوعه
معمولا لغير ذلك الفعل فظهر الفرق بينهما ا قوله لانه حزن لا يصح اضماره
استناده كاستناده الضمير حركته الواو فيه ان الفاعل هو المتكلم وهو لا يستقر في
نعم لو كان بدل انا هو او كان الواجب هو الايمان بالضمير الغائب لكان لا يمكن ذلك فلا
ان يقال لا يمكن الاضمار اما بطريق الاتصال فلان الضمير لا يتصل الا بعامه او ما هو
والا ليس عاملا لا يجوز له اما بطريق الانفصال فانه في صورة المتنازع فيه وكل
الفرقتين التزموا الغاء احد العالمين الا في المفعول بضرورة ملحجة الى ترك الاضمار
فيه ولا يظفر بالغاء الا بالحرز والاضمار الخالف للمتنازع فيه هذا اذا كان الفعل
متوافقين في اقتضاء الرفع اما اذا كانا متخالفين فيتعين الاضمار كقولك

فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت

فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت

فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت
فان قيل ان الفاعل لا يتصور ان يكون في غير وقت

774

به رای کون شافریه فغانقه آتیه لان منیر ایما تیس خیادی الدای ان کیون راجع الی الزلزل

[illegible][illegible][illegible][illegible]

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات

میشد است تمام احوال و امور و هر چه که در این کتاب مذکور است

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره

من اعدا و قتل و سلب و سرقت و غصب و زنا و سرکشی و کفر و شرک و غیره
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات
و اینها را در این کتاب مذکور است و در هر یک از اینها
توضیح و تفسیر و حکم و عقوبت و جزا و مجازات

الحذف لفروقة انكار الوجود قول لا ادنى معيشة المعيشة زندقا في واجه بان
 زندقا في كندر والمرد هو هذا قال قول امر القيس صرح باسمه تنبيه على قوة الاستدلال
 وضروية الجواب عنه وقوله كفا في بدل اوبان نقول قول امرى قول على تقدير نفاجه
 كل من كفا في الحرجان قلت هذا اذا كان لم اطلب معطوف على كفا في اما اذا كان الجملة
 خالية او معترضة او معطوفة على الشرطية فلا يلزم هذا الفساد قلنا لا يلزم الاول
 لزوم تقدير الجراء بفيض الشرط ولا اخذنا للزوم حمل الكلام على التاكيد دون
 التأسيس مع ان واو العطف ولا اعتراض يفتو عن ذلك وذلك لأن نفي السعي
 مستلزم لنفي الطلب ان قلت السعي الطلب المبلغ فيكون انحصار الطلب
 في الخاص لا يستلزم نفي العام قلنا المراد بالسعي ههنا اطلب مطلقا لأن الكفاية
 يحتاج الى اطلب لا الى الطلب المبلغ قول الاستلزامه عدم السعي وجعل نفي الشرط
 جزاء له قول له وثبت طلبه المنافي لكل منهما اما صافاته لعدم السعي فلما
 صرح من ان المراد من السعي الطلب اما صافاته لعدم الكفاية فلما يدل عليه
 صريح الشرطية قول فعل هذا يلحق ان قلت يلزم صرح عدم صحة الاستدلال بقوله
 ولكن السعي قلنا لا نحتاج معطوف على الجراء يجوز ان يكون الجملة خالية او معترضة
 او معطوفة على الشرطية وحاصل البيت انه لم يطلب في الزمان الماضي قلنا من
 المال ولا يجوز لكنه يطلب في الحال ولا رخصة الآتية الجور المؤثر لو سلم فنقول صحة الاستدلال
 باعتبار وصيف الجور بالمؤثر باعتبار استمرار طلبه في الرخصة الآتية ويكون ذلك
 مستوفى من غير حجة او في معيشة بل لو سلمنا صحة الاستدلال ان كان كذا الجور وان كان كذا

الطلب المبلغ فيكون انحصار الطلب في الخاص لا يستلزم نفي العام قلنا المراد بالسعي ههنا اطلب مطلقا لأن الكفاية يحتاج الى اطلب لا الى الطلب المبلغ قول الاستلزامه عدم السعي وجعل نفي الشرط جزاء له قول له وثبت طلبه المنافي لكل منهما اما صافاته لعدم السعي فلما صرح من ان المراد من السعي الطلب اما صافاته لعدم الكفاية فلما يدل عليه صريح الشرطية قول فعل هذا يلحق ان قلت يلزم صرح عدم صحة الاستدلال بقوله ولكن السعي قلنا لا نحتاج معطوف على الجراء يجوز ان يكون الجملة خالية او معترضة او معطوفة على الشرطية وحاصل البيت انه لم يطلب في الزمان الماضي قلنا من المال ولا يجوز لكنه يطلب في الحال ولا رخصة الآتية الجور المؤثر لو سلم فنقول صحة الاستدلال باعتبار وصيف الجور بالمؤثر باعتبار استمرار طلبه في الرخصة الآتية ويكون ذلك مستوفى من غير حجة او في معيشة بل لو سلمنا صحة الاستدلال ان كان كذا الجور وان كان كذا

ينبغي ان لا يقع الظرف ايضا مقام الفاعل لان النصب فيه مشعر بالظرفية لا نالقول
ويما يحصل الاشعار بالظرفية بنفس اللفظ فغير يجوز ان يأتى بجواز اشعار القرينة
بالمعية وقيل ان المفعول لا يقع مقام الفاعل لكونه جواب لم ولا يصح السوان لا قبل
تمام الحكمة ثم اعترض بانه يوجب امتناع ضرب للتاكيد والقول بان المنصور وجوب
لم دون الطور وتحكم وتلك ان يقول ايضا انه ليس جوابا عن سؤال نشأ من الفعل
المدكور كيف ولو كان كذلك لكان معمول لا للتقدير لا للمذكور فمعنى قوله المفعول
له جواب لم انه مع عامله يصح ان يذكر في جواب السؤال عن الملية وذا قيل ان
لم ضربت قلت ضربت او ضرب للتاكيد **قالت** في قولها لا الكوفيين وبعض
المتأخرين فانهم ذهبوا الى انه اول استكمال بالقرينة الشاذة في قوله تعالى لو كان
عليه القرآن بالنصب وقراءة ابى جعفر المدي ليجزى قوما بما كانوا يكسبون و
قراءة عاصم وكذلك ينبغي للمؤمنين على اصنام المصدرد **قوله** لاشدة شبهه
بالفاعل قبل لباء الفعل المحمول له وكون سنادة اليه حقيقة والى غيره جهاز لا لا يصار الى
غير الحقيقة مع امكانها وفيه ان معناه قوله لا يصار الى الجاهل فمع امكان الحقيقة ان الكلام اذا
دار بين الحقيقة والجواز المحل على المعنى الحقيقة متعدي لان التكلم بالحقيقة متعدي مع امكان
التكلم بالجواز لا يظهر ان يقر ان الاسناد الى ما سواه جهاز عقل ولا يملك الجواز العقل مع وجود ما هو
له ان قلت يماي علاقة ينسب الى الزمان والمكان والمصدر والمفعول بالواسطة
قلت النسبة الى الاخرية والاشارة الى الاولين فان هذا الفعل لما كان معمول لا مضى اليه وهو محل الفعل
وقابل له وكان الاولان محالين للافعال هي موشرة لشيء ما نوع تانيه حتى يعرف انها كانت
مشبهين بالحل القابل واما النسبة الى المصدر فلانه اثر الفعل وذلك ان قواله
سير يبرئ سيره يدل في قوة فعل سيره يدل ان قلت هذا التحقيق يقتضي
نقل النسبة لا يقاعية الى سائر المفاعيل عند تذكيره مقام الفاعل وهذا النقل
غير الواقع عليه تجزأ الى رابطتها فكأنه قبل الاشارة الى الجاهل لا يكتفى ان المسمى بعرفته بها ان سائر المفاعيل

قوله في قولهم لا يصار الى الجاهل فمع امكان الحقيقة ان الكلام اذا دار بين الحقيقة والجواز المحل على المعنى الحقيقة متعدي لان التكلم بالحقيقة متعدي مع امكان التكلم بالجواز لا يظهر ان يقر ان الاسناد الى ما سواه جهاز عقل ولا يملك الجواز العقل مع وجود ما هو له ان قلت يماي علاقة ينسب الى الزمان والمكان والمصدر والمفعول بالواسطة قلت النسبة الى الاخرية والاشارة الى الاولين فان هذا الفعل لما كان معمول لا مضى اليه وهو محل الفعل وقابل له وكان الاولان محالين للافعال هي موشرة لشيء ما نوع تانيه حتى يعرف انها كانت مشبهين بالحل القابل واما النسبة الى المصدر فلانه اثر الفعل وذلك ان قواله سير يبرئ سيره يدل في قوة فعل سيره يدل ان قلت هذا التحقيق يقتضي نقل النسبة لا يقاعية الى سائر المفاعيل عند تذكيره مقام الفاعل وهذا النقل غير الواقع عليه تجزأ الى رابطتها فكأنه قبل الاشارة الى الجاهل لا يكتفى ان المسمى بعرفته بها ان سائر المفاعيل

قوله في قولهم لا يصار الى الجاهل فمع امكان الحقيقة ان الكلام اذا دار بين الحقيقة والجواز المحل على المعنى الحقيقة متعدي لان التكلم بالحقيقة متعدي مع امكان التكلم بالجواز لا يظهر ان يقر ان الاسناد الى ما سواه جهاز عقل ولا يملك الجواز العقل مع وجود ما هو له ان قلت يماي علاقة ينسب الى الزمان والمكان والمصدر والمفعول بالواسطة قلت النسبة الى الاخرية والاشارة الى الاولين فان هذا الفعل لما كان معمول لا مضى اليه وهو محل الفعل وقابل له وكان الاولان محالين للافعال هي موشرة لشيء ما نوع تانيه حتى يعرف انها كانت مشبهين بالحل القابل واما النسبة الى المصدر فلانه اثر الفعل وذلك ان قواله سير يبرئ سيره يدل في قوة فعل سيره يدل ان قلت هذا التحقيق يقتضي نقل النسبة لا يقاعية الى سائر المفاعيل عند تذكيره مقام الفاعل وهذا النقل غير الواقع عليه تجزأ الى رابطتها فكأنه قبل الاشارة الى الجاهل لا يكتفى ان المسمى بعرفته بها ان سائر المفاعيل

لا يتصل مع وجوب حرف الجر نحو صرحت للدار فان العبارة ليست كما استعمل
 من حرف الجر فصرف في الدار ان الدار مفعول في باب انما مفعولها كما
 قلنا هذا النقل في المفعول بالواسطة اما في المفعول بالواسطة فلا نقل هنا
 ان الربط المستدام بالواسطة حقيقة لا يوجب في غيرنا شيئا ان هو ان
 عا ذكره يتبين ان يكون نسبة الفعل المتعدي بحرف الى المفعول بالواسطة نسبة
 الى ما هو له فيشعر بتعيين لقيام مقام الفاعل اذ وجد نحو لم يزد يوم الجمعة
 مع ان التصريح بخلافه وتبين ان نسبة الى سائر المفاعيل لما كانت بطريق
 النقل وجب في قيام مقام الفاعل دخول الوساطة عليها ولم يجد في النقل
 قوله اذ لا تافيه والفاعل محل العائدة فيجب ان يكون ما يقوم مقامه محلا لها
 ولهذا لا يقع الواو ولكن المهملان مقام الفاعل لانه الفعل عليهما معا
 فتبين قوله فانهج هو ما ساءد قوله تشبيل المفاعيل بالواسطة ولما قيل اذ لا تافيه
 وان كان مفعول مفعول فيه عند المصنف لا يظهر التواضع يقال في قوله
 قيل الوفاك والواو اسوة للكان التصريح والواو في سواء فحوار في وقوعها

لا يتصل مع وجوب حرف الجر نحو صرحت للدار فان العبارة ليست كما استعمل
 من حرف الجر فصرف في الدار ان الدار مفعول في باب انما مفعولها كما
 قلنا هذا النقل في المفعول بالواسطة اما في المفعول بالواسطة فلا نقل هنا
 ان الربط المستدام بالواسطة حقيقة لا يوجب في غيرنا شيئا ان هو ان
 عا ذكره يتبين ان يكون نسبة الفعل المتعدي بحرف الى المفعول بالواسطة نسبة
 الى ما هو له فيشعر بتعيين لقيام مقام الفاعل اذ وجد نحو لم يزد يوم الجمعة
 مع ان التصريح بخلافه وتبين ان نسبة الى سائر المفاعيل لما كانت بطريق
 النقل وجب في قيام مقام الفاعل دخول الوساطة عليها ولم يجد في النقل
 قوله اذ لا تافيه والفاعل محل العائدة فيجب ان يكون ما يقوم مقامه محلا لها
 ولهذا لا يقع الواو ولكن المهملان مقام الفاعل لانه الفعل عليهما معا
 فتبين قوله فانهج هو ما ساءد قوله تشبيل المفاعيل بالواسطة ولما قيل اذ لا تافيه
 وان كان مفعول مفعول فيه عند المصنف لا يظهر التواضع يقال في قوله
 قيل الوفاك والواو اسوة للكان التصريح والواو في سواء فحوار في وقوعها

٢٣٨

لا يتصل مع وجوب حرف الجر نحو صرحت للدار فان العبارة ليست كما استعمل
 من حرف الجر فصرف في الدار ان الدار مفعول في باب انما مفعولها كما
 قلنا هذا النقل في المفعول بالواسطة اما في المفعول بالواسطة فلا نقل هنا
 ان الربط المستدام بالواسطة حقيقة لا يوجب في غيرنا شيئا ان هو ان
 عا ذكره يتبين ان يكون نسبة الفعل المتعدي بحرف الى المفعول بالواسطة نسبة
 الى ما هو له فيشعر بتعيين لقيام مقام الفاعل اذ وجد نحو لم يزد يوم الجمعة
 مع ان التصريح بخلافه وتبين ان نسبة الى سائر المفاعيل لما كانت بطريق
 النقل وجب في قيام مقام الفاعل دخول الوساطة عليها ولم يجد في النقل
 قوله اذ لا تافيه والفاعل محل العائدة فيجب ان يكون ما يقوم مقامه محلا لها
 ولهذا لا يقع الواو ولكن المهملان مقام الفاعل لانه الفعل عليهما معا
 فتبين قوله فانهج هو ما ساءد قوله تشبيل المفاعيل بالواسطة ولما قيل اذ لا تافيه
 وان كان مفعول مفعول فيه عند المصنف لا يظهر التواضع يقال في قوله
 قيل الوفاك والواو اسوة للكان التصريح والواو في سواء فحوار في وقوعها

لا يتصل مع وجوب حرف الجر نحو صرحت للدار فان العبارة ليست كما استعمل
 من حرف الجر فصرف في الدار ان الدار مفعول في باب انما مفعولها كما
 قلنا هذا النقل في المفعول بالواسطة اما في المفعول بالواسطة فلا نقل هنا
 ان الربط المستدام بالواسطة حقيقة لا يوجب في غيرنا شيئا ان هو ان
 عا ذكره يتبين ان يكون نسبة الفعل المتعدي بحرف الى المفعول بالواسطة نسبة
 الى ما هو له فيشعر بتعيين لقيام مقام الفاعل اذ وجد نحو لم يزد يوم الجمعة
 مع ان التصريح بخلافه وتبين ان نسبة الى سائر المفاعيل لما كانت بطريق
 النقل وجب في قيام مقام الفاعل دخول الوساطة عليها ولم يجد في النقل
 قوله اذ لا تافيه والفاعل محل العائدة فيجب ان يكون ما يقوم مقامه محلا لها
 ولهذا لا يقع الواو ولكن المهملان مقام الفاعل لانه الفعل عليهما معا
 فتبين قوله فانهج هو ما ساءد قوله تشبيل المفاعيل بالواسطة ولما قيل اذ لا تافيه
 وان كان مفعول مفعول فيه عند المصنف لا يظهر التواضع يقال في قوله
 قيل الوفاك والواو اسوة للكان التصريح والواو في سواء فحوار في وقوعها

موقع الفاعل. وادتناع وقوعها موقعه وفيه ان حالها لو اذ قد علمت على تقدير
رجو المفعول به وانما الجهل بحالها على تقدير عدمه فالتمس بحالها على تقدير
وجوده مستند له مع انه اراد التصريح برؤس قال ان البواقي ما تقدير عدمه
ليست سواء كما اراد التصريح برؤس قال ان المفعول به اذا وجد مع المفاعيل
لم يتعين فقال واذا وجدنا قول اي جميع ما سوى المفعول به وهو الزمان
المعين والمكان المعين والمصدر المقيد والمفعول بالواسطة ان قلت ينبغي
ان يكون المفعول بالواسطة متعيناً لان يقع مقام الفاعل لانه مفعول به قلنا
صوت الجهر لما كانت متافية بحالة الفاعل اعني الرفع منعته ان يكون في درجة
المفعول بالواسطة قول له سواء في جواز وقوعها موقع الفاعل لا يخفى
ان هذا التقيد ما ينساق اليه الذهن بالاشبهاء يعني انه لم يرد الاستواء الشامل
لجواز وقوعها موقع الفاعل امتناع وقوعها موقع الفاعل حتى يلزم ان يكون
لترتيب الجراء على قوله وان لم يكن معنى قول له لان فيه صفة الفاعلية لا يخفى
ان هذا الدليل يقتضي ان يكون الاول من باب عليت اول من ثابته لانه وان كان مفعول
بالواسطة فاعل العلم قول له اما عند عدمه اء انقل يحذف فعل التباس يلزم والمفعول الثاني في
مركبة قلنا نحو ذلك التباس لان التأخير وانزل على مفعولان لكنه لما كان مع ذلك
صالحاً لان يكون مفعولاً اول وهو اول ان يقوم مقام الفاعل امكانه ان يقع المحيدة ولا اشتبا ولا يكثر
ما يحذف نحو واللبس قال منها المبتدأ عطفاً على قوله فسنه الفاعل قول له ومن
بجاء المروج بيان الحاصل المعنى لان من للتبعيض ويجعل ان يراد المتعوض مقدار المضاف
اي مضافة افراد قول له هو الاصل فهم اي في باب المبتدأ والخبر وهو ان يكون للمبتدأ
مسند اليه دون ما اذا كان مستنداً فانه مبتدأ اي اليه للضرورة ولهذا لم يكن قاطعاً وانما هو
ابوة زيد مبتدأ لاحتمال ان يكون خبراً كزيد وليس لهذا القسم من المبتدأ

من قوله ان يكون المفعول بالواسطة متعيناً لان يقع مقام الفاعل لانه مفعول به قلنا صوت الجهر لما كانت متافية بحالة الفاعل اعني الرفع منعته ان يكون في درجة المفعول بالواسطة قول له سواء في جواز وقوعها موقع الفاعل لا يخفى ان هذا التقيد ما ينساق اليه الذهن بالاشبهاء يعني انه لم يرد الاستواء الشامل لجواز وقوعها موقع الفاعل امتناع وقوعها موقع الفاعل حتى يلزم ان يكون لترتيب الجراء على قوله وان لم يكن معنى قول له لان فيه صفة الفاعلية لا يخفى ان هذا الدليل يقتضي ان يكون الاول من باب عليت اول من ثابته لانه وان كان مفعول بالواسطة فاعل العلم قول له اما عند عدمه اء انقل يحذف فعل التباس يلزم والمفعول الثاني في مركبة قلنا نحو ذلك التباس لان التأخير وانزل على مفعولان لكنه لما كان مع ذلك صالحاً لان يكون مفعولاً اول وهو اول ان يقوم مقام الفاعل امكانه ان يقع المحيدة ولا اشتبا ولا يكثر ما يحذف نحو واللبس قال منها المبتدأ عطفاً على قوله فسنه الفاعل قول له ومن بجاء المروج بيان الحاصل المعنى لان من للتبعيض ويجعل ان يراد المتعوض مقدار المضاف اي مضافة افراد قول له هو الاصل فهم اي في باب المبتدأ والخبر وهو ان يكون للمبتدأ مسند اليه دون ما اذا كان مستنداً فانه مبتدأ اي اليه للضرورة ولهذا لم يكن قاطعاً وانما هو ابوة زيد مبتدأ لاحتمال ان يكون خبراً كزيد وليس لهذا القسم من المبتدأ

قوله اي الاسم الذي لم يوحده فيه عامل لفظي صلاحي ان العبارة وان كانت
ظاهرة في سلبه العموم لكن المراد عموم السلب اما باعتبار ان الالام بطلان معنى الجمعية
فصاحب الجنس منفيا او باعتبار ان سلب العموم وان كان اعم من عموم السلب لكن
المراد هو هذا بقرينة المقام واما القول بان العبارة ان حملت على العدو لا فلا
عموم السلب فغير ظر واما اكد النفي بقوله اصلا رد اعلى من نعمان المراد
بالعواميل اللفظية نواسخ المبتدأ والخبر كباب ان واخواته لا لا يقتصر
التعريف بقوله بحسبك زيد وذلك لان الالام لا يقتل من العواميل
اللفظية الى خصوص النواسخ **قوله** وكما انه اراد بالعامل اللفظي ما يكون
مؤثرا في المعنى وذلك لان الظاهر ان المؤثر لفظا مؤثرا معناه وان تقول
ايضا ان الحرف الزائد كالمعدوم وان التجويد اعم من ان يكون حقيقيا او حكما
ان قلت ينبغي ان لا يعمد العطف على محل اسم ان بناء على كونه مرفوعا على ما لا بد
ولنا العمل على ان ذلك مبنى على توهم ان اسمها كان مبتدأ او كجواب بان ان لا تغير
معنى الجمل فكانت كالمحروف الزائدة وفان قلت التوكيد اما او فلا حول اسمها فحق
المبتدأ واما انما لا دلالة غير حاسمة لمادة الشبهة فجواب العطف على محل اسمها التي لا يحد مع
انها مغيرة لغير الجمل ولا يعمد الجواب عنه بان العطف ليس على محل اسمها بل على المجموع المركب
من لا واسمها لان القضية سالبة لا معدولة **قوله** ونال قسم المبتدأ
قد اشار به الى ان لفظ المبتدأ مشترك مع متو لا مشترك لفظي كما ذهب

قوله اي الاسم الذي لم يوحده فيه عامل لفظي صلاحي ان العبارة وان كانت ظاهرة في سلبه العموم لكن المراد عموم السلب اما باعتبار ان الالام بطلان معنى الجمعية فصاحب الجنس منفيا او باعتبار ان سلب العموم وان كان اعم من عموم السلب لكن المراد هو هذا بقرينة المقام واما القول بان العبارة ان حملت على العدو لا فلا عموم السلب فغير ظر واما اكد النفي بقوله اصلا رد اعلى من نعمان المراد بالعواميل اللفظية نواسخ المبتدأ والخبر كباب ان واخواته لا لا يقتصر التعريف بقوله بحسبك زيد وذلك لان الالام لا يقتل من العواميل اللفظية الى خصوص النواسخ قوله وكما انه اراد بالعامل اللفظي ما يكون مؤثرا في المعنى وذلك لان الظاهر ان المؤثر لفظا مؤثرا معناه وان تقول ايضا ان الحرف الزائد كالمعدوم وان التجويد اعم من ان يكون حقيقيا او حكما ان قلت ينبغي ان لا يعمد العطف على محل اسم ان بناء على كونه مرفوعا على ما لا بد ولنا العمل على ان ذلك مبنى على توهم ان اسمها كان مبتدأ او كجواب بان ان لا تغير معنى الجمل فكانت كالمحروف الزائدة وفان قلت التوكيد اما او فلا حول اسمها فحق المبتدأ واما انما لا دلالة غير حاسمة لمادة الشبهة فجواب العطف على محل اسمها التي لا يحد مع انها مغيرة لغير الجمل ولا يعمد الجواب عنه بان العطف ليس على محل اسمها بل على المجموع المركب من لا واسمها لان القضية سالبة لا معدولة قوله ونال قسم المبتدأ قد اشار به الى ان لفظ المبتدأ مشترك مع متو لا مشترك لفظي كما ذهب

قوله اي الاسم الذي لم يوحده فيه عامل لفظي صلاحي ان العبارة وان كانت ظاهرة في سلبه العموم لكن المراد عموم السلب اما باعتبار ان الالام بطلان معنى الجمعية فصاحب الجنس منفيا او باعتبار ان سلب العموم وان كان اعم من عموم السلب لكن المراد هو هذا بقرينة المقام واما القول بان العبارة ان حملت على العدو لا فلا عموم السلب فغير ظر واما اكد النفي بقوله اصلا رد اعلى من نعمان المراد بالعواميل اللفظية نواسخ المبتدأ والخبر كباب ان واخواته لا لا يقتصر التعريف بقوله بحسبك زيد وذلك لان الالام لا يقتل من العواميل اللفظية الى خصوص النواسخ قوله وكما انه اراد بالعامل اللفظي ما يكون مؤثرا في المعنى وذلك لان الظاهر ان المؤثر لفظا مؤثرا معناه وان تقول ايضا ان الحرف الزائد كالمعدوم وان التجويد اعم من ان يكون حقيقيا او حكما ان قلت ينبغي ان لا يعمد العطف على محل اسم ان بناء على كونه مرفوعا على ما لا بد ولنا العمل على ان ذلك مبنى على توهم ان اسمها كان مبتدأ او كجواب بان ان لا تغير معنى الجمل فكانت كالمحروف الزائدة وفان قلت التوكيد اما او فلا حول اسمها فحق المبتدأ واما انما لا دلالة غير حاسمة لمادة الشبهة فجواب العطف على محل اسمها التي لا يحد مع انها مغيرة لغير الجمل ولا يعمد الجواب عنه بان العطف ليس على محل اسمها بل على المجموع المركب من لا واسمها لان القضية سالبة لا معدولة قوله ونال قسم المبتدأ قد اشار به الى ان لفظ المبتدأ مشترك مع متو لا مشترك لفظي كما ذهب

اليه الشيخ الرضى وألزم استعمال اللفظ المشترك في معنيين **قال** والصفة
لفظة واحدة والافعال الحقيقية ومن **قال** انها كعلم الخلود ومن **قال** انهم لم يأت بشئ من
استحالة اجتماع القسمين **بين** وأما ما منع اجتماعهما فلو ثبت كان بالاستقراء
اعترض عليه بان التعريف ينتصفا في إذا ثم ابوة زيد لصل **والتعريف**
عليه مع انه ليس بمتدا **ثم** ذكرناه واجيب عند بتعديل الصفة ايضا لكون غيرها
لم يكن صالحا لكونه متدا **لها** وقد جئنا بان التعريف لا يدل على ذلك **قوله**
احدا رية فجزاها كتر شي ذاته في قوة منسوب الى قريب **قال** الواقعة بعد حذف
الينفوا والفاء لاستنباهم ولا دل على حذف الحرف والالف ليكون الخصر وان قيل
انما غيره وهل وغيرهما من مكان الاستنباهم **قول** في نحو فذكر كذا لانه لا يخلو
ان مثل هذا لا يعتد بالبناس التعريف **قول** كمال ثم وان ومتى وكيف ثم وان
التشابه **ولما** ذكرنا ذلك والامثال من ولا يصح ان يقول من **ثم** لا يخلو
صفة صالحة لان يكون خبر المن وما يصلح ان يكون خبره لا يصلح ان يكون مبتدأ **ولعل**
قتيل **يقول** ثم زيد على ان من مفعول مضارب قد عليه **قوله** ابو اسحق
بحرجه بقر العطوف **او** من باب عمو الجواز **ولعل** تريد **الضم** معناه **الضم** هو ان
قول لم يغير ترتيب على اللغة للشبهة **قوله** كون الصفة مبتدأ ثم قال لم يحتجوا
عن التباس المبتدأ بالفاعل في مثل **قوله** ثم زيد واجتنبوا عن التباس المبتدأ بالفاعل
في مثل **قوله** ثم زيد **قوله** ثم زيد **قوله** ثم زيد **قوله** ثم زيد **قوله** ثم زيد
الوجهين **قوله** الاصل **قوله** الاصل **قوله** الاصل **قوله** الاصل **قوله** الاصل **قوله** الاصل
جعل المبتدأ مسندا وفي جعله مبتدأ خلافا لاصل **قوله** ثم زيد
تغيير النظم الطبيعي للمبتدأ والالتباس المحذور **لشئ** لانها اذا كانت
بعد الوجهين موافقا لاصل فيفسد الزعم الى ما هو الاصل من

۱۸۱۸
 ۱۸۱۹
 ۱۸۲۰
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۹
 ۱۸۳۰
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۹
 ۱۸۴۰
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۹
 ۱۸۵۰
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۹
 ۱۸۶۰
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۹
 ۱۸۷۰
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۹
 ۱۸۸۰
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۹
 ۱۸۹۰
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۹
 ۱۹۰۰
 ۱۹۰۱
 ۱۹۰۲
 ۱۹۰۳
 ۱۹۰۴
 ۱۹۰۵
 ۱۹۰۶
 ۱۹۰۷
 ۱۹۰۸
 ۱۹۰۹
 ۱۹۱۰
 ۱۹۱۱
 ۱۹۱۲
 ۱۹۱۳
 ۱۹۱۴
 ۱۹۱۵
 ۱۹۱۶
 ۱۹۱۷
 ۱۹۱۸
 ۱۹۱۹
 ۱۹۲۰
 ۱۹۲۱
 ۱۹۲۲
 ۱۹۲۳
 ۱۹۲۴
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۹
 ۱۹۳۰
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰
 ۲۰۳۱
 ۲۰۳۲
 ۲۰۳۳
 ۲۰۳۴
 ۲۰۳۵
 ۲۰۳۶
 ۲۰۳۷
 ۲۰۳۸
 ۲۰۳۹
 ۲۰۴۰
 ۲۰۴۱
 ۲۰۴۲
 ۲۰۴۳
 ۲۰۴۴
 ۲۰۴۵
 ۲۰۴۶
 ۲۰۴۷
 ۲۰۴۸
 ۲۰۴۹
 ۲۰۵۰
 ۲۰۵۱
 ۲۰۵۲
 ۲۰۵۳
 ۲۰۵۴
 ۲۰۵۵
 ۲۰۵۶
 ۲۰۵۷
 ۲۰۵۸
 ۲۰۵۹
 ۲۰۶۰
 ۲۰۶۱
 ۲۰۶۲
 ۲۰۶۳
 ۲۰۶۴
 ۲۰۶۵
 ۲۰۶۶
 ۲۰۶۷
 ۲۰۶۸
 ۲۰۶۹
 ۲۰۷۰
 ۲۰۷۱
 ۲۰۷۲
 ۲۰۷۳
 ۲۰۷۴
 ۲۰۷۵
 ۲۰۷۶
 ۲۰۷۷
 ۲۰۷۸
 ۲۰۷۹
 ۲۰۸۰
 ۲۰۸۱
 ۲۰۸۲
 ۲۰۸۳
 ۲۰۸۴
 ۲۰۸۵
 ۲۰۸۶
 ۲۰۸۷
 ۲۰۸۸
 ۲۰۸۹
 ۲۰۹۰
 ۲۰۹۱
 ۲۰۹۲
 ۲۰۹۳
 ۲۰۹۴
 ۲۰۹۵
 ۲۰۹۶
 ۲۰۹۷
 ۲۰۹۸
 ۲۰۹۹
 ۲۱۰۰
 ۲۱۰۱
 ۲۱۰۲
 ۲۱۰۳
 ۲۱۰۴
 ۲۱۰۵
 ۲۱۰۶
 ۲۱۰۷
 ۲۱۰۸
 ۲۱۰۹
 ۲۱۱۰
 ۲۱۱۱
 ۲۱۱۲
 ۲۱۱۳
 ۲۱۱۴
 ۲۱۱۵
 ۲۱۱۶
 ۲۱۱۷
 ۲۱۱۸
 ۲۱۱۹
 ۲۱۲۰
 ۲۱۲۱
 ۲۱۲۲
 ۲۱۲۳
 ۲۱۲۴
 ۲۱۲۵
 ۲۱۲۶
 ۲۱۲۷
 ۲۱۲۸
 ۲۱۲۹
 ۲۱۳۰
 ۲۱۳۱
 ۲۱۳۲

[illegible]

لغة قول الشيخ في القسم الاول من المبتدأ وانما قال ذلك ليخرج التجرى الذي يكون
العدد قوله في معنى ابتداء عامل في المبتدأ والخبر يطالبه لهما على السواء قوله
وقال اخرون هذا الوجه قوي عند الشيخ الرضي وهذا قولان آخران فكانه قد سئ
لم يعتد بهما قوله لان المبتدأ ذات والخبر حال من احوالها غالباً فالأمر المتضر
بقولك المطلق زيد ان قيل هذا الدليل جار في الفاعل فينبغي ان يكون اصله
القدح ليجب ان يكون المحرك في الجملة الفعلية لكونه لا في المحرك عليه ومرة العامل قبله
المعمول وانما اعتبر الامر اللفظي دون الامر المعنوي لان الامر اللفظي طاروا لا اعتبار
بالطاري دون المطر عليه وبان الفعل يحتاج الى الاسم والاسم مستغن عن
الفعل فارادوا في الجملة المركبة منهما تكميل الناقص بالكمال قال ومن ثم اشار بقريني
الاستغارة الى الحكم السابق فان الحكم الذي يستخرج منه شيء مشبه بالكمال قال
جار في دائرة زيد وانما لم يقل في دائرة رجل اذ لا حدان يباحش فاصلته بتقديمه لوجوه
ناخية اعلم انهم اختلفوا في جواز في دائرة قيام زيد منه بعضهم لان ما اضيف اليه
المبتدأ ليس له التقديم وجوده لا خشن لان المضاد اليه شديد الاتصال بالمبتدأ
فله حكم المبتدأ وقد جاء في الكفاية درج المبتدأ قال قد يكون المبتدأ نكرة او معلوم يقدم عليه
مواضع لزوم تقديم المبتدأ على الخبر وعكسه مع انه المناسب للاصل الذي هو مقدمة
انما لا يلزم الاشتراك بينه وبين الاصلين الآخرين وهما تعريف المبتدأ او
افراد الخبر المفهوم ان من لفظة قد في مقال وقد يكون المبتدأ نكرة وفي
الانظر ان يذكر موضع لزوم تقديم في جمل مسائل التفسير

اوليسن عليه شيء كما في القسم الاول من المبتدأ وانما قال ذلك ليخرج التجرى الذي يكون
العدد قوله في معنى ابتداء عامل في المبتدأ والخبر يطالبه لهما على السواء قوله
وقال اخرون هذا الوجه قوي عند الشيخ الرضي وهذا قولان آخران فكانه قد سئ
لم يعتد بهما قوله لان المبتدأ ذات والخبر حال من احوالها غالباً فالأمر المتضر
بقولك المطلق زيد ان قيل هذا الدليل جار في الفاعل فينبغي ان يكون اصله
القدح ليجب ان يكون المحرك في الجملة الفعلية لكونه لا في المحرك عليه ومرة العامل قبله
المعمول وانما اعتبر الامر اللفظي دون الامر المعنوي لان الامر اللفظي طاروا لا اعتبار
بالطاري دون المطر عليه وبان الفعل يحتاج الى الاسم والاسم مستغن عن
الفعل فارادوا في الجملة المركبة منهما تكميل الناقص بالكمال قال ومن ثم اشار بقريني
الاستغارة الى الحكم السابق فان الحكم الذي يستخرج منه شيء مشبه بالكمال قال
جار في دائرة زيد وانما لم يقل في دائرة رجل اذ لا حدان يباحش فاصلته بتقديمه لوجوه
ناخية اعلم انهم اختلفوا في جواز في دائرة قيام زيد منه بعضهم لان ما اضيف اليه
المبتدأ ليس له التقديم وجوده لا خشن لان المضاد اليه شديد الاتصال بالمبتدأ
فله حكم المبتدأ وقد جاء في الكفاية درج المبتدأ قال قد يكون المبتدأ نكرة او معلوم يقدم عليه
مواضع لزوم تقديم المبتدأ على الخبر وعكسه مع انه المناسب للاصل الذي هو مقدمة
انما لا يلزم الاشتراك بينه وبين الاصلين الآخرين وهما تعريف المبتدأ او
افراد الخبر المفهوم ان من لفظة قد في مقال وقد يكون المبتدأ نكرة وفي
الانظر ان يذكر موضع لزوم تقديم في جمل مسائل التفسير

لغة قول الشيخ في القسم الاول من المبتدأ وانما قال ذلك ليخرج التجرى الذي يكون
العدد قوله في معنى ابتداء عامل في المبتدأ والخبر يطالبه لهما على السواء قوله
وقال اخرون هذا الوجه قوي عند الشيخ الرضي وهذا قولان آخران فكانه قد سئ
لم يعتد بهما قوله لان المبتدأ ذات والخبر حال من احوالها غالباً فالأمر المتضر
بقولك المطلق زيد ان قيل هذا الدليل جار في الفاعل فينبغي ان يكون اصله
القدح ليجب ان يكون المحرك في الجملة الفعلية لكونه لا في المحرك عليه ومرة العامل قبله
المعمول وانما اعتبر الامر اللفظي دون الامر المعنوي لان الامر اللفظي طاروا لا اعتبار
بالطاري دون المطر عليه وبان الفعل يحتاج الى الاسم والاسم مستغن عن
الفعل فارادوا في الجملة المركبة منهما تكميل الناقص بالكمال قال ومن ثم اشار بقريني
الاستغارة الى الحكم السابق فان الحكم الذي يستخرج منه شيء مشبه بالكمال قال
جار في دائرة زيد وانما لم يقل في دائرة رجل اذ لا حدان يباحش فاصلته بتقديمه لوجوه
ناخية اعلم انهم اختلفوا في جواز في دائرة قيام زيد منه بعضهم لان ما اضيف اليه
المبتدأ ليس له التقديم وجوده لا خشن لان المضاد اليه شديد الاتصال بالمبتدأ
فله حكم المبتدأ وقد جاء في الكفاية درج المبتدأ قال قد يكون المبتدأ نكرة او معلوم يقدم عليه
مواضع لزوم تقديم المبتدأ على الخبر وعكسه مع انه المناسب للاصل الذي هو مقدمة
انما لا يلزم الاشتراك بينه وبين الاصلين الآخرين وهما تعريف المبتدأ او
افراد الخبر المفهوم ان من لفظة قد في مقال وقد يكون المبتدأ نكرة وفي
الانظر ان يذكر موضع لزوم تقديم في جمل مسائل التفسير

وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَحْيَاءُ وَالْمَيِّتِينَ وَالْأَحْيَاءُ وَالْمَيِّتِينَ وَالْأَحْيَاءُ وَالْمَيِّتِينَ

فقال له وانهم قد يكون سامة ولا تلامزهم فتدبر ما بيني وبينك ما سلم المبتنى عليه
كما يظهر عند التفصيل **قوله** والمطامير والقول في الحكم على الطبيعة المستفادة
من المعرف بالام الجنس محدود في الحكم عليها الا كانت مستفادة من المعرفة
غير صامره **قال** بوجه ما للفظه ما زاد اذ اوصفه ولما كان الشخص منقسماً
في امثال الامثلة للذكورة كان لا نسب يقول اذا شخصت بمثل الخبيث
مؤمن الى اخره لان لفظه لا ينشأ عن عدم الاختصاص **قوله** يقل اشتراكها
ولما لا منها او يرغم **قوله** وحيث وصف بالؤمن شخص الصفة تخصيص
الفردي بالصفة معناه واما التخصيص الموعى في كافي المثال المذكور فمركبه
معنى ما تقتضيه لانه لو كان معنى ازم صحة الابتداء بان الصفة لا ابتداء تفصيل
وهو حيوان ناطق وداعونه اعني جسام انما هي للحيوان لا يفرق بين التخصيص
الرافع لا اشتراك الفعل والتخصوصية الثابتة للفرع وفي نفسه ان قلت اذا لم يكن
من باب التخصيص بالصفة فمن لي باب هو فلما اخبر من باب التخصيص بالمرمى انما
زاد ما عن هذا الحكم العموم فيه اظهر من عموم نحو تمره خبر من جرائد الاحوال
خروج المدد وادعى ان قلت لو لم يوصف العبد بالؤمن لم يصح الابتداء
عدم صحة الحكم قلت افرق بين صحة الحكم وصحة الابتداء فان الحكم لا ينافي
نصف الاثنين سفيرو الابتداء بها صحيح فيكون نصير كل جليل كافر والاركان فرق
نعم ان العموم في كل سوا جازم تمل كل وهو كذا لا المفروض ان جازم تمل الصفة لا

...သောအခါ၌ နိဂုံးဝတ္ထုတို့ကို ပြန်လည်ဖော်ပြရမည်။

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

(This page contains dense handwritten Arabic script, likely from a manuscript such as the one described in the adjacent entry.)

الموصوفة تعبر قلنا الصفة جاءت لتحقيق الصحيح لا التصحيح **قوله** فان للتكلم بهذا الكلام يعلم فيه ان هذا التخصيص عند التكلم لانه يعلم كون احد هما في الالام والاختصاص الصحيح هو الاختصاص عند الخاطب وفيه ايضا ان هذا التخصيص منفى مثل الرجل في الالام فينبغي ان يمنع الابتداء به مع انه صحيح **قوله** فتعينت تخصصت يعني ان المراد بالتخصيص هنا التعيين بقطع الاحتمالات او تقليد لها فلا يرد ما قيل من ان لا تخصيص هم ساكن التخصيص ان يجعل البعض من الجملة شيئا ليس له امثاله **قوله** فانه لا تعد في جميع افراد خلاصة هذا الوجه جار فيما اذا لم بالكرة نفس الطبيعة فانه لا تعد فيها بل هي امر واحد **قوله** ونحوه خير من جراحة فان فيه معنى العموم لان الطبيعة القرية تقتضي التفصيل على الطبيعة الجردية فيعم الحكم كل فرد وان فردا من جنس اذا افضل على فرد اخر من جنس اخر من غير خصوصية علم ان التفصيل بينهما باعتبار الالام اسير في الجنس فيعم الكل الا ان العبارة لا تلام تدل على خصوص في مكان المناسب بل اذ اجماع حذر اعن التزج بالامرهم كما قالوا في لام الاستغراق والمقام الخطابي **قوله** لتخصيصه بما يخصه من الفاعل لا يخفى ما فيه من التكلف لانه جعله بمنزلة ما في تخصيصه خفاء **قوله** اذ يستعمل في موضع ما اخر اذ انا لا يشرع في ان الكلام محمول على التقدير والتاخير كما قالوا في النافذ **قوله** وما يخصه من الفاعل قبل ذكره قيل معنى تخصيص الفاعل بتقدير الحكم ان الفاعل يصير في حكم المعرفة وحالها بمعنى ان السامع كما لا يتفرع عن اصغاء الكلام اذ اكان التوكيد عليه معرفة ولا يغوت الغرض من الكلام لك لا يتفرع عن الاصغاء اذ اكان الحكم مقدما فلا تحل النكرة بالافهام **قوله** قد يكون خبرا بالنسبة الى الكل اما بالنسبة اليه فشر **قوله** فيقدر وصف فيجوز ان يكون من باب التخصيص بالصفة وان تقول ان اللون للتعظيم والكماحة **قوله** فان التمام

هذا الكلام محمول على التقدير والتاخير كما قالوا في النافذ
قوله وما يخصه من الفاعل قبل ذكره قيل معنى تخصيص
الفاعل بتقدير الحكم ان الفاعل يصير في حكم المعرفة وحالها
بمعنى ان السامع كما لا يتفرع عن اصغاء الكلام اذ اكان التوكيد
عليه معرفة ولا يغوت الغرض من الكلام لك لا يتفرع عن الاصغاء
اذ اكان الحكم مقدما فلا تحل النكرة بالافهام قوله قد يكون
خبرا بالنسبة الى الكل اما بالنسبة اليه فشر قوله فيقدر وصف
فيجوز ان يكون من باب التخصيص بالصفة وان تقول ان اللون
للتعظيم والكماحة قوله فان التمام

قوله فان التمام

الموصوفة تعرفنا الصفة جاءت لتحقيق المحصول الصحيح **قوله** فان المشكك بهذا الكلام
يعلم فيه ان هذا التخصيص عند المشكك لانه يعلم كون احد هاتين الالاء الاختصاص
الصحيح هو الاختصاص عند الحاطب وفيه ايضا ان هذا التخصيص منقش مثل
الرجل في الالاء فينبغي ان يمنع لا بد اعادة مع انه صحيح **قوله** فتعينة وتخصيص
يعني ان المراد بالتخصيص هو التبعين بقطع لاحتمالات او نقلها لغيره بقل
من ان لا تخصيص هو سلك التخصيص ان يجعل لبعض من الجملة شيئا ليس له
امثاله **قوله** فانه لا تعدد في جميع الافراد خلاصة هذا الوجه جار فيما اذا اريد
بالشكك نفس الطبيعة فانه لا تعدد فيها بل هي امر واحد **قوله** ونحو ثمة خير
من جراءة فان فيه معنى العموم لان الطبيعة الثمرة تقتضي التفضيل على الطبيعة
الجمادية نعم الحكم كل فرد اولان فردا من جنس اذا فضل على فرد اخر من جنس اخر
من غير خصوصية علم ان التفضيل بينهما باعتبار لاند اسر في الجنس فيعمل الكل الا ان
العبارة لما لم تدل على خصوص في مكان المناسب بل اذ التحميم حذر عن الترجيح
بالامرجح قالوا في لام الاستغراق المقام الخطاب **قوله** التخصيص بما يخصصه
الفاعل لا يخفى ما فيه من التكلف لانه جعله بمنزلة ما في تخصيصه خفاء **قوله**
اذ يستعمل في موضع ما اخر انا بالاشارة على ان الكلام حصول على التقديم والتاخير
يكافوا في انا عرفت **قوله** وما يخصصه الفاعل قبل ذكره قيل معنى تخصيص
الفاعل بتقديم الحكم ان الفاعل يصير في حكم المعرفة وحالها بمعنى ان السامع كسا
لا يشترع اصعاء الكلام اذ كان المحكوم عليه معرفة فلا يفوت الغرض من الكلام لك
لا يشترع الاضغاء اذ كان الحكم مقدما فلا يخلل الشكوك بالافهام **قوله** قد يكون
خيرا بالنسبة الى الكلام اما بالنسبة اليه فشر **قوله** فيقدر وصف فيكون سري
من باب التخصيص بالصفة وذلك ان تقول ان التثمين للتعزيز فلا حاجة الى التثمين

قوله فان المشكك بهذا الكلام يعلم فيه ان هذا التخصيص عند المشكك لانه يعلم كون احد هاتين الالاء الاختصاص الصحيح هو الاختصاص عند الحاطب وفيه ايضا ان هذا التخصيص منقش مثل الرجل في الالاء فينبغي ان يمنع لا بد اعادة مع انه صحيح قوله فتعينة وتخصيص يعني ان المراد بالتخصيص هو التبعين بقطع لاحتمالات او نقلها لغيره بقل من ان لا تخصيص هو سلك التخصيص ان يجعل لبعض من الجملة شيئا ليس له امثاله قوله فانه لا تعدد في جميع الافراد خلاصة هذا الوجه جار فيما اذا اريد بالشكك نفس الطبيعة فانه لا تعدد فيها بل هي امر واحد قوله ونحو ثمة خير من جراءة فان فيه معنى العموم لان الطبيعة الثمرة تقتضي التفضيل على الطبيعة الجمادية نعم الحكم كل فرد اولان فردا من جنس اذا فضل على فرد اخر من جنس اخر من غير خصوصية علم ان التفضيل بينهما باعتبار لاند اسر في الجنس فيعمل الكل الا ان العبارة لما لم تدل على خصوص في مكان المناسب بل اذ التحميم حذر عن الترجيح بالامرجح قالوا في لام الاستغراق المقام الخطاب قوله التخصيص بما يخصصه الفاعل لا يخفى ما فيه من التكلف لانه جعله بمنزلة ما في تخصيصه خفاء قوله اذ يستعمل في موضع ما اخر انا بالاشارة على ان الكلام حصول على التقديم والتاخير يكافوا في انا عرفت قوله وما يخصصه الفاعل قبل ذكره قيل معنى تخصيص الفاعل بتقديم الحكم ان الفاعل يصير في حكم المعرفة وحالها بمعنى ان السامع كسا لا يشترع اصعاء الكلام اذ كان المحكوم عليه معرفة فلا يفوت الغرض من الكلام لك لا يشترع الاضغاء اذ كان الحكم مقدما فلا يخلل الشكوك بالافهام قوله قد يكون خيرا بالنسبة الى الكلام اما بالنسبة اليه فشر قوله فيقدر وصف فيكون سري من باب التخصيص بالصفة وذلك ان تقول ان التثمين للتعزيز فلا حاجة الى التثمين

قوله فان المشكك بهذا الكلام يعلم فيه ان هذا التخصيص عند المشكك لانه يعلم كون احد هاتين الالاء الاختصاص الصحيح هو الاختصاص عند الحاطب وفيه ايضا ان هذا التخصيص منقش مثل الرجل في الالاء فينبغي ان يمنع لا بد اعادة مع انه صحيح قوله فتعينة وتخصيص يعني ان المراد بالتخصيص هو التبعين بقطع لاحتمالات او نقلها لغيره بقل من ان لا تخصيص هو سلك التخصيص ان يجعل لبعض من الجملة شيئا ليس له امثاله قوله فانه لا تعدد في جميع الافراد خلاصة هذا الوجه جار فيما اذا اريد بالشكك نفس الطبيعة فانه لا تعدد فيها بل هي امر واحد قوله ونحو ثمة خير من جراءة فان فيه معنى العموم لان الطبيعة الثمرة تقتضي التفضيل على الطبيعة الجمادية نعم الحكم كل فرد اولان فردا من جنس اذا فضل على فرد اخر من جنس اخر من غير خصوصية علم ان التفضيل بينهما باعتبار لاند اسر في الجنس فيعمل الكل الا ان العبارة لما لم تدل على خصوص في مكان المناسب بل اذ التحميم حذر عن الترجيح بالامرجح قالوا في لام الاستغراق المقام الخطاب قوله التخصيص بما يخصصه الفاعل لا يخفى ما فيه من التكلف لانه جعله بمنزلة ما في تخصيصه خفاء قوله اذ يستعمل في موضع ما اخر انا بالاشارة على ان الكلام حصول على التقديم والتاخير يكافوا في انا عرفت قوله وما يخصصه الفاعل قبل ذكره قيل معنى تخصيص الفاعل بتقديم الحكم ان الفاعل يصير في حكم المعرفة وحالها بمعنى ان السامع كسا لا يشترع اصعاء الكلام اذ كان المحكوم عليه معرفة فلا يفوت الغرض من الكلام لك لا يشترع الاضغاء اذ كان الحكم مقدما فلا يخلل الشكوك بالافهام قوله قد يكون خيرا بالنسبة الى الكلام اما بالنسبة اليه فشر قوله فيقدر وصف فيكون سري من باب التخصيص بالصفة وذلك ان تقول ان التثمين للتعزيز فلا حاجة الى التثمين

قول علي بن حمزة لم يخالف ما قد قيل في ترك جمل ان قد يحتمل ان يكون مستل ولا للمع
نص بالفقر وفيه بحث اذا قلنا لا يحتمل ان يكون شيئا من قسمي المستل وان
ان تقول التخصيص بالظرف لبعته قول لا يخص به بالسبب في استكامه
ان هذا لا يجري في كل دعاء اذ ليس معنى ويل لك وويل لك لان الويل بالاولاد
ولا ويلك لعدم العائدة بل معناها العلاء لك والقول بان المراد بالويلاد عاء
الشرائط لا اسم السبب على السبب فيكون التقدير علمك تركك لعبدك قال
ان يتم تنكير سلام لرعاية اصله حيث كان مصدرا منصوبا واما الخبر الجار
للمجرور لتقدير الاخر وللتبادر الى المراد اذ لو قدم الخبر لم يأت هذا الوجه القبيح
قوله اذا صلحت سلاما قيل فيه انه لا يجوز ان يكون بمعنى مصدر سلمت
لان سلمت مشتق من سلام عليك كسجوت من سبحان الله فمعنى اسلمت
قلت سلام عليك فمعنى مصدره قوله سلام عليك فان كان يكون معنى سلام
عليك قولي سلام عليك عليا لا يتفق مصدر سلمك الله تعالى اي جعلك الله
سالما فاصل سلمك الله سالما فان لم يكن تخصيصه بالشك بل بالغائب ان قلت
يرد على الغيبة ان لا معنى لذكر عليك بعد استيفاء سلمه فمفعوله قلنا التثنية
او اصل سلمك الله من دون ذكر عليك فلهذا حذف الفعل منه متعلقا بقصر الامم ويزيد في ذلك
نعم على ترتيبه لا لان لم يطلان قولي سلام عليك عليك لا قولي ببيتك ورسام عليك
بان او بول او قول وعليك خبر وهذا الوجه مستقيم لانك تكرار الخبر اذ قلنا انك انما

لتعيين الخطاب بالأرادة من اللفظ الصالح لأن يراد به كل من خوطب فلا يكون تكرار الخبره ان يقول ان هذا المعنى غير مراد لكن يمكن التزييف بوجه آخر على أيته وهو لزوم اخذ المفسر في المفسر فيذكر وهو في المفسر فيحتاج الى التفسير مرة أخرى وهكذا اقتتسلل واجيب عنه بأن معنى سلمت قلت السلام عليك وهو ليس عين المفسر ولم يحتج الى التفسير لانه معرفة وبان سلمت معناه قلت سلمت الله ابي جعلك الله سالما ولك ان تقول ايضا ان السلام الماخوذ في المفسر مصدر سلمت الله كما ان سبحان الله الماخوذ في تفسير سبحت بمعنى قلت سبحان الله مصدر سجد بمعنى نزه قول وعدك الرفع لقصد الدوام والنصب يدل على لفعل الفعل على الحدث قول اي سلام من قبلي في التفسير تامل قوله املا صيغة الاخبار عن النكرة على الفائدة الضابطة في تجوز الاخبار عن المبتدأ والفاعل سواء كانا معرفتين او نكرتين جعل الخطاب بالنسبة فان كانا جاهلا بها صيغة الاخبار وان كان الخبر عن نكرة وان كان عالما بها لم يصح الاخبار وان كان الخبر عن معرفة فتقول في هذا القول اقرب الى الصواب لظهور وجهه وورود الاستعمال عليه كقوله تع ووجه يومئذ ناضر وهمل من مزيد وقوله يوم لنا ويوم علينا الى غير ذلك مما لا يعدو ارجاعها الى الخصصات المذكورة تكلف قول ولما كان الخبر المعرى فيما سبق محصا بالمفرد قد عرفت ان الخبر المعرى يجوز ان يكون مطلق الخبر كقوله الظم فقوله والخبر قد يكون جملة لاشارة الى تقسيمه وكون افرادة اصلا قال الخبر قد يكون جملة لم يقيد بكونه خبرية فكله تبع جمهور النحاة قال الانشائي لو كانت قسمية صرح ان يكون خبر المبتدأ ومنهم من وضعوا متمسكين بما لا طائل تحته وقد تبعم السيد الشريف هؤلاء متمسكا بلن الخبر يجب ان يكون حالا من احوال المبتدأ ولا انشاء ليس حالا من احواله لا بتاويل مثلا اذا قلت زيد اضربه فطلب الضرب

الانسان في سائر الامور والاعمال، اعلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه في التفتيح في ذلك، وهو انما عيب الحس، ثم رحمه الله تعالى

[illegible][illegible]

صفة فاقية بالحق ليست من احوال زيد لا باعتبار كونه متعلقا بالطلب الى كونه
مقولا في حقه واسحق قد ان يقر فيه ذلك قوله ولم يذكر الطريقة ولم يذكر
الشرطية ايصران التوسط اهل العربية قيد الحروف هو التوسط والجنس
اسمية او فعلية ولعله لا حرة قوله ويجعل مستقلة لا تحتها على الفاعل الفاعلية
على ان اكد للملك فيما رابطة لم يكن للملك ان لا ينفذ افعاله وكان ذكره لغويا
ما اذا كان رابطة لم يكن على التمام التمام لكنه يصير محلا للفاعلية التي
تصحبها الرابطة والحق لا يتوسطه صفة فاعلية ما يتصل به حروف ما وقرينة
قوله فالأدنى كذا في المعراج اذا كان مستقيا وحاملا لغويا لا يتصل
المتعلق نحو هذا المعراج في كل ما يقع الملك المستوي والعرفم شريطة السهل و
المعنى هذا الملك المستوي غليظ وكذا تأكيد الصبر قتال الكافي لا بد في الخبر
مطلقا من عاكس واستدل بالجمع على ان في خبر كان غمير لحي قالوا معنى
تونهو كان زيد اخا لكان زيد اخاك هو لا فرق بين خبره للبدل او خبره كان
بحسب عهدها في خبر كان معنى الفعل لا لا كذا على الرمان ودلالة خبره على
الغنى ليست بالذات على معنى محض بزمن فضاء بمعنى الفعل فلم يكن بد من الضمير
قال من عايد خبره وليس متعلقا بالضمير ولا بالنصب لاسم لشبهه بالضاف قوله
كان لا بد من لعل قوله وضعه للظن موضع الضمير ان كان في موضع التخييل
حادثا ساوا لاعد سيويه يجوز في الشرط ان يكون بالظن الاول بوعيد الخفيش
يجوز مطلقا عليه قوله تعالى ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات ان لا نصيبهم اجر
من احسن عايد لا نصيبهم اجره قوله يكون الخبر تفسير للبدل اقل الحاجة الى البعد
اذا كان خبر من المستدرك والمذكور قوله مقولي زيد فاعرف قوله اذكر خبره في ان
الخبر في اسم اذكر خبره في ان يكون للمبتدأ في خبره من المبتدأ الاول لا حرة

قوله لا بد من لعل قوله وضعه للظن موضع الضمير ان كان في موضع التخييل
حادثا ساوا لاعد سيويه يجوز في الشرط ان يكون بالظن الاول بوعيد الخفيش
يجوز مطلقا عليه قوله تعالى ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات ان لا نصيبهم اجر
من احسن عايد لا نصيبهم اجره قوله يكون الخبر تفسير للبدل اقل الحاجة الى البعد
اذا كان خبر من المستدرك والمذكور قوله مقولي زيد فاعرف قوله اذكر خبره في ان
الخبر في اسم اذكر خبره في ان يكون للمبتدأ في خبره من المبتدأ الاول لا حرة

قوله لا بد من لعل قوله وضعه للظن موضع الضمير ان كان في موضع التخييل
حادثا ساوا لاعد سيويه يجوز في الشرط ان يكون بالظن الاول بوعيد الخفيش
يجوز مطلقا عليه قوله تعالى ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات ان لا نصيبهم اجر
من احسن عايد لا نصيبهم اجره قوله يكون الخبر تفسير للبدل اقل الحاجة الى البعد
اذا كان خبر من المستدرك والمذكور قوله مقولي زيد فاعرف قوله اذكر خبره في ان
الخبر في اسم اذكر خبره في ان يكون للمبتدأ في خبره من المبتدأ الاول لا حرة

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

مسجد الامام قزوینی فی تاریخ کون تہ بعد استقامت این از کل مسجد متبقی بحین بن مدت کبر

[illegible]

والتبرع به منتهى الجود والسخاء

[illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory section, written in a cursive script.

Handwritten text line separating the top section from the main body of the text.

Main body of handwritten text, organized into several columns. The text is dense and appears to be a detailed treatise or commentary.

Handwritten text line separating the main body from the bottom section.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a conclusion or a separate section.

له قوله في تفسيره ان الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً
 كجاء السمن منون بدهرم وكذا ان كان مفعولاً بالكرم نحو البر الكريستين درهماً
 لان التعريف غير مقصود كما في قوله ولقد امر على اللعير يسبن ويحوز
 ان يكون حالاً من الضمير الذي في الخبر والعامل فيه الخبر وهو ينبغي ان يقدمه
 مؤخر التلاخيح الى القول يجوز تقدير الحال على عامل المعنوي اذا كان ظرفاً
 وسامعياً ان كان غير ذلك وذلك في الضمير المنصوب والمجرور في الضمير
 المرفوع قال قدس سره في الحاشية الكردانده شروا في انهم الكراثة عشر
 وسقا والوسق ستون صاعاً والصاع اربعة املا والمدا لمن قال وما وقع ظرفاً او
 جازياً مجزاه وهو الجار والمجرور لانه يوافقه في الاحكام ولهذا جعل بعضهم الظرف
 اسماً لكل من الظرف والمجرور اصطلاحاً فيجوز ان يريد هذا الاطلاق كما هو
 ظاهر الشرح قوله اي الخبر الذي وقع ظرف زمان او مكاناً ههنا فائدة اولها انها
 انظر الزمان لا يقع جارياً على اسم العير اي ما يقوم بنفسه ويعبر عنه بالجنحة ايضاً في العين
 لا علاقة لها بالزمان او في ان الظرف مطلقاً متعلقاً بالضمير ولا يستقيم عندهم في السمعته وان المعنى

في شرح قوله ان الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً

تشرع بالضمير فيمن الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً
 كجاء السمن منون بدهرم وكذا ان كان مفعولاً بالكرم نحو البر الكريستين درهماً
 لان التعريف غير مقصود كما في قوله ولقد امر على اللعير يسبن ويحوز
 ان يكون حالاً من الضمير الذي في الخبر والعامل فيه الخبر وهو ينبغي ان يقدمه
 مؤخر التلاخيح الى القول يجوز تقدير الحال على عامل المعنوي اذا كان ظرفاً
 وسامعياً ان كان غير ذلك وذلك في الضمير المنصوب والمجرور في الضمير
 المرفوع قال قدس سره في الحاشية الكردانده شروا في انهم الكراثة عشر
 وسقا والوسق ستون صاعاً والصاع اربعة املا والمدا لمن قال وما وقع ظرفاً او
 جازياً مجزاه وهو الجار والمجرور لانه يوافقه في الاحكام ولهذا جعل بعضهم الظرف
 اسماً لكل من الظرف والمجرور اصطلاحاً فيجوز ان يريد هذا الاطلاق كما هو
 ظاهر الشرح قوله اي الخبر الذي وقع ظرف زمان او مكاناً ههنا فائدة اولها انها
 انظر الزمان لا يقع جارياً على اسم العير اي ما يقوم بنفسه ويعبر عنه بالجنحة ايضاً في العين
 لا علاقة لها بالزمان او في ان الظرف مطلقاً متعلقاً بالضمير ولا يستقيم عندهم في السمعته وان المعنى

له قوله ان الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً

له قوله ان الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً
 كجاء السمن منون بدهرم وكذا ان كان مفعولاً بالكرم نحو البر الكريستين درهماً
 لان التعريف غير مقصود كما في قوله ولقد امر على اللعير يسبن ويحوز
 ان يكون حالاً من الضمير الذي في الخبر والعامل فيه الخبر وهو ينبغي ان يقدمه
 مؤخر التلاخيح الى القول يجوز تقدير الحال على عامل المعنوي اذا كان ظرفاً
 وسامعياً ان كان غير ذلك وذلك في الضمير المنصوب والمجرور في الضمير
 المرفوع قال قدس سره في الحاشية الكردانده شروا في انهم الكراثة عشر
 وسقا والوسق ستون صاعاً والصاع اربعة املا والمدا لمن قال وما وقع ظرفاً او
 جازياً مجزاه وهو الجار والمجرور لانه يوافقه في الاحكام ولهذا جعل بعضهم الظرف
 اسماً لكل من الظرف والمجرور اصطلاحاً فيجوز ان يريد هذا الاطلاق كما هو
 ظاهر الشرح قوله اي الخبر الذي وقع ظرف زمان او مكاناً ههنا فائدة اولها انها
 انظر الزمان لا يقع جارياً على اسم العير اي ما يقوم بنفسه ويعبر عنه بالجنحة ايضاً في العين
 لا علاقة لها بالزمان او في ان الظرف مطلقاً متعلقاً بالضمير ولا يستقيم عندهم في السمعته وان المعنى

له قوله ان الجار والمجرور للتحقيق وهو صفة ان كان المبتدأ الثاني مذكراً
 كجاء السمن منون بدهرم وكذا ان كان مفعولاً بالكرم نحو البر الكريستين درهماً
 لان التعريف غير مقصود كما في قوله ولقد امر على اللعير يسبن ويحوز
 ان يكون حالاً من الضمير الذي في الخبر والعامل فيه الخبر وهو ينبغي ان يقدمه
 مؤخر التلاخيح الى القول يجوز تقدير الحال على عامل المعنوي اذا كان ظرفاً
 وسامعياً ان كان غير ذلك وذلك في الضمير المنصوب والمجرور في الضمير
 المرفوع قال قدس سره في الحاشية الكردانده شروا في انهم الكراثة عشر
 وسقا والوسق ستون صاعاً والصاع اربعة املا والمدا لمن قال وما وقع ظرفاً او
 جازياً مجزاه وهو الجار والمجرور لانه يوافقه في الاحكام ولهذا جعل بعضهم الظرف
 اسماً لكل من الظرف والمجرور اصطلاحاً فيجوز ان يريد هذا الاطلاق كما هو
 ظاهر الشرح قوله اي الخبر الذي وقع ظرف زمان او مكاناً ههنا فائدة اولها انها
 انظر الزمان لا يقع جارياً على اسم العير اي ما يقوم بنفسه ويعبر عنه بالجنحة ايضاً في العين
 لا علاقة لها بالزمان او في ان الظرف مطلقاً متعلقاً بالضمير ولا يستقيم عندهم في السمعته وان المعنى

لها كان الماء في امتلاء الماء مائي وقيل انتصابه على الخالية ويجوز انتصابه على
المصدر اي بعد في حين **قال** فلاكثر الفاء لمضم المبتدأ معنى الشرط فان مافي
ما وقع موصولة او موصوف **قال** على انه اي كاشفون واقعون عليه **قال** مقدار اي
مؤول يجل جعل التقدير بمعنى التاويل لتصحيح الكلام اذ لو لم يصرف عن ظاهره لم يصح
نسبة التقدير الى الظرف وذكر الباء في جملة قيل في توجيهه ان الباء اذا دخلت على التمييز
نحو زيد طيب باباي اباو المعنى ان الظرف مقدار من حيث ان له جملة او من حيث انه
جملة فاي مفرض انه جملة لئلا يثبت عن الجملة او ان الباء لا لصاق وانعني ان الظرف
مفرض ملتصق بالجملة ويجوز ان يكون التقدير بمعنى الحاق ينك قدرت هذا
بذل اي الحققة به فالمعنى ان الظرف ملحق بالجملة الحاق الجزئي بالكل واحسن
التوجيهات ما في التشرع **قوله** بتقدير الفعل هو من الافعال العامة الشاملة
للافعال غالباً كالوصول والكوز لا لالة الظرف عليه وقد يكون من الافعال الخاصة
اذا السباق للذهن اليها بحسب المقام ولا يجوز اظهر ذلك العامل لقيام القرينة على
تعيينه وسد الظرف مسدداً وما قوله تعالى فلما رآه مستقراً عند شعاعه ساكناً
غير متحرك **قوله** لا بد له من متعلق اتفق النحاة على ذلك وفيه وجه لا في مثل
زيد في الدار للظرفية وهي نسبة لا تقتضي الاظرفاً ومظروفاً اما الظرف فمدخولها و
اما المظروف فهو زيد ولا حاجة الى اعتباره آخر ان قيل هذا انما يصح اذا
كان الحكم بوقوع الظرفية لا بهو هو والكافيه ليس الا بهو هو قلنا لان الحكم ليس
لا بهو هو ولا بد لذلك من دليل مع ان تقدير الفعل لا يصح الحكم بهو هو لا بتاويل
قوله اظهره والاصل في العمل هو الفعل والقياس على نحو الذي في الدار و
كل رجل في الدار ان قيل تقدير الجملة في المتأخرين للضرورة ولا ضرورة فيها
فنحن فيه قلنا المتبادر الى الذهن من الظرف المستقيم مع واحد فاذا ثبت تقدير الجملة
الصلاة لا يكون الا جملة كذا المبتدأ المتكررة لمصدره بكلا او فعل الفاء في خبره لا يكون صفة الاجملة **قوله**

انما كان الماء في امتلاء الماء مائي وقيل انتصابه على الخالية ويجوز انتصابه على
المصدر اي بعد في حين **قال** فلاكثر الفاء لمضم المبتدأ معنى الشرط فان مافي
ما وقع موصولة او موصوف **قال** على انه اي كاشفون واقعون عليه **قال** مقدار اي
مؤول يجل جعل التقدير بمعنى التاويل لتصحيح الكلام اذ لو لم يصرف عن ظاهره لم يصح
نسبة التقدير الى الظرف وذكر الباء في جملة قيل في توجيهه ان الباء اذا دخلت على التمييز
نحو زيد طيب باباي اباو المعنى ان الظرف مقدار من حيث ان له جملة او من حيث انه
جملة فاي مفرض انه جملة لئلا يثبت عن الجملة او ان الباء لا لصاق وانعني ان الظرف
مفرض ملتصق بالجملة ويجوز ان يكون التقدير بمعنى الحاق ينك قدرت هذا
بذل اي الحققة به فالمعنى ان الظرف ملحق بالجملة الحاق الجزئي بالكل واحسن
التوجيهات ما في التشرع **قوله** بتقدير الفعل هو من الافعال العامة الشاملة
للافعال غالباً كالوصول والكوز لا لالة الظرف عليه وقد يكون من الافعال الخاصة
اذا السباق للذهن اليها بحسب المقام ولا يجوز اظهر ذلك العامل لقيام القرينة على
تعيينه وسد الظرف مسدداً وما قوله تعالى فلما رآه مستقراً عند شعاعه ساكناً
غير متحرك **قوله** لا بد له من متعلق اتفق النحاة على ذلك وفيه وجه لا في مثل
زيد في الدار للظرفية وهي نسبة لا تقتضي الاظرفاً ومظروفاً اما الظرف فمدخولها و
اما المظروف فهو زيد ولا حاجة الى اعتباره آخر ان قيل هذا انما يصح اذا
كان الحكم بوقوع الظرفية لا بهو هو والكافيه ليس الا بهو هو قلنا لان الحكم ليس
لا بهو هو ولا بد لذلك من دليل مع ان تقدير الفعل لا يصح الحكم بهو هو لا بتاويل
قوله اظهره والاصل في العمل هو الفعل والقياس على نحو الذي في الدار و
كل رجل في الدار ان قيل تقدير الجملة في المتأخرين للضرورة ولا ضرورة فيها
فنحن فيه قلنا المتبادر الى الذهن من الظرف المستقيم مع واحد فاذا ثبت تقدير الجملة
الصلاة لا يكون الا جملة كذا المبتدأ المتكررة لمصدره بكلا او فعل الفاء في خبره لا يكون صفة الاجملة **قوله**

انما كان الماء في امتلاء الماء مائي وقيل انتصابه على الخالية ويجوز انتصابه على
المصدر اي بعد في حين **قال** فلاكثر الفاء لمضم المبتدأ معنى الشرط فان مافي
ما وقع موصولة او موصوف **قال** على انه اي كاشفون واقعون عليه **قال** مقدار اي
مؤول يجل جعل التقدير بمعنى التاويل لتصحيح الكلام اذ لو لم يصرف عن ظاهره لم يصح
نسبة التقدير الى الظرف وذكر الباء في جملة قيل في توجيهه ان الباء اذا دخلت على التمييز
نحو زيد طيب باباي اباو المعنى ان الظرف مقدار من حيث ان له جملة او من حيث انه
جملة فاي مفرض انه جملة لئلا يثبت عن الجملة او ان الباء لا لصاق وانعني ان الظرف
مفرض ملتصق بالجملة ويجوز ان يكون التقدير بمعنى الحاق ينك قدرت هذا
بذل اي الحققة به فالمعنى ان الظرف ملحق بالجملة الحاق الجزئي بالكل واحسن
التوجيهات ما في التشرع **قوله** بتقدير الفعل هو من الافعال العامة الشاملة
للافعال غالباً كالوصول والكوز لا لالة الظرف عليه وقد يكون من الافعال الخاصة
اذا السباق للذهن اليها بحسب المقام ولا يجوز اظهر ذلك العامل لقيام القرينة على
تعيينه وسد الظرف مسدداً وما قوله تعالى فلما رآه مستقراً عند شعاعه ساكناً
غير متحرك **قوله** لا بد له من متعلق اتفق النحاة على ذلك وفيه وجه لا في مثل
زيد في الدار للظرفية وهي نسبة لا تقتضي الاظرفاً ومظروفاً اما الظرف فمدخولها و
اما المظروف فهو زيد ولا حاجة الى اعتباره آخر ان قيل هذا انما يصح اذا
كان الحكم بوقوع الظرفية لا بهو هو والكافيه ليس الا بهو هو قلنا لان الحكم ليس
لا بهو هو ولا بد لذلك من دليل مع ان تقدير الفعل لا يصح الحكم بهو هو لا بتاويل
قوله اظهره والاصل في العمل هو الفعل والقياس على نحو الذي في الدار و
كل رجل في الدار ان قيل تقدير الجملة في المتأخرين للضرورة ولا ضرورة فيها
فنحن فيه قلنا المتبادر الى الذهن من الظرف المستقيم مع واحد فاذا ثبت تقدير الجملة
الصلاة لا يكون الا جملة كذا المبتدأ المتكررة لمصدره بكلا او فعل الفاء في خبره لا يكون صفة الاجملة **قوله**

يطلب العلم بكونه وصفا لاخرى تجعله خبرا **قول** ولا قرينة فالوجودية قرينة معيبة
للاول لم يجب للتقدير مثل ابو حنيفة ابو يوسف اذا بقصوه تشبيه الثاني بالاول
منه لعاب الاغني عن القالات لعابه **قوله** او متساويين قيل لو اريد به التساوي في
التعريف والتخصيص كما نرى في قوله او كانا معرفتين لكنه لم يكتف به للهاب الوهم الى
التساوي في درجة التعريف وفيه ثبوت مثل هذا الوهم غير مبرر وبعبءه لثبوته **والثاني**
في التخصيص فالاول ان يقال لم يكتف به لقوات التفصيل **قال** او كان الخبر فعلا او
ان الخبر لا يكون فعلا بل فعلا مع فاعله وهي جملة ودفع بيان
المراد فعل صورة كما حصل ان في ابن زيد مفرج باعتبار الصبغة ثم قال فلا يرد خوفا ما الزيد
كانت الخبر بجملة صورة وفيه ثبوت لا حاجة الى لفظه للاحتراز عن نحو زيد قام بالقيام
انه احرز بها عنه في شرحه فالاول ان يقرر سمي الجملة الفعلية فعلا تسمية للكل باسم جز
المقدم ان قلت ينبغي ان يقول ايضا وكان الخبر بعد الاو معناها نحو ما زيد الا قاهر
لوجوب تقدير المبدئ ثم قلنا ذلك المبدئ مشتغل على ماله صدر الكلام كاشته الى
النفي ومعلوم حاله بالمقايضة على ما سبق لتكرار العلم بحال ما بعد الاو معناها فلو
او بالبدل من لم يقل بوجوب التقدير في مثل الزيد ان قام لم يكتف الى التباس بالبدل
او الفاعل بل على ان التامم لا يحل عليه لاستلزامه نحو الضمير قبل ذكر مرجعه او تحلا
الاصل **قال** واذا تضمن الخبر المفرد اي نفسه اذ لو تضمن متعلقه لا يجب الا تقدير
متعلقه نحو علم زيد ذلك تفقن في العبادة حيث قال تضمن ولو قيل **قوله** لا استقام
قيل الوجوب لتضمن الخبر محض في الاستقام وفيه فطر لكان النفي نحو ما قاهر زيد
قوله لتصدره في جملة اعلم ان ما يقتضي صدر الكلام يكفي ان يقدم صدر
جملة من اجل بحيث لا يتقدم عليه شيء من دكني ثلاث الجمللة ولا ما صان
من تمامها من الكسرة المتغيرة لمعناها كان وسائر ما يجردت معنى من المعاني

منه قوله لا استقام في جملة اعلم ان ما يقتضي صدر الكلام يكفي ان يقدم صدر جملة من اجل بحيث لا يتقدم عليه شيء من دكني ثلاث الجمللة ولا ما صان من تمامها من الكسرة المتغيرة لمعناها كان وسائر ما يجردت معنى من المعاني

منه قوله لا استقام في جملة اعلم ان ما يقتضي صدر الكلام يكفي ان يقدم صدر جملة من اجل بحيث لا يتقدم عليه شيء من دكني ثلاث الجمللة ولا ما صان من تمامها من الكسرة المتغيرة لمعناها كان وسائر ما يجردت معنى من المعاني

منه قوله لا استقام في جملة اعلم ان ما يقتضي صدر الكلام يكفي ان يقدم صدر جملة من اجل بحيث لا يتقدم عليه شيء من دكني ثلاث الجمللة ولا ما صان من تمامها من الكسرة المتغيرة لمعناها كان وسائر ما يجردت معنى من المعاني

في نسخة اخرى بدل خلتها بالان قال من منقريه صره واما قوله في قوله ان الذي ان
تضربه يضربك ذلك الموصول لا يؤثر في صلته معنى قوله بكسر الهمزة وتحتها
بناء على ان الضمير هو الفعل المقدار والفعل متعلق بالجور وسبب حرف الجر
قوله بتحية يتنع معها تقديرية وذاتين يتبين اني لظن من المستقر انما حكم بالفتح
تقديره لم يردم تقدم مني طائفة وان الجرح في الساتر كذا في قوله قد هالتمت عليه
فذلك الجرح قال في البلد لشدة اما اذا كان في صفة ولا يجب المنقول نحو على
القرة واد مثلهما نحو ان تغير لغيره او متوسطين للعدا واصله لجوار افضل
بين الصفة والموصوف قوله مثل تعلق بحجرة الكل اسما لم يجعل لغيره فعل
المقدار والتعلق من باب تعلق العول بامامه لغيره في مثل غلامه رجل
مثابه اذا جعل مثله متداق قال في الخبر عن ان شرطه لا يكون ان بعد اما
بحواه انك خارجة لا اصله انه لا يجب تقديم الخبر لعدم ان الناس لا يخلو
السامع لانهم بين اما واثنا قوله اذ في خبره وخوف ليس من تقديره فانه متعين
لان يكون خبر عن ان المتوجه من معنا خبرها اذ لا يجوز ان يكون ما في حين
الكسوة معنى لغيرها ولا ما في حين ان المتوجه معه لا يها مع صولة ولا يجوز
تقديم وان خبر الموصول عليه تعين يكون ضمرا لان المتوجه قسم لهما وخر
اذا كان للكسوة معها انما باطل انما هي زامة غير مودة بمفرد تعين لاول قوله
للكسوة نحو ان يكون الذي بعدهما خبر لهما ووطا في خبرها قوله كسوة
عن التقدمة وحوار الخيل بسبب ان كان صلا كسوة موصوف في لكسوة قوله وفي كتابه
له بعد ان لم يفسر الكتابة بالتقدير لغيره بعد الزاد نحو قوله قال قد بعد
لفظا لتفصيل المصنف قوله قد بعد لغيره لفظا والتعديا لغيره التعداد بغيره
واحد في ما لا المترا وواحدة كسوة لغيره واحدا لغيره لفظا وتوجيه

في نسخة اخرى بدل خلتها بالان قال من منقريه صره واما قوله في قوله ان الذي ان
تضربه يضربك ذلك الموصول لا يؤثر في صلته معنى قوله بكسر الهمزة وتحتها
بناء على ان الضمير هو الفعل المقدار والفعل متعلق بالجور وسبب حرف الجر
قوله بتحية يتنع معها تقديرية وذاتين يتبين اني لظن من المستقر انما حكم بالفتح
تقديره لم يردم تقدم مني طائفة وان الجرح في الساتر كذا في قوله قد هالتمت عليه
فذلك الجرح قال في البلد لشدة اما اذا كان في صفة ولا يجب المنقول نحو على
القرة واد مثلهما نحو ان تغير لغيره او متوسطين للعدا واصله لجوار افضل
بين الصفة والموصوف قوله مثل تعلق بحجرة الكل اسما لم يجعل لغيره فعل
المقدار والتعلق من باب تعلق العول بامامه لغيره في مثل غلامه رجل
مثابه اذا جعل مثله متداق قال في الخبر عن ان شرطه لا يكون ان بعد اما
بحواه انك خارجة لا اصله انه لا يجب تقديم الخبر لعدم ان الناس لا يخلو
السامع لانهم بين اما واثنا قوله اذ في خبره وخوف ليس من تقديره فانه متعين
لان يكون خبر عن ان المتوجه من معنا خبرها اذ لا يجوز ان يكون ما في حين
الكسوة معنى لغيرها ولا ما في حين ان المتوجه معه لا يها مع صولة ولا يجوز
تقديم وان خبر الموصول عليه تعين يكون ضمرا لان المتوجه قسم لهما وخر
اذا كان للكسوة معها انما باطل انما هي زامة غير مودة بمفرد تعين لاول قوله
للكسوة نحو ان يكون الذي بعدهما خبر لهما ووطا في خبرها قوله كسوة
عن التقدمة وحوار الخيل بسبب ان كان صلا كسوة موصوف في لكسوة قوله وفي كتابه
له بعد ان لم يفسر الكتابة بالتقدير لغيره بعد الزاد نحو قوله قال قد بعد
لفظا لتفصيل المصنف قوله قد بعد لغيره لفظا والتعديا لغيره التعداد بغيره
واحد في ما لا المترا وواحدة كسوة لغيره واحدا لغيره لفظا وتوجيه

في نسخة اخرى بدل خلتها بالان قال من منقريه صره واما قوله في قوله ان الذي ان
تضربه يضربك ذلك الموصول لا يؤثر في صلته معنى قوله بكسر الهمزة وتحتها
بناء على ان الضمير هو الفعل المقدار والفعل متعلق بالجور وسبب حرف الجر
قوله بتحية يتنع معها تقديرية وذاتين يتبين اني لظن من المستقر انما حكم بالفتح
تقديره لم يردم تقدم مني طائفة وان الجرح في الساتر كذا في قوله قد هالتمت عليه
فذلك الجرح قال في البلد لشدة اما اذا كان في صفة ولا يجب المنقول نحو على
القرة واد مثلهما نحو ان تغير لغيره او متوسطين للعدا واصله لجوار افضل
بين الصفة والموصوف قوله مثل تعلق بحجرة الكل اسما لم يجعل لغيره فعل
المقدار والتعلق من باب تعلق العول بامامه لغيره في مثل غلامه رجل
مثابه اذا جعل مثله متداق قال في الخبر عن ان شرطه لا يكون ان بعد اما
بحواه انك خارجة لا اصله انه لا يجب تقديم الخبر لعدم ان الناس لا يخلو
السامع لانهم بين اما واثنا قوله اذ في خبره وخوف ليس من تقديره فانه متعين
لان يكون خبر عن ان المتوجه من معنا خبرها اذ لا يجوز ان يكون ما في حين
الكسوة معنى لغيرها ولا ما في حين ان المتوجه معه لا يها مع صولة ولا يجوز
تقديم وان خبر الموصول عليه تعين يكون ضمرا لان المتوجه قسم لهما وخر
اذا كان للكسوة معها انما باطل انما هي زامة غير مودة بمفرد تعين لاول قوله
للكسوة نحو ان يكون الذي بعدهما خبر لهما ووطا في خبرها قوله كسوة
عن التقدمة وحوار الخيل بسبب ان كان صلا كسوة موصوف في لكسوة قوله وفي كتابه
له بعد ان لم يفسر الكتابة بالتقدير لغيره بعد الزاد نحو قوله قال قد بعد
لفظا لتفصيل المصنف قوله قد بعد لغيره لفظا والتعديا لغيره التعداد بغيره
واحد في ما لا المترا وواحدة كسوة لغيره واحدا لغيره لفظا وتوجيه

في سورة الاحقاف من قوله تعالى واذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي فاذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي

في سورة الاحقاف من قوله تعالى واذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي فاذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي

في سورة الاحقاف من قوله تعالى واذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي فاذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي

في سورة الاحقاف من قوله تعالى واذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي فاذ قال نوح لما كان في الفلك وما هو الا في عين رؤيته فذبح نوح ذبحة عظيمة فاجاب الله اني قد جحدتك نعمي

[illegible][illegible][illegible][illegible]

استناد الصوق الى ايجاد الله فهو اعطائه اما استناده الى كونه صادرا
منه ومعلوله فغير معلوم **قوله** في شبه المبتدأ الشرط لما كان
المبتدأ ادخالا في هذا المعنى خالف الشرط في جواز ترك
الفاء في خبره وفي جواز كون الصلة او الصفة ماضية اريد بها الصلة قليل
وفي جواز كون الظرف صلة او صفة له **قال** وذلك الاسم الموصول قيل تعريف
الجزئين يقتضي الحصر يعني حصر المستدل اليه في المسند وذلك لا يستقيم
لان المبتدأ اذا دخل عليه امارا المتضمن لحرف الشرط كمن وما من هذا الباب
ولا حد ان يناقش فيه بان التعريف بلام الجحس يكون للحصر لا التعريف
باسم الاشارة ولو سلم انه كالتعريف بلام الجحس اثم الشبهة لسه الجحس فقول
انه لا يقتصر الحصر مطلقا ولو سلم فقول الكلام محمول على التمثيل فكانه قال كالا
الموصول والحق ان التعريف بمعونة مقام الضبط يقتضي الحصر والتعيين
والجواب الحق ان المراد بتضمن المبتدأ معنى الشرط لا يكون ذلك التضمن
كلما كان الشرط كما يستخرج حكمه او ان **قوله** ذلك اشارة الى المبتدأ الذي تضمن معنى
الشرط وتقرره على التضمن صحة دخول الفاء ولا يخفى ان مواد النقص ليست مندرة
في ذلك **قال** بظهور **قال** بفعل امر او فقرة كاسم الفاعل والمفعول الواقع صلة بلام الجحس
قوله في حكمه لاسم الموصول المذكور انهم الموصوف به لا فاعلا في حكم لفظ واحد كالحال في
المصا والمصا اليه **قال** الخ لتركه للموصوف به فيمكن ان يقول لا العائد الى الموصوف والمعطوف عليه
المر من جهة المصنف **قال** **قوله** ينبغي ان يقول ان قوله تعالى اني افشى لما في الارض من ان لا يستركوه صفة للارضين

منه ومعلوله فغير معلوم قوله في شبه المبتدأ الشرط لما كان المبتدأ ادخالا في هذا المعنى خالف الشرط في جواز ترك الفاء في خبره وفي جواز كون الصلة او الصفة ماضية اريد بها الصلة قليل وفي جواز كون الظرف صلة او صفة له قال وذلك الاسم الموصول قيل تعريف الجزئين يقتضي الحصر يعني حصر المستدل اليه في المسند وذلك لا يستقيم لان المبتدأ اذا دخل عليه امارا المتضمن لحرف الشرط كمن وما من هذا الباب ولا حد ان يناقش فيه بان التعريف بلام الجحس يكون للحصر لا التعريف باسم الاشارة ولو سلم انه كالتعريف بلام الجحس اثم الشبهة لسه الجحس فقول انه لا يقتصر الحصر مطلقا ولو سلم فقول الكلام محمول على التمثيل فكانه قال كالا الموصول والحق ان التعريف بمعونة مقام الضبط يقتضي الحصر والتعيين والجواب الحق ان المراد بتضمن المبتدأ معنى الشرط لا يكون ذلك التضمن كلما كان الشرط كما يستخرج حكمه او ان قوله ذلك اشارة الى المبتدأ الذي تضمن معنى الشرط وتقرره على التضمن صحة دخول الفاء ولا يخفى ان مواد النقص ليست مندرة في ذلك قال بظهور قال بفعل امر او فقرة كاسم الفاعل والمفعول الواقع صلة بلام الجحس قوله في حكمه لاسم الموصول المذكور انهم الموصوف به لا فاعلا في حكم لفظ واحد كالحال في المصا والمصا اليه قال الخ لتركه للموصوف به فيمكن ان يقول لا العائد الى الموصوف والمعطوف عليه المر من جهة المصنف قال قوله ينبغي ان يقول ان قوله تعالى اني افشى لما في الارض من ان لا يستركوه صفة للارضين

قوله في حكمه لاسم الموصول المذكور انهم الموصوف به لا فاعلا في حكم لفظ واحد كالحال في المصا والمصا اليه قال الخ لتركه للموصوف به فيمكن ان يقول لا العائد الى الموصوف والمعطوف عليه المر من جهة المصنف قال قوله ينبغي ان يقول ان قوله تعالى اني افشى لما في الارض من ان لا يستركوه صفة للارضين

٦٠
قوله لا ياتيكم الا غلبه

قال الذي ياتيكم الا غلبه في صلح الموصول صيغة الاستقبال قد جاء الى الغني بمعنى
الاستقبال بغير وهو غير نادر قال ابو الفداء ليست لفظه اوله تدل على التخيير
بين العاديتين قوله تقوله تعالى قل ان الموت الذي تفرحون منه فانه ولا فيكم
ان قيل الموصول ليس اما لا يريد ان كل موت تفرحون منه يلقاكم اذ رب موت
فمنه الشخص فما اذا لا الموت بالقتل فلم لا يجنس صيغة دخول القائلين
على العموم اذ به يصير مشبها باسماء الشرط العموم والا بهما فيكون الفاء او
الثمة او يكون الموصول خبرا قلنا قال الشيخ الرضي لا يجب العموم في الموصول
لما في اسماء الشرط اذ كذا في وجه المخالفة لغيره لعل في العموم قوله لان
صحة دخوله عليه وكان دخول الفاء بلا حصة مثله في البيت اياك ان
ومقتضاه الصدق ومقتضاه اعتناء دخول النواسخ مطاوعا عليه وانما جاز
دخول ان لانها لا تغير معنى الكلام قوله والشرط والجاء من قبيل اجزاء
مبنى على انعقاد الربط بالشرط والجاء فلا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قوله لا ياتيكم الا غلبه عن الخبرية لا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قيل بعضهم الذي الحق ان بها هو سبويه نقل عن المصنف انه قال لا ياتيكم
سبويه من دخول الفاء وخبر ان بعيد من جهة الفقه والنقل ان العقل
سبويه في كل بعد قوله الذين يتفقون لمولاه قل الموت الذي تفرحون
منه وقوعه في مخالفة الواضحات قوله له قوته ما ذكرتم قال لا ياتيكم
دعوى من ضمن حاشي قال القيام قربة الهم الوقت لا لا اجل لانه
وغيره لا ياتيكم قوله في علم البلاغة قوله لا ياتيكم قوله لا ياتيكم
اعني الكلام ونحوه لانه اهل الجرح على حذت الخبر في اهل المتضمن هو
والقول بل المخصوص بالمدح والذم خبره لا يستدعيه قوله لا ياتيكم حاصل الكلام

قوله لا ياتيكم الا غلبه في صلح الموصول صيغة الاستقبال قد جاء الى الغني بمعنى
الاستقبال بغير وهو غير نادر قال ابو الفداء ليست لفظه اوله تدل على التخيير
بين العاديتين قوله تقوله تعالى قل ان الموت الذي تفرحون منه فانه ولا فيكم
ان قيل الموصول ليس اما لا يريد ان كل موت تفرحون منه يلقاكم اذ رب موت
فمنه الشخص فما اذا لا الموت بالقتل فلم لا يجنس صيغة دخول القائلين
على العموم اذ به يصير مشبها باسماء الشرط العموم والا بهما فيكون الفاء او
الثمة او يكون الموصول خبرا قلنا قال الشيخ الرضي لا يجب العموم في الموصول
لما في اسماء الشرط اذ كذا في وجه المخالفة لغيره لعل في العموم قوله لان
صحة دخوله عليه وكان دخول الفاء بلا حصة مثله في البيت اياك ان
ومقتضاه الصدق ومقتضاه اعتناء دخول النواسخ مطاوعا عليه وانما جاز
دخول ان لانها لا تغير معنى الكلام قوله والشرط والجاء من قبيل اجزاء
مبنى على انعقاد الربط بالشرط والجاء فلا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قوله لا ياتيكم الا غلبه عن الخبرية لا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قيل بعضهم الذي الحق ان بها هو سبويه نقل عن المصنف انه قال لا ياتيكم
سبويه من دخول الفاء وخبر ان بعيد من جهة الفقه والنقل ان العقل
سبويه في كل بعد قوله الذين يتفقون لمولاه قل الموت الذي تفرحون
منه وقوعه في مخالفة الواضحات قوله له قوته ما ذكرتم قال لا ياتيكم
دعوى من ضمن حاشي قال القيام قربة الهم الوقت لا لا اجل لانه
وغيره لا ياتيكم قوله في علم البلاغة قوله لا ياتيكم قوله لا ياتيكم
اعني الكلام ونحوه لانه اهل الجرح على حذت الخبر في اهل المتضمن هو
والقول بل المخصوص بالمدح والذم خبره لا يستدعيه قوله لا ياتيكم حاصل الكلام

قوله لا ياتيكم الا غلبه في صلح الموصول صيغة الاستقبال قد جاء الى الغني بمعنى
الاستقبال بغير وهو غير نادر قال ابو الفداء ليست لفظه اوله تدل على التخيير
بين العاديتين قوله تقوله تعالى قل ان الموت الذي تفرحون منه فانه ولا فيكم
ان قيل الموصول ليس اما لا يريد ان كل موت تفرحون منه يلقاكم اذ رب موت
فمنه الشخص فما اذا لا الموت بالقتل فلم لا يجنس صيغة دخول القائلين
على العموم اذ به يصير مشبها باسماء الشرط العموم والا بهما فيكون الفاء او
الثمة او يكون الموصول خبرا قلنا قال الشيخ الرضي لا يجب العموم في الموصول
لما في اسماء الشرط اذ كذا في وجه المخالفة لغيره لعل في العموم قوله لان
صحة دخوله عليه وكان دخول الفاء بلا حصة مثله في البيت اياك ان
ومقتضاه الصدق ومقتضاه اعتناء دخول النواسخ مطاوعا عليه وانما جاز
دخول ان لانها لا تغير معنى الكلام قوله والشرط والجاء من قبيل اجزاء
مبنى على انعقاد الربط بالشرط والجاء فلا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قوله لا ياتيكم الا غلبه عن الخبرية لا بد من ان يكون قد يكون انشاء
قيل بعضهم الذي الحق ان بها هو سبويه نقل عن المصنف انه قال لا ياتيكم
سبويه من دخول الفاء وخبر ان بعيد من جهة الفقه والنقل ان العقل
سبويه في كل بعد قوله الذين يتفقون لمولاه قل الموت الذي تفرحون
منه وقوعه في مخالفة الواضحات قوله له قوته ما ذكرتم قال لا ياتيكم
دعوى من ضمن حاشي قال القيام قربة الهم الوقت لا لا اجل لانه
وغيره لا ياتيكم قوله في علم البلاغة قوله لا ياتيكم قوله لا ياتيكم
اعني الكلام ونحوه لانه اهل الجرح على حذت الخبر في اهل المتضمن هو
والقول بل المخصوص بالمدح والذم خبره لا يستدعيه قوله لا ياتيكم حاصل الكلام

له صفة لما قبله وفي المعنى لكنه قطع عنه وجعل اعرابه في الفاعل اعراب ماقبله لا في
 الاشارة في قوله لا ينفك عن الالف زيادة تنبيه وايضا قال السمع لا يسمعوا اليه وذلك انما يكون في
 كونه ام بدنه لا في افعالهم بل في افعالهم في قوله لا يسمعوا اليه اراد انه امتا ومن الصفات
 المدرس والذم او الترحم ولو ذكر المبتدأ لم يبق في صفة الوصف فلم يتبين انه في الاصل
 وصف ثم غير قوله فيقول المستعمل المبصر الخ قيل الاستهلال ما هو نوديد وبذلك
 كذا في كلامهم مستقي قال الهلال ما هو نو تاسه شب وبعدة القمر قوله لا مقصود
 المستعمل تعيين شيء لا تعيين الهلال لا اشارة قوله لا تلتا توهه نصب الهلال
 برأيت اوارى ذلك لان الاصل في المفردات الوقف قال خرجت فاذا السبع الفاء
 للعطف جعل على المعنى اخرجت ففاجأت كذا وقيل جواب الشرط ولعله اراد بهما الزوم
 بل هو ما لما قبلها اي مفاجأة السبع لازمة لخروجي قيل لا اذ وقية انه لا يجوز
 حذفها قوله على المدرس الصحيح انما قال ذلك لان فيه خلافا قيل ان اذا ظرف مكان
 خبر عن السبع وقية انه لا يطرد في مثل فاذا السبع بالباب جعل بدلا لعنف قيل ان
 زمان خبر عن ابعده يتقدم مضاف اي في وقت خروجي صفة السبع وانما قدر المضاف
 لا الزمان لان يقع خبر عن الجثة وقيل ظرف زمان مضاف الى ما بعده وعامله عزوف
 اي ففاجأت وقت وجود السبع وقية انه يلزم اخراجه اذا عرفت الظرفية لانه مفعول به
 ففاجأت الهمزة لان يقال ففاجأت تنزل عن الزمان واللام وتوقيل الظرف غير مضاف
 الى الجاهل كما في الوجوه الاخر والعامل فيه فاجأت لم يلزم اخراجه اذا عرفت الظرفية بخلاف
 ان يتقدمه ففاجأت وجود السبع فان اخبره قال في التزم بقا المنصت الشئ فان
 اي قبل ولا رمته قوله في تركيب الاظهر بحسب اللفظان يقال اي في خبر و
 الارم نولوا بحال عن العائل بحسب الظاهر لان ضمير في موضعه وغيره لا يجوز
 ضمير وانما قلنا بحسب الظاهر لان من ينساق من الخبر الى كونه واقعا والتركيب في غير

[illegible]

منه لا ينفك عن خبره وهو واجب الحذف لاننا نقول الخبر بحسب الظاهر
بل بحسب الحقيقة ليس الا الظرف والتقدير ليس الا راعية امر لفظي فليس هو
من باب حذف الخبر والقرام غير مسددة قوله فلا يجب حذفه لعدم دلالة
اولا عليه ولودل بالقرينة الخارجية جاز الحذف بالاجوب قوله ولولا الشعر
المراد ان مراد من شعر غودن قوله هذا على هذا ذهب البصريين فان لولا عند
كلمة غير مركبة من كلمتين كايضا واليه ذهب الكاشي لان لولا لو كانت مركبة
من لولا متناعية ولا النافية لم يجب حذف الفعل الواقع بعدها الا اذا انغصرت كما
هو شأن الافعال الواقعة بعد ادوات الشرط ووجب تكرار لان لفظه لا تدخل
على الماضي في غير الدعاء وجواب القم لا ذكر رافى لا غلب قوله وقيل المراد لولا هي
الراعة باختصاصها بالاسماء كاسماء العوائل ولا يخفى ضعفه قوله ينسوي الى الفاعل
او المفعول قال السمع الرضى يدل منسوبا مضافا الى الفاعل او المفعول والفاعل والمفعول
محوضه بنا قوله بعدة حال مفردة كانت او جملة اسمية كانت او فعلية ولا يسمي بجمعها
الواو على الوجه قوله واكثر من السوية ملغى السوية ليست قال قدس سره والحاشية
لت السويق لتأله فصاحه قوله واخطب ما يكون الامير قائما او اخطب
كون الامير قائما لا اخطب اوقات كونه وان كان الشايع تقدير الزمان مع المصداق
لما قالوا من ان هذا المبدئ اوجب ان يكون مصداقا او عبارة عنه

والضمير قوله وذلك في اربعة ابواب لا يقال هنا ان قسم آخر وهو اذا كانت
الخبر ظاهرا فان متعلقه خبر وهو واجب الحذف لاننا نقول الخبر بحسب الظاهر
بل بحسب الحقيقة ليس الا الظرف والتقدير ليس الا راعية امر لفظي فليس هو
من باب حذف الخبر والقرام غير مسددة قوله فلا يجب حذفه لعدم دلالة
اولا عليه ولودل بالقرينة الخارجية جاز الحذف بالاجوب قوله ولولا الشعر
المراد ان مراد من شعر غودن قوله هذا على هذا ذهب البصريين فان لولا عند
كلمة غير مركبة من كلمتين كايضا واليه ذهب الكاشي لان لولا لو كانت مركبة
من لولا متناعية ولا النافية لم يجب حذف الفعل الواقع بعدها الا اذا انغصرت كما
هو شأن الافعال الواقعة بعد ادوات الشرط ووجب تكرار لان لفظه لا تدخل
على الماضي في غير الدعاء وجواب القم لا ذكر رافى لا غلب قوله وقيل المراد لولا هي
الراعة باختصاصها بالاسماء كاسماء العوائل ولا يخفى ضعفه قوله ينسوي الى الفاعل
او المفعول قال السمع الرضى يدل منسوبا مضافا الى الفاعل او المفعول والفاعل والمفعول
محوضه بنا قوله بعدة حال مفردة كانت او جملة اسمية كانت او فعلية ولا يسمي بجمعها
الواو على الوجه قوله واكثر من السوية ملغى السوية ليست قال قدس سره والحاشية
لت السويق لتأله فصاحه قوله واخطب ما يكون الامير قائما او اخطب
كون الامير قائما لا اخطب اوقات كونه وان كان الشايع تقدير الزمان مع المصداق
لما قالوا من ان هذا المبدئ اوجب ان يكون مصداقا او عبارة عنه

والضمير قوله وذلك في اربعة ابواب لا يقال هنا ان قسم آخر وهو اذا كانت
الخبر ظاهرا فان متعلقه خبر وهو واجب الحذف لاننا نقول الخبر بحسب الظاهر
بل بحسب الحقيقة ليس الا الظرف والتقدير ليس الا راعية امر لفظي فليس هو
من باب حذف الخبر والقرام غير مسددة قوله فلا يجب حذفه لعدم دلالة
اولا عليه ولودل بالقرينة الخارجية جاز الحذف بالاجوب قوله ولولا الشعر
المراد ان مراد من شعر غودن قوله هذا على هذا ذهب البصريين فان لولا عند
كلمة غير مركبة من كلمتين كايضا واليه ذهب الكاشي لان لولا لو كانت مركبة
من لولا متناعية ولا النافية لم يجب حذف الفعل الواقع بعدها الا اذا انغصرت كما
هو شأن الافعال الواقعة بعد ادوات الشرط ووجب تكرار لان لفظه لا تدخل
على الماضي في غير الدعاء وجواب القم لا ذكر رافى لا غلب قوله وقيل المراد لولا هي
الراعة باختصاصها بالاسماء كاسماء العوائل ولا يخفى ضعفه قوله ينسوي الى الفاعل
او المفعول قال السمع الرضى يدل منسوبا مضافا الى الفاعل او المفعول والفاعل والمفعول
محوضه بنا قوله بعدة حال مفردة كانت او جملة اسمية كانت او فعلية ولا يسمي بجمعها
الواو على الوجه قوله واكثر من السوية ملغى السوية ليست قال قدس سره والحاشية
لت السويق لتأله فصاحه قوله واخطب ما يكون الامير قائما او اخطب
كون الامير قائما لا اخطب اوقات كونه وان كان الشايع تقدير الزمان مع المصداق
لما قالوا من ان هذا المبدئ اوجب ان يكون مصداقا او عبارة عنه

والضمير قوله وذلك في اربعة ابواب لا يقال هنا ان قسم آخر وهو اذا كانت
الخبر ظاهرا فان متعلقه خبر وهو واجب الحذف لاننا نقول الخبر بحسب الظاهر
بل بحسب الحقيقة ليس الا الظرف والتقدير ليس الا راعية امر لفظي فليس هو
من باب حذف الخبر والقرام غير مسددة قوله فلا يجب حذفه لعدم دلالة
اولا عليه ولودل بالقرينة الخارجية جاز الحذف بالاجوب قوله ولولا الشعر
المراد ان مراد من شعر غودن قوله هذا على هذا ذهب البصريين فان لولا عند
كلمة غير مركبة من كلمتين كايضا واليه ذهب الكاشي لان لولا لو كانت مركبة
من لولا متناعية ولا النافية لم يجب حذف الفعل الواقع بعدها الا اذا انغصرت كما
هو شأن الافعال الواقعة بعد ادوات الشرط ووجب تكرار لان لفظه لا تدخل
على الماضي في غير الدعاء وجواب القم لا ذكر رافى لا غلب قوله وقيل المراد لولا هي
الراعة باختصاصها بالاسماء كاسماء العوائل ولا يخفى ضعفه قوله ينسوي الى الفاعل
او المفعول قال السمع الرضى يدل منسوبا مضافا الى الفاعل او المفعول والفاعل والمفعول
محوضه بنا قوله بعدة حال مفردة كانت او جملة اسمية كانت او فعلية ولا يسمي بجمعها
الواو على الوجه قوله واكثر من السوية ملغى السوية ليست قال قدس سره والحاشية
لت السويق لتأله فصاحه قوله واخطب ما يكون الامير قائما او اخطب
كون الامير قائما لا اخطب اوقات كونه وان كان الشايع تقدير الزمان مع المصداق
لما قالوا من ان هذا المبدئ اوجب ان يكون مصداقا او عبارة عنه

۲۹۴

بجوہر کے ناقص و غلطی کے متعلق خبر و مہر حاصل کرنے سے تعلقات اور انہوں نے جو غلط فہمیاں

[illegible][illegible][illegible]

۲۹۶

مكتبة قضاة المحمدية في دار القضاء في القاهرة

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اذ كان قائما حاضرا في معنى الناقصة ومن ثم اقام الحال مقام الظرف انتهى انتهى
 عنه لا مثل هذا التصويب لم يعم مع كثرته لا بكثرة ولو كان خبرا لعم تعريفه
 وكان الواو في الجملة الاسمية الواقعة موقع هذا التصويب لازمة ولو كانت
 خبرا لهما لم يلزم الواو لان دخول الواو في اخبار الافعال الناقصة ليس كدخولها
 في الحال اذ ذلك لا يقضي الزوم قوله وتقييدا للمبتدأ المقصود عمومهما اتفاقا واذ كان
 لان اسم الجند المرفوع استعمالا في تفرقة تخصصه ببعضه ويقع عليه فقولنا
 في الاستغراق دفعا للترجيح بلام جر قوله وذهب الاختصاص دليله انه لا يجوز
 المصدر مع بقاء معموله وذلك متم عند خبره لانه في قوله للتوصيلة مع الخبر لا
 يجوز حذف اللوصول مع بعض صلاته قوله اي ضرب زيد اخره اي بغير
 اياه الا هذا الضرب المقيد قوله ال ان هذا المبتدأ لا خبر له كما ان قوله
 الثاني من المبتدأ قوله لكونه معنى الفعل فريدة امتناع تأكيد بكل و
 امتاله وامتناع توصيفه قوله اذ المعنى اخبر زيد الا فاما لا يخفى ان
 استفادة المحصر على هذا التقدير غير ظاهر قوله وانما يراك مبتدأ ثم قال الشيخ
 الطاهر اخذ من الخبر ومثله غايبا لا يجزى قال الكوفيون ان الواو مع بدورها خبر لها
 بمعنى مع ولو اتى عم كان خبرا انك لا اهاو معناه وفيه من المصنوع لا يصح ان يكون
 خبرا ولا يجوز ان يقال اعرابه منقول عن الواو لان مع اذا وقع خبرا لا يستقيم
 الرفع لفظا حتى ينتقل الى ما بعده بل يكون منصوبا قال وكل رجل

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible][illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section. It contains several lines of dense script in Arabic.

Main body of handwritten text, organized into two columns. The script is dense and appears to be a formal or legal document. The right column is slightly longer than the left one.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a signature, date, or concluding remarks. It includes some larger, more decorative script.

الاول ان الفعل نسبة بين الفاعل والمفعول والنسبة لا تكون بين احد
المتشين والثاني ان المصدر يكون محلا لاذك الفعل فيكون مفعولا به لا مفعولا
حقيقة وان لذلك الفعل مصدر فيكون مفعولا لفعل آخر وهكذا قيل لم تتم
وان فاعل الفعل المذكور قد يكون قابلا لخصا بالنسبة الى ذلك الفعل كما
في مات مونا واطال الغلام طولاً فالظن ان يقال انه ليس مفعولا بحسب النسخة
كما قبله الفراء بل هو مفعول بحسب الاصطلاح وهو اسم قرن بفعله لفاثرة
لم يستدل به ذلك الفعل وتعلوه تعلقا مخصوصا وانما وصفه بكونه مطلقا لغيره عن
القول الذي قيل بهما غير منجز لا يخفى انه لا يظهر وجه التسمية ولا التقيد بالثبوت
فلا دلالة ان يتم الاختيار الشق الاول فنقول ان للمفعول المطلق هو المحل اصل المصدر
لا المصدر نفسه فاصرا للسيد الشريف قد تقرر في حواش الفريدار ان اصل المصدر والفعل
على الاثر في المفعول المطلق بضرره من المباحة وندم البذر من لا يخرج بين الفعل
للمصدر وصيغة للمفعول اخو من الفعل القوي لانه هو المصدر لا اثر ان كان او لا
يعني بكونه مفعولا الا انه اصل مصدر الفعل المذكور وقد يشير اليه لانه قدس من حيث
يقول للارد بفعل الفاعل او قول ليعمل الفاعل الا ان وجه التسمية في المفعول
في الاشياء التي هي محل العمل في المفعول في المفعول في المفعول في المفعول في المفعول
المستثنى هو المفعول بشرط ان حوجه كذا في اثره والتخفيف في التسمية انتهى

الاول ان الفعل نسبة بين الفاعل والمفعول والنسبة لا تكون بين احد
المتشين والثاني ان المصدر يكون محلا لاذك الفعل فيكون مفعولا به لا مفعولا
حقيقة وان لذلك الفعل مصدر فيكون مفعولا لفعل آخر وهكذا قيل لم تتم
وان فاعل الفعل المذكور قد يكون قابلا لخصا بالنسبة الى ذلك الفعل كما
في مات مونا واطال الغلام طولاً فالظن ان يقال انه ليس مفعولا بحسب النسخة
كما قبله الفراء بل هو مفعول بحسب الاصطلاح وهو اسم قرن بفعله لفاثرة
لم يستدل به ذلك الفعل وتعلوه تعلقا مخصوصا وانما وصفه بكونه مطلقا لغيره عن
القول الذي قيل بهما غير منجز لا يخفى انه لا يظهر وجه التسمية ولا التقيد بالثبوت
فلا دلالة ان يتم الاختيار الشق الاول فنقول ان للمفعول المطلق هو المحل اصل المصدر
لا المصدر نفسه فاصرا للسيد الشريف قد تقرر في حواش الفريدار ان اصل المصدر والفعل
على الاثر في المفعول المطلق بضرره من المباحة وندم البذر من لا يخرج بين الفعل
للمصدر وصيغة للمفعول اخو من الفعل القوي لانه هو المصدر لا اثر ان كان او لا
يعني بكونه مفعولا الا انه اصل مصدر الفعل المذكور وقد يشير اليه لانه قدس من حيث
يقول للارد بفعل الفاعل او قول ليعمل الفاعل الا ان وجه التسمية في المفعول
في الاشياء التي هي محل العمل في المفعول في المفعول في المفعول في المفعول
المستثنى هو المفعول بشرط ان حوجه كذا في اثره والتخفيف في التسمية انتهى

الاول ان الفعل نسبة بين الفاعل والمفعول والنسبة لا تكون بين احد
المتشين والثاني ان المصدر يكون محلا لاذك الفعل فيكون مفعولا به لا مفعولا
حقيقة وان لذلك الفعل مصدر فيكون مفعولا لفعل آخر وهكذا قيل لم تتم
وان فاعل الفعل المذكور قد يكون قابلا لخصا بالنسبة الى ذلك الفعل كما
في مات مونا واطال الغلام طولاً فالظن ان يقال انه ليس مفعولا بحسب النسخة
كما قبله الفراء بل هو مفعول بحسب الاصطلاح وهو اسم قرن بفعله لفاثرة
لم يستدل به ذلك الفعل وتعلوه تعلقا مخصوصا وانما وصفه بكونه مطلقا لغيره عن
القول الذي قيل بهما غير منجز لا يخفى انه لا يظهر وجه التسمية ولا التقيد بالثبوت
فلا دلالة ان يتم الاختيار الشق الاول فنقول ان للمفعول المطلق هو المحل اصل المصدر
لا المصدر نفسه فاصرا للسيد الشريف قد تقرر في حواش الفريدار ان اصل المصدر والفعل
على الاثر في المفعول المطلق بضرره من المباحة وندم البذر من لا يخرج بين الفعل
للمصدر وصيغة للمفعول اخو من الفعل القوي لانه هو المصدر لا اثر ان كان او لا
يعني بكونه مفعولا الا انه اصل مصدر الفعل المذكور وقد يشير اليه لانه قدس من حيث
يقول للارد بفعل الفاعل او قول ليعمل الفاعل الا ان وجه التسمية في المفعول
في الاشياء التي هي محل العمل في المفعول في المفعول في المفعول في المفعول
المستثنى هو المفعول بشرط ان حوجه كذا في اثره والتخفيف في التسمية انتهى

ولا يستدرك ان يتم ان المفعول ما يتعلق به الفعل او لا بالذات والحال ليست كذلك لان
تعلقها به بواسطة ادائها بصفة لحياء فاعله اوصفوه وكن المستثنى لان تعلقيه
بواسطة انه يخرج عن امر يقع معموله على سبيل الاتفاق ومن ههنا يخرج من تعلق
المفاعيل بالفعل بالذات وتعلقها بها بواسطة يظهر توجه جعل التصب في المفاعيل
اصلا ومن ههنا قول فانه لا يصح اطلاق صيغة المفعول عليها اي لا يصح اطلاق
المفعول القوي عليها فلا ياتي في اطلاق المفعول العربي علم الخمسة ان قلت من ضرر
صدرف المقيد صدرف المطلق فكيف يصح القول بصدق المقيد امتناع صدرف
المطلق فلنا مطلق هذا المقيد استمعني تيمناه وله وفيه وسعه لا المفعول كما في
زيد حسن الغلام قال اسم فاعله فاعل فعل حقيقة او كما في دخل فيه ضرب ضربا
على صيغة المجهول قوله بحيث يصح اسناده اليه اي على تقدير ان كان مشبها
اوسواء كان بطريق النفي او الاثبات فلا يبطل الطرح بمثل ما ضربت ضربا بشد يد قوله
لان يكون مؤثرا فيه كما ذهب اليه بعضهم فيشكل عليه دخول لامثلة الآية
قوله وانما زيد لفظ الاسم قيل انما زيد يخرج ضربت الثاني في ضربت ضربت
لانهم شئ فعله المتكلم ثم اعترض عليه بانه لا حاجة الى ذكر الاسم لانه ذكر احوال الاسم
فالوجه الاصل ان كان في قوله اسم فاعله بانه ان اراد فعل ضربت قوله والتكليم اتيه عليه ان
الذكر المتداول لقول بل يحق بل فاعله اصطلاحا وهو الملام ذكر دخوله فاعله لم يتجه الاختار
بقوله لانه لو سلم التساوي في فعله بقرانه مفعول اسم فلا يخرج به وان اراد فعل
الاسم كانه كل كانه موصوفته بالوضع ليس بقرانه فاعله واذا اراد بهما فاعله فاعله فاعله

في قوله لا يستدرك ان يتم ان المفعول ما يتعلق به الفعل او لا بالذات والحال ليست كذلك لان
تعلقها به بواسطة ادائها بصفة لحياء فاعله اوصفوه وكن المستثنى لان تعلقيه
بواسطة انه يخرج عن امر يقع معموله على سبيل الاتفاق ومن ههنا يخرج من تعلق
المفاعيل بالفعل بالذات وتعلقها بها بواسطة يظهر توجه جعل التصب في المفاعيل
اصلا ومن ههنا قول فانه لا يصح اطلاق صيغة المفعول عليها اي لا يصح اطلاق
المفعول القوي عليها فلا ياتي في اطلاق المفعول العربي علم الخمسة ان قلت من ضرر
صدرف المقيد صدرف المطلق فكيف يصح القول بصدق المقيد امتناع صدرف
المطلق فلنا مطلق هذا المقيد استمعني تيمناه وله وفيه وسعه لا المفعول كما في
زيد حسن الغلام قال اسم فاعله فاعل فعل حقيقة او كما في دخل فيه ضرب ضربا
على صيغة المجهول قوله بحيث يصح اسناده اليه اي على تقدير ان كان مشبها
اوسواء كان بطريق النفي او الاثبات فلا يبطل الطرح بمثل ما ضربت ضربا بشد يد قوله
لان يكون مؤثرا فيه كما ذهب اليه بعضهم فيشكل عليه دخول لامثلة الآية
قوله وانما زيد لفظ الاسم قيل انما زيد يخرج ضربت الثاني في ضربت ضربت
لانهم شئ فعله المتكلم ثم اعترض عليه بانه لا حاجة الى ذكر الاسم لانه ذكر احوال الاسم
فالوجه الاصل ان كان في قوله اسم فاعله بانه ان اراد فعل ضربت قوله والتكليم اتيه عليه ان
الذكر المتداول لقول بل يحق بل فاعله اصطلاحا وهو الملام ذكر دخوله فاعله لم يتجه الاختار
بقوله لانه لو سلم التساوي في فعله بقرانه مفعول اسم فلا يخرج به وان اراد فعل
الاسم كانه كل كانه موصوفته بالوضع ليس بقرانه فاعله واذا اراد بهما فاعله فاعله فاعله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

صريح الفعل وعدم المفعول الدال عليه ولهذا المعنى اعني لزيادة المبالغة رفعوا
بعض المصادر التي يجب حذف عاملها نحو الحمد وسلام عليك قوله فانه لو
اليد نفية اه ذلك لقوات المحصر الذي قصد به وجب الحذف ولكن الحال اذا كان
مشبه بكن لم يكن بعدني قال دحي قل جففة لثقي ولا طهران يقال صفة كل
من نفى ومعنى نفى قال على احمد بن ابي شوشة ابتداء بالعامل قال الشيخ الرضوي
دحول النفي على الاسير ليس شرط الجواز ان يكون في نحو ما كان زيد لا سير
او ما وجدك لا سير البريد ان تصاب المصدر على انه مفعول مطلق
كما جاز ان يكون منصوبا كان وتخييل فالشرط ان يكون ناصبه خبرا
نحو لا يكون هو ان المصدر خبر عنه قال لا يكون خبر عنه بلا
ناويل مسالفة قوله لا لو كان خبر عنه اه ان ذلك هو ليس مفعولا بل هو مرفوع قلنا
المفعول قد يكون مرفوعا ان قلت فينوت قائلة يدري علم الاخرات تتبين
اذ العين موضع الرفع والنصب لا نفوت ولا يخفى انه لو تميز الشرط والمصدر
كما اعتبرها بعضهم لسار عن تلك الشبهة لكن ما ذكره قدس سره السب
بالمقام قوله كاي في موضع الخبر لا يخفى ان العبارة لا تعيد هذا القيد
الكل قوله بحركت الدرك شكته شدن قوله ونابهم من الضابط لا يخفى ان
قد شكتان نحو ما زيد لا سير ليس ارم يدعي ان كان الخبر رجاء قال لا سير البريد لا
بلا قال ومنها لو لم تفصيلا انا ورجاء الفعل هو ان لا ياله الحرف المشبهة على

[illegible]

لقلت ومن المصلح منكم مطلقا لقلت يار تليخ فالقول للناسيب يار تليخ

الحمد لله الذي جعلنا من هذه الدنيا داراً للعبادة والذكر

انجمنه المشاوره و دوله پيغمبر خاتم النبينا - محمد - صلى الله عليه و آله و سلم

قوله يَحْتَلِ الذي ذهب المصنفون في بنوات حسن التقابل لأن الإلزام في تأكيد النفي مشتمل

وما احب الله الا ان يعرض عن الطر ويحيا بالراحا كقوله ١١٢ قد مررنا على هذا الموضع

١٠٠

قوله أصله لا ألبى من التلبية لأنها مأخوذة من لبيك قوله محرف الفعلية كل ذلك

لنفذ الحو بالسرعة من التلثة فذ عولمت ١٦ المام بهم متاه قوله ونحيا

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے دوستوں سے مل کر ان کے ساتھ بیٹھ کر کچھ دیر بیٹھا اور پھر اٹھ کر اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا۔

اصله ابا وهو مفرد اضعف الى الضم فقلب الفاء واو كلاري وليس في لسانه

مضافاً إلى المظهر **المفعول به** قال المصنف **الاسم** به كونه **أفعلاً** أو **تعلوقاً** وذلك

١٠٠

ان يقول يفعله انما الفعل به او الصيغة وقيل انه سلب بوجود الفعل في محل

اسماء جو الحال قولہ اور یہ کہ ای کا اسم و لک انقوال حاجۃ الیہ کہ ہم محزون

$\Delta \text{H}_{\text{f}}^{\circ}(\text{H}_2\text{O}) = -285.8 \text{ kJ/mol}$

صفات المدلولات المطابقة لـ **د** والها **ك** مدلولية مناسبة لـ **د**

اسماء الاستمرام مثالاً قد تكون مفعولاً به وليس وقوع الفعل عليه مفعولاً

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

والولاية الطائفة بل منصفات مدلولات التسمية قوله المراد بفتح ع

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ كَانَ كَلَمًا وَبُحْرَانًا

کتابخانه عمومی

الحال والاحوال

وَلَا تَقْنَعُوا بِالْعَمَلِ وَلَا تَسْتَوْدِعُوا فِي الْأَرْضِ مَالَكُمْ لَا بَأْسَ بِكُمْ بِهِ وَإِنَّ إِلَىٰ رَبِّكُمُ الْحَصْرَ

بالله والحمد لله رب العالمين

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

٣٦٨

قلت ومن المصلح مفعولاً مطلقاً قللت ما تلوح في القول للناسيب لمول
الحياة المتصورة لأن الحكم لا يظهر إلا في مفعول قال فيسمى هذا لا يثبت من المناخر
قول في محل الذي هو المصروف والحق بنوات حسن التقابل لأن الألف في تأكيد المنفعية
لا لا محل للمحرك لأن بصرف عن الطرف ويجعل الرجل كما قال قد مرر وعلم هذا ينبغي
قوله أصله الكا من التلبية لأنها مأخوذة من بك قول في الفعل كذا كذا
ليخرج الجيباً بسرعة من التلبية فيخرج الاستماع المأمور به حتى يتناهى قوله ويجوز
أصله لبا وهو مفرد اضيف إلى المضمرة قبل التلبية كاري وليس شيء لثباتها
مضاف إلى المظهر قال المفعول به قال المصنف باسمه لأنه أوقع الفعل به أو تعلوقه ولك
أن تقول يفعله إنك الفعل به أو الصيغة وقيل لأنه سلب لوجود الفعل لا المحل
اسمات جود الحال قوله ولم يذكر أي الاسم وإذا تقول لأجل أنه لا يجر
صفات المدلولات المطابقة لها والها كـ أذكر وفيه مناقشة لأن
اسماء الاستمهام مثلاً قد تكون مفعولاً به وليس وقوع الفعل عليها من صفات
مدلولاتها المطابقة بل من صفات مدلولاتها التسمية قوله والمراد بوقوع فعل
الاسم

١١١

الفاعل عليه تعلقه به تعلقا او ابتداء والمراد تعلقه به او لا يخرج من الحال والتقدير المستقيم
قال المصم المراد بوضع فعل الفاعل عليه تعلقه به بحيث لا يعقل الا به ولا يخفى
ان خبره الثلاثة ظاهر كمال ينقض الخبر في خبر وفي اشتراك زيد وعمر
لان نسبة الاشتراك اليهما السناد والاسناد لا يسمي تعلقا ولو سلم المراد التعلق
بغير الفاعل وعمر فاعل حقيقة وان لم يسم فاعلا لفظا واما قولك ضارب زيد
عمر فلا يسم عمر فاعل حقيقة فاعلية بل تصدح به مفعولية اعني تعلق الفعل
من حيث الوقوع **قوله** ولا يقولون في مرت بزيلا لا لا يسم اخرجه لانه مفعول
لا نأقول لان سلم انه مفعول به مطلقا اصله مفعول به هو مفعول به بواسطة
حرف البحر وكلامنا في المطلق وقد صرح بذلك الشيخ رضي **قوله** فان المفعول
المطلق عين فعله في المثال **قوله** فخرجه به مثل زيد مصر بزيلا لا يخرج وجهه
بل ذلك القيد اذ في محبة اخراجه **قوله** فلا يراد فعل المولى فنظر الى انه مفعول به لكنه حرم
قال ان يتقدم المفعول بالاسماء المفاعيل هو المفعول معه مراعاة اصل الواو فانها
في الاصل للاعطف مضمر بها **قوله** الام **قوله** واما وجوب كونه تفعيلا وكذا فيما اذا كان

الاجز الاول ان لا يكون مفعول به كونه ولو لم يكن مفعول به المسمى فاعله وانما في المفعول به اسم تعريفه لكل مفعول به فاعله
فيكون المفعول به كونه ولو لم يكن مفعول به المسمى فاعله وانما في المفعول به اسم تعريفه لكل مفعول به فاعله
فيكون المفعول به كونه ولو لم يكن مفعول به المسمى فاعله وانما في المفعول به اسم تعريفه لكل مفعول به فاعله

الفاعل عليه تعلقه به تعلقا او ابتداء والمراد تعلقه به او لا يخرج من الحال والتقدير المستقيم
قال المصم المراد بوضع فعل الفاعل عليه تعلقه به بحيث لا يعقل الا به ولا يخفى
ان خبره الثلاثة ظاهر كمال ينقض الخبر في خبر وفي اشتراك زيد وعمر
لان نسبة الاشتراك اليهما السناد والاسناد لا يسمي تعلقا ولو سلم المراد التعلق
بغير الفاعل وعمر فاعل حقيقة وان لم يسم فاعلا لفظا واما قولك ضارب زيد
عمر فلا يسم عمر فاعل حقيقة فاعلية بل تصدح به مفعولية اعني تعلق الفعل
من حيث الوقوع **قوله** ولا يقولون في مرت بزيلا لا لا يسم اخرجه لانه مفعول
لا نأقول لان سلم انه مفعول به مطلقا اصله مفعول به هو مفعول به بواسطة
حرف البحر وكلامنا في المطلق وقد صرح بذلك الشيخ رضي **قوله** فان المفعول
المطلق عين فعله في المثال **قوله** فخرجه به مثل زيد مصر بزيلا لا يخرج وجهه
بل ذلك القيد اذ في محبة اخراجه **قوله** فلا يراد فعل المولى فنظر الى انه مفعول به لكنه حرم
قال ان يتقدم المفعول بالاسماء المفاعيل هو المفعول معه مراعاة اصل الواو فانها
في الاصل للاعطف مضمر بها **قوله** الام **قوله** واما وجوب كونه تفعيلا وكذا فيما اذا كان

[illegible]

من الاموال الفاء التي في جواب اما ولو يكن له منصوب سواء كقولنا نعم فاما اليه قيل
 فغير قوله كوقوعه في حيران وكوقوع فعله مؤكدا بالنون لان تقديمه دليل في
 ظاهر الامر على ان الفعل غير صحيح وتوكيد الفعل مؤنث بكونه ههنا فيقضي ان
 في اللفظ قوله شخصه بها بالذكرة وذكر المحيوتون ذكر العدد لا يقتضي المحصر قوله
 لو جوب الخوف في باب الاغراء اشار قدس سره في الحاشية الى تعريف الامور
 الاربعة بامثلتها حيث قال نحو اذا اخذك اى لومه ونحو اعجل الله العمل
 نحو انا ان يبد الفاسق الخبيث ونحو مرت بزبد المسكين قال نحو امر او
 نفسه الواو اما للعطف ومعناه الحث على الفاعل عن نفسه واما معنى من
 قصير وراى ولسانه عنه قوله واقصر واخير الكرم اى ما انت فيه القرينة على تقدير
 الفعل لك اذا نسيت عن شئ حيى بما لا يهين عنه بل هو ما يؤمر به انك الزهني الى
 نحو اقصر رايته وما يغير هذا المعنى وليست هذه ضابطة لوجوب الحذف لجوان
 ذكر الفعل معها وانما يجب اذا ترك الفعل في جسيم الاستعالات نحو حسبك خيرا لك
 اى حسبك ما فعلت من هذا الامر وايت خيرا لك ودر اريد او سمع لك اى تحم
 واقصر مكانا او سمع لك ومن هذا القبيل عند الزمخشري انه امر اقصا اى سطا
 واما عند سيبويه فلا بد له سمع ذكر اقصا اذا عرفت ذلك القول بوجوب الحذف والاكسبة
 الكريمة غير ظاهر وغاية التوجيه ما قاله العلامة التفتازاني في كلامه من انه ليس له من
 حيث انما قرأ الاستعمال واحد بالقياس الى مخاطبة معين وهي بهذا الاحتياط
 لا يمكن ذكر فعلها لكن الظاهر ان مثل هذه الحيثية لا يستدعي وجوب حذف
 امر قال وسمعتك مثل على مثال قوله اهلا لا اجانباء كل جاز ان يكون صفة
 مكان جاز ان يكون المراد اهل الشخص مقابلة الاجانب جمع لا جنس وكنان
 فتليت اهلا واقاربك قوله وطيت الوطى كقوتن راه قال قدس سره

[illegible][illegible]

الاسمية واذا ثبت انه كانت اسمية حكما ومبني لزم بناؤه **قال** **اليزيد** **وازيد** وان قيل العلم اذا بني او جمع لزم فيه اللام بدلا عن تعريفه الزائل بالتكيد كيف يعبر هذا التلا كان اجيب بان لفظة باقائمة مقام اللام **قال** **ويخفض** **خص** لفظة بالاستغناء **قوله** وهي لام التخصيص معتد به لا دعوى المقدر لضعفه بالاضمار **قوله** دلالة على انه مخصوص هذه الدلالة لا بد ان تكون لام تعني به وذلك الامر المعنوي به يجوز ان يكونا غائبة او تجزا او تهديدا الى غير ذلك لكن لم تقع تلك الدلالة حالة النداء الامم احد **الثالثة** **قوله** **لئلا** **يلبس** بالمستغاث له اللام في المستغاث له متعلقة بها تعلقي به لام المستغاث وقد يستعمل المستغاث له بمن نحويا لكنه من الفرق وهو متعلق بمادل عليه فاقبله من الكلام الى استغث بالله من الفرق **قوله** لان علة بناءه ان قيل دخول الجار على غير المنصرف لا يوجب صرفه فكيف يوجب اعراب المبنى اجيب بان علة بناءه في غاية الضعف وبانه بدخول اللام صار بعيدا عما هو مزار الشبهة وهو با وخارجا عما هو ادوية ان المبدل ينبي مع بعده وان الاخر ادهم في مقابلة الاضافة لان مقابلة التركيب ولا يجعل ان يجاب عنه بان حرف النداء واللام اذا جمعا كانت الثقلية اللام لقربها كما في تنازع الفعلين **قوله** واجيب بان الخ او بان قوله مثل يا عبد الله الخ من تمة القاصدة وقد يجاب عن لام التمهيد ايضا بانه قليل **قال** ولا لام **قال** التحليل لان اللام بدل من الزيادة في اخبر بان لا يفتى ان يكون المعطوف اليه جواب عن الاخر غير المعطوف عليه بل المشاركة في اصل الجواب **قوله**

الاسمية واذا ثبت انه كانت اسمية حكما ومبني لزم بناؤه **قال** **اليزيد** **وازيد** وان قيل العلم اذا بني او جمع لزم فيه اللام بدلا عن تعريفه الزائل بالتكيد كيف يعبر هذا التلا كان اجيب بان لفظة باقائمة مقام اللام **قال** **ويخفض** **خص** لفظة بالاستغناء **قوله** وهي لام التخصيص معتد به لا دعوى المقدر لضعفه بالاضمار **قوله** دلالة على انه مخصوص هذه الدلالة لا بد ان تكون لام تعني به وذلك الامر المعنوي به يجوز ان يكونا غائبة او تجزا او تهديدا الى غير ذلك لكن لم تقع تلك الدلالة حالة النداء الامم احد **الثالثة** **قوله** **لئلا** **يلبس** بالمستغاث له اللام في المستغاث له متعلقة بها تعلقي به لام المستغاث وقد يستعمل المستغاث له بمن نحويا لكنه من الفرق وهو متعلق بمادل عليه فاقبله من الكلام الى استغث بالله من الفرق **قوله** لان علة بناءه ان قيل دخول الجار على غير المنصرف لا يوجب صرفه فكيف يوجب اعراب المبنى اجيب بان علة بناءه في غاية الضعف وبانه بدخول اللام صار بعيدا عما هو مزار الشبهة وهو با وخارجا عما هو ادوية ان المبدل ينبي مع بعده وان الاخر ادهم في مقابلة الاضافة لان مقابلة التركيب ولا يجعل ان يجاب عنه بان حرف النداء واللام اذا جمعا كانت الثقلية اللام لقربها كما في تنازع الفعلين **قوله** واجيب بان الخ او بان قوله مثل يا عبد الله الخ من تمة القاصدة وقد يجاب عن لام التمهيد ايضا بانه قليل **قال** ولا لام **قال** التحليل لان اللام بدل من الزيادة في اخبر بان لا يفتى ان يكون المعطوف اليه جواب عن الاخر غير المعطوف عليه بل المشاركة في اصل الجواب **قوله**

قوله لان توابع المندى العرب غير البدل والمعطوف الا في حكمها **قوله** تابعة للفظه
 فقط سواء كان منصوبا او مجرورا نحو يا زيدا وعمر ولم يتجملوا على محله النصب بجا
 في عجيبي ضرب زيد وعمر **قوله** وقيدنا المبني بكونه على ما يرفع به هذا القيد
 مستغنى عن الحكم فان الرفع لا يتصور في تابع المستغاث بالكاف قيل ولكن لا يتصور الرفع
 في توابع العلم الموصوف بآين اذا كان مفتوحا واث ان تقول ان اللام في المبني
 للغير الى ما فهم من قوله وينبى على ما يرفع به فلا حاجة الى التقييد **قوله** او
 مشبهها بالمضاف الظاهره لا تخفى **قوله** في المرفوع الى هذا التعديل لانه مفرغ حقيقة
 لانه ليس بمضاف لعدم في نواحيه عنه يحتاج الى تحلل كما اشير اليه **قوله** فانها
 لما انتفت فيهما الا فاعتبر حكم المرفوع ليتحقق العلم بالشبه بالمرفوع كما تحقق العلم بالشبه
 بالاضافة اذا كانتا منادى **قوله** وباريد الحسن وجهه وهاهنا العشر ورجلا
قوله المعطوف **قوله** في المرفوع التاكيد للفظه وذل لان الثاني غير الاول والفظا
 ومعنى كاجز في المندى بالاشير كما بالاشير **قوله** نحو يا زيدا زيد نصرا والتاكيد في جعل **قوله**
 ذلك بلا جعل سيلويه اياه عطف بيان نظرا لهما في غير الاول ولا في غير الاول اذا وصفت
قوله واذا وصفت

قوله واذا وصفت او عطوف على مقدس في اواخر المصنف الثاني ١٢

قوله لان توابع المندى العرب غير البدل والمعطوف الا في حكمها قوله تابعة للفظه فقط سواء كان منصوبا او مجرورا نحو يا زيدا وعمر ولم يتجملوا على محله النصب بجا في عجيبي ضرب زيد وعمر قوله وقيدنا المبني بكونه على ما يرفع به هذا القيد مستغنى عن الحكم فان الرفع لا يتصور في تابع المستغاث بالكاف قيل ولكن لا يتصور الرفع في توابع العلم الموصوف بآين اذا كان مفتوحا واث ان تقول ان اللام في المبني للغير الى ما فهم من قوله وينبى على ما يرفع به فلا حاجة الى التقييد قوله او مشبهها بالمضاف الظاهره لا تخفى قوله في المرفوع الى هذا التعديل لانه مفرغ حقيقة لانه ليس بمضاف لعدم في نواحيه عنه يحتاج الى تحلل كما اشير اليه قوله فانها لما انتفت فيهما الا فاعتبر حكم المرفوع ليتحقق العلم بالشبه بالمرفوع كما تحقق العلم بالشبه بالاضافة اذا كانتا منادى قوله وباريد الحسن وجهه وهاهنا العشر ورجلا قوله المعطوف قوله في المرفوع التاكيد للفظه وذل لان الثاني غير الاول والفظا ومعنى كاجز في المندى بالاشير كما بالاشير قوله نحو يا زيدا زيد نصرا والتاكيد في جعل قوله ذلك بلا جعل سيلويه اياه عطف بيان نظرا لهما في غير الاول ولا في غير الاول اذا وصفت قوله واذا وصفت

قوله لا يوصف به قال والصفة قال الاصمعي لا يوصف المندى المصوم
الشبه بالضم والرفع العالم وانصبا فيه في مثل يانيدا العالم على الاحتصاص
فيه انه لا يلزم من الشبه التماز في جميع الاحكام قال وعطف البيان في الشبه
الارض الى انه بدل تحكي حكما ليدل عنده قال المعطوف يحذف الممتنع دخول اعليه
المعقول والمعطوف المعروف باللام معرته انحصار لشعره فانم لاستقلال هو افتداه
دخول باعليه وليخرج عنه نحو الجهر والله تعين الرفع قال ترتب ولا يتبع الصفة
كان في لا اجل ظريف لان التمتع وجه الى الصفة دون النداء والرافع هو محتر
النداء لشبهها بالرافع في كون اتركل عارضا مطردا ليرتبط بهذا الشبه في
المندى لكان البناء قول الطر والمقدر ميثاقه وهاهنا فان ضمته في تقديرية
مقرضة كما ذهب اليه الشيخ الرضا لا طهر ان يقان فهو ضم محلي لان معرطه
مع بالووقم موقعه لضمه كان له نصبا محليا كاضافا لووقم موقعه كاضافا
قوله والمعطوف الممتنع دخول اعليه يعر ان اللفظ للعد والجار والمجرور متعلقون
بمختار قوله محو الصب كالمزاج لا اختيار الحكم بالاولوية قوله لان المعطوف
لمح نظر ابو عمر الى جانب اللفظ ونظر الخليل الى جانب المعنى واستقلاله
فجعله مرفوعا تنبيه على الاستقلال ان قلت ينبغي ان يختار الرفع اذا كان

قوله لا يوصف به قال والصفة قال الاصمعي لا يوصف المندى المصوم
الشبه بالضم والرفع العالم وانصبا فيه في مثل يانيدا العالم على الاحتصاص
فيه انه لا يلزم من الشبه التماز في جميع الاحكام قال وعطف البيان في الشبه
الارض الى انه بدل تحكي حكما ليدل عنده قال المعطوف يحذف الممتنع دخول اعليه
المعقول والمعطوف المعروف باللام معرته انحصار لشعره فانم لاستقلال هو افتداه
دخول باعليه وليخرج عنه نحو الجهر والله تعين الرفع قال ترتب ولا يتبع الصفة
كان في لا اجل ظريف لان التمتع وجه الى الصفة دون النداء والرافع هو محتر
النداء لشبهها بالرافع في كون اتركل عارضا مطردا ليرتبط بهذا الشبه في
المندى لكان البناء قول الطر والمقدر ميثاقه وهاهنا فان ضمته في تقديرية
مقرضة كما ذهب اليه الشيخ الرضا لا طهر ان يقان فهو ضم محلي لان معرطه
مع بالووقم موقعه لضمه كان له نصبا محليا كاضافا لووقم موقعه كاضافا
قوله والمعطوف الممتنع دخول اعليه يعر ان اللفظ للعد والجار والمجرور متعلقون
بمختار قوله محو الصب كالمزاج لا اختيار الحكم بالاولوية قوله لان المعطوف
لمح نظر ابو عمر الى جانب اللفظ ونظر الخليل الى جانب المعنى واستقلاله
فجعله مرفوعا تنبيه على الاستقلال ان قلت ينبغي ان يختار الرفع اذا كان

قوله لا يوصف به قال والصفة قال الاصمعي لا يوصف المندى المصوم
الشبه بالضم والرفع العالم وانصبا فيه في مثل يانيدا العالم على الاحتصاص
فيه انه لا يلزم من الشبه التماز في جميع الاحكام قال وعطف البيان في الشبه
الارض الى انه بدل تحكي حكما ليدل عنده قال المعطوف يحذف الممتنع دخول اعليه
المعقول والمعطوف المعروف باللام معرته انحصار لشعره فانم لاستقلال هو افتداه
دخول باعليه وليخرج عنه نحو الجهر والله تعين الرفع قال ترتب ولا يتبع الصفة
كان في لا اجل ظريف لان التمتع وجه الى الصفة دون النداء والرافع هو محتر
النداء لشبهها بالرافع في كون اتركل عارضا مطردا ليرتبط بهذا الشبه في
المندى لكان البناء قول الطر والمقدر ميثاقه وهاهنا فان ضمته في تقديرية
مقرضة كما ذهب اليه الشيخ الرضا لا طهر ان يقان فهو ضم محلي لان معرطه
مع بالووقم موقعه لضمه كان له نصبا محليا كاضافا لووقم موقعه كاضافا
قوله والمعطوف الممتنع دخول اعليه يعر ان اللفظ للعد والجار والمجرور متعلقون
بمختار قوله محو الصب كالمزاج لا اختيار الحكم بالاولوية قوله لان المعطوف
لمح نظر ابو عمر الى جانب اللفظ ونظر الخليل الى جانب المعنى واستقلاله
فجعله مرفوعا تنبيه على الاستقلال ان قلت ينبغي ان يختار الرفع اذا كان

قوله لا يوصف به قال والصفة قال الاصمعي لا يوصف المندى المصوم
الشبه بالضم والرفع العالم وانصبا فيه في مثل يانيدا العالم على الاحتصاص
فيه انه لا يلزم من الشبه التماز في جميع الاحكام قال وعطف البيان في الشبه
الارض الى انه بدل تحكي حكما ليدل عنده قال المعطوف يحذف الممتنع دخول اعليه
المعقول والمعطوف المعروف باللام معرته انحصار لشعره فانم لاستقلال هو افتداه
دخول باعليه وليخرج عنه نحو الجهر والله تعين الرفع قال ترتب ولا يتبع الصفة
كان في لا اجل ظريف لان التمتع وجه الى الصفة دون النداء والرافع هو محتر
النداء لشبهها بالرافع في كون اتركل عارضا مطردا ليرتبط بهذا الشبه في
المندى لكان البناء قول الطر والمقدر ميثاقه وهاهنا فان ضمته في تقديرية
مقرضة كما ذهب اليه الشيخ الرضا لا طهر ان يقان فهو ضم محلي لان معرطه
مع بالووقم موقعه لضمه كان له نصبا محليا كاضافا لووقم موقعه كاضافا
قوله والمعطوف الممتنع دخول اعليه يعر ان اللفظ للعد والجار والمجرور متعلقون
بمختار قوله محو الصب كالمزاج لا اختيار الحكم بالاولوية قوله لان المعطوف
لمح نظر ابو عمر الى جانب اللفظ ونظر الخليل الى جانب المعنى واستقلاله
فجعله مرفوعا تنبيه على الاستقلال ان قلت ينبغي ان يختار الرفع اذا كان

الحق في قوله لا يتبع غير المضموع بعين هذا الوجه احيب بانه اراد التنبيه على الاستقلال مع
 رعاية الاستماع اللفظي ولا يتصور ذلك الا اذا كان المتبوع مضموعا قال كان
 كالحسن قال الشيخ رضي كلام المبركة يدل على انسيابية لانه قال ان كانت اللام
 في العلم اختزت مذهب التحليل لان الالف واللام لا معنى لهما فيه ولا يفيد التعريف
 بل يلحق لهما الوصفية الاصلية فكانه مجرد عنهما وان كانت اللام في التحليل اختزت
 مذهب ابي عمرو لان اللام اذن تفيد التعريف فليس الاسم كالمجرد انتهى ان قلت
 يجوز ان يراد بقوله كالحسن ما يشبهه في كونه علما اذا لم قلنا كالكلامه في شرحه
 ياتي عنه اذ خبره بما فسر به الشافعي قدس سره قوله اي كاسم الحسن في جواز نزع
 اللام عنه على ان كان او غير علم فدخل فيه الرجل وخبر عنه الصعق اذا اردت تحقيق
 الحال في صحة نزع اللام عن العلم وامتناعه فاعلم ان العلم ان لم يكن موضوعا مع
 اللام صح دخول اللام عليه ان كان في الاصل صفة كالحسن او مصدرا كالفصل
 وذلك لانه الوصفية وقصد مدر او مذهبها لانه غير مطرد اذ لا يصح ان يقال في
 حجر وعلى الحد والعلم كذلك ان كان اسم الله معني جنسي بقصد به مدر او مدر كالكلام
 والكلب ولا يخفى في جواز نزع اللام عن ذلك العلم وان كان موضوعا مع اللام
 لم يجوز نزع اللام عنه لانها كبعض حروف الكلمة وهو اقسام منها ما يكون في الاصل
 للجنس ثم ذكر استتماله لواحد بخصلة مختصة به من بين ذلك الجنس وجبان
 يكون مع كلام او اضافة لتفصيل الاختصاص وهو العلم الغالب الاتفاقي فهذا
 القسمة يتصور له معنى جنسي ثابت عرف ثبوته للمعنى العلم ومنها ما لا يتصور له معنى كالنثر والادب
 والعقوبات كالكواكب مختصة ومنها ما يتصور له ذلك لكنه لم يثبت كما في اعلام الاسبوع
 من الثلاثاء والاربعاء والخميس فانها لم تثبت بمعية الثالث والرابع والخامس و
 منها ما يتصور له ذلك ويثبت لكن لم يعرف ثبوته للمعنى العلم كالمشتري للكوكب

المتبوع غير المضموع بعين هذا الوجه احيب بانه اراد التنبيه على الاستقلال مع
 رعاية الاستماع اللفظي ولا يتصور ذلك الا اذا كان المتبوع مضموعا قال كان
 كالحسن قال الشيخ رضي كلام المبركة يدل على انسيابية لانه قال ان كانت اللام
 في العلم اختزت مذهب التحليل لان الالف واللام لا معنى لهما فيه ولا يفيد التعريف
 بل يلحق لهما الوصفية الاصلية فكانه مجرد عنهما وان كانت اللام في التحليل اختزت
 مذهب ابي عمرو لان اللام اذن تفيد التعريف فليس الاسم كالمجرد انتهى ان قلت
 يجوز ان يراد بقوله كالحسن ما يشبهه في كونه علما اذا لم قلنا كالكلامه في شرحه
 ياتي عنه اذ خبره بما فسر به الشافعي قدس سره قوله اي كاسم الحسن في جواز نزع
 اللام عنه على ان كان او غير علم فدخل فيه الرجل وخبر عنه الصعق اذا اردت تحقيق
 الحال في صحة نزع اللام عن العلم وامتناعه فاعلم ان العلم ان لم يكن موضوعا مع
 اللام صح دخول اللام عليه ان كان في الاصل صفة كالحسن او مصدرا كالفصل
 وذلك لانه الوصفية وقصد مدر او مذهبها لانه غير مطرد اذ لا يصح ان يقال في
 حجر وعلى الحد والعلم كذلك ان كان اسم الله معني جنسي بقصد به مدر او مدر كالكلام
 والكلب ولا يخفى في جواز نزع اللام عن ذلك العلم وان كان موضوعا مع اللام
 لم يجوز نزع اللام عنه لانها كبعض حروف الكلمة وهو اقسام منها ما يكون في الاصل
 للجنس ثم ذكر استتماله لواحد بخصلة مختصة به من بين ذلك الجنس وجبان
 يكون مع كلام او اضافة لتفصيل الاختصاص وهو العلم الغالب الاتفاقي فهذا
 القسمة يتصور له معنى جنسي ثابت عرف ثبوته للمعنى العلم ومنها ما لا يتصور له معنى كالنثر والادب
 والعقوبات كالكواكب مختصة ومنها ما يتصور له ذلك لكنه لم يثبت كما في اعلام الاسبوع
 من الثلاثاء والاربعاء والخميس فانها لم تثبت بمعية الثالث والرابع والخامس و
 منها ما يتصور له ذلك ويثبت لكن لم يعرف ثبوته للمعنى العلم كالمشتري للكوكب

قوله لا يتبع غير المضموع بعين هذا الوجه احيب بانه اراد التنبيه على الاستقلال مع
 رعاية الاستماع اللفظي ولا يتصور ذلك الا اذا كان المتبوع مضموعا قال كان
 كالحسن قال الشيخ رضي كلام المبركة يدل على انسيابية لانه قال ان كانت اللام
 في العلم اختزت مذهب التحليل لان الالف واللام لا معنى لهما فيه ولا يفيد التعريف
 بل يلحق لهما الوصفية الاصلية فكانه مجرد عنهما وان كانت اللام في التحليل اختزت
 مذهب ابي عمرو لان اللام اذن تفيد التعريف فليس الاسم كالمجرد انتهى ان قلت
 يجوز ان يراد بقوله كالحسن ما يشبهه في كونه علما اذا لم قلنا كالكلامه في شرحه
 ياتي عنه اذ خبره بما فسر به الشافعي قدس سره قوله اي كاسم الحسن في جواز نزع
 اللام عنه على ان كان او غير علم فدخل فيه الرجل وخبر عنه الصعق اذا اردت تحقيق
 الحال في صحة نزع اللام عن العلم وامتناعه فاعلم ان العلم ان لم يكن موضوعا مع
 اللام صح دخول اللام عليه ان كان في الاصل صفة كالحسن او مصدرا كالفصل
 وذلك لانه الوصفية وقصد مدر او مذهبها لانه غير مطرد اذ لا يصح ان يقال في
 حجر وعلى الحد والعلم كذلك ان كان اسم الله معني جنسي بقصد به مدر او مدر كالكلام
 والكلب ولا يخفى في جواز نزع اللام عن ذلك العلم وان كان موضوعا مع اللام
 لم يجوز نزع اللام عنه لانها كبعض حروف الكلمة وهو اقسام منها ما يكون في الاصل
 للجنس ثم ذكر استتماله لواحد بخصلة مختصة به من بين ذلك الجنس وجبان
 يكون مع كلام او اضافة لتفصيل الاختصاص وهو العلم الغالب الاتفاقي فهذا
 القسمة يتصور له معنى جنسي ثابت عرف ثبوته للمعنى العلم ومنها ما لا يتصور له معنى كالنثر والادب
 والعقوبات كالكواكب مختصة ومنها ما يتصور له ذلك لكنه لم يثبت كما في اعلام الاسبوع
 من الثلاثاء والاربعاء والخميس فانها لم تثبت بمعية الثالث والرابع والخامس و
 منها ما يتصور له ذلك ويثبت لكن لم يعرف ثبوته للمعنى العلم كالمشتري للكوكب

وقد يراد في قوله ما نحو الله وما كان يوصف الله عند سيبويه كما يوصف السماء
المقصود بالبناء على ما نحو ما قل يا نوح اناي يا كثير النوم ولا يقال رجل نوحان
نحو الله وما فطر السموات محمول عنده على نداء مستأنف قوله وعوضت اللام
عنها لهذا لا يجمع بينهما الا قليلا نحو قوله معاذ لا له ان يكون كظبية قوله
فلا يقال في سعة الكلام لا وقد يقال في غير الله قوله يسمعهم لاهه الكبار
بضم الكاف واللام الكبير قال خاصة اي خصصوا قوله من اجل انه اخبره وانت
بجوابه بالاصل عن قوله في قولهم في الغلاة ان اللان في اخره ايا كان تبغي ان شراني
دعابة ان تكسبها اياه قال في الخطاب لمن يصلح له هذا الخطاب قوله اي ان
اول ما فصل ذكر المنادي مضافا لذكر المضاف قبل ذكر المضاف اليه قوله اوصوا
ان الاول مفرد صيغة فاعلهم ايا ان الثاني مفرد فلا تكرر للاول بعينه واما على
غالب المحققين في قوله الصيغة اول قبل نص الثاني ليس على انه تأكيد لانه خرج عن العلمية
بالاخره وانما المقصود الى المضافين الفاعل المفرد وان المضاف اوضح من المفرد فلا يكون
غير الاول فلهذا كان الاول قطعية كان الثاني بدلا واذا كان مرادا كان الثاني عطفيان
قوله وتيسر الثاني تأكيد لفظي وانما سيجي بتأكيد المضاف بينه وبين المضاف اليه
لما لا يستلزم ريقاء الثاني بلامضاف اليه ولا بتثوين معوض عنه ولا بناء
على الضم فبان الفصل به بينهما في السعة لانه لما ذكر الاول بلفظه وخرجه
بلا تعبير صار الثاني كأنه هو الاول فكانه لا فصل الا ترى انك تقول ان ال

قوله في السعة وان لم يجر الفصل بين المضاف الى الثاني ضرورة وذلك الظرف عاصد في اللفظ

قوله في قوله ما نحو الله وما كان يوصف الله عند سيبويه كما يوصف السماء المقصود بالبناء على ما نحو ما قل يا نوح اناي يا كثير النوم ولا يقال رجل نوحان نحو الله وما فطر السموات محمول عنده على نداء مستأنف قوله وعوضت اللام عنها لهذا لا يجمع بينهما الا قليلا نحو قوله معاذ لا له ان يكون كظبية قوله فلا يقال في سعة الكلام لا وقد يقال في غير الله قوله يسمعهم لاهه الكبار بضم الكاف واللام الكبير قال خاصة اي خصصوا قوله من اجل انه اخبره وانت بجوابه بالاصل عن قوله في قولهم في الغلاة ان اللان في اخره ايا كان تبغي ان شراني دعابة ان تكسبها اياه قال في الخطاب لمن يصلح له هذا الخطاب قوله اي ان اول ما فصل ذكر المنادي مضافا لذكر المضاف قبل ذكر المضاف اليه قوله اوصوا ان الاول مفرد صيغة فاعلهم ايا ان الثاني مفرد فلا تكرر للاول بعينه واما على غالب المحققين في قوله الصيغة اول قبل نص الثاني ليس على انه تأكيد لانه خرج عن العلمية بالاخره وانما المقصود الى المضافين الفاعل المفرد وان المضاف اوضح من المفرد فلا يكون غير الاول فلهذا كان الاول قطعية كان الثاني بدلا واذا كان مرادا كان الثاني عطفيان قوله وتيسر الثاني تأكيد لفظي وانما سيجي بتأكيد المضاف بينه وبين المضاف اليه لما لا يستلزم ريقاء الثاني بلامضاف اليه ولا بتثوين معوض عنه ولا بناء على الضم فبان الفصل به بينهما في السعة لانه لما ذكر الاول بلفظه وخرجه بلا تعبير صار الثاني كأنه هو الاول فكانه لا فصل الا ترى انك تقول ان ال

قوله في السعة وان لم يجر الفصل بين المضاف الى الثاني ضرورة وذلك الظرف عاصد في اللفظ

الذي في حكم العرب انما قيد به لجوان النقص في ما ليس في حكم
العرب نحو ما ومن واما نحو يد فالخزف فيه شاذ والشاذ لا يعنونه
قول بلا علة موجبة انما قيد به لجوان النقص بالعلة الموجبة كما
قال واما بناء التائيد قد كثر الترخيف فيه ولهذا عول الخضر المرخم منه
في بعض المواضع معاملة المرخم اعني فتح التاء واذا وقف على ذلك المرخم الحق
ما حواه السكت فيقال في باطله باطله وذلك لانهم يلحقون هاء السكت
بالحرف ليست حركته حركة اعرابية ولا مشبهة بها وقليلا ما يوقف على السكو
وقد يعنى عن الهاء في الشعر لفظ الاطلاق نحو قفى قبل النرق يا ضبا عاقل
ان يادان قيل لا بد ان تكونا المعنى فخرج نحو عصب ص **قال** في حكم الواحدة صفة
ان يادان من قبيل فلان في السعادة **قول** في انهما قيدتا معا وان كان كل واحد
منهما المعنى **قال** معنى اخر ان يادان في مسلمان ومسلمين عليين وهاتان اليا داتان
سبعة اصناف يادان التثنية كما مر في يادان جمع المذكور السالم نحو مسلمون ومسلمون عليين
وز يادان جمع المؤنث السالم نحو مسلمات وز يادان نحو مران وعثمان وخراسان و
ياد النسبة وشبهها نحو كوفي وكسبي الف التائيد وهمزة الحاق مع كالف التي
قبلها **قول** لو كان اخره حرف صحيح اصله لم يقيد الشيخ الرضي به بل قيد بكونه غير
التائيد سميت **قال** كذا عليه ان يقول غير ياد التائيد ليخرج نحو سعادة فقل هو اليك النسبة
بينه وبين القبيل ولعمري ما وجه التصادق في اسماء وافترقهما في نصري في شقان

[illegible]

واما في قوله تعالى **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ** فانه
 يعني الذين هم ساهون عن صلاتهم اي غافلون عنها
 واما في قوله تعالى **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ** فانه
 يعني الذين هم ساهون عن صلاتهم اي غافلون عنها

سنة ١٢٠٠ هـ

قوله في حكم الصيغة كالمصالة اذ في صحة الجراء اعراب عليه يوافقه ما قيل من ان مثل
دلو وطى ملحق بالاسم الصيغة الجراء اعراب عليه قول او او ياء ساكنة احتراز
عن نحو كوي يلى و زنسقر جيل عطير السحاب مشريف على و ان مدرجهم اي مقطوع
شربا وهو ورق الرزح اذا طال الكبر حتى يحاذي فيه فيقطع قول جركه ما قبلها من
جنسها فخره نحو سنور وثاية نبت يتعلق بالشعر قوله فانه لا يحذف منه اطلاق
الاختصاص فانه يحذف الالف ايضا قوله لان نحو ثوب لم يحذف رياء ثابتون جازان
لانها غير تاء الواحد فكانا ليس جمع المذكر السالم كشود قوله امانى اول ايملا
كانت حلة الحذف والقسم الاول مغايرة لعله الحذف في الثاني كما ترى فصل هذا
التفصيل ولو قيل يحذف حرفان في ما قبل اخره مارة قوله بليت عن التقاليد في
لما شية التقاد صغار الغنم لم يقل الصرايح فقد يفتحين نوعان كوسفر يكون اداة
وياء زشت وى نقدة يكى يقال له كذا كقوله في خمسة عشرة كذا والآخر خمسة عشرة
واثنان عشر واثنى عشر واثنى عشر حذف عشر مع الالف والتاء
لان عشر بمزلة النون في اثنان قال المصنف
فيه نظر من جهة ان الثاني اسوره قوله يانسة وفي الوقف يتكسر
التاء هاء كالك لوسميت رجلا بمثلين ودرجت ووقفت قلت يا
سبله بالهاء قال نحو واحد في الحذف حرف واحد اى هذا في

قوله في حكم الصيغة كالمصالة اذ في صحة الجراء اعراب عليه يوافقه ما قيل من ان مثل
دلو وطى ملحق بالاسم الصيغة الجراء اعراب عليه قول او او ياء ساكنة احتراز
عن نحو كوي يلى و زنسقر جيل عطير السحاب مشريف على و ان مدرجهم اي مقطوع
شربا وهو ورق الرزح اذا طال الكبر حتى يحاذي فيه فيقطع قول جركه ما قبلها من
جنسها فخره نحو سنور وثاية نبت يتعلق بالشعر قوله فانه لا يحذف منه اطلاق
الاختصاص فانه يحذف الالف ايضا قوله لان نحو ثوب لم يحذف رياء ثابتون جازان
لانها غير تاء الواحد فكانا ليس جمع المذكر السالم كشود قوله امانى اول ايملا
كانت حلة الحذف والقسم الاول مغايرة لعله الحذف في الثاني كما ترى فصل هذا
التفصيل ولو قيل يحذف حرفان في ما قبل اخره مارة قوله بليت عن التقاليد في
لما شية التقاد صغار الغنم لم يقل الصرايح فقد يفتحين نوعان كوسفر يكون اداة
وياء زشت وى نقدة يكى يقال له كذا كقوله في خمسة عشرة كذا والآخر خمسة عشرة
واثنان عشر واثنى عشر واثنى عشر حذف عشر مع الالف والتاء
لان عشر بمزلة النون في اثنان قال المصنف
فيه نظر من جهة ان الثاني اسوره قوله يانسة وفي الوقف يتكسر
التاء هاء كالك لوسميت رجلا بمثلين ودرجت ووقفت قلت يا
سبله بالهاء قال نحو واحد في الحذف حرف واحد اى هذا في

قوله في حكم الصيغة كالمصالة اذ في صحة الجراء اعراب عليه يوافقه ما قيل من ان مثل
دلو وطى ملحق بالاسم الصيغة الجراء اعراب عليه قول او او ياء ساكنة احتراز
عن نحو كوي يلى و زنسقر جيل عطير السحاب مشريف على و ان مدرجهم اي مقطوع
شربا وهو ورق الرزح اذا طال الكبر حتى يحاذي فيه فيقطع قول جركه ما قبلها من
جنسها فخره نحو سنور وثاية نبت يتعلق بالشعر قوله فانه لا يحذف منه اطلاق
الاختصاص فانه يحذف الالف ايضا قوله لان نحو ثوب لم يحذف رياء ثابتون جازان
لانها غير تاء الواحد فكانا ليس جمع المذكر السالم كشود قوله امانى اول ايملا
كانت حلة الحذف والقسم الاول مغايرة لعله الحذف في الثاني كما ترى فصل هذا
التفصيل ولو قيل يحذف حرفان في ما قبل اخره مارة قوله بليت عن التقاليد في
لما شية التقاد صغار الغنم لم يقل الصرايح فقد يفتحين نوعان كوسفر يكون اداة
وياء زشت وى نقدة يكى يقال له كذا كقوله في خمسة عشرة كذا والآخر خمسة عشرة
واثنان عشر واثنى عشر واثنى عشر حذف عشر مع الالف والتاء
لان عشر بمزلة النون في اثنان قال المصنف
فيه نظر من جهة ان الثاني اسوره قوله يانسة وفي الوقف يتكسر
التاء هاء كالك لوسميت رجلا بمثلين ودرجت ووقفت قلت يا
سبله بالهاء قال نحو واحد في الحذف حرف واحد اى هذا في

الاسمية بقية الفاء تكون هذا الحذف كثير استمرار قلت اسماء لا تتجدد هي هو
 مستفاد من المضارع كامن كاسمية فلنا هذا اذا نظر الى افراد الحذف اما اذا
 نظر الى نفس الطبيعة وثبوت والشارع قد سره نظر الى الافراد كما هو المتبادر
 الى مناسبة المضارع لماضى لواقم جزاء في الشق السابق فقدر المضارع والفاء
 الجارية تدخل على المضارع المثبت قال وهو في حكم الثابت ان قيل بما يجعلون
 المحذوف في حكم الثابت اذا كان الحذف لعللة موجبة وليس المحذف ههنا
 لعللة موجبة فينبغي ان يجعل المحذوف فيه كالحذف في يرد دم اجيب بان
 الحذف ههنا لعللة قياسية مطردة تجعلوه كالحذف لعللة الموجبة
قوله فيبقى الحرف اه الا في مواضع منها اسماء الى الترخيم ما يوجب
 حذف حرف لين منه فيقال في علون وقاضون اعل في وقاضى منها اسم يبقى
 بعد المحذوف منه حرف اصل السكون كان مدغما في ذلك المحذوف
 وقيله الف نحو اسماء بكسر الهمزة او فتحة وهو ثبت فسيبوه
 يفتح الآخر وغيره يحجر الكسر ايضا وان لم يكن اصل السكون
 يرد الى اصل حركته ان لزم ساكنان نحو بالاد وان لم يلزم ساكنان فالنحاة
 يبقون الساكن على سكونه نحو يا عمرو والفراء يرد الى اصل حركته وهو الكسر
قال فيقال الفاء نصيحة اي اذا كان كذلك فيقر اعاطفة عطف الفعلية
 على الاسمية المؤولة بالفعلية كأنه قيل يجعل المندى ثابتا بجميع اجزاءه او الحروف ثابتا فيقر

قوله فيبقى الحرف اه الا في مواضع منها اسماء الى الترخيم ما يوجب حذف حرف لين منه فيقال في علون وقاضون اعل في وقاضى منها اسم يبقى بعد المحذوف منه حرف اصل السكون كان مدغما في ذلك المحذوف وقيله الف نحو اسماء بكسر الهمزة او فتحة وهو ثبت فسيبوه يفتح الآخر وغيره يحجر الكسر ايضا وان لم يكن اصل السكون يرد الى اصل حركته ان لزم ساكنان نحو بالاد وان لم يلزم ساكنان فالنحاة يبقون الساكن على سكونه نحو يا عمرو والفراء يرد الى اصل حركته وهو الكسر قال فيقال الفاء نصيحة اي اذا كان كذلك فيقر اعاطفة عطف الفعلية على الاسمية المؤولة بالفعلية كأنه قيل يجعل المندى ثابتا بجميع اجزاءه او الحروف ثابتا فيقر

قوله فيبقى الحرف اه الا في مواضع منها اسماء الى الترخيم ما يوجب حذف حرف لين منه فيقال في علون وقاضون اعل في وقاضى منها اسم يبقى بعد المحذوف منه حرف اصل السكون كان مدغما في ذلك المحذوف وقيله الف نحو اسماء بكسر الهمزة او فتحة وهو ثبت فسيبوه يفتح الآخر وغيره يحجر الكسر ايضا وان لم يكن اصل السكون يرد الى اصل حركته ان لزم ساكنان نحو بالاد وان لم يلزم ساكنان فالنحاة يبقون الساكن على سكونه نحو يا عمرو والفراء يرد الى اصل حركته وهو الكسر قال فيقال الفاء نصيحة اي اذا كان كذلك فيقر اعاطفة عطف الفعلية على الاسمية المؤولة بالفعلية كأنه قيل يجعل المندى ثابتا بجميع اجزاءه او الحروف ثابتا فيقر

حرف النداء قوله سواء كان مع بدل يعني ان جواز الحذف يحتمل ان يكون مع بدل
ولا لازم له مقاله الشيخ رضي من المصهر لم يذكر لفظ الله في الحذف منه المحذوف
منه لانه لا يحذف منه الا مع ابدال اليمين منه في اخره قال نحو يوسف عري وقيل
عري واعتز عليه بانه لو كان عربيا لمصرف اذ ليس فيه الا العلية وقد يدغم بانه
يجوز ان يكون معد لا عن يوسف بكسر السين قوله لفظ اي اذ وصف بكلام
فانها وان كانت اسم جنس متصرفا بالنداء الا ان المقصود بالنداء لما كان وصفه كما
تقدم وهو معرفة قبل النداء جازية قوله والمضاف الى اي معرفة عطفت عاقلة
الفاظي قوله الى صريحا او ادخل في الصياح قوله قالته امرأة امها القيس فلما
اصبحت اخذت منه الطلاق هو مثل في شدة طلب الشيء وقيل مثل استعماله في
قوله لا تلخص صاغت لا تلخص على تخصيص النفس من الورطة الشديدة قال واحرق
كما ان طرف خاموش يكون وجشمه يبين انك قد سررت فيكون قوله هي رقية اذا
سمعها تكثر بالارض فيلقى عليه ثوب فيصا كصا لا من تكبر وقد توضع من هو انفس
منه قوله والمعنى النعام اه قيل معناه ان ذكر الكمارى يكون طويل العنق فيراد
انخفض عنقك المصير فان اطول منك اغنافا وهي النعام قد اصابته قوله لا
قرا فلا يسجد ولا يتسجد الا لله في قوله نعم وزين لهم الشيطان اعمالهم فصد هم عن
السبيل فصد لا يهتدون الا ليسجد واو المعنى فهم لا يهتدون لا ب
يسجدوا ويحيون ان يقال انه بدل من السبيل اي فصد هم عن السجود
ولا ان كان على التقديرين ويجوز ان يقال انه بدل من اعمالهم اي زين
لهم الشيطان ان ليسجدوا وتعليل اي زين لهم الشيطان لتلايسجدوا و
فصد هم عن السبيل لتلايسجدوا قوله اي مفعول به او مطلقا وعلى
الاول يخرج تخصيص الاسم في قوله كل اسم بالمفعول به ولا لم يكن التعريف

الحذف من قوله سواء كان مع بدل يعني ان جواز الحذف يحتمل ان يكون مع بدل
ولا لازم له مقاله الشيخ رضي من المصهر لم يذكر لفظ الله في الحذف منه المحذوف
منه لانه لا يحذف منه الا مع ابدال اليمين منه في اخره قال نحو يوسف عري وقيل
عري واعتز عليه بانه لو كان عربيا لمصرف اذ ليس فيه الا العلية وقد يدغم بانه
يجوز ان يكون معد لا عن يوسف بكسر السين قوله لفظ اي اذ وصف بكلام
فانها وان كانت اسم جنس متصرفا بالنداء الا ان المقصود بالنداء لما كان وصفه كما
تقدم وهو معرفة قبل النداء جازية قوله والمضاف الى اي معرفة عطفت عاقلة
الفاظي قوله الى صريحا او ادخل في الصياح قوله قالته امرأة امها القيس فلما
اصبحت اخذت منه الطلاق هو مثل في شدة طلب الشيء وقيل مثل استعماله في
قوله لا تلخص صاغت لا تلخص على تخصيص النفس من الورطة الشديدة قال واحرق
كما ان طرف خاموش يكون وجشمه يبين انك قد سررت فيكون قوله هي رقية اذا
سمعها تكثر بالارض فيلقى عليه ثوب فيصا كصا لا من تكبر وقد توضع من هو انفس
منه قوله والمعنى النعام اه قيل معناه ان ذكر الكمارى يكون طويل العنق فيراد
انخفض عنقك المصير فان اطول منك اغنافا وهي النعام قد اصابته قوله لا
قرا فلا يسجد ولا يتسجد الا لله في قوله نعم وزين لهم الشيطان اعمالهم فصد هم عن
السبيل فصد لا يهتدون الا ليسجد واو المعنى فهم لا يهتدون لا ب
يسجدوا ويحيون ان يقال انه بدل من السبيل اي فصد هم عن السجود
ولا ان كان على التقديرين ويجوز ان يقال انه بدل من اعمالهم اي زين
لهم الشيطان ان ليسجدوا وتعليل اي زين لهم الشيطان لتلايسجدوا و
فصد هم عن السبيل لتلايسجدوا قوله اي مفعول به او مطلقا وعلى
الاول يخرج تخصيص الاسم في قوله كل اسم بالمفعول به ولا لم يكن التعريف

فان كان الاول من الاول لم يلزم قبله الفعل بالبدل قبله لعلقه بالبدل منه مع لزوم
الفصل بينهما بالجملة وان كان الاول بدل من الثاني لم يلزم تقدم التابع على المتبوع مع
لزوم الفصل بينهما بالجملة قوله في مظان الاضامه اقول قد مر في كتابنا في النسخ ان
يظن في احدى النسخ انه من قبيل الاختصار على شريطة التفسير وان لم يذكر منه في النسخ
قال في نسخة الرافعي ابتداءه لسأله من تكلف تقديره عامل قال بالابتداء لئلا يجر
ان زاعجه فعل كان ناصبه اذا نصب فعل ويشير الى وجه اختيار الرافعي قوله او قوله
ترجح خلاف الرافعي اذا برز تحججه تقوية بجانب النصب سواء كانت مع وجوبه او
اختياره على الرافعي ومساواته له وقيل القرينة بالمعجزة ثلاث القرينة الصحيحة
النصب موجودة في مثل يلزم ضرورة وان استفاء القرينة المطلقة يستلزم وجوب
الرفع لا اختياره لغيره لعل قوله عند عدم قرينة خلافه لاجل اختيار الرافعي
في هذا التقيد وفيه بعد قوله لسأله عن الحرف يعني الذي يحذف
الاصل ان قلت على تقدير الرفع ايضا يلزم خلاف اصل وهو كون الخبر جملة قلنا انه
كذا لك وقوع الجملة خبر اهون من حذفها لما فيه من حذف المسند المسند اليه
فيه انه يلزم خبره ومثل يلزم ضرورة عن هذه الضابطة وان دللنا على ان
تليها قال كما قال الشيخ الرافعي القرينة التي تجعل قرينة النصب تكون اقوى منها
شديتان فقط على ما ذكره واما ما اذا اللفاحاة قال مع غير الطلب ليعقل مع الخبر مع
انحصار الاشكال الى استفاء ما يوجب اختيار النصب والاول ان يقول ايضا
ومع عطف الجملة التي بعدها على فعلية او مع كونها جوابا بالجملة استغفامية
فعلية نحو اما ان يدرك اكرهته في جواب ايها اكرهت لان القرينة التي
تقوى بجانب النصب هي التماسك والنظام المذموم كودان قوله كالا وهو
النهى والدعاء لغير الطلب بها لانها اذا كانت مع غيرها كما استغفام
مع الطلب القول وذلك لكون بيان وجود قرينة تقوى النهى تاثيرا في بيان التقوى

فان كان الاول من الاول لم يلزم قبله الفعل بالبدل قبله لعلقه بالبدل منه مع لزوم
الفصل بينهما بالجملة وان كان الاول بدل من الثاني لم يلزم تقدم التابع على المتبوع مع
لزوم الفصل بينهما بالجملة قوله في مظان الاضامه اقول قد مر في كتابنا في النسخ ان
يظن في احدى النسخ انه من قبيل الاختصار على شريطة التفسير وان لم يذكر منه في النسخ
قال في نسخة الرافعي ابتداءه لسأله من تكلف تقديره عامل قال بالابتداء لئلا يجر
ان زاعجه فعل كان ناصبه اذا نصب فعل ويشير الى وجه اختيار الرافعي قوله او قوله
ترجح خلاف الرافعي اذا برز تحججه تقوية بجانب النصب سواء كانت مع وجوبه او
اختياره على الرافعي ومساواته له وقيل القرينة بالمعجزة ثلاث القرينة الصحيحة
النصب موجودة في مثل يلزم ضرورة وان استفاء القرينة المطلقة يستلزم وجوب
الرفع لا اختياره لغيره لعل قوله عند عدم قرينة خلافه لاجل اختيار الرافعي
في هذا التقيد وفيه بعد قوله لسأله عن الحرف يعني الذي يحذف
الاصل ان قلت على تقدير الرفع ايضا يلزم خلاف اصل وهو كون الخبر جملة قلنا انه
كذا لك وقوع الجملة خبر اهون من حذفها لما فيه من حذف المسند المسند اليه
فيه انه يلزم خبره ومثل يلزم ضرورة عن هذه الضابطة وان دللنا على ان
تليها قال كما قال الشيخ الرافعي القرينة التي تجعل قرينة النصب تكون اقوى منها
شديتان فقط على ما ذكره واما ما اذا اللفاحاة قال مع غير الطلب ليعقل مع الخبر مع
انحصار الاشكال الى استفاء ما يوجب اختيار النصب والاول ان يقول ايضا
ومع عطف الجملة التي بعدها على فعلية او مع كونها جوابا بالجملة استغفامية
فعلية نحو اما ان يدرك اكرهته في جواب ايها اكرهت لان القرينة التي
تقوى بجانب النصب هي التماسك والنظام المذموم كودان قوله كالا وهو
النهى والدعاء لغير الطلب بها لانها اذا كانت مع غيرها كما استغفام
مع الطلب القول وذلك لكون بيان وجود قرينة تقوى النهى تاثيرا في بيان التقوى

الرضي فلو قال وبعد كلمة لاستفهام لما كان شئله نحو لو قال ومعه الاستفهام لم يصح ما ذكره وقد سئل
 قول فلا يكفي فيه تقدير الفعل من جواز اللفظ به والسري ذلك على ما ذكره ان شئله
 طالبة للفعل فاذا لم يجد فعلا تسلك عنه كما في حل لا يدخره واذا وجدت فعلا
 تركت الصحبة القديمة فلا ترضى الا بان تعانقه ولهذا قيل هل يدخره قال اذا
 الشرطية كما ذهب اليه سيويه ولا تخش خلافا للكونيين فانه قد ذهبوا الى ان حكمها
 حكم اذني وتوقع الجواب بعد ما خلا لا بد فانه ذهب الى ان حكمها حكم امر الشرطية
 في قوله مدخولها على الفعلية قول الدلالة على الجواز انكم باقاصرة عن فادتها
 اذ ليس مدخولها على خطر الوجود بل قطع المصير قال وحيث دون
 حيثما فان حكمها حكم متى قال اذ هي مواقع الفعل فيه انه لا يثبت المدعى بجواز تقدير فعل
 الرضي في قوله اذ ان يدبر قتله اذا قتل يدبر قتله ويمكن ان يقال لاولى مطابقة المفسر
 وفيه فوات ذلك قال عند خذول لب عطف على قوله في الامر وانما في بلفظ السوف
 للفرق بين تحقق اللبس ونهيه فان الاول انما يكون عند تساوي الاحتمالات ورفعها
 واجب الشاغل عند رجحان البعض ورفعها عن كافي في ذلك اللفظ اذا اريد كونه خبرا

125

[illegible][illegible]

قوله قبل التعليل كما في قوله تعالى فليعلموا ان الله لا يهدي القوم الظالمين
قوله في زيد عرف كانه الكبري مفصولا باعتبار كونه الذي هو الضمير قال ابن
حرفا للشرط وما في حكمه من الاسماء الراسخة في الشرطية قوله لا بالتشديد وجوز
التحليل فيها التخفيف قوله لو تجوز حولها على الفعل قال الشيخ الرضي لا شك ان التحضير
والعرض الاستفهام والنفى الشرط والتمني معان تليق بالفعل فكان القياس اختصاص
حروفها بالافعال لان بعضها بقيت على ذلك الاصل كحروف التحضير بعضها اختصت
بالاسمية كليت ولعل وبعضها استعملت في القيدتين مع اولويتها بالافعال كهمزة الاستفهام
ولا للنفى بعضها اختلفت في اختصاصها كالا للعرض وكذا ان الشرطية فان المرفوع في
أمر هؤلاء يتحيز ان يكون عند الخشع مبتدأ قوله فانه وان صحت عليه اه قال الشيخ
الرضي ما حاصله ان ليس الفعل الواقع بعدة مشتغلا عنه بصيغة لان معنى الاشتغال
عنه بالضمير لا اشتغال عن نصبه نصب للضمير والضمير هم من فروع المحل وجوب
نصبه باعتبار اسناد ذهب الى المصدر المدلول عليه به حتى يكون المعنى ذهب
الذهاب به ضعيف لعدم اختصاص المصدر المدلول عليه بالفعل فيجب ان يكون
المصدر النائب عن الفعل على خصوص ما قوله فيكون تقديره لا يلبسه انذهابه
الاظهر ان يغير لاي لا يلبس لا يلبس وفي هذا المثال ملازمة الصفة لموصوفه في
الثاني ملازمة مبدأ الصفة لموصوفها قوله مع اتحادها اسندالية قال الشيخ الرضي
الاسم الذي قدر عامله بشرط التقدير يقع من عامله وقع الاسم المشتغل به والمفسر
متعلق بالاسم المتعلق بالربا فيجب ان يكون زيادة بما يقال انية انه لما كان له اختصاص بزيادة

قوله في زيد عرف كانه الكبري مفصولا باعتبار كونه الذي هو الضمير قال ابن
حرفا للشرط وما في حكمه من الاسماء الراسخة في الشرطية قوله لا بالتشديد وجوز
التحليل فيها التخفيف قوله لو تجوز حولها على الفعل قال الشيخ الرضي لا شك ان التحضير
والعرض الاستفهام والنفى الشرط والتمني معان تليق بالفعل فكان القياس اختصاص
حروفها بالافعال لان بعضها بقيت على ذلك الاصل كحروف التحضير بعضها اختصت
بالاسمية كليت ولعل وبعضها استعملت في القيدتين مع اولويتها بالافعال كهمزة الاستفهام
ولا للنفى بعضها اختلفت في اختصاصها كالا للعرض وكذا ان الشرطية فان المرفوع في
أمر هؤلاء يتحيز ان يكون عند الخشع مبتدأ قوله فانه وان صحت عليه اه قال الشيخ
الرضي ما حاصله ان ليس الفعل الواقع بعدة مشتغلا عنه بصيغة لان معنى الاشتغال
عنه بالضمير لا اشتغال عن نصبه نصب للضمير والضمير هم من فروع المحل وجوب
نصبه باعتبار اسناد ذهب الى المصدر المدلول عليه به حتى يكون المعنى ذهب
الذهاب به ضعيف لعدم اختصاص المصدر المدلول عليه بالفعل فيجب ان يكون
المصدر النائب عن الفعل على خصوص ما قوله فيكون تقديره لا يلبسه انذهابه
الاظهر ان يغير لاي لا يلبس لا يلبس وفي هذا المثال ملازمة الصفة لموصوفه في
الثاني ملازمة مبدأ الصفة لموصوفها قوله مع اتحادها اسندالية قال الشيخ الرضي
الاسم الذي قدر عامله بشرط التقدير يقع من عامله وقع الاسم المشتغل به والمفسر
متعلق بالاسم المتعلق بالربا فيجب ان يكون زيادة بما يقال انية انه لما كان له اختصاص بزيادة

قوله في زيد عرف كانه الكبري مفصولا باعتبار كونه الذي هو الضمير قال ابن
حرفا للشرط وما في حكمه من الاسماء الراسخة في الشرطية قوله لا بالتشديد وجوز
التحليل فيها التخفيف قوله لو تجوز حولها على الفعل قال الشيخ الرضي لا شك ان التحضير
والعرض الاستفهام والنفى الشرط والتمني معان تليق بالفعل فكان القياس اختصاص
حروفها بالافعال لان بعضها بقيت على ذلك الاصل كحروف التحضير بعضها اختصت
بالاسمية كليت ولعل وبعضها استعملت في القيدتين مع اولويتها بالافعال كهمزة الاستفهام
ولا للنفى بعضها اختلفت في اختصاصها كالا للعرض وكذا ان الشرطية فان المرفوع في
أمر هؤلاء يتحيز ان يكون عند الخشع مبتدأ قوله فانه وان صحت عليه اه قال الشيخ
الرضي ما حاصله ان ليس الفعل الواقع بعدة مشتغلا عنه بصيغة لان معنى الاشتغال
عنه بالضمير لا اشتغال عن نصبه نصب للضمير والضمير هم من فروع المحل وجوب
نصبه باعتبار اسناد ذهب الى المصدر المدلول عليه به حتى يكون المعنى ذهب
الذهاب به ضعيف لعدم اختصاص المصدر المدلول عليه بالفعل فيجب ان يكون
المصدر النائب عن الفعل على خصوص ما قوله فيكون تقديره لا يلبسه انذهابه
الاظهر ان يغير لاي لا يلبس لا يلبس وفي هذا المثال ملازمة الصفة لموصوفه في
الثاني ملازمة مبدأ الصفة لموصوفها قوله مع اتحادها اسندالية قال الشيخ الرضي
الاسم الذي قدر عامله بشرط التقدير يقع من عامله وقع الاسم المشتغل به والمفسر
متعلق بالاسم المتعلق بالربا فيجب ان يكون زيادة بما يقال انية انه لما كان له اختصاص بزيادة

قوله في زيد عرف كانه الكبري مفصولا باعتبار كونه الذي هو الضمير قال ابن
حرفا للشرط وما في حكمه من الاسماء الراسخة في الشرطية قوله لا بالتشديد وجوز
التحليل فيها التخفيف قوله لو تجوز حولها على الفعل قال الشيخ الرضي لا شك ان التحضير
والعرض الاستفهام والنفى الشرط والتمني معان تليق بالفعل فكان القياس اختصاص
حروفها بالافعال لان بعضها بقيت على ذلك الاصل كحروف التحضير بعضها اختصت
بالاسمية كليت ولعل وبعضها استعملت في القيدتين مع اولويتها بالافعال كهمزة الاستفهام
ولا للنفى بعضها اختلفت في اختصاصها كالا للعرض وكذا ان الشرطية فان المرفوع في
أمر هؤلاء يتحيز ان يكون عند الخشع مبتدأ قوله فانه وان صحت عليه اه قال الشيخ
الرضي ما حاصله ان ليس الفعل الواقع بعدة مشتغلا عنه بصيغة لان معنى الاشتغال
عنه بالضمير لا اشتغال عن نصبه نصب للضمير والضمير هم من فروع المحل وجوب
نصبه باعتبار اسناد ذهب الى المصدر المدلول عليه به حتى يكون المعنى ذهب
الذهاب به ضعيف لعدم اختصاص المصدر المدلول عليه بالفعل فيجب ان يكون
المصدر النائب عن الفعل على خصوص ما قوله فيكون تقديره لا يلبسه انذهابه
الاظهر ان يغير لاي لا يلبس لا يلبس وفي هذا المثال ملازمة الصفة لموصوفه في
الثاني ملازمة مبدأ الصفة لموصوفها قوله مع اتحادها اسندالية قال الشيخ الرضي
الاسم الذي قدر عامله بشرط التقدير يقع من عامله وقع الاسم المشتغل به والمفسر
متعلق بالاسم المتعلق بالربا فيجب ان يكون زيادة بما يقال انية انه لما كان له اختصاص بزيادة

المصداق فيه انه يلزم ان يكون الاشياء غير القولية مبتدأ محذوف المضاف وخبر له
والتقدير هذا حكم الزانية والزاني كما في المفصل الباب قوله ان ثبت انها مشروعا
وذلك بأربعة شهاد او بغيره قوله قيل لا أدركه وبعد هذا ابتداء كلام ولا يخفى ان
القول بالزيادة مع ظهور احتمال السببية بعيد قوله لا للتفسير لان اجدر باليجاب
والايجاب مستغنى للوجوب الذي هو الحكم قوله لجزء الجملة انه يجوز ان يقال انه بعد هذا
التفسير والسببية اذا كانت الفاء واقعة موقعها لا يعمل في قبلها قوله اخذنا
يعني ان الشرطية اشارة الى كساستثناء استغنى فيه تقيض النكال ليعتد تقيض المقدم
وهو ما ذهب اليه المدر اوسيمويه وانما عمله على ذلك اذ لم يعمل عليه لكان معناه
الاختصاص بالنصب اقم على بعض التقادير لكنه غير اقم اصدار الشاذ لا يعابه قوله
لغير الوقت في كل قسمي التحول وضيق في القسم الثاني منه ولهذا لا يذكر المحذور
منه قوله في اصطلاح النواة معمول نقل اليه تعلق التحريم به كونه محذورا محذورا
منه قوله انما سمع فيه النصب للفعولية اشارة الى ان اطلاق المعول على الشفظ
باعتباره انه محل لا تعامل قال بتقدير انما لا سبب بالصناعة ان يقال بالتقديرات
قال محذورا ما بعد هذا القسم الذي هو المحذور اما ظاهره ومضمره والظن
لا يجمع الا مضافا الى مخاطب والمضمي لا يجمع الا غلب الاخطا وقد يجمع
متكلمنا بشواياي والشعر وسيمويه بتقدير بخو لا حذر وغيره يقدر بخو حذر
خطا باو اول اول كذا ذكره الشيخ الرضي قال او ذكر المحذور منه هذا القسم
فلا حاجة الى القول بان هذا الصانع انما هو الله تعالى لا غيره لان الله تعالى هو الصانع

هذا القسم الذي هو المحذور اما ظاهره ومضمره والظن لا يجمع الا مضافا الى مخاطب والمضمي لا يجمع الا غلب الاخطا وقد يجمع متكلمنا بشواياي والشعر وسيمويه بتقدير بخو لا حذر وغيره يقدر بخو حذر خطا باو اول اول كذا ذكره الشيخ الرضي قال او ذكر المحذور منه هذا القسم فلا حاجة الى القول بان هذا الصانع انما هو الله تعالى لا غيره لان الله تعالى هو الصانع

هذا القسم الذي هو المحذور اما ظاهره ومضمره والظن لا يجمع الا مضافا الى مخاطب والمضمي لا يجمع الا غلب الاخطا وقد يجمع متكلمنا بشواياي والشعر وسيمويه بتقدير بخو لا حذر وغيره يقدر بخو حذر خطا باو اول اول كذا ذكره الشيخ الرضي قال او ذكر المحذور منه هذا القسم فلا حاجة الى القول بان هذا الصانع انما هو الله تعالى لا غيره لان الله تعالى هو الصانع

[A large, dense handwritten note in Urdu script, likely a continuation or correction of the preceding text.]

يكون ظاهراً مضمراً سواء كان الظاهر مضافاً أو لا والمضمرة متحركة والوجهان أو غائباً قول
على صيغة التثنية أو قال السبع الرضى لقوله أو ذكر الجزاء منه فنظر في ذكر مصدر دفع
عطته على قوله معمول بعد من حيث المعنى لأن يتقدم في الأول مضاف أي هو
ذكر معمول وفيه نظر أيضاً لأن التثنية من أنواع المفعول والمذكر ليس منها أو لبعض
النسخ أو ذكر صيغة الجوزول ليس عروجه لأن أو ههنا اتصالية أي ليست اضربية
فمعنى أن يليها مثل المذكور قبل المذكور قبل مفرد وما يليها مبتدأ والما جازية
لأن الفاعل إذا كانت اضربية وتدخل قدس سره لا احتمال الأخير وهو المشهور
لأننا أتينا لفهمه ولم نجعل معطوفاً على قوله معمول حتى يلزم هذا ذكر من الجزاء
بل جعله معطوفاً على فعل مقدّر ينساق إليه الفهم يعني جازاً وذكر ويمكن أن
يتمنى الاحتفال الأول وتعمل معطوفاً على قوله ثم يزعم بأن تقدير المحين أو يجعله مفعولاً
له التقدير وللغنى على تقدير رابق دون غيره من الأفعال الجزاء لأن التقدير يمكن
الجزء لأن التقدير بعد الغرض ولا دخل للشك في ذلك لأنه لو ذكر كحصول التثنية ما
يحتاج معطوفاً على معمول ويجعل الأفعال من الجوزول نظيرة في المعطوفين والمصدر في الجوزول
كأصناف من متاولة المعطوفين ليكون أشارة إلى تقسيم المصدر وليس المصدر ههنا
متاولة لهما لأن قول لما كان التقابل بين المعطوفين باعتبار الفيد كان القية
هو المعطوف عليه في الحقيقة فتقوى معمول متاولة للمضمين قولاً لأن الفهم قلنا
بتقدير العائد والتقدير يرد ذكر المصدر منه من قوله أو باستتار ضمير في ذكر
ويجعل المصدر منه بدلاً منه قال مثل أياك والأسد قال السبع الرضى قال
المصنف الأصل أنك تعلم مجموعاً من ضميرى المفاعيل والمفعول لواحد
حاشاؤنا للنفس مضافاً إلى الكاف فقالوا اتق نفسك فلما حزن فوالفعل حدثوا
لنفسه بعد الاحتياج إليه فوجه الكان ولم يجوز أن يكون متصلاً لأن تأمله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

والنقص ما يقابلها في غير في المذكور المستعمل في المعنى لا لزامي وماله
الحال معنى قوله اذا كان القابل مصدر او اوامعاء قول فلو اعتبر في التعريف
قيد الحيثية اه فيه تامل اذ لو ارد من قوله ما فعل فيه ما نسب اليه الفعل بكلمة
في التحيز الاعتباري قيد الحيثية ولو ارد معناه الحقيقي لا تجدي الحيثية
لأن هذا المعنى يصير قيداً وهو لا يقتضي اعتبار نسبة الفعل اليه بكلمة في نص
يصبر في معناه قول (وهو لا يقتضي) قد يقصد بقيد ضمنى الاحتراز عن شيء وليس
يقصد به الاحتراز عما يخرج القيد الصريح قال من ضمان او مكان كان
المصدر جيباً محذوف للمضاف او جعل المصدر مجازاً عن المصدر لا اشتراكهما في
مدلولية الفعل وخلافه المظروفة والطرفية وقد يحمل العين مكان نحو جعلت
في الشمس في مكانها اذا اريد الشمس النوراني في مكان انوارها اذا اريد بها الجسم
قوله اشارة الى معنى المفعولية اشارة الى ان قوله من ضمان ليس قيداً احترازياً
سواء على في جملة على الطرفية الحقيقية فليس كل مجرد في مفعول قول من ضمان
الزمان او مجرد انشؤ القوم على ان للبيهم من الزمان ملأ بعين بل مصدر في أي شيء
والجودعه اعترف في هذا كالكليم والليل والشمس والسنة قال فظروا المكان ان
كان المكان جعل الضمير اجمالاً للمكان ولا كوجبات يقول ان كانت تلكا كاتماً
الظروف الى المكان سابقة لم يخرج الجملة لتوافقه مع الحال عند ان كان للمعين عائد
المبين قال فيهم للبيهم والسمات الستة هذا التقدير اكثر للتقدمين واما تفسير غيرهم
فمنهم من قال ان للبيهم من المكان هو النكرة والمعين منه هو المعرفة وفيه ان نحو
نحو ان معرفة مع انه منصوب بفتح او بكسر دغنه بالله ملحق بالنكرة لا بهما او بانه
نكرة حقيقة لما قاله الفاضل الهندي في لاب شاد من ان الجعومات الستة
لا تعرف بالاصان كما لا تعرف مثل هار منهم من نفسهم بأشكالهم للغير من الزمان

قوله اذا كان القابل مصدر او اوامعاء قول فلو اعتبر في التعريف
قيد الحيثية اه فيه تامل اذ لو ارد من قوله ما فعل فيه ما نسب اليه الفعل بكلمة
في التحيز الاعتباري قيد الحيثية ولو ارد معناه الحقيقي لا تجدي الحيثية
لأن هذا المعنى يصير قيداً وهو لا يقتضي اعتبار نسبة الفعل اليه بكلمة في نص
يصبر في معناه قول (وهو لا يقتضي) قد يقصد بقيد ضمنى الاحتراز عن شيء وليس
يقصد به الاحتراز عما يخرج القيد الصريح قال من ضمان او مكان كان
المصدر جيباً محذوف للمضاف او جعل المصدر مجازاً عن المصدر لا اشتراكهما في
مدلولية الفعل وخلافه المظروفة والطرفية وقد يحمل العين مكان نحو جعلت
في الشمس في مكانها اذا اريد الشمس النوراني في مكان انوارها اذا اريد بها الجسم
قوله اشارة الى معنى المفعولية اشارة الى ان قوله من ضمان ليس قيداً احترازياً
سواء على في جملة على الطرفية الحقيقية فليس كل مجرد في مفعول قول من ضمان
الزمان او مجرد انشؤ القوم على ان للبيهم من الزمان ملأ بعين بل مصدر في أي شيء
والجودعه اعترف في هذا كالكليم والليل والشمس والسنة قال فظروا المكان ان
كان المكان جعل الضمير اجمالاً للمكان ولا كوجبات يقول ان كانت تلكا كاتماً
الظروف الى المكان سابقة لم يخرج الجملة لتوافقه مع الحال عند ان كان للمعين عائد
المبين قال فيهم للبيهم والسمات الستة هذا التقدير اكثر للتقدمين واما تفسير غيرهم
فمنهم من قال ان للبيهم من المكان هو النكرة والمعين منه هو المعرفة وفيه ان نحو
نحو ان معرفة مع انه منصوب بفتح او بكسر دغنه بالله ملحق بالنكرة لا بهما او بانه
نكرة حقيقة لما قاله الفاضل الهندي في لاب شاد من ان الجعومات الستة
لا تعرف بالاصان كما لا تعرف مثل هار منهم من نفسهم بأشكالهم للغير من الزمان

قوله اذا كان القابل مصدر او اوامعاء قول فلو اعتبر في التعريف
قيد الحيثية اه فيه تامل اذ لو ارد من قوله ما فعل فيه ما نسب اليه الفعل بكلمة
في التحيز الاعتباري قيد الحيثية ولو ارد معناه الحقيقي لا تجدي الحيثية
لأن هذا المعنى يصير قيداً وهو لا يقتضي اعتبار نسبة الفعل اليه بكلمة في نص
يصبر في معناه قول (وهو لا يقتضي) قد يقصد بقيد ضمنى الاحتراز عن شيء وليس
يقصد به الاحتراز عما يخرج القيد الصريح قال من ضمان او مكان كان
المصدر جيباً محذوف للمضاف او جعل المصدر مجازاً عن المصدر لا اشتراكهما في
مدلولية الفعل وخلافه المظروفة والطرفية وقد يحمل العين مكان نحو جعلت
في الشمس في مكانها اذا اريد الشمس النوراني في مكان انوارها اذا اريد بها الجسم
قوله اشارة الى معنى المفعولية اشارة الى ان قوله من ضمان ليس قيداً احترازياً
سواء على في جملة على الطرفية الحقيقية فليس كل مجرد في مفعول قول من ضمان
الزمان او مجرد انشؤ القوم على ان للبيهم من الزمان ملأ بعين بل مصدر في أي شيء
والجودعه اعترف في هذا كالكليم والليل والشمس والسنة قال فظروا المكان ان
كان المكان جعل الضمير اجمالاً للمكان ولا كوجبات يقول ان كانت تلكا كاتماً
الظروف الى المكان سابقة لم يخرج الجملة لتوافقه مع الحال عند ان كان للمعين عائد
المبين قال فيهم للبيهم والسمات الستة هذا التقدير اكثر للتقدمين واما تفسير غيرهم
فمنهم من قال ان للبيهم من المكان هو النكرة والمعين منه هو المعرفة وفيه ان نحو
نحو ان معرفة مع انه منصوب بفتح او بكسر دغنه بالله ملحق بالنكرة لا بهما او بانه
نكرة حقيقة لما قاله الفاضل الهندي في لاب شاد من ان الجعومات الستة
لا تعرف بالاصان كما لا تعرف مثل هار منهم من نفسهم بأشكالهم للغير من الزمان

و يدخل في البهيم لكرات الست وعشر لاري ووسط بين وتلفاء ولبس كل مبرور
 عند هو جان النصب لجان جانب و فاعناه من بهرة ووجه معناه وكف و ذكر
 لا يقربا من لاري جانب عرو بل يقال في جانبه اولى جانبه وكذا اواخره وداخل
 وليس ايضا كل معين محو ورا عند هرفان المقادير المسوحة كالفرس والميلان
 قال جل عليه ينبغي ان يذكر اكر المقادير المسوحة ايضا لانه منصوبة انذ قال
 الشيم رضى ينبغي ان تشمل على الجهات الست لمشايتها لهما في الانتقال فن تعيين
 ابتداء الفرس مثلا لا يختص موضع دون موضع بل يتحول ابتداء وانتهاء
 كتحول الخيل فدا ما واليمين شها قال ونظ مكان بشرطان يكون في عامله
 معنى الاستقرار فلا يقربا كتب المصحف مكان كذا قال الشيم الرضى اسم المكان الذي
 في اوله ميمر واذ ان كان مستقاما من حركته بمعنى الاستقرار والكون بنصب الال
 على ذلك الحركه وبما ينصب به المكان المختص وهو دخلت وسكنت ونزلت وانزل
 يكن كذلك فلا ينصب لاء ما ينصب به المكان المختص قال ما بعد حدثت وكذا
 سكنت ونزلت قول ولا شك ان معنى الدخول لا يترى فيكون فصلا لكان عصلة
 لصدرة الذي هو نحو وسر استدل الشيم الرضى على ان الدخول كاد لم يلزم كلمة في
 غير المكان ودخولها في المكان ويكون الدخول فعولا والفعول من المصادر والافعال
 غالبا وبكونه ضد الخروج وهو لا يركب ان ما ذكره يدل على نفي التعدي بلا
 واسطة قول التفصيل فيه انه لا يختار رفعه نحو يوم الجمعة سرت فيه وما يختار
 نصبه نحو يوم الجمعة سرت فيه واذ يوم الجمعة سرت فيه ومثال ليس المفسر
 بالصفة كل يوم صمت فيه والصيف وما يستوي لاهل ان نحو زيد سار يوم الجمعة سرت
 فيه اعمعه واهما ينصبه نحو ان يوم الجمعة سرت فيه قال انما جعل فعل اي هو جامل
 على الفعل هو مقول اما بجسم التصور او بحال التحقق قوله لان يرا بدركه معه انه كمال
 قوله ما يجب التصور وحيثما تحقق في الفعل لا اعم من العلية الغائية والناية يتبعها بحسب التحقيق

القول في قوله لا يدخل في البهيم لكرات الست وعشر لاري ووسط بين وتلفاء ولبس كل مبرور
 عند هو جان النصب لجان جانب و فاعناه من بهرة ووجه معناه وكف و ذكر
 لا يقربا من لاري جانب عرو بل يقال في جانبه اولى جانبه وكذا اواخره وداخل
 وليس ايضا كل معين محو ورا عند هرفان المقادير المسوحة كالفرس والميلان
 قال جل عليه ينبغي ان يذكر اكر المقادير المسوحة ايضا لانه منصوبة انذ قال
 الشيم رضى ينبغي ان تشمل على الجهات الست لمشايتها لهما في الانتقال فن تعيين
 ابتداء الفرس مثلا لا يختص موضع دون موضع بل يتحول ابتداء وانتهاء
 كتحول الخيل فدا ما واليمين شها قال ونظ مكان بشرطان يكون في عامله
 معنى الاستقرار فلا يقربا كتب المصحف مكان كذا قال الشيم الرضى اسم المكان الذي
 في اوله ميمر واذ ان كان مستقاما من حركته بمعنى الاستقرار والكون بنصب الال
 على ذلك الحركه وبما ينصب به المكان المختص وهو دخلت وسكنت ونزلت وانزل
 يكن كذلك فلا ينصب لاء ما ينصب به المكان المختص قال ما بعد حدثت وكذا
 سكنت ونزلت قول ولا شك ان معنى الدخول لا يترى فيكون فصلا لكان عصلة
 لصدرة الذي هو نحو وسر استدل الشيم الرضى على ان الدخول كاد لم يلزم كلمة في
 غير المكان ودخولها في المكان ويكون الدخول فعولا والفعول من المصادر والافعال
 غالبا وبكونه ضد الخروج وهو لا يركب ان ما ذكره يدل على نفي التعدي بلا
 واسطة قول التفصيل فيه انه لا يختار رفعه نحو يوم الجمعة سرت فيه وما يختار
 نصبه نحو يوم الجمعة سرت فيه واذ يوم الجمعة سرت فيه ومثال ليس المفسر
 بالصفة كل يوم صمت فيه والصيف وما يستوي لاهل ان نحو زيد سار يوم الجمعة سرت
 فيه اعمعه واهما ينصبه نحو ان يوم الجمعة سرت فيه قال انما جعل فعل اي هو جامل
 على الفعل هو مقول اما بجسم التصور او بحال التحقق قوله لان يرا بدركه معه انه كمال
 قوله ما يجب التصور وحيثما تحقق في الفعل لا اعم من العلية الغائية والناية يتبعها بحسب التحقيق

قوله لا اله الا الله تعالى في قوله لا اله الا الله تعالى

للقدرة قوله في انقض السحوات ان هذا الراي شريف جدا يجعل ما هو محط
 العادة قائما مقام الفاعل والحوادث عن تكلف استيفاء خبر اجعل من مستقر الفعل
 وعن جعل المصدر نائباً لصاحب الفاعل من غير تخصيص قوله في تحليل بين العبر
 والروا نقل قدس سره في الحاشية العبر الى الرواسي في كمال في الرواين اللغويين و
 منه خبر في تفسيره الى ثوب رجس قوله سواء كان ذلك المفعول شريكاً مع غيره
 كالمفعول في انما انظر الى امر افقوك خبر مستبدل وتمرر معطوف الثاني لا
 مفعول معه وينقص ما قد له بنحو حسبك وزيلا فان الثاني في المعنى مفعول
 اذ المعنى لكنيات قول نحو استوى الماء والخشبة اي تساوى الماء والخشبة والعلو
 ووصل الماء الى الخشبة فليس الخشبة ارفع من الماء والخشبة تمهنا مقياس
 يترتب به قدر ارتفاع الماء وقت زيادته قوله والمراد بمصاحبه لمفعول الفعل
 في الجوز محض زيد في طلوع الشمس كما ذهب اليه لا خفص ويجوز غيره استلزام
 بقوله هو ان لا يسمي بالسير ويجري ويمكن ان يقال المراد اسم المفعول في
 شامل للسير والجريين قوله اما ان لم يسم الشبهوا كما كلفه بوحدة الزمان قوله
 نحو لو ترك الناقة وفضيلها الوضعها أقل قدس سره في الحاشية تفصيل بجوابه
 ان شير باز كرد و وضع الصبي شير خوثر كوكه قوله اعلم ان له هب جنس التي انما
 عند الفاهم هو منصوب يشير الى ان في رعاية اصل الو في كونها غير تامه
 ولو نصبت بمعنى مع مطلق التصبب في كل محل فصيغته في ان لا خفص منصوب
 الظر في كونها قامت مقام مع لكن لما كانت في الاصل حرفاً عطى التصبب ما بعده
 قوله في اصله او العطف لهن كما يجري في تقديم للفعل معه على ما عمل في مصاحبه
 اتفاقاً ولا على مصاحبه خلافه لا في الفهم قال الشيخ الرضي لا يسمي
 منعاً من تقديم للفعل معه على عامله اذا تأخر عن المصاحبه كما كان في قوله

٣٦٢
 في قوله تعالى والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون

والصالحون يفرق بين الامثلة في الحكم والشجر الرضيق في الحكم كبرين الاولين والآخرين
 وبين الآخرين قال لان المعنى ما تضمنه وما يماثله متعلق بغيرهم الكلام الثاني
 كاشكاله قدس سره بقوله وانما حكمنا بذلك لان قوله مثل ما زيد وعمر و
 خبر محذوف تقديره ذلك مثل ما زيد وعمر اي العامل المعنوي مع جواب
 العطف مثل ما زيد وعمر وفيه عليه حال لما كسب الاحسين وكل قضية تستخرج
 بحكمها اقتضاها متضمنة لاحكامها محمولة بحكمها بمعنوية العالم في تلك الامثلة قال
 الحال من حال التي يحول الى شاق في اسمي هذا القسم بانه لا يخفى عن تقدير
 غالبه قال وايين حيثه الفاعل الهيئته في الاصل الحالة لظاهرة التبعي للمشي كذا في
 القرب والمراد من الحالة وهي اخر من ان يكون بحسب حقيقة او هي الحال الحقيقة او
 محب تقديرها هي الحال المقدرة نحو قوله تعالى اخذوا خيلهم من قبلهم
 الخول ونحو خط هذا التوبيخ صارا نحو قوله وشركاءه باساق ثيابه مقدرة بوجه
 وايضه اخر من ان يكون باعتبار حال نفس الفاعل للفاعل باعتبار حال متعلقه
 فالريد النقض بجهل زيد بل هو لا يترك كبره في قوله تعالى زيد قاله وزيد قاله ونسب الى
 صاحب الفصل في دفعه قل وايضه جواشيه ان زيد قاله بين هيئته من م
 الفاعل والمفعول به اعني ما كان كاشيا وقد استمر في كلامه من التعبير عن المفعول باللام
 فكأنه هيئته للزموم وذلك يعني ان يكون زيد ليس هيئته وزيد بل هو
 وان كان لا يمان لما كان صبايا مفعولا فاعل الايمان لم مفعولهم بل هو
 الاتحاد بينهما على ان عبارة التعريف لا يدل على دلاله ظاهرة قل الشيخ
 رضي الله عنه ان الحال على ضربين منتقلة وموكله وكل منهما احد كائنا لا
 ماهيتهما في المنتقلة جزء كلام يفيد بوقت حصول مضمونه تعلق الحركات
 الذي في ذلك الكلام بالفاعل والمفعول او في مجرى اجرامه ويقولنا جزء كلام

في قوله تعالى والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون

في قوله تعالى والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون
 والذين آمنوا واتبعتهم اهليهم
 من قبلهم اولئك هم الصالحون

تخبر الجملتين الثانية في كنهه يدور كنهه كونه علامة اذا لم يحولها حالاً وحالاً
اسم عن معنى من شئ محقق معن الضميمة الجملة وقولنا غير حدث احقر من غير محقق جوهراً
يقول اي من حيث هو وفعال ومفعول به في دلالة الحال على ان هو لولها كلام يتقيد
بوقت حصول مضمونه الحدث الذي في ذلك المتأخر حيث للفاعل والمفعول من حيث
لذه فاعل ومفعول تخوي تأمل نعم انه يدل على هيئة الفاعل والمفعول في زمان
تعلق الفعل بهما اقول لا يجوز ان توافق حال الفاعل والمفعول بعد التعريف كقولك
ضربت راكباً زيداً راكباً بالضم كقولك راكبين واذا البحت لفتا فان كان هناك قرينة لغير
بها صاحب كل منهما بعد زرع وقوعهما كيف كانا نحو لقيته هذا مبعداً متخيراً و
ان لم تكن فلا دل على جعل كل واحد منهما كمنه نحو لقيته متخيراً لا يلا مصادراً
ويجوز على ضعف جعل حال المفعول مجنبة وتأخير حال الفاعل ليقم احداً محالين مجنبة
صاحبه هكذا قال الشيخ الرضي قال بعض شراح الفصل حتى الحال المعرفة ان ترتب على حاله
ترتيب يصلحها قال الفاعل او معنى قدير عن الفاعل للمفعول وحال عنهما او خبر كان الفاعل
كما اشار اليه في الشرح قول اي لفظيان بان تكونا به شركاً الى هذا تفصيل ليعلم قوله
فكانه الفاعل والمفعول ان تعلق فعل شخصي بمفهومين علامته اتحادهم اذا تعلق ذلك كان
الحال عن المفعول كذا قال في الاصل في ذلك حكم الذات قوله لو تقرر هذا موافقاً قاله
بعضهم من جواز الحال عن المفعول معه وعن المصدر بلا تزيل والوجه هو
بحيث و الحال عنهما كذا ولما بالفاعل والمفعول به ولا يخفى انه لو شئ
كان ذلك لمن جواز الحال عن المفعول فيه قال وزيد في الدار قائماً مثلاً
اللفظي المفظوظ كذا ما هذا التوجيه جيد **كن المصنف**
جعل في شرحه مثلاً للفاعل المعنوي ويبيحه عليه ان فاعل الظرف
فاعلاً لفظي لأن عامله مقدر في نظم الكلام انهم كذا ان يقال ان اعتبار

من قوله لا يجوز ان توافق حال الفاعل والمفعول بعد التعريف كقولك ضربت راكباً زيداً راكباً بالضم كقولك راكبين واذا البحت لفتا فان كان هناك قرينة لغير بها صاحب كل منهما بعد زرع وقوعهما كيف كانا نحو لقيته هذا مبعداً متخيراً و ان لم تكن فلا دل على جعل كل واحد منهما كمنه نحو لقيته متخيراً لا يلا مصادراً ويجوز على ضعف جعل حال المفعول مجنبة وتأخير حال الفاعل ليقم احداً محالين مجنبة صاحبها هكذا قال الشيخ الرضي قال بعض شراح الفصل حتى الحال المعرفة ان ترتب على حاله ترتيب يصلحها قال الفاعل او معنى قدير عن الفاعل للمفعول وحال عنهما او خبر كان الفاعل كما اشار اليه في الشرح قول اي لفظيان بان تكونا به شركاً الى هذا تفصيل ليعلم قوله فكانه الفاعل والمفعول ان تعلق فعل شخصي بمفهومين علامته اتحادهم اذا تعلق ذلك كان الحال عن المفعول كذا قال في الاصل في ذلك حكم الذات قوله لو تقرر هذا موافقاً قاله بعضهم من جواز الحال عن المفعول معه وعن المصدر بلا تزيل والوجه هو بحيث و الحال عنهما كذا ولما بالفاعل والمفعول به ولا يخفى انه لو شئ كان ذلك لمن جواز الحال عن المفعول فيه قال وزيد في الدار قائماً مثلاً اللفظي المفظوظ كذا ما هذا التوجيه جيد جعل في شرحه مثلاً للفاعل المعنوي ويبيحه عليه ان فاعل الظرف فاعلاً لفظي لأن عامله مقدر في نظم الكلام انهم كذا ان يقال ان اعتبار

من قوله لا يجوز ان توافق حال الفاعل والمفعول بعد التعريف كقولك ضربت راكباً زيداً راكباً بالضم كقولك راكبين واذا البحت لفتا فان كان هناك قرينة لغير بها صاحب كل منهما بعد زرع وقوعهما كيف كانا نحو لقيته هذا مبعداً متخيراً و ان لم تكن فلا دل على جعل كل واحد منهما كمنه نحو لقيته متخيراً لا يلا مصادراً ويجوز على ضعف جعل حال المفعول مجنبة وتأخير حال الفاعل ليقم احداً محالين مجنبة صاحبها هكذا قال الشيخ الرضي قال بعض شراح الفصل حتى الحال المعرفة ان ترتب على حاله ترتيب يصلحها قال الفاعل او معنى قدير عن الفاعل للمفعول وحال عنهما او خبر كان الفاعل كما اشار اليه في الشرح قول اي لفظيان بان تكونا به شركاً الى هذا تفصيل ليعلم قوله فكانه الفاعل والمفعول ان تعلق فعل شخصي بمفهومين علامته اتحادهم اذا تعلق ذلك كان الحال عن المفعول كذا قال في الاصل في ذلك حكم الذات قوله لو تقرر هذا موافقاً قاله بعضهم من جواز الحال عن المفعول معه وعن المصدر بلا تزيل والوجه هو بحيث و الحال عنهما كذا ولما بالفاعل والمفعول به ولا يخفى انه لو شئ كان ذلك لمن جواز الحال عن المفعول فيه قال وزيد في الدار قائماً مثلاً اللفظي المفظوظ كذا ما هذا التوجيه جيد جعل في شرحه مثلاً للفاعل المعنوي ويبيحه عليه ان فاعل الظرف فاعلاً لفظي لأن عامله مقدر في نظم الكلام انهم كذا ان يقال ان اعتبار

على الحال اعظمه الفاعل وانما لنا او من امر او مفعول لا ينفك عن كونه مفعولا
كل امر ليس ايضا نصافي المفعول لكونه حاله من حيث انه مخصوصه بالخاصه
او بالوصف قوله او الواقعة في غير الاستفهام لانها تشبه النكرة الواقعة في غير النفي
في كونه غير موجب قوله او بعد الانقضاء للنفي لم يعتبر قدس سره في تعيين صورة
النكرة عبارة الالباب حيث قال لا يكون اي صاحب الحال الا نكرة موصوفة او مغنبة
عناء المعرفة لاستغراقها في غير الاستفهام او بعد الانقضاء للنفي ومقدار ما عليه الحال
انتهى قال شارحه في قوله بعد لا تعسف كما يمكن التحاليل عنه لان يقال ان بين قوله بعد
الاثنين قوله مقدر ما عليه تنازع عاني قوله الحال يعني ان فاعل الظرف هو ضمير
الحال ونفسه على المذهبين لا ضمير النكرة ولا يخفى انه لا بد من اعتبار ما ذكره ليحتمل وقوع
الظرفية صفة لقوله نكرة والتقدير بعد لا الحال عنها فقال لو قال وقيل لا كان سلبا من
التعسف لا يخفى انه لو قال كذلك لوجب ان يقول وقيل لا الداخلة على الحال فطول الكلام
فعلنا في ذلك في الاختصار وانما قال نقض للنفي كون الحال يقع بعد الا لا يكون
الاستفهام مفرغا ولا مستقرا للفظ لا يكون في الوجود كما قد مر قال المصنف اما حسن التذكير هنا
لان الانقضاء ما بعد ما قبلها فلا يصح ان يكون الحال صفة لها لا نقض اسمها وفيه
نظم لكون وقوع الصفة بعد الا قوله او مقدر ما عليه الحال اما حسن التذكير لان
التقدير يدور من الالتباس بالصفة قوله ويجعل قوله وصاحبها او وجدته
يكون غالبا نظرا للنسبة بين المبتدأ والخبر والفاعل والمفعول فعلى هذا استفاد
من قوله معرفة اي يتعرف غالباً قوله ولم يذكرها قال قدس سره في
الحاشية الدرد المنع قوله ولم يشفق على نقض الدخال قال قدس سره في
الحاشية الاشفاق الخوف والنقص بالصناد المهملات والعين المعجمة المفتوحة
من بعض الرجل نقضا اي لم يقرص اذ انتهى في الضمير اسم النقص بمراء

الشيء وان كان لم يصره على بل هو محمول وضاو وقيل ان اردت وقوع الصفة بعد الا في الامثلة قوله لا التعظيم
ادب الى ان لا يقال في قوله لا تعسف كما يمكن التحاليل عنه لان يقال ان بين قوله بعد الاثنين قوله مقدر ما عليه
تأنيلا في قوله لا تعسف كما يمكن التحاليل عنه لان يقال ان بين قوله بعد الاثنين قوله مقدر ما عليه

طريقه في الحال اعظمه الفاعل وانما لنا او من امر او مفعول لا ينفك عن كونه مفعولا
كل امر ليس ايضا نصافي المفعول لكونه حاله من حيث انه مخصوصه بالخاصه
او بالوصف قوله او الواقعة في غير الاستفهام لانها تشبه النكرة الواقعة في غير النفي
في كونه غير موجب قوله او بعد الانقضاء للنفي لم يعتبر قدس سره في تعيين صورة
النكرة عبارة الالباب حيث قال لا يكون اي صاحب الحال الا نكرة موصوفة او مغنبة
عناء المعرفة لاستغراقها في غير الاستفهام او بعد الانقضاء للنفي ومقدار ما عليه الحال
انتهى قال شارحه في قوله بعد لا تعسف كما يمكن التحاليل عنه لان يقال ان بين قوله بعد
الاثنين قوله مقدر ما عليه تنازع عاني قوله الحال يعني ان فاعل الظرف هو ضمير
الحال ونفسه على المذهبين لا ضمير النكرة ولا يخفى انه لا بد من اعتبار ما ذكره ليحتمل وقوع
الظرفية صفة لقوله نكرة والتقدير بعد لا الحال عنها فقال لو قال وقيل لا كان سلبا من
التعسف لا يخفى انه لو قال كذلك لوجب ان يقول وقيل لا الداخلة على الحال فطول الكلام
فعلنا في ذلك في الاختصار وانما قال نقض للنفي كون الحال يقع بعد الا لا يكون
الاستفهام مفرغا ولا مستقرا للفظ لا يكون في الوجود كما قد مر قال المصنف اما حسن التذكير هنا
لان الانقضاء ما بعد ما قبلها فلا يصح ان يكون الحال صفة لها لا نقض اسمها وفيه
نظم لكون وقوع الصفة بعد الا قوله او مقدر ما عليه الحال اما حسن التذكير لان
التقدير يدور من الالتباس بالصفة قوله ويجعل قوله وصاحبها او وجدته
يكون غالبا نظرا للنسبة بين المبتدأ والخبر والفاعل والمفعول فعلى هذا استفاد
من قوله معرفة اي يتعرف غالباً قوله ولم يذكرها قال قدس سره في
الحاشية الدرد المنع قوله ولم يشفق على نقض الدخال قال قدس سره في
الحاشية الاشفاق الخوف والنقص بالصناد المهملات والعين المعجمة المفتوحة
من بعض الرجل نقضا اي لم يقرص اذ انتهى في الضمير اسم النقص بمراء

قاعدة الشيخ الرضوي قول معارف موضوعه موضع النكرات يعني الالام
 للعبد الذهني وازادة قال فان كان صاحبها نكرة والحال مفردا ولو كانت جملة
 وجب الواو التقديم قول ولربك الحال مشتركة نحو جاء رجل من يدر البكين
 قول لتخصر فيه ان الحال ما عن الفاعل او عن المفعول به وكل منهما مختص بالحكم
 المتقدم فاحاجة الى تخصيص آخر الهم لا ان يقع الحال حكم آخر فلا يحذف
 التخصيص حاصل القياس الى حكم آخر قول ولما كتبت بالصفة فيه ان هذا التباس
 لو كان محذورا لوجب التقديم وان كانت النكرة مخصوصة لتحقيق الالتباس
 قال ولا تقدم على العامل المعنوي دون اللفظ فان تقديمها عليه جائز الا لما لم يقدر
 بالواو اضافة اصلها وهو العطف او عدم تصرف في الفعال لفعل التجزؤ تصدير
 عاملها بحروف المصدر او بهم الموصولون سائر اللوصولات نحو الذي راكبا جاء
 قول في اعمام مثل يدقائم كهم وقاعداء علون الدال على حدثين فصاعدا قد يدل
 على حدثين معينين نحو ضارب يدي عمرو وضارب يدي عمرو ولا يدرك خبر من
 عمرو وقد يدل على غير معينين نحو يدي كهم وفان التشبيه يدل على حدث
 مشترك بين المشبه والمشبّه به كقول يدي على خصوصية حدث وعلى كلا
 التقديمين يجوز اختلاف الحدثين بوجه كالمكان والزمان والمتعلق
 والحال الى غير ذلك واذا اختلفا بامر وجمعا لم يميزا بالعبارة حتى يدل
 كلا منهما ما يتعلق به التزموا ان يلحقا بالمتعلق صاحب ذلك الحدث للصرح به

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

استدل اليه كمال العقل ان الله تعالى لا يسل بالبعث الا في ربه من نعم تقدم بها على صاحبها
البحر وانه كغيره من الخلق لا يسل من البحر ولا من غيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
حاجه الكفاية والمنفعة او السلب لا كذا كذا للناس كغيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
ناهيها عن ان يكون في غير المحصول الا في الحقيقة كذا كذا لاجل حاله كذا كذا
وهو ان الله تعالى عليه وسلم مبعوث في التنزيل ان قلت الحال قيد للعامل فيلزم ان يكون
الكف في وقت الارسال وليس كذلك لانه في وقت الحال مقدره والظن
لا يلزم ان يكون من صاحب الحال كما مرته الاشارة اليه **قول** والثناء للمبالغة
كالكفاية والثناء وكثير من هذه هي الالباب المبالغة مخصوصة بفعال
فصول ومفعول **قول** اي الاسالة كفاية اي عامة شاملة **قول** وبعضه يجعلها
مصدرا اي تكلف كذا والجملة حال مقدره **قول** الخ كلف وتصفان
كافة كقاعدة لا تامة كالحالية غير مضافة كخاص به الشيخ الرضى ولا يخفى ان
المقيد بصدقه هذا المعنى **قول** سواء كان الدال مشتقا او جامدا اقل الشيخ
الرضي من الاحوال الغير المشتقة قياسا على الالطوطه وهي اسم جامد موصوف
بصفة هي الحال في الحقيقة فكان اسم الجرم من رطاء الطريق هو حال في الحقيقة نحو
قول ما انزلنا كذا ناعريه او نحو جازيل جلا بهيا ومنها ما يقصد به التشبيه
بجاء زيد لا يسل اسدا اي شيئا او منها الحال في جملة الاشياء مثا ودرهما
وضابطه ان يقصد التقسيط فيجعل الخ من جزاء الجزاء قسطا وينصب ذلك القط
المراد في الاثبات على الاستغراق مستند عليه قوله ثم خير جيرة وبقوله تعالى على نفس قد ربح من ذلك

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
استدل اليه كمال العقل ان الله تعالى لا يسل بالبعث الا في ربه من نعم تقدم بها على صاحبها
البحر وانه كغيره من الخلق لا يسل من البحر ولا من غيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
حاجه الكفاية والمنفعة او السلب لا كذا كذا للناس كغيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
ناهيها عن ان يكون في غير المحصول الا في الحقيقة كذا كذا لاجل حاله كذا كذا
وهو ان الله تعالى عليه وسلم مبعوث في التنزيل ان قلت الحال قيد للعامل فيلزم ان يكون
الكف في وقت الارسال وليس كذلك لانه في وقت الحال مقدره والظن
لا يلزم ان يكون من صاحب الحال كما مرته الاشارة اليه **قول** والثناء للمبالغة
كالكفاية والثناء وكثير من هذه هي الالباب المبالغة مخصوصة بفعال
فصول ومفعول **قول** اي الاسالة كفاية اي عامة شاملة **قول** وبعضه يجعلها
مصدرا اي تكلف كذا والجملة حال مقدره **قول** الخ كلف وتصفان
كافة كقاعدة لا تامة كالحالية غير مضافة كخاص به الشيخ الرضى ولا يخفى ان
المقيد بصدقه هذا المعنى **قول** سواء كان الدال مشتقا او جامدا اقل الشيخ
الرضي من الاحوال الغير المشتقة قياسا على الالطوطه وهي اسم جامد موصوف
بصفة هي الحال في الحقيقة فكان اسم الجرم من رطاء الطريق هو حال في الحقيقة نحو
قول ما انزلنا كذا ناعريه او نحو جازيل جلا بهيا ومنها ما يقصد به التشبيه
بجاء زيد لا يسل اسدا اي شيئا او منها الحال في جملة الاشياء مثا ودرهما
وضابطه ان يقصد التقسيط فيجعل الخ من جزاء الجزاء قسطا وينصب ذلك القط
المراد في الاثبات على الاستغراق مستند عليه قوله ثم خير جيرة وبقوله تعالى على نفس قد ربح من ذلك

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
استدل اليه كمال العقل ان الله تعالى لا يسل بالبعث الا في ربه من نعم تقدم بها على صاحبها
البحر وانه كغيره من الخلق لا يسل من البحر ولا من غيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
حاجه الكفاية والمنفعة او السلب لا كذا كذا للناس كغيره من النعم التي تقدم بها على صاحبها
ناهيها عن ان يكون في غير المحصول الا في الحقيقة كذا كذا لاجل حاله كذا كذا
وهو ان الله تعالى عليه وسلم مبعوث في التنزيل ان قلت الحال قيد للعامل فيلزم ان يكون
الكف في وقت الارسال وليس كذلك لانه في وقت الحال مقدره والظن
لا يلزم ان يكون من صاحب الحال كما مرته الاشارة اليه **قول** والثناء للمبالغة
كالكفاية والثناء وكثير من هذه هي الالباب المبالغة مخصوصة بفعال
فصول ومفعول **قول** اي الاسالة كفاية اي عامة شاملة **قول** وبعضه يجعلها
مصدرا اي تكلف كذا والجملة حال مقدره **قول** الخ كلف وتصفان
كافة كقاعدة لا تامة كالحالية غير مضافة كخاص به الشيخ الرضى ولا يخفى ان
المقيد بصدقه هذا المعنى **قول** سواء كان الدال مشتقا او جامدا اقل الشيخ
الرضي من الاحوال الغير المشتقة قياسا على الالطوطه وهي اسم جامد موصوف
بصفة هي الحال في الحقيقة فكان اسم الجرم من رطاء الطريق هو حال في الحقيقة نحو
قول ما انزلنا كذا ناعريه او نحو جازيل جلا بهيا ومنها ما يقصد به التشبيه
بجاء زيد لا يسل اسدا اي شيئا او منها الحال في جملة الاشياء مثا ودرهما
وضابطه ان يقصد التقسيط فيجعل الخ من جزاء الجزاء قسطا وينصب ذلك القط
المراد في الاثبات على الاستغراق مستند عليه قوله ثم خير جيرة وبقوله تعالى على نفس قد ربح من ذلك

[illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible]

اول الامر لانها في احوال الجمع مع السابق فخرج اعية النظر السابق قال المضارع المثلث
بالضمير قد نعلم بالواو ذلك لانها جملة وان شابهت المفرد لانه خبر مبتدأ محذوف و
يشتد في المضارع الواقع حاله لونه عن حرف الاستقبال كالسيدون ونحوها **قول**
المستقلة على المضارع للشيء ان كان بلا حلا لا لان لم ينفى عنه قال لا بد فيه من الواو
وان كان مع الضمير قال الشيء الرضاي ان انفي المضارع بلفظ ما لم يدخله الواو وان انفي
المضارع بلا واو الضمير لا يجره عن الواو **قول** ليدل ان هذا التحقيق لا يكون السيد للشيء
قدس سره والمفهوم هو ان لا يجره عن التحقيق فحوى ان لا يذكره **قال** يجوز حذف العامل
في جملة ما في مواضع منها اما ان يدعى الحال الزيادة الثبوتية مفعولة بالفاء او مفعولة في
التمتعين بل هم فصاعدا او ثمة اذ لا يجره عن الضمير فصاعدا او ثمة ذهب الثمينة اذ لا يجره
وقول في غير ذلك كل جملة من احوال فصاعدا او ثمة اذ لا يجره عن الضمير فحوى ان لا يذكره
الزيادة والصعوبة **قول** وهي في الحال المؤكدة اهي ما يتقدم مضمو الخبر وتأكيد هو اما
لاستكمال على ضمونه على سبيل منع الخلق **قول** والمنقول في هذا المثال المؤكدة قالها
ليست قبل ان يحصر بها العامل في القول بان الحال ظليا قبل ان العامل غير صحيح لان يراد انها
قد بداه بحسب العبارة والنص **قال** احقها ان ذلك التقدير من سيدي به قال الشيء الرضاي
نظرا لانه معنى لقولك تفننت لانه عرفته في حال كونه عطوفا وان اراد ان المعنى اعلمه
عطوفا فهو مفعول ان لاجل ان قال ولا ولي عندي ما ذهب اليه ابن مالك وهو ان
العامل معنى الجملة كما تسمى بالمصدر المؤكدة لنفسه او لغيره فكانه قال يعطونك
ابوك عطوفا وذلك المعنى يتولد من نسبة الخبر الى المبتدأ فكان العامل
فيها معنويا ولهذا لا يتقدم المؤكدة على جزئي الجملة ولا على احد **قول** او بمعنى
اشبهه معطوف على قوله بهذا المعنى فيكون لاحق متشعبا معنيين التحقوا ولا يتأ
ولا لاحق بمعنى وهو التحقيق ولما بين المعنى اللغوي لهما اراد ان يبين ان متعلق
لا يقوم به لا يكون فيكون المعنى زيدا يربطك عليك عطوفا فيعطوفا معطوفا لا محالة

بجانب احوالها في احوال الجمع مع السابق فخرج اعية النظر السابق قال المضارع المثلث
بالضمير قد نعلم بالواو ذلك لانها جملة وان شابهت المفرد لانه خبر مبتدأ محذوف و
يشتد في المضارع الواقع حاله لونه عن حرف الاستقبال كالسيدون ونحوها **قول**
المستقلة على المضارع للشيء ان كان بلا حلا لا لان لم ينفى عنه قال لا بد فيه من الواو
وان كان مع الضمير قال الشيء الرضاي ان انفي المضارع بلفظ ما لم يدخله الواو وان انفي
المضارع بلا واو الضمير لا يجره عن الواو **قول** ليدل ان هذا التحقيق لا يكون السيد للشيء
قدس سره والمفهوم هو ان لا يجره عن التحقيق فحوى ان لا يذكره **قال** يجوز حذف العامل
في جملة ما في مواضع منها اما ان يدعى الحال الزيادة الثبوتية مفعولة بالفاء او مفعولة في
التمتعين بل هم فصاعدا او ثمة اذ لا يجره عن الضمير فصاعدا او ثمة ذهب الثمينة اذ لا يجره
وقول في غير ذلك كل جملة من احوال فصاعدا او ثمة اذ لا يجره عن الضمير فحوى ان لا يذكره
الزيادة والصعوبة **قول** وهي في الحال المؤكدة اهي ما يتقدم مضمو الخبر وتأكيد هو اما
لاستكمال على ضمونه على سبيل منع الخلق **قول** والمنقول في هذا المثال المؤكدة قالها
ليست قبل ان يحصر بها العامل في القول بان الحال ظليا قبل ان العامل غير صحيح لان يراد انها
قد بداه بحسب العبارة والنص **قال** احقها ان ذلك التقدير من سيدي به قال الشيء الرضاي
نظرا لانه معنى لقولك تفننت لانه عرفته في حال كونه عطوفا وان اراد ان المعنى اعلمه
عطوفا فهو مفعول ان لاجل ان قال ولا ولي عندي ما ذهب اليه ابن مالك وهو ان
العامل معنى الجملة كما تسمى بالمصدر المؤكدة لنفسه او لغيره فكانه قال يعطونك
ابوك عطوفا وذلك المعنى يتولد من نسبة الخبر الى المبتدأ فكان العامل
فيها معنويا ولهذا لا يتقدم المؤكدة على جزئي الجملة ولا على احد **قول** او بمعنى
اشبهه معطوف على قوله بهذا المعنى فيكون لاحق متشعبا معنيين التحقوا ولا يتأ
ولا لاحق بمعنى وهو التحقيق ولما بين المعنى اللغوي لهما اراد ان يبين ان متعلق
لا يقوم به لا يكون فيكون المعنى زيدا يربطك عليك عطوفا فيعطوفا معطوفا لا محالة

هذا هو الوجه الثاني في صحة القول بان
الشيء لا يكون له وجود مستقل عن
الذات بل هو وجود متعلق بالذات
والله اعلم بالصواب

هذا هو الوجه الثالث في صحة القول بان
الشيء لا يكون له وجود مستقل عن
الذات بل هو وجود متعلق بالذات
والله اعلم بالصواب

التحقق والصدق

اوله من سورتين ومتعلق بآيات في الصورة الاخيرة وهو واجب من حيث الله ب
لاذاته اذ معنى الحقيقة واستانته فقال اي تحققت ايته ان شاء الله تعالى شرط وجود
حرف ما لها اوتوطر اني بموجب حروفها لها انما قدرت هذا لا يكون مستلقة
لان الحق ان لكل الملوكة ذكر يكون موكدة بجملة كقولهم ولا تغشوا في الارض مستد
اي تشدد ومن خصص الملوكة بالجملة الاخمية في قوله امثاله المصادق فعمل قوله
مصدرين بمعنى الاشياء وكثيرا ما يعنى صيغة الصفة مقام المصدر قال التبيين
ويقال له التبيين والتفسير المير بكير اليعرب في قوله تعالى انما هو الله تعالى
من بين الاجناس رفعه لا يعلم قال باري رحمه الله في تفسيره ان يقال ان
جنس ذكر لتعيين مبهوم صلي لا جناس مختلف متفاض
لتعين واحد منها بالذكر والاصل فيه التذكير لان
التعريف نزل على الغرض منه واجازته الكافية تعريفه باللام او الاضافة
نحو من سابه والربطه وسفه نفسه الى غير ذلك وعنه المصنفين ان شرطه انه
معنى غير في نفسه وان الربطه مضمرة في شك وان سفه نفسه بمعنى سفه في نفسه
او معنى سفه بالشد يد كذا في اصل سفهت نفسه فلما حيى الفعل الى الضمير المنصب
ما بعده بفتح الفعل عليه فصاعدا معنى سفه بالتشديد قوله الى معنى الموضوع له حيث
انه موضوع له فعل الموضوع شامل للموضوع النوعي لان اسماء العدد والكيل في
اليد يدوي المعاني الحقيقية وهي العدد والكيل والوزن لا تستدعي تمييزا او اثباتا
او ايد بها العدد والكيل والوزن كما سيجي فيها بيان قوله الى المطلق مستصرف
ان الكلام في هذا ذكره الشيخ رضي من لفظ المستصرف لا يدل على الثابت المطلق
بل ان يدل على ان الثابت قد تغير في مقابلة العدد وقد يقال في مقابلة الحادث
الطاري والملازم هو الموضوع للثبات قوله لكنه غير مستقر بحسب اوضاعه

هذا هو الوجه الرابع في صحة القول بان
الشيء لا يكون له وجود مستقل عن
الذات بل هو وجود متعلق بالذات
والله اعلم بالصواب

هذا هو الوجه الخامس في صحة القول بان
الشيء لا يكون له وجود مستقل عن
الذات بل هو وجود متعلق بالذات
والله اعلم بالصواب

من حيث ان له نفسا كملت به واستحسن هذا الجواب فقال انه حسن ويدل عليه نظرا الى
 اوله لان النفس ثلثة صعد ذات الشيء والقوة المدركة والقوة الحيوانية والنفس ليس
 كذا المعنى الاول ولا يخفى انه غير صالح للتعليق واما ثانيا فلان هذا الجواب لا يحسم مادة الشيء
 اذ لو انتقضت الشرطية بكفى يرد جلاله بغير هذا الجواب فيه اللبس لان يقال انفسنا
 عن هذا الحكم كونه في حكم الصفة اذ معنى جلاله من الكامل والرجولية ويمكن ان يجاب
 عن الشبهة بان دكاة النقص لو كانت هذا المثال كان الجواب ذلك ولو كانت المثال الاول
 قلنا لو اريد بانفس القوة المدركة والقوة الحيوانية كان للتعليق قطعاً ولو اريد بها الذات
 لم يصح ان يكون تمييز الذات من حيث هي ليس لها الطيبان قلت المراد جملة الشخص
 بجميع صفاتها قلنا نعم كان في حكمه جلاله في المثال المذكور ولو سلم صلاحية التمييز قلنا
 المراد بكونه لما انتصب عنه صحة الحمل عليه والقول بانه هو هذا ولا يخفى صحته ههنا كما
 اشار اليه الفاضل الهندي والمراد بكونه متعلقة صحة الاضافة اليه ولا يخفى صحة
 اضافته انفس الى يد وبعض الشارحين جوابا اخر وهو تقدير معطوف في مقول الشرطية
 الاول والتقدير بقران كان اسماءهم جعله لما انتصب عنه ولمتعلقه جاز ان يكون له
 ولتعلقه واعتراض عليه بعض الافاضل بوجهين احدهما لزوم اشتداد المقدم والتأخر
 وقد يرد نعم بتقدير المقدم بكونه قبل جعله تمييزا او تقدير التالى بكونه بعد جعله
 تمييزا او تمييزا بماء رم صحة الشرطية الثانية لان مقدم الشرطية الثانية تقي المقدم
 الشرطية الاولى وهو مركب من امرين واستفاد للمركب بانتفاء احد الجزئين و
 بانتفاء كليهما فيلزم ان يكون التمييز اذا كان لما انتصب عنه فقط كان متعلقه
 واذا لم يكن شيء منه لمكان للتعليق ويدفع الاخير بان هذا الشق غير واقع و
 اقول بتقدير معطوف في تالى هذه الشرطية والتقدير وكذا فهو متعلقه اوله
 ولا يخفى به كونه هذا الجواب مقول المراد بجعله له اطلاقاً عليه جعل الشيء الرضى

من حيث ان له نفسا كملت به واستحسن هذا الجواب فقال انه حسن ويدل عليه نظرا الى
 اوله لان النفس ثلثة صعد ذات الشيء والقوة المدركة والقوة الحيوانية والنفس ليس
 كذا المعنى الاول ولا يخفى انه غير صالح للتعليق واما ثانيا فلان هذا الجواب لا يحسم مادة الشيء
 اذ لو انتقضت الشرطية بكفى يرد جلاله بغير هذا الجواب فيه اللبس لان يقال انفسنا
 عن هذا الحكم كونه في حكم الصفة اذ معنى جلاله من الكامل والرجولية ويمكن ان يجاب
 عن الشبهة بان دكاة النقص لو كانت هذا المثال كان الجواب ذلك ولو كانت المثال الاول
 قلنا لو اريد بانفس القوة المدركة والقوة الحيوانية كان للتعليق قطعاً ولو اريد بها الذات
 لم يصح ان يكون تمييز الذات من حيث هي ليس لها الطيبان قلت المراد جملة الشخص
 بجميع صفاتها قلنا نعم كان في حكمه جلاله في المثال المذكور ولو سلم صلاحية التمييز قلنا
 المراد بكونه لما انتصب عنه صحة الحمل عليه والقول بانه هو هذا ولا يخفى صحته ههنا كما
 اشار اليه الفاضل الهندي والمراد بكونه متعلقة صحة الاضافة اليه ولا يخفى صحة
 اضافته انفس الى يد وبعض الشارحين جوابا اخر وهو تقدير معطوف في مقول الشرطية
 الاول والتقدير بقران كان اسماءهم جعله لما انتصب عنه ولمتعلقه جاز ان يكون له
 ولتعلقه واعتراض عليه بعض الافاضل بوجهين احدهما لزوم اشتداد المقدم والتأخر
 وقد يرد نعم بتقدير المقدم بكونه قبل جعله تمييزا او تقدير التالى بكونه بعد جعله
 تمييزا او تمييزا بماء رم صحة الشرطية الثانية لان مقدم الشرطية الثانية تقي المقدم
 الشرطية الاولى وهو مركب من امرين واستفاد للمركب بانتفاء احد الجزئين و
 بانتفاء كليهما فيلزم ان يكون التمييز اذا كان لما انتصب عنه فقط كان متعلقه
 واذا لم يكن شيء منه لمكان للتعليق ويدفع الاخير بان هذا الشق غير واقع و
 اقول بتقدير معطوف في تالى هذه الشرطية والتقدير وكذا فهو متعلقه اوله
 ولا يخفى به كونه هذا الجواب مقول المراد بجعله له اطلاقاً عليه جعل الشيء الرضى

فان لم يكن ان تميز بها القوة المدركة والقوة الحيوانية والنفس ليس كذا المعنى الاول ولا يخفى انه غير صالح للتعليق واما ثانيا فلان هذا الجواب لا يحسم مادة الشيء اذ لو انتقضت الشرطية بكفى يرد جلاله بغير هذا الجواب فيه اللبس لان يقال انفسنا عن هذا الحكم كونه في حكم الصفة اذ معنى جلاله من الكامل والرجولية ويمكن ان يجاب عن الشبهة بان دكاة النقص لو كانت هذا المثال كان الجواب ذلك ولو كانت المثال الاول قلنا لو اريد بانفس القوة المدركة والقوة الحيوانية كان للتعليق قطعاً ولو اريد بها الذات لم يصح ان يكون تمييز الذات من حيث هي ليس لها الطيبان قلت المراد جملة الشخص بجميع صفاتها قلنا نعم كان في حكمه جلاله في المثال المذكور ولو سلم صلاحية التمييز قلنا المراد بكونه لما انتصب عنه صحة الحمل عليه والقول بانه هو هذا ولا يخفى صحته ههنا كما اشار اليه الفاضل الهندي والمراد بكونه متعلقة صحة الاضافة اليه ولا يخفى صحة اضافته انفس الى يد وبعض الشارحين جوابا اخر وهو تقدير معطوف في مقول الشرطية الاول والتقدير بقران كان اسماءهم جعله لما انتصب عنه ولمتعلقه جاز ان يكون له ولتعلقه واعتراض عليه بعض الافاضل بوجهين احدهما لزوم اشتداد المقدم والتأخر وقد يرد نعم بتقدير المقدم بكونه قبل جعله تمييزا او تقدير التالى بكونه بعد جعله تمييزا او تمييزا بماء رم صحة الشرطية الثانية لان مقدم الشرطية الثانية تقي المقدم الشرطية الاولى وهو مركب من امرين واستفاد للمركب بانتفاء احد الجزئين و بانتفاء كليهما فيلزم ان يكون التمييز اذا كان لما انتصب عنه فقط كان متعلقه واذا لم يكن شيء منه لمكان للتعليق ويدفع الاخير بان هذا الشق غير واقع و اقول بتقدير معطوف في تالى هذه الشرطية والتقدير وكذا فهو متعلقه اوله ولا يخفى به كونه هذا الجواب مقول المراد بجعله له اطلاقاً عليه جعل الشيء الرضى

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

صفات الشيء كالعلم من قيل ما يصح جعلها على الشخص عنه قول إن يكون تغييرا
 ردم لا يهضم عنه فيه مساحقة قول وهو الذات المقدرة على الشيء المنسوب
 إليه لا غير بل بالذات وإنما قلنا ذلك لأن الذات المقدرة مطلقا هو الشيء المنسوب
 إليه لا يذكر. وقوله لو ومعنى مع وهو تقدير متأكد كما بعد ما أخبر كان من حيث
 أنه فعل معنى بظيرة وأقل الشيخ الرضى وهو أن المنسوب في عبارة الخواص في نحو
 قوله هو الذي في شرا هذا لفظا على معنى غير النسبة تقديره كان من حيث اللفظ بمعنى
 لفظه بيدا وكما معناها فلا دلت عليه في كلامه ثم قوله لأن من حيث التغيير في الشيء الأول
 مطلقا وفيه لعل إذا كان المنسوب فيه مطلقا كما قال الشيخ الرضى وقول في مقتضى
 يقال له دلة من ذلك لا يفي بمعدى عتري من ذلك وهو معنى أن الأول لا يمكن تغيير
 بحال الحال فليس تخصصه للتغيير قوله كونه من حيث للغير فانه لا لغوات الغرض من
 التغيير وهو البيان بعد الاحتمال يكون أو لم يكن البيان من البيان لا يمنع من المقدار
 كقولهم تغشهم من البر والمغشهم قوله إذا جعلته لأن ما يقتضيه لأنه مطاع في
 التغيير واعتبار للتصديق بالفتح وكذا الحال في العكس لا مطاع في فعل تغش في ذلك الفعل قوله
 نحو في الأرض عيوننا فقال بالحكم لا يخرج من قول بلاء عز وجل وعبر ذلك
 فقوله لأن المشكك لما قصد بقوله دلة على أن الظاهر غير ما دقوله
 وذلك بعينه مثل قول الشيخ في بيان ما يقع في قولهم ما سمعت تجارهم
 قال خلافه لا إلى استدلاله وتلخيص قولنا لا يضر في قوة العامل في استيويه
 كلام العرب استقر لا يضر قوله لا المشاع وهو من غيري الشعراء قوله الشعر
 أو قيل الروية الصحيحة وما كاد نفس في ذلك شك قوله بالفرق في بعض
 الروايات بالفرق قوله وما قيل يعمل أيضا أن يكون تطيب المذكور
 مفسر التطيب المقدور قيل نفاق قوله غير قادر في التمسك إذ ساء

110: [unclear]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

تمسكه على الظاهر الذي يقبله الطبع السليم **قال المستثنى الاستثناء** من الشيء وهو
 الصرف وإنما سمي هذا القسم من المنصوبات بذلك لأن المنكسر يطلب من نفسه صفة
 عن حكمه أي منعه عن الدخول فيه لكنه عبر عنه بالصرف للتأكيد معنى المنع و
 نظيره التعبير عن منع وقوع المؤمنين في الكفر بالآخر في الآية الكريمة الله والذين
 آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور **قول كذبة** في تقسيمه وفي الحكم عليه أيضاً
 لو فُتِش في أنها غير كاذبة في الحكم عليه يجب أن تعريفه يفهم من تعريف تسمية كذا
 يشير إليه فلا بد من سر هذا هو الحق لكن المصنف قال إن المستثنى مشترك لفظي بين
 المتصل والمنفصل لأن ماهيتهما مختلفان فإن أحدهما محذوف ولا أخير محذوف وكلاهما
 جزم ثنتين مختلفي الماهية في تعريف واحد نجس بالمعنى فيه نظر نحو انشوت
 قدر مشتركة بين الماهيتين المختلفتين قابل لتعريف واحد كالحيوان والماشى
 المشترك بين الإنسان والفرس فكذلكهما بقول إن المستثنى هو المذكور بعد الدال
 نحو أنها كذا فالما قبلها أنفياً وإثباتاً مع أنه يشك عليه عد المطلق من المنصوبات و
 تقسيمه إلى القسمين وجزم الضمير في قوله لأن وهو منصوب إليه فيحتاج في دفعه
 إلى تكلف عيوض مجاز وأجزاء حال المدلول على الدال ولا يستعمل يجعل الضمير في
قوله **قال المستثنى** وبعضهم **قال** المستثنى للقطع مجاز فبعضهم حمل هذا القول على
أنه **قال** **الاستثناء** في مجاز كذا لفظ المستثنى في رتبة **قوله** **كذبة** لاجزائها على بخصوصها
 بعد معرفته بخصوصه **قال** فالمتصل الغاء للتعريف **قال** هو المحذوف
 سواء كان أقل مما بقى أو أكثر منه أو مساوياً له ههنا اشكال مشهور وهو
 أن زيداً في جاء القوم لا زيداً إلا دخل في القوم إخراجاً عنه وعلى الثاني
 يلزم أن لا يكون محذوفاً لأن إخراج الشيء فرع دخوله ويلزم أيضاً مخالفة
 الإجماع والعقل الصريح فإنك لو قلت له على دينك ألا دفنك كان الدال

الاستثناء من الشيء وهو الصنف وإنما سمي هذا القسم من المنصوبات بذلك لأن المنكسر يطلب من نفسه صفة عن حكمه أي منعه عن الدخول فيه لكنه عبر عنه بالصرف للتأكيد معنى المنع ونظيره التعبير عن منع وقوع المؤمنين في الكفر بالآخر في الآية الكريمة الله والذين آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور قول كذبة في تقسيمه وفي الحكم عليه أيضاً لو فُتِش في أنها غير كاذبة في الحكم عليه يجب أن تعريفه يفهم من تعريف تسمية كذا يشير إليه فلا بد من سر هذا هو الحق لكن المصنف قال إن المستثنى مشترك لفظي بين المتصل والمنفصل لأن ماهيتهما مختلفان فإن أحدهما محذوف ولا أخير محذوف وكلاهما جزم ثنتين مختلفي الماهية في تعريف واحد نجس بالمعنى فيه نظر نحو انشوت قدر مشتركة بين الماهيتين المختلفتين قابل لتعريف واحد كالحيوان والماشى المشترك بين الإنسان والفرس فكذلكهما بقول إن المستثنى هو المذكور بعد الدال نحو أنها كذا فالما قبلها أنفياً وإثباتاً مع أنه يشك عليه عد المطلق من المنصوبات وتقسيمه إلى القسمين وجزم الضمير في قوله لأن وهو منصوب إليه فيحتاج في دفعه إلى تكلف عيوض مجاز وأجزاء حال المدلول على الدال ولا يستعمل يجعل الضمير في قوله قال المستثنى وبعضهم قال المستثنى للقطع مجاز فبعضهم حمل هذا القول على أنه قال الاستثناء في مجاز كذا لفظ المستثنى في رتبة قوله كذبة لاجزائها على بخصوصها بعد معرفته بخصوصه قال فالمتصل الغاء للتعريف قال هو المحذوف سواء كان أقل مما بقى أو أكثر منه أو مساوياً له ههنا اشكال مشهور وهو أن زيداً في جاء القوم لا زيداً إلا دخل في القوم إخراجاً عنه وعلى الثاني يلزم أن لا يكون محذوفاً لأن إخراج الشيء فرع دخوله ويلزم أيضاً مخالفة الإجماع والعقل الصريح فإنك لو قلت له على دينك ألا دفنك كان الدال

قوله **قوله** **قال** **الاستثناء** في مجاز كذا لفظ المستثنى في رتبة **قوله** **كذبة** لاجزائها على بخصوصها بعد معرفته بخصوصه **قال** فالمتصل الغاء للتعريف **قال** هو المحذوف سواء كان أقل مما بقى أو أكثر منه أو مساوياً له ههنا اشكال مشهور وهو أن زيداً في جاء القوم لا زيداً إلا دخل في القوم إخراجاً عنه وعلى الثاني يلزم أن لا يكون محذوفاً لأن إخراج الشيء فرع دخوله ويلزم أيضاً مخالفة الإجماع والعقل الصريح فإنك لو قلت له على دينك ألا دفنك كان الدال

لا بد من جعله في ذلك **قوله** اي بعد ذلك وانما هو ان لا يقع المقطع لبعدها وغير
 وبذلك **قوله** اي ليس ينبغي له الوجوب والمثبت اصطلاحا ما ذكره وغير الموجب غير المثبت
 اصطلاحا ما يقابله **قوله** احتراز به عما اذا وقع في كلام غير موجب انما وجب نصبه
 اذا كان بعد ذلك في كلام موجب لانه لو لم ينصب لكان بذكره بتكرير العامل فيلزم ثبوت
 الاحتراز في المستثنى والمستثنى منه واما في غير الموجب فلا يلزم ذلك لجواز اعتبار
 تكرير اصل العامل بترك النفي العارض في الابدال منه في حكم التخييف فيكون محكم
 المقربين وهو في الاحتراز من فساد المعنى فيهما نظرا لما في الاول فلان معنى تكرير
 العامل ليس له باعتبار اذات العامل مع قطع النظر عن الاحتراز والسلب لهما ايجاز
 جازم بذكره في العطف مع انه في قوة تكرير العامل واما في الثاني فلان الابدال منه
 ليس مطر وحال الكلية حتى يفسد المعنى في فرق بين نفس الشيء واما في حكمه **قوله**
 وهو ان يكون الكلام الموجب قلما الكلام التام اصطلاحا في باب الاستثناء ما مره
 بقوله ان يكون او الكلام الناقص اصطلاحا في هذا الباب ما يقابله **قوله** منصوب
 على المظنية لاعل الاستثناء وتعلل المعترض مراد بذلك انه من قبيل المفعول في معنى
 ان يكون دخلا في **قوله** في العامل فوضب المستثنى قال المشيخ الرضوي قل المصنف في
 شرح الفصل العامل فيه المستثنى منه بواسطة افعال لا بد مما لا يكون هناك
 فعل في معنى نحو الفهم لان يد اخوتك وللصبرية ان يقولوا ان في الاخوة معنى
 فعليا وهو الاحتساب بالاخوة ثم قال لو لم يكن في الجملة معنى الفعل لكان ان ينصب المستثنى
 قال ام مقدمه عطف على قوله هذا هو العلم بالمتن ان الفهم ليس بتيه ان تضامه
 مشروطة بكونه بعد ذلك في غير مفهوم من العبارة وكذا الحال في قوله او
 منقطعا ويمكن ان يجعل المعطوفين على قوله في كلام موجب حتى لا يجه ذلك وهو خبر
 اخر لكان و**قوله** اي المستثنى منصوبا ايضا اهذه بيبويه الى ان المنقطع

لأنه لا بد من جعله في ذلك **قوله** اي بعد ذلك وانما هو ان لا يقع المقطع لبعدها وغير
 وبذلك **قوله** اي ليس ينبغي له الوجوب والمثبت اصطلاحا ما ذكره وغير الموجب غير المثبت
 اصطلاحا ما يقابله **قوله** احتراز به عما اذا وقع في كلام غير موجب انما وجب نصبه
 اذا كان بعد ذلك في كلام موجب لانه لو لم ينصب لكان بذكره بتكرير العامل فيلزم ثبوت
 الاحتراز في المستثنى والمستثنى منه واما في غير الموجب فلا يلزم ذلك لجواز اعتبار
 تكرير اصل العامل بترك النفي العارض في الابدال منه في حكم التخييف فيكون محكم
 المقربين وهو في الاحتراز من فساد المعنى فيهما نظرا لما في الاول فلان معنى تكرير
 العامل ليس له باعتبار اذات العامل مع قطع النظر عن الاحتراز والسلب لهما ايجاز
 جازم بذكره في العطف مع انه في قوة تكرير العامل واما في الثاني فلان الابدال منه
 ليس مطر وحال الكلية حتى يفسد المعنى في فرق بين نفس الشيء واما في حكمه **قوله**
 وهو ان يكون الكلام الموجب قلما الكلام التام اصطلاحا في باب الاستثناء ما مره
 بقوله ان يكون او الكلام الناقص اصطلاحا في هذا الباب ما يقابله **قوله** منصوب
 على المظنية لاعل الاستثناء وتعلل المعترض مراد بذلك انه من قبيل المفعول في معنى
 ان يكون دخلا في **قوله** في العامل فوضب المستثنى قال المشيخ الرضوي قل المصنف في
 شرح الفصل العامل فيه المستثنى منه بواسطة افعال لا بد مما لا يكون هناك
 فعل في معنى نحو الفهم لان يد اخوتك وللصبرية ان يقولوا ان في الاخوة معنى
 فعليا وهو الاحتساب بالاخوة ثم قال لو لم يكن في الجملة معنى الفعل لكان ان ينصب المستثنى
 قال ام مقدمه عطف على قوله هذا هو العلم بالمتن ان الفهم ليس بتيه ان تضامه
 مشروطة بكونه بعد ذلك في غير مفهوم من العبارة وكذا الحال في قوله او
 منقطعا ويمكن ان يجعل المعطوفين على قوله في كلام موجب حتى لا يجه ذلك وهو خبر
 اخر لكان و**قوله** اي المستثنى منصوبا ايضا اهذه بيبويه الى ان المنقطع

قل يا ايها الذين آمنوا
 اذكروا نعم الله اليكم
 انكم كنتم اعداء
 ثم احسن الله اليكم
 فممن انعم الله
 عليكم ان يحوط
 اليكم في هذه
 الدنيا وما فيها
 انتم لو كنتم
 فاسقين

لا يكون ذلك الكلام تصديقا المستقيم نحو كلامه لا يكون جوابا من قال ان كلامه لا يكون
 لا يريد ان النصيب من اول المطابق لبحر المسائل فوالله على البالية ورايد بدل
 البعض من الكل والمناصحة ذلك معناه ضم المبدال منه في الاشارة المتصل
 بغنى عنه الضمير لا يفيد ان المستثنى بعض من المستثنى منه فوالله على البالية
 تحمل قال يعرب على حسب العوازل اي على قدر ما تعرض عليه بان المراد على ما عمل المستثنى
 او على المستثنى منه فان اريد ان يرد نحو ما مررت اذ زيد فله معرب بجملة لا على
 المستثنى منه وان اريد الاول فلا معنى لتقدير الحكم بقوله اذا كان المستثنى منه غير ذلك
 اذ المستثنى لا يعرب على حسب علمه ويمكن ان يثبت ان المراد بالعاقل عاقل المستثنى منه
 ويقع ان لا يرد في القطياع ونصبا على افعال حرة هو البالية التي كانت داخلة في المستثنى
 منه من اهل نصيبه هو مررت بتوسط تلك البالية وهو العالم في النصيب الى المستثنى منه
 قال ان المستثنى منه غير ذلك كقولك لا يسبح من روى انما العرب جميعا عربا المستثنى من ان
 للنسب باليه هو المجموع للركب من المستثنى منه والمستثنى واما العرب المستثنى منها بما
 يقتضيه المنسوب كانه لا يجوز الاول والمستثنى صار بعدا في حيز انفصاله فاعرب بالنسب
 يعني في احوال المستثنى من طريق المستثنى فحين انفصاله عطفا على حرة ما يعرب
 كانه لا يجوز الاول قال لا يغير ذلك صحة في هذا النحو يبينون كدالة الية
 التركيبية على اصل المعنى صوابا نعم لا حرم جوارها كما ان لا يرد في يمين ان يجوز
 جاء لا يرد فيمكن ان يقدر في الدلالة المعنى كدالة الكلام على المراد وهي متحققة في نسبة
 للوجوب غير متحققة في الوجوب بالاداء فلا استثناء للمتصل بترتبة على الادة العام
 وذلك لانه يقتضي متعدد اوله المبكر بترتبة خصوص حمل على العام وليس لها
 معارض فبعد المراد اما الثاني فلا استثناء وان كان بترتبة على العام لكن على
 صحة المعنى بترتبة على ان ارادته فعوضت بذلك فلم يتعين المراد بعد ان استقام

لا يكون ذلك الكلام تصديقا المستقيم نحو كلامه لا يكون جوابا من قال ان كلامه لا يكون
 لا يريد ان النصيب من اول المطابق لبحر المسائل فوالله على البالية ورايد بدل
 البعض من الكل والمناصحة ذلك معناه ضم المبدال منه في الاشارة المتصل
 بغنى عنه الضمير لا يفيد ان المستثنى بعض من المستثنى منه فوالله على البالية
 تحمل قال يعرب على حسب العوازل اي على قدر ما تعرض عليه بان المراد على ما عمل المستثنى
 او على المستثنى منه فان اريد ان يرد نحو ما مررت اذ زيد فله معرب بجملة لا على
 المستثنى منه وان اريد الاول فلا معنى لتقدير الحكم بقوله اذا كان المستثنى منه غير ذلك
 اذ المستثنى لا يعرب على حسب علمه ويمكن ان يثبت ان المراد بالعاقل عاقل المستثنى منه
 ويقع ان لا يرد في القطياع ونصبا على افعال حرة هو البالية التي كانت داخلة في المستثنى
 منه من اهل نصيبه هو مررت بتوسط تلك البالية وهو العالم في النصيب الى المستثنى منه
 قال ان المستثنى منه غير ذلك كقولك لا يسبح من روى انما العرب جميعا عربا المستثنى من ان
 للنسب باليه هو المجموع للركب من المستثنى منه والمستثنى واما العرب المستثنى منها بما
 يقتضيه المنسوب كانه لا يجوز الاول والمستثنى صار بعدا في حيز انفصاله فاعرب بالنسب
 يعني في احوال المستثنى من طريق المستثنى فحين انفصاله عطفا على حرة ما يعرب
 كانه لا يجوز الاول قال لا يغير ذلك صحة في هذا النحو يبينون كدالة الية
 التركيبية على اصل المعنى صوابا نعم لا حرم جوارها كما ان لا يرد في يمين ان يجوز
 جاء لا يرد فيمكن ان يقدر في الدلالة المعنى كدالة الكلام على المراد وهي متحققة في نسبة
 للوجوب غير متحققة في الوجوب بالاداء فلا استثناء للمتصل بترتبة على الادة العام
 وذلك لانه يقتضي متعدد اوله المبكر بترتبة خصوص حمل على العام وليس لها
 معارض فبعد المراد اما الثاني فلا استثناء وان كان بترتبة على العام لكن على
 صحة المعنى بترتبة على ان ارادته فعوضت بذلك فلم يتعين المراد بعد ان استقام

لا يكون ذلك الكلام تصديقا المستقيم نحو كلامه لا يكون جوابا من قال ان كلامه لا يكون
 لا يريد ان النصيب من اول المطابق لبحر المسائل فوالله على البالية ورايد بدل
 البعض من الكل والمناصحة ذلك معناه ضم المبدال منه في الاشارة المتصل
 بغنى عنه الضمير لا يفيد ان المستثنى بعض من المستثنى منه فوالله على البالية
 تحمل قال يعرب على حسب العوازل اي على قدر ما تعرض عليه بان المراد على ما عمل المستثنى
 او على المستثنى منه فان اريد ان يرد نحو ما مررت اذ زيد فله معرب بجملة لا على
 المستثنى منه وان اريد الاول فلا معنى لتقدير الحكم بقوله اذا كان المستثنى منه غير ذلك
 اذ المستثنى لا يعرب على حسب علمه ويمكن ان يثبت ان المراد بالعاقل عاقل المستثنى منه
 ويقع ان لا يرد في القطياع ونصبا على افعال حرة هو البالية التي كانت داخلة في المستثنى
 منه من اهل نصيبه هو مررت بتوسط تلك البالية وهو العالم في النصيب الى المستثنى منه
 قال ان المستثنى منه غير ذلك كقولك لا يسبح من روى انما العرب جميعا عربا المستثنى من ان
 للنسب باليه هو المجموع للركب من المستثنى منه والمستثنى واما العرب المستثنى منها بما
 يقتضيه المنسوب كانه لا يجوز الاول والمستثنى صار بعدا في حيز انفصاله فاعرب بالنسب
 يعني في احوال المستثنى من طريق المستثنى فحين انفصاله عطفا على حرة ما يعرب
 كانه لا يجوز الاول قال لا يغير ذلك صحة في هذا النحو يبينون كدالة الية
 التركيبية على اصل المعنى صوابا نعم لا حرم جوارها كما ان لا يرد في يمين ان يجوز
 جاء لا يرد فيمكن ان يقدر في الدلالة المعنى كدالة الكلام على المراد وهي متحققة في نسبة
 للوجوب غير متحققة في الوجوب بالاداء فلا استثناء للمتصل بترتبة على الادة العام
 وذلك لانه يقتضي متعدد اوله المبكر بترتبة خصوص حمل على العام وليس لها
 معارض فبعد المراد اما الثاني فلا استثناء وان كان بترتبة على العام لكن على
 صحة المعنى بترتبة على ان ارادته فعوضت بذلك فلم يتعين المراد بعد ان استقام

[illegible]

به بمعنى ان يكون له ثلث فيه عارض قال الصفة غير متبررة وما بعد ما خبر ان له
 قوله باعتبار قيام معنى المغايرة بينهما سواء كان بحسب الذات او بحسب الوصف لكن
 قال الشيخ الرضائي ان استعمال الغير لا اعتبار الثاني بحال قوله وذلك لا يشترط
 منه غير ما ذكره استيعاب غير لفظي الا لا يشترط الشكل منه في المغايرة فان غير ذلك على
 مغايرة جبروتها لموصوفها اذا اوصفوا ولا تكل على مغايرة ما بعدها لما قبلها
 في الحكم في الاستعمال كل منهما في معنى الاخر لعلالة المشابهة قوله مذكور انما اشترط
 ذلك ليكون الظاهر في كونها صفة قوله نحو ما جاء في جلاله لا يريد قال الشيخ
 الرضائي كما يجوز ان الاستثناء المتصل ان الحكم عليه اثنان من هذا الجنس وليس
 اثنين منه قوله وانما ذلك هذه الزيادة قد تم شبهة وهي ان مناط حمل الاعلى
 الصفة تعذر الاستثناء وذكره من الضابطات لا يجوز التعلل واستفاضة لا يوجب
 عدم التعذر فلا يكون الضابطات مطرد او لا منع كما افترجوا يقول لجمع غير معلوم
 ثم قوله المستثنى ولا علمه وقد تكلف بان المراد بغير المحصور غير للعلوم لتلازم
 بينهما غالب القول في كونه لاية صفة كالسببية لا يجوز فهمه الا الوصف يعني لم
 يجوز البديل لانه لا يكون الا في غير الموجب قال المصنف ولا اعتبار بالثبوت المستفاد من
 كون النفي المعنوي ليس اللفظي الا في قبل او قبل من متصرفاته وصرفه بدل اللفظ
 الشيخ الرضائي البديل لا يجوز فيه حيث لا يجوز الاستثناء قوله لا يجوز ان لا يوجب
 ان لا يكون الله الا الله لان التعدد يستلزم المغايرة والمغايرة مستلزومة للفناء
 استفاء الالات مستلزم كاستفاء اللزومات كلها لان اثبات الملتزم مستلزم كاثبات
 اللواتم كلها قوله اي بناء على ظرفية قال الشيخ الرضائي ما حاصله ان سوى في
 الاصل صفة ظرف مكان هو ممكن في ذلك نعم مكانا سويا اي مستويا انما هو ظرف
 الموصوف واقتران الوصف مقامه مع قطع النظر عن معنى الاستثناء فصلا

بقرينة ما ذكره في المتن لا يرد عليه ما لا

كما في المتن لا يرد عليه ما لا

لا يجوز

لا يجوز ان لا يكون له ثلث فيه عارض قال الصفة غير متبررة وما بعد ما خبر ان له
 قوله باعتبار قيام معنى المغايرة بينهما سواء كان بحسب الذات او بحسب الوصف لكن
 قال الشيخ الرضائي ان استعمال الغير لا اعتبار الثاني بحال قوله وذلك لا يشترط
 منه غير ما ذكره استيعاب غير لفظي الا لا يشترط الشكل منه في المغايرة فان غير ذلك على
 مغايرة جبروتها لموصوفها اذا اوصفوا ولا تكل على مغايرة ما بعدها لما قبلها
 في الحكم في الاستعمال كل منهما في معنى الاخر لعلالة المشابهة قوله مذكور انما اشترط
 ذلك ليكون الظاهر في كونها صفة قوله نحو ما جاء في جلاله لا يريد قال الشيخ
 الرضائي كما يجوز ان الاستثناء المتصل ان الحكم عليه اثنان من هذا الجنس وليس
 اثنين منه قوله وانما ذلك هذه الزيادة قد تم شبهة وهي ان مناط حمل الاعلى
 الصفة تعذر الاستثناء وذكره من الضابطات لا يجوز التعلل واستفاضة لا يوجب
 عدم التعذر فلا يكون الضابطات مطرد او لا منع كما افترجوا يقول لجمع غير معلوم
 ثم قوله المستثنى ولا علمه وقد تكلف بان المراد بغير المحصور غير للعلوم لتلازم
 بينهما غالب القول في كونه لاية صفة كالسببية لا يجوز فهمه الا الوصف يعني لم
 يجوز البديل لانه لا يكون الا في غير الموجب قال المصنف ولا اعتبار بالثبوت المستفاد من
 كون النفي المعنوي ليس اللفظي الا في قبل او قبل من متصرفاته وصرفه بدل اللفظ
 الشيخ الرضائي البديل لا يجوز فيه حيث لا يجوز الاستثناء قوله لا يجوز ان لا يوجب
 ان لا يكون الله الا الله لان التعدد يستلزم المغايرة والمغايرة مستلزومة للفناء
 استفاء الالات مستلزم كاستفاء اللزومات كلها لان اثبات الملتزم مستلزم كاثبات
 اللواتم كلها قوله اي بناء على ظرفية قال الشيخ الرضائي ما حاصله ان سوى في
 الاصل صفة ظرف مكان هو ممكن في ذلك نعم مكانا سويا اي مستويا انما هو ظرف
 الموصوف واقتران الوصف مقامه مع قطع النظر عن معنى الاستثناء فصلا

كذا هو من ذهب سيبويه ^١ ولست على الإطلاق هو الجوامد والصنف والمضارع ^٢ قوله ^٣
 اذا انتهى الآخر ^٤ جاء او وقع في بعض التقاسير في قوله تعذر وان قلت تلك دعوى ^٥
 تلك خبر فليعلم لك مني على ان الحذف في تعيين الدعوى لا في كون تلك دعوى ^٦
 وهو كان يعني ان طارقه ليس بجيد قال في مثل الناس يجربون قال الشيخ الرضي ^٧
 يجوز ان كان مع اسمها بعد الزوال ان كان اسمها ضمير واعلم من غائب او حاضر نحو ^٨
 اطلبوا العلم ولوبا الصين اي لو كان العلم بالصين وبعد ان وانحواتها نحو ايتك ^٩
 لرب قائما اي لرب كنت قائما ^{١٠} وفي تسمى بعد ان اسم وجاز تقدير مع او في ^{١١}
 مجاز نحو ذلك مع كان المحذوفة واذا لم يجز تعين النصب نحو اسير كسير ان راكبا ^{١٢}
 فراكبا ان لجل فراجل اي ان كنت راكبا فانا راكبا ان كنت راجلا فانا راجل ^{١٣}
 اربعة او خمسة قال الشيخ الرضي راجعا بعد ان وان لا معه بعد فانهم ان صح رجوع ^{١٤}
 ضمير كان المقدر الى مصدره اعدى بحرف جر نحو المرمق متول بما قبله (السيف) ^{١٥}
 فسيغا اي ان كان قتله سيف فقتله ايضا بسيف وحكي عن يونس مرت برجل ^{١٦}
 صالح ان لا صم فطالع اي ان لا يكون المور وصاله والمور بطالع ^{١٧} قوله ونصبه ^{١٨}
 في الثاني تقدير فعل لا يوق نحو نحو خير ^{١٩} قوله ورفع في قال الشيخ الرضي في رفع كاول ^{٢٠}
 ضعف معنوي ولفظي اما الاول فلا مرد العلم كان فستعمل غير الا ان كان فعلا او صفة ^{٢١}
 او الثاني لان حرف كان مع خبره الذي هو في صورة الفضلة حرف شئ كثير ^{٢٢}
 لا سيما اذا كان الخبر جارا وجرور بخلاف حرفه مع اسم الذي هو خبره لا سيما اذا ^{٢٣}
 كان ضميرا متصلا فان قلت لم يقدّر للرفع كالتيه قلت لضعف تقديرها القسلة ^{٢٤}
 استعمالا ولا يحذف للتخفيف لا كثيرا لا استعمال ويكون الشهرة دالة على المحذوف ^{٢٥} قوله ^{٢٦}
 فكان جزاء وخير انما صح دخول الفاء على الماضي لانه مفرد الفعل للمقارن ^{٢٧}
 له من الفاء ^{٢٨} قوله فاصل اما انت لان كنت قال الكوفيون ان المفتوحة ^{٢٩}

المفتوحة كحشرة قالوا العرمان في قوله تعالى اني اقبل مدتها فتحلها وكسرها بمعنى الشرط ١٢

قوله في قوله لا يوق نحو نحو خير ^١
 قوله في قوله رفع في قال الشيخ الرضي ^٢
 قوله في قوله كان فستعمل غير الا ان كان فعلا او صفة ^٣
 قوله في قوله او الثاني لان حرف كان مع خبره الذي هو في صورة الفضلة حرف شئ كثير ^٤
 قوله في قوله لا سيما اذا كان الخبر جارا وجرور بخلاف حرفه مع اسم الذي هو خبره لا سيما اذا ^٥
 قوله في قوله كان ضميرا متصلا فان قلت لم يقدّر للرفع كالتيه قلت لضعف تقديرها القسلة ^٦
 قوله في قوله استعمالا ولا يحذف للتخفيف لا كثيرا لا استعمال ويكون الشهرة دالة على المحذوف ^٧
 قوله في قوله فكان جزاء وخير انما صح دخول الفاء على الماضي لانه مفرد الفعل للمقارن ^٨
 قوله في قوله له من الفاء ^٩
 قوله في قوله فاصل اما انت لان كنت قال الكوفيون ان المفتوحة ^{١٠}
 قوله في قوله المفتوحة كحشرة قالوا العرمان في قوله تعالى اني اقبل مدتها فتحلها وكسرها بمعنى الشرط ^{١١}

قوله في قوله لا يوق نحو نحو خير ^١
 قوله في قوله رفع في قال الشيخ الرضي ^٢
 قوله في قوله كان فستعمل غير الا ان كان فعلا او صفة ^٣
 قوله في قوله او الثاني لان حرف كان مع خبره الذي هو في صورة الفضلة حرف شئ كثير ^٤
 قوله في قوله لا سيما اذا كان الخبر جارا وجرور بخلاف حرفه مع اسم الذي هو خبره لا سيما اذا ^٥
 قوله في قوله كان ضميرا متصلا فان قلت لم يقدّر للرفع كالتيه قلت لضعف تقديرها القسلة ^٦
 قوله في قوله استعمالا ولا يحذف للتخفيف لا كثيرا لا استعمال ويكون الشهرة دالة على المحذوف ^٧
 قوله في قوله فكان جزاء وخير انما صح دخول الفاء على الماضي لانه مفرد الفعل للمقارن ^٨
 قوله في قوله له من الفاء ^٩
 قوله في قوله فاصل اما انت لان كنت قال الكوفيون ان المفتوحة ^{١٠}

بمعنى التسمية الشرطية وباعوض عن الفعل الحذف قال الشيخ ان معنى الشرطية
بعد من الصواب لمساعد في القطع المعنى اما المعنى فلا سيطرة في التعلق والامانة
للمعنى الساء في قوله ما انخرشتا كنت ذاتهم فان نحوى لم يكن الضمير بواحد
ان يكون صائلا لان كنت ذاتهم متعلق بقوله ما كانا كذا فيجتمع فكيف بعد البناء
عليه الامور في الشرطية فلا بد من تقدير فعل عند البتة من نحو قوله فخر
ويذكر في قوله ان الشرطية كثيرة الاستعمال مع كان ان تصه فان حذف
شرط الحواله لم تغير عن صورته او كان حرف وجوب مع مقسمه كانه لا بد
كان منطلقا وان حرف شرط لا مقسمه وجب ان يكون له من الكسرة
انتهى ولا بد ان من التكون كانه لها عن مقتضاها عن الشرطية لا يحل حالها
مندرجة من ان يجوز فيها كان مع اسماء خبرها او تحذف وحدها فان كان
لا بد من وجوب حرفها الفاء نحو ما زيد فمطلق ان كان شي معصود فيرسل
ولا بد ان من لئلا جاء مقدم بشرط وان كان النال الفاء غير كون تيك في قوله
اتفاقا قال المنصوب لا ان في الجمل من غير تسمية في الورد نحو لا بد من رجل
حسب من يله منسوب بل لا قول او معنى منه في قوله ان في الجمل
سلك في اخره تعريف

للسبب لان هذا لا بد منه يخرج بقوله يليها اخرها الواجب في تعريف شرطية
قال ابن ابي عمير قوله وهذا بقدر كلف في حالها وتيق في اخرها كذا في قوله
خبرها كونها مذكرا مع حرف مفعول علم نعم فانه ما واستدل بك بعد قوله
قوله وهذا القدر كان اي في ان المفعول بعد ما لم يرد ان يكون لا بد من ان الشرط
غير صائغ الاشارة لان معنى بالدرجول عليه اعمل فيه قوله او مشبهه
ان قيل في قوله في قوله مذكرا متريبا عليك اي في قوله عليك بقوله كذا في قوله

بمعنى التسمية الشرطية وباعوض عن الفعل الحذف قال الشيخ ان معنى الشرطية
بعد من الصواب لمساعد في القطع المعنى اما المعنى فلا سيطرة في التعلق والامانة
للمعنى الساء في قوله ما انخرشتا كنت ذاتهم فان نحوى لم يكن الضمير بواحد
ان يكون صائلا لان كنت ذاتهم متعلق بقوله ما كانا كذا فيجتمع فكيف بعد البناء
عليه الامور في الشرطية فلا بد من تقدير فعل عند البتة من نحو قوله فخر
ويذكر في قوله ان الشرطية كثيرة الاستعمال مع كان ان تصه فان حذف
شرط الحواله لم تغير عن صورته او كان حرف وجوب مع مقسمه كانه لا بد
كان منطلقا وان حرف شرط لا مقسمه وجب ان يكون له من الكسرة
انتهى ولا بد ان من التكون كانه لها عن مقتضاها عن الشرطية لا يحل حالها
مندرجة من ان يجوز فيها كان مع اسماء خبرها او تحذف وحدها فان كان
لا بد من وجوب حرفها الفاء نحو ما زيد فمطلق ان كان شي معصود فيرسل
ولا بد ان من لئلا جاء مقدم بشرط وان كان النال الفاء غير كون تيك في قوله
اتفاقا قال المنصوب لا ان في الجمل من غير تسمية في الورد نحو لا بد من رجل
حسب من يله منسوب بل لا قول او معنى منه في قوله ان في الجمل
سلك في اخره تعريف

بمعنى التسمية الشرطية وباعوض عن الفعل الحذف قال الشيخ ان معنى الشرطية
بعد من الصواب لمساعد في القطع المعنى اما المعنى فلا سيطرة في التعلق والامانة
للمعنى الساء في قوله ما انخرشتا كنت ذاتهم فان نحوى لم يكن الضمير بواحد
ان يكون صائلا لان كنت ذاتهم متعلق بقوله ما كانا كذا فيجتمع فكيف بعد البناء
عليه الامور في الشرطية فلا بد من تقدير فعل عند البتة من نحو قوله فخر
ويذكر في قوله ان الشرطية كثيرة الاستعمال مع كان ان تصه فان حذف
شرط الحواله لم تغير عن صورته او كان حرف وجوب مع مقسمه كانه لا بد
كان منطلقا وان حرف شرط لا مقسمه وجب ان يكون له من الكسرة
انتهى ولا بد ان من التكون كانه لها عن مقتضاها عن الشرطية لا يحل حالها
مندرجة من ان يجوز فيها كان مع اسماء خبرها او تحذف وحدها فان كان
لا بد من وجوب حرفها الفاء نحو ما زيد فمطلق ان كان شي معصود فيرسل
ولا بد ان من لئلا جاء مقدم بشرط وان كان النال الفاء غير كون تيك في قوله
اتفاقا قال المنصوب لا ان في الجمل من غير تسمية في الورد نحو لا بد من رجل
حسب من يله منسوب بل لا قول او معنى منه في قوله ان في الجمل
سلك في اخره تعريف

بمعنى التسمية الشرطية وباعوض عن الفعل الحذف قال الشيخ ان معنى الشرطية
بعد من الصواب لمساعد في القطع المعنى اما المعنى فلا سيطرة في التعلق والامانة
للمعنى الساء في قوله ما انخرشتا كنت ذاتهم فان نحوى لم يكن الضمير بواحد
ان يكون صائلا لان كنت ذاتهم متعلق بقوله ما كانا كذا فيجتمع فكيف بعد البناء
عليه الامور في الشرطية فلا بد من تقدير فعل عند البتة من نحو قوله فخر
ويذكر في قوله ان الشرطية كثيرة الاستعمال مع كان ان تصه فان حذف
شرط الحواله لم تغير عن صورته او كان حرف وجوب مع مقسمه كانه لا بد
كان منطلقا وان حرف شرط لا مقسمه وجب ان يكون له من الكسرة
انتهى ولا بد ان من التكون كانه لها عن مقتضاها عن الشرطية لا يحل حالها
مندرجة من ان يجوز فيها كان مع اسماء خبرها او تحذف وحدها فان كان
لا بد من وجوب حرفها الفاء نحو ما زيد فمطلق ان كان شي معصود فيرسل
ولا بد ان من لئلا جاء مقدم بشرط وان كان النال الفاء غير كون تيك في قوله
اتفاقا قال المنصوب لا ان في الجمل من غير تسمية في الورد نحو لا بد من رجل
حسب من يله منسوب بل لا قول او معنى منه في قوله ان في الجمل
سلك في اخره تعريف

اليوم من امر الله فان حرفي البحر وصلتان للمصدر واسم الفاعل وهما لا يجان بدارين وصلتما
تكونان مشبهتين بالمضاف مع انهما مبنيان على الفتح اجيب عن الاول بان الجار الاول
مع مجرور لا خبر واليوم ظرف لعامله او بالعكس ^{ثاني} عن الثاني بان قوله اليوم خبر اى وجود
عاصم اليوم ومن امر الله متعلق بادل عليه لا محاصر يعنى لا يعصر من امر الله لا خبر
عنه كما جعل الجار فى الصورة الاولى خبر لان حرف الجر الذي هو صلة المصدر جاز
ان يجعل خبر اعز ذلك المصدر مشبها كان او صغيا ولا يضر تقديره بمتعلق به
الجار والمجرور التضمنه ضمير المصدر واما حرف الجر الذي هو صلة لاسم الفاعل لم
يجز ان يجعل خبر اعز اسم الفاعل فلا نقول بك فار على ان بك خبر عن قول
او المسند اليه بعد دخولها يعنى ان ضمير كان راجع اليه لا الى المنصوب كما يتوهم

ولا إلى اسم لا المفهوم ضمنا كما قيل لأن ذلك ظاهر **قوله** والكسر في جمع المؤنث السالم
خلافًا لما روي فإنه يبينه على الفتح **قوله** بلا تنوين لأنه وإن لم يكن للتمكين مشابها له
فمنع من الدخول على المبني منه من يبينه على الكسر مع التنوين قياسا على اسماء
نظر إلى أن التنوين للمقابل **قوله** والياء منهم من قال هذه الياء أعراب التنوين
الجمع في حكم المعطوف والمعطوف عليه اللذين جعلوا اسم واحد أو قد مر في باب التنوين
أنه مصدر للمضاف **قوله** لأنه جواب لأنه نص في الاستغراق والنفي بدو من
الاستغراقية لا يفيد التصدير لأن ما جاء في رجل لا يفيد الاستغراق ولذا جاز
بل جاز أن أو رجال بخلاف ما جاء في من رجل **قوله** بالإضافة أو الاضادة إلى الاسم الصحيح
ترجح جانب الاسمية فإن المضاف إلى الاسم الصحيح لا يكون ضمينا إلا إذا مر نحو خمسة عشر
ونحوه **قال** والتكرير وكذا وجه التكرير في المذكرة المتصلة بلا ال التعريف
عليها لأن القرينة على إرادة نفى الجنس نصب الاسم أو بناءه وقد انتفى فلا بد
من التكرير للتبيين عليها **قوله** لكن مطلقا لا بعينه يعني أراد

فانها ترجع بجانب البناء الى قول الله عز وجل في قوله تعالى ان نفي الجسد ان نفي الجسد في الحقيقة ١٢

اليوم من امر الله فان حزن في البحر صلتان المصدر واسم الفاعل وهو لا يجان بدو صلتهما
 فتكونان متشبهتين بالمضارع مع انهما مبديان على الفتح اجيب عن الاول بان الجا لا
 مع محو ولا خبر واليوم ظرف لعامله او بالعكس وعن الثاني بان قوله اليوم خبر اي وجود
 عاصر اليوم ومن امر الله متعلق بما دل عليه لا خاصه يعني يعصر من امر الله لا خبر
 عنه كما جعل الجار في الصورة الاولى خبر كان عرف الجار الذي هو صلة المصدر جان
 ان يجعل خبر عن ذلك المصدر مثبتا كان او منفيا ولا يضر تقديره ويتعلق به
 الجار والجو وتضمنه ضمير المصدر وانه حرف الجار الذي هو صلة الاسم الفاعل لم
 يجز ان يجعل خبر عن اسم الفاعل فلا نقول بك ما على ان بك خبر عن قول
 او المستند اليه بعد تحويله يعني ان ضمير كان راجع اليه لا الى منصوبك يوتهم
 ولا الى اسم المفهوم ضمنا كما قيل ان ذلك ظهر **قوله** والكسر في جمع الوقت السالم
 خلا فاللاني فانه يبينه على الفتح **قوله** لا تنوين لانه وان لم يكن للتميم متشابهه
 فمنع من الدخول على المبنى منه من يبينه على الكسر مع التنوين قياسا لاسما
 نظر الى ان التنوين للقبالة **قوله** والياء منهم من قال هذه الياء اعراب المثنى و
 المعمر في حكم المعطوف والمعطوف عليه اللذين جعلوا اسما واحدا وقرئ في باب النداء
 انه مصدر للمضارع **قوله** لانه جواب لانه نص في الاستغراق والتقدير ومن
 الاستغراقية لا يفيد التخصيص الا ترى ان ما جاء في رجل لا يفيد الاستغراق ولذا جاز
 بل جلان او رجل بخلاف ما جاء في من **قوله** الاضافة والاضافة الى الاسم الصحيح
 ترجح جملته اسمية فان المضاف الى الاسم الصحيح لا يكون ضمنا الا اذا مررست خمسة عشر
 ونحوه **قال** والتكرير وكذا وجه التكرير في لكمة المتصلة بالالف حيث
 عليها لان القرينة على ارادة نفي الجنس نصب الاسم او بناءه وقد انشعبا فلا
 من التكرير للثنية عليها **قوله** لكن مطلقا لا بعينه يعني اراد
 فانها ترجح جانب البناء **قوله** التي على ثنائيه الجنس لان نفي الجنس في الحقيقة

في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان

ذكر الموضع لا كبر الشخص **قول** ليكون مطابقا لما في السؤال مكر الاول لم يكر
 لكن في خبره **ولا** **قول** لاشتماره ولتقوله عليه السلام اقتضاكم **على** **قول** ويقع هذا
 التاويل اعلم ان نزع الاسم واجب على التاويلين سواء كانت الاسم في الاسم نفسه او
 فيما اصيغ اليه الا ان عبد الله وعبد الرحمن لهما الله والرحمن لهما الله ولا يثبت فيهما
 تكثيرهما في الاسم في الصورة الاولى فاعلم ان اللفظ وحده لا يثبت في الثانية ولا في
 واحدهما لكان النزع على التاويل الثاني واضحا كما يدل عليه قوله لان الظاهر تنوينه
 للتكثير جعله مقبولا للتاويل الثاني **قال** في مثل حول ولا قوة الا حول عن المعصية
 ولا قوة في الطاعة **قول** فانها بحسب التوجيه تريد عليها انك اذا احتمل
 ان يكون لافي الموضعين لفي الجنس ان يكون في الاول لفي الجنس والثاني لا تارة
 واذا رقت في محتمل اربعة اوجه احدها ان يكون لافي الموضعين لفي الجنس بلغة
 عن العمل فانه ان كان يكون في الموضعين بمعنى ليس والثاني ان يكون الا على معنى ليس
 والثانية تارة وان كان يكون الاول للتبرية والثانية تارة وان كان الاول
 رفعت الثاني محتمل ان يكون الرفع محمولا على موضع اسم التبرية ولا تارة وان يكون
 بمعنى ليس رفعة على اسم التبرية وان يكون للتبرية بلغة او في قوله **ولا** **قول** في الثاني
 محتمل ان يكون الاول بمعنى ليس ان يكون للتبرية **قول** وغيرها محذوف واحد
 من مفعول بلا الاول والثانية وانما جاز ذلك مع انهما اما لان لافها بحكم المائدة
 في حكم واحد كما ان زيدان عمرا **قال** **قول** اي حول ولا قوة موجود
 الاظهر موجودان **قول** ويجوز ان يقدر لهما خبر واحد عند خبر سيويه
 فان كانا عاملا عند غيره في المتبوع والتابع اما عند سيويه فلا يجوز تقدير
 خبر واحد لان لا عند اسم المبنى بقدر اول المعطوف منصوب بالايير تقع
 الخبرين عاملين مختلفين فيجب ان يقدر لكل منهما خبر **قول** فلا لان اول الخبر

في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان

في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان
 في الخبرين فاما الخبر الاول فانه لا يثبت فيه الاشارة الى ان

يكون يجعل غير ذلك في النفي الجهنم لكن تلغى من العمل الجواهر الغائبة اذا كان اسمها نكرة
غير مفصولة بشرط التكرير سواء الغيبة الاولى والثانية او كليهما **قوله** والثاني معطوف
على محل الاول والقياس في ذلك مضي الخبر كما في **قوله** وضعف المضعف المشبه
الرضي **قوله** لا تكونها بمعنى ليس اذ لم يثبت في كلامه عمل كعمل البير بل لم يرد الا ان
لا يسم بعد هاء فوعا والخبر مجزوف وشكوكه لا يراه ولا مستصريح فظنوا انها عادية على ليس
ولحق لها التسمية لكم بالغا للضرورة **قال** اذا دخلت الهمزة دون البحار فانه
لذا دخل البحار بجرح نحو كنت بلا مال وغصبت من كل شيء ودرجته نظر الى لفظه
لا كما ينبغي مع الزيادة نظر الى لفظها **قال** الاستفهام ظاهر عبارة المصاحف في
الثلاثة لكن لا ينحصر فيها الجواز ان يعنى التغيرير والاكثار والتوبيخ والا فلا ولا يصح
العبارة عن الظاهر يقال انه حصل الثلاثة بالذكر لكان الاختلاف فيها **قال** السيرة في
كايكون لجود الاستفهام **قال** سيبويه لا يجوز لنحو التبع على الموضوع في صورة التمني
اذ التمني يعنى ما عن الخبر فيصير اسمها مفعولا بمعنى الاغلام اتمنى الغلام **قال** لا يراه
ما نقله للشارح في سورة **قوله** واما قوله الارجاس كانه القياس لا رجاء البناء انما
يدل على محصلة تليت المحصلة المرأة التي تحصل تراها المعد تليت او تليت تفعل
كما **قوله** لكان الاتحاد اى الثبوت الاتحاد اذا تالوا لاقبال لفظا وتوجه النقول
حقيقة لذلك اذا قلنا لا جعل خريف اى كيتا فكانت قلت لا خريف **قال** معرب
رفعاً ونصباً مصدران نوعيان والقول بانه منصوب بدينم الخافض ضعيف لانه
سماعى الا في وان **قوله** ويجعل هه فوعا فمران القياس مضي الخبر **قوله** لكن
يلغى ان يكون حكمه باحمر توابع المنادى لا يخفى ان ذلك يقتضى وجوب
البناء في البدر اذا كان مفرداً نكرة والمفهوم من كلام الشيخ الرضى جواز
البناء والتاكيد اللغظي بحجب بناءه واما المعنوى فلا يكون في المنكر وعطف
سأله **قوله** اذا التبا شاعلى **قال** في الجواب ليدل على كونه اعتباراً للبدر لانه مستقلاً وخرى فاستعمل في الجواب

الاولى لا يثبت في الاصل والادعاء بالاستفهام
ادعاء التمني في الاصل والادعاء بالاستفهام
ان يكون لا كما **قال** سيبويه **قال** لا يكون
لكن **قوله** لا يكونها بمعنى ليس اذ لم يثبت في كلامه
ان كل الاستفهام على وضعف في الكلام
الضعف والوضعف على وضعف في الكلام
والا ما ذكرنا من سيبويه في الكلام
وقال سيبويه في الكلام
سأله **قوله** اذا التبا شاعلى **قال** في الجواب ليدل على كونه اعتباراً للبدر لانه مستقلاً وخرى فاستعمل في الجواب
والمفهوم من كلام الشيخ الرضى جواز البناء والتاكيد اللغظي بحجب بناءه واما المعنوى فلا يكون في المنكر وعطف
سأله **قوله** اذا التبا شاعلى **قال** في الجواب ليدل على كونه اعتباراً للبدر لانه مستقلاً وخرى فاستعمل في الجواب

يعمل فيه من الاسم والفعل لتكون متكئة بنيتها في مركبها واشتركة بين الاسم والفعل
قوله زائفة متوكدة وكذا في النفي فيبداه نبات وفيه ان هذا المضاف ما قالوا من انه لا
يجوز الجمع بين حرفين متعلقين المعنى لا مقصودا ليدل على **قال** وانقص النفي لا قبل عن يونس
يجوز ان اعمالهم لا تقاضى الا وان شئت في ذلك وما لا يهر لا يجوز ان ياباهله وما طالب
الحاجات الامعاء واجيب بان المضاف محذوف من الاول اي ولان متجاوز ان
معذبا بمصدر كقولهم ومرفق كهرق فيهما مثل قولك ما زيد لا سيرا **قوله** او تقدم
اكثر او تقدم وليس يظن على الاسم المتقدم على الخبر في يجوز ان يلاحق وضار بل يجوز ان اذا
كان ظرفا نحو قوله نعم فاسمك من اجده عنه حاجز **قوله** اي على خبرها منصوبا كان
او نحو ذلك الباء الزائدة **قوله** تحلم المعطوف الزم على الخلق في المشي عبد القاهر هو
مبتدأ محذوف اي بل هو مسافر ولكن هو قاعد قليل عظم على سبيل التوضيح كثيرا
يقع خبرها من نوعا عند الغزاه عن العمل **قوله** يعني الجواب للواقع فكيف هو الادراك **قوله**
لفظا او تقدير لم يقل ومحال لان المصدر انقسام العرب **قوله** بل بحشية كونه مضافا
اليه كالحرف في بيان انقسام الاحزاب وانما يقبل بدل قوله على علم المضاف اليه على علم
الاضافة لانه قصدا ان ياخذ لاحق كلامه اعني قوله والمضاف اليه كل اسم اهجر
سابقه مع ان المراد مقبين **قوله** لكن المشتل على علامته اعومنه لجواز ان يتحقق
علامة الشيء بدون ذلك الشيء **قال** والمضاف اليه في الظاهر موضح
الضمير للتخصيص على المراد ولا احتمال انه اراد بالمضاف اليه ههنا غير المضاف
اليه المذكور او لا بان يكون اعومن للمضاف اليه حقيقة ومما يشبهه نحو
بالضمير المضاف اليه المذكور ههنا فانه مختص بالمضاف اليه حقيقة
قوله اي ملقوظا كان اشار الى ان قوله لفظا خبر كان المقدر وجاز تقدير
كان ليا فيما كثرة وقوعه ولا خفاء في كثرة وقوع اللفظ والتقدير في

قوله لا يجمع بين الاسم والفعل لتكون متكئة بنيتها في مركبها واشتركة بين الاسم والفعل
قوله زائفة متوكدة وكذا في النفي فيبداه نبات وفيه ان هذا المضاف ما قالوا من انه لا
يجوز الجمع بين حرفين متعلقين المعنى لا مقصودا ليدل على قال وانقص النفي لا قبل عن يونس
يجوز ان اعمالهم لا تقاضى الا وان شئت في ذلك وما لا يهر لا يجوز ان ياباهله وما طالب
الحاجات الامعاء واجيب بان المضاف محذوف من الاول اي ولان متجاوز ان
معذبا بمصدر كقولهم ومرفق كهرق فيهما مثل قولك ما زيد لا سيرا قوله او تقدم
اكثر او تقدم وليس يظن على الاسم المتقدم على الخبر في يجوز ان يلاحق وضار بل يجوز ان اذا
كان ظرفا نحو قوله نعم فاسمك من اجده عنه حاجز قوله اي على خبرها منصوبا كان
او نحو ذلك الباء الزائدة قوله تحلم المعطوف الزم على الخلق في المشي عبد القاهر هو
مبتدأ محذوف اي بل هو مسافر ولكن هو قاعد قليل عظم على سبيل التوضيح كثيرا
يقع خبرها من نوعا عند الغزاه عن العمل قوله يعني الجواب للواقع فكيف هو الادراك قوله
لفظا او تقدير لم يقل ومحال لان المصدر انقسام العرب قوله بل بحشية كونه مضافا
اليه كالحرف في بيان انقسام الاحزاب وانما يقبل بدل قوله على علم المضاف اليه على علم
الاضافة لانه قصدا ان ياخذ لاحق كلامه اعني قوله والمضاف اليه كل اسم اهجر
سابقه مع ان المراد مقبين قوله لكن المشتل على علامته اعومنه لجواز ان يتحقق
علامة الشيء بدون ذلك الشيء قال والمضاف اليه في الظاهر موضح
الضمير للتخصيص على المراد ولا احتمال انه اراد بالمضاف اليه ههنا غير المضاف
اليه المذكور او لا بان يكون اعومن للمضاف اليه حقيقة ومما يشبهه نحو
بالضمير المضاف اليه المذكور ههنا فانه مختص بالمضاف اليه حقيقة
قوله اي ملقوظا كان اشار الى ان قوله لفظا خبر كان المقدر وجاز تقدير
كان ليا فيما كثرة وقوعه ولا خفاء في كثرة وقوع اللفظ والتقدير في

قوله لا يجمع بين الاسم والفعل لتكون متكئة بنيتها في مركبها واشتركة بين الاسم والفعل
قوله زائفة متوكدة وكذا في النفي فيبداه نبات وفيه ان هذا المضاف ما قالوا من انه لا
يجوز الجمع بين حرفين متعلقين المعنى لا مقصودا ليدل على قال وانقص النفي لا قبل عن يونس
يجوز ان اعمالهم لا تقاضى الا وان شئت في ذلك وما لا يهر لا يجوز ان ياباهله وما طالب
الحاجات الامعاء واجيب بان المضاف محذوف من الاول اي ولان متجاوز ان
معذبا بمصدر كقولهم ومرفق كهرق فيهما مثل قولك ما زيد لا سيرا قوله او تقدم
اكثر او تقدم وليس يظن على الاسم المتقدم على الخبر في يجوز ان يلاحق وضار بل يجوز ان اذا
كان ظرفا نحو قوله نعم فاسمك من اجده عنه حاجز قوله اي على خبرها منصوبا كان
او نحو ذلك الباء الزائدة قوله تحلم المعطوف الزم على الخلق في المشي عبد القاهر هو
مبتدأ محذوف اي بل هو مسافر ولكن هو قاعد قليل عظم على سبيل التوضيح كثيرا
يقع خبرها من نوعا عند الغزاه عن العمل قوله يعني الجواب للواقع فكيف هو الادراك قوله
لفظا او تقدير لم يقل ومحال لان المصدر انقسام العرب قوله بل بحشية كونه مضافا
اليه كالحرف في بيان انقسام الاحزاب وانما يقبل بدل قوله على علم المضاف اليه على علم
الاضافة لانه قصدا ان ياخذ لاحق كلامه اعني قوله والمضاف اليه كل اسم اهجر
سابقه مع ان المراد مقبين قوله لكن المشتل على علامته اعومنه لجواز ان يتحقق
علامة الشيء بدون ذلك الشيء قال والمضاف اليه في الظاهر موضح
الضمير للتخصيص على المراد ولا احتمال انه اراد بالمضاف اليه ههنا غير المضاف
اليه المذكور او لا بان يكون اعومن للمضاف اليه حقيقة ومما يشبهه نحو
بالضمير المضاف اليه المذكور ههنا فانه مختص بالمضاف اليه حقيقة
قوله اي ملقوظا كان اشار الى ان قوله لفظا خبر كان المقدر وجاز تقدير
كان ليا فيما كثرة وقوعه ولا خفاء في كثرة وقوع اللفظ والتقدير في

تركهم وحال يكون حال من حروف جواختصاصه بلاصة اذ في الوسط
من معنى توسطه لتوسط وفيه من المصدر كذا يصح كما هو من ان الحرف اللين قد يسهل
كان المصدر من انهم مدله الى ان الحرف هو اناسه وهو يطو او يقول بان التقط
والقدري من انهم التوسط يتخلص من قول وهو الجوز من التوسط
الاخر يطو نيز الغول حتى يتجه كقول من ان تعريف الجوزات يصير دوريا
لان التوسط في الجوزات انما الجوز في تعريفه في يتوقف على الجوز في الدور
قوله في مسألته اعني ان التوسط في تعريفه لا حاجة الى القول بالقلب
في المعنى على تجريده لا من التثنية قوله تنويه او اقام مقامه اعترض عليه
بان الحسن الوجه على تنويهه لا اقام مقامه للرضااة واجيب عنه بان اصل
الحسن الوجه الحسن ووجه على ان حمله فاعل الحسن فاعل الشئ بمنزلة جزئه واخير
لذي اضعف اليه الفاعل اقام مقام تنويهه في الفاعل مقام التثنية من فاعل الشئ
عن رتبة من ذلك الشئ على رتبة من فاعل الشئ في التنويه والجمع انما هو
الرجل شمول على الحسن الوجهة التي هي الضم والكسر في التثنية والنون يدر فيه
انه لو كان فيه تنوين او نون محذوف كما في رجل نحو سميت الله والصارب الرجل
لا يقال فعلا هذا يلزم حوازي الغلام زيد لصحة ذلك التقدير لا تقول لا يلزم من
تحقق شرط شئ تحقق ذلك الشئ بل لو ان كان يكون مشروطا بغيره وهو
هنا تجريد لاصابة المعنوية عن التعريف قوله حيث ليسوا اقل من تقدير
لجواز كذا معني اعتبار حرف في حسن الوجه كانه هو هو ولا في ضارب زيد كانه
متعدد بنفسه ففي كل هذا اللصاح اليه اشكل اذ ليس ههنا حرف جرح يعمل
فيه وللملك حرف جرح يعمل المضاد وكذا لانه عمل لم يركبها اذ لم يكن
ذلك لانه لم يركب الجوز في الضم يجوز ان يقال عمل المضاد الحرف لانه

في قوله لا يلزم من تحقق شرط شئ تحقق ذلك الشئ بل لو ان كان يكون مشروطا بغيره وهو هنا تجريد لاصابة المعنوية عن التعريف قوله حيث ليسوا اقل من تقدير لجواز كذا معني اعتبار حرف في حسن الوجه كانه هو هو ولا في ضارب زيد كانه متعدد بنفسه ففي كل هذا اللصاح اليه اشكل اذ ليس ههنا حرف جرح يعمل فيه وللملك حرف جرح يعمل المضاد وكذا لانه عمل لم يركبها اذ لم يكن ذلك لانه لم يركب الجوز في الضم يجوز ان يقال عمل المضاد الحرف لانه

في قوله لا يلزم من تحقق شرط شئ تحقق ذلك الشئ بل لو ان كان يكون مشروطا بغيره وهو هنا تجريد لاصابة المعنوية عن التعريف قوله حيث ليسوا اقل من تقدير لجواز كذا معني اعتبار حرف في حسن الوجه كانه هو هو ولا في ضارب زيد كانه متعدد بنفسه ففي كل هذا اللصاح اليه اشكل اذ ليس ههنا حرف جرح يعمل فيه وللملك حرف جرح يعمل المضاد وكذا لانه عمل لم يركبها اذ لم يكن ذلك لانه لم يركب الجوز في الضم يجوز ان يقال عمل المضاد الحرف لانه

قوله لا تلبسوا ثيابا من الذهب والفضة ولا تلبسوا ثيابا من الحرير ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن

المضائق الحقيقية فخره عن التثوين او النون لاجل الاضافة **قوله** لا تلبسوا ثيابا من الذهب والفضة
ما قام بالغير وهو معنى التعريف والتخصيص اراد بالمعنى المذكور في المدعى ما يقابل
اللفظ **قوله** علامتها بانما ذكرها كذا يصح حمل قوله ان يكون الله على الاضافة المعنوية
لان حقيقتهما نسبة شئ الى شئ بواسطة حرف الجر فقد يكلم ايراتها معنى ومن البين
امتناع الحمل لانهما يقبلان علامة للمعنوية ان يكون ذلك الكلام مسوق للاضافة للمعنى
لان علامتها **قوله** كالمفعول في النسب **قوله** واما مساو كان المراد بالسواة المساواة
الشاملة للارادة والمساواة **قوله** واما مطلقا كحال اليوم فان لا حصر هو يوم لا حد **قوله** ولا
يصح اظهار اللام فيه لانه يستعمل يوم الاحد وكذا الحال في الباقيين وفي مسجول الجمع
وطور سيناء ولا سيما الالامية الاضافة مثل عند ودون ولدى ولما لم تستعمل مقطوعة
فاذا قطعت او حجب تنافر لانه غير وانوس **قوله** لا ينبغي فيه الى التكاليف او قيل
في تصحيح اضافة كل الى سجل الزكاة لاحاطة بجزئيات كل اضيف هو اليه وضافة
الجوئى الى الكلى معنى لانه يمكن منع اظهار اللام الا بعد التناويل بالجزئيات او لا حصل
والا لزم فك كل من الاضافة وذلك لا يجوز وفيه بحث لان كلا الاحاطة والجوئى والفرق
فيحظر من جانب المضاف اليه كما تقر في الميزان تصحيح اضافة الجوئى الى الكلى مما لا
يجوز في تصحيح اضافة كل الى الجوئى والفرق **قوله** فان معنى ضرب اليوم ايعني
ان هذه الاضافة بادى ملابسة ويكفي في الاضافة بمعنى اللام ادى ملابسة نحو
كوكب الخوفاء لم يزل اى كوكب له اختصاص بالمرعات الخوفاء لملابسة انها تشرع
في التمرى لاسباب الشفاء عند طلوعه لاقبله كما هو شأن النساء المذنبات لله
في احيانها **قوله** واما الاضافة بمعنى من فهي كثيرة وايضا لما اكدت لزم ارتكاب
جواز كثير وذلك لان الاضافة بادى ملابسة بجاز **قوله** لا لا ينبغي الا
ترى ان نسبة الفعل الى افعاله المعين لا تستلزم معهودية الفعل وتعريفه

قوله لا تلبسوا ثيابا من الذهب والفضة ولا تلبسوا ثيابا من الحرير ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن

قوله لا تلبسوا ثيابا من الذهب والفضة ولا تلبسوا ثيابا من الحرير ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن ولا تلبسوا ثيابا من الكتان ولا تلبسوا ثيابا من القطن

—

[illegible]

قولنا ذلك في قول الشيخ الرضوان وضع هذه الاضافة لتعديد لواحد حاصل
عليه للضاف خصوصية تمام المضاف اليه ليست للباقي معه فذا قلت غلامه
ولمزيد غلام فلا بد ان تشييره الى غلام من بين غلامه انه لمزيد خصوصية بزيد
ان يكون له عظم غلاما لا يشترط بكونه غلاما او بكونه معسودا بيتك وبين غلامك
وبالمجالة بحيث يبرجم اطلاق اللفظ اليه دون سائر الغلمان هذا حاصل اضعه كثرة
غلام زيد من غير اشارة الواو معين ذلك كان في غلامه اصل التبع لو واحد معين
قد يستعمل بلا اشارة الى معين هذا حاصل كلامه وكذا يحسن ان يتخالف اذا ذكر في كتب
البلاغة وهو ان الازم مشترك بين معمودية الفرد ومعلومية الجنس الوضوح
للمعلومية سواء كانت معلومية الفرد او معلومية الجنس من المعنى بالامر
الجنس يكون تارة كادارة نفس الجنس وهو اصل لادارة كادارة تمام افراد ذوات بعض
غير معين وذلك بحسب القرائن فقول البعض للتحققين كادارة كلامه بلا فرق او اما
كلامهم من قوله فيحذف ضمير في هذا بدني عنية قول وليس تجزى هذا الحكم في نحو
غير متصل اما قل في نحو عمل ما هو بعينها كشيءك وشبهك ونظير لادوية
الى غير ذلك وان لم يستغن لعدم الاحتداد بها القلة ما يجوز ان يقتصر على قول
الى سعيد فانه ذهب الى ان اضافته كلفظة لا بها بمعنى اسم الفاعل فن المتالي بمعنى
للمتالي للغير بمعنى الغاير وادانة اسم الفاعل الى ذلك يمكن لما مضى لفظية سواء كانت
الاولى والاستقبال او غير ذلك وايضا ليس تجزى هذا الحكم في نحو حسبك وشركك
كثيالك ونهيك ونهى الولا عن حسبك زيد يدينك زيد لكما اخواته قال الشيخ
الرضي بعض العرب يجعل واحدا مع واحد وعبر بطنه ككثير وليس العلة في تكثيرها ما ذكر
بعضهم ان واحدا مضاعف الى ام وام مضاعف الى ضمير واحد ولو قرنت بضميرة وكان
كثرت الشيء بنفسه وذلك لان الضمير في مثله لا يعجز اللفظ الاول بل ان تقدم عليه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

لم يكن وضعها كالمزول مقفلة الوضوح لاول فلو اضيفت المعرفة الى المعرفة لادلت
الى اجتماع تعريفين في الالادة **قوله** من ترك الامام فقط **قوله** قال في والرويتك
الان شاء الله تعالى قد مر في الاشياء التي تسمى وهي اياما منى على سائرهم عليك بهل الامين
اللاقضين رد اعتم وهو جمع للتسليم او يكلف العجمي ثلث لاثاني والاديار بالاقم و
قال في هل يرجع اي رد جواب السلام وراويك تع العجمي المستحب الذي هو
في عجمي عن حال سلم في ثلث لاثاني جمع انفية وهي واحد من الاحجار الثلث التي تضيق
العدر عليهم او في البلازم جمع للجمع بمعنى الحال **قال** اصفه مضاهاة الى ممولها قال
سليم ارضى احصاه الصفة للشبهة حائرة اعمل اليك في هو فاعلموا كذا ضاها
اليه لفظية ان اسمي الفاعل والمفعول يعان في المرفوع والظرف والمصدر سواء
كانا بمعنى الماضي او الحال والاستقبال والاستمرار ويصدقان في المرفوع هو سبب نحو
يدرس صام بطنه ومؤدب خلد له كمال مرفوع لم يكن سببا نحو مرتت رجل قال في
دارمتم ومضروب على اياه بكونه وان في غير ما ذكر من المفعول به وغيره اذا كان
بمعنى الحال والاستقبال والاستمرار وضاهاتهما الى المفعول به والمفعول فيه لفظية
على الاولين وعلى الثالثية لهما والمعنوية وقد يقول بعض اهل ادب اسم الفاعل او
المفعول المستمر فيصدر الاضافة لفظية كما يكون القيد بالمقيد والعبر بغير العبر او ضما
وسكون للوحدة بالعبار **قوله** نحو مصارع الملوك مشوا البحر لله فظهر السموات كذا
فانه بمعنى الماضي حقيقة ونحو ذلك اليوم الذين اذا جعل منزلة الماضي لتحقيق
وقوعه واعتبر معنى المزمع في صاحب المال فلم يعتبر ان يوم الذين طرفا ومفعول
به اتساعا كما اعتبر بعضهم ويكون الاضافة بهذا الاعتبار لفظية **قال** في

جعلته مشبهاً بالمفعول لا يلزم إضافة الصفة إلى موصوفها إذ الرفع من
الصفات لغت المرفوع بخلاف الناصب مع المنصوب فإعواناً لإضافة النقطية
مثل ما روي في الإضافة المعنوية من امتناع إضافة الصفة إلى موصوفها لأن
النقطية فرع للصيغة **قوله** لا للمركب **قوله** لا للمركب **قوله** لا للمركب
يجوز أن يكون مستتراً فالمراد به أن لا يكون لكل واحد من تلك الأشياء مدخل في ذلك
الاستدراك كقوله العبرة بما فيها كالماتية للمركب لا حتى على سابق واستدلوا باللاحق
على السابق ولا يخفى أن ذلك منتف بالقياس بالانتفاء التخصيص فيجب أن يجعل قول
من ثمة إشارة إلى التخييف وانتفاء التعريف أو تركب مجاز كإيقاع فلا تقتل تلك
القبيلة مع أنه ليس لاقتيل بعضهم **قوله** وعلى هذا كان الاستدراك لا أصله مذكور
صريحاً بخلاف أصل الفرع السابق فإنه مذكور ضمناً قال خلافاً للزم أي حال هذا
القول بخلافه **قوله** وإجاباً لهم وإجاباً لهم بإضافة تضاداً فيقاء
أو كانت مفيدة بقاء فيلزم بعد إدخال اللاحق عدم بقائها والرجوع للنصب الذي
هو الأصل الزوال ما عرضت لإضافة لأجل **قوله** ولا يخفى أن فيه شوب مصادرة
لأن إثبات المطلوب يتوقف على بطل دليل المنصوب وبطلانه يتوقف على إثبات المطلوب
قوله اللهم أن يفكر لا يخفى بعد ذلك المتبادر ضعيف التركيب لا الاستدراك **قوله**
إذ لا تصرفه أنه فيه شيء لا راية له خصوصاً وهو كافية في الاستدراك **قوله**
يستوي فيه الجمع والواحد أي هو مشترك بينهما كالفلك **قوله** وفيه وجهان
أحدهما أنه الرفع فغير محل الصفة تنزل الضمير أو ما النص فيه محل حيث جعل الفعل
مشبهاً بالمفعول **قوله** يعزيبويه وإتباعه تبع في جماعه من الشارح حيث
يسر كما في المصرك كما في قوله على أنقل عزيبويه من غير الجمل المذكور المشهور من هذه الآية لا يخفى فيه
أن النص في المصرك لا ليس الشارح الذي السبويه إلا ما هو المشهور من هذه الآية لا يخفى فيه

المراد من قوله لا للمركب أن لا يكون لكل واحد من تلك الأشياء مدخل في ذلك الاستدراك كقوله العبرة بما فيها كالماتية للمركب لا حتى على سابق واستدلوا باللاحق على السابق ولا يخفى أن ذلك منتف بالقياس بالانتفاء التخصيص فيجب أن يجعل قول من ثمة إشارة إلى التخييف وانتفاء التعريف أو تركب مجاز كإيقاع فلا تقتل تلك القبيلة مع أنه ليس لاقتيل بعضهم قوله وعلى هذا كان الاستدراك لا أصله مذكور صريحاً بخلاف أصل الفرع السابق فإنه مذكور ضمناً قال خلافاً للزم أي حال هذا القول بخلافه قوله وإجاباً لهم وإجاباً لهم بإضافة تضاداً فيقاء أو كانت مفيدة بقاء فيلزم بعد إدخال اللاحق عدم بقائها والرجوع للنصب الذي هو الأصل الزوال ما عرضت لإضافة لأجل قوله ولا يخفى أن فيه شوب مصادرة لأن إثبات المطلوب يتوقف على بطل دليل المنصوب وبطلانه يتوقف على إثبات المطلوب قوله اللهم أن يفكر لا يخفى بعد ذلك المتبادر ضعيف التركيب لا الاستدراك قوله إذ لا تصرفه أنه فيه شيء لا راية له خصوصاً وهو كافية في الاستدراك قوله يستوي فيه الجمع والواحد أي هو مشترك بينهما كالفلك قوله وفيه وجهان أحدهما أنه الرفع فغير محل الصفة تنزل الضمير أو ما النص فيه محل حيث جعل الفعل مشبهاً بالمفعول قوله يعزيبويه وإتباعه تبع في جماعه من الشارح حيث يسر كما في المصرك كما في قوله على أنقل عزيبويه من غير الجمل المذكور المشهور من هذه الآية لا يخفى فيه أن النص في المصرك لا ليس الشارح الذي السبويه إلا ما هو المشهور من هذه الآية لا يخفى فيه

[illegible]

فانما هو الذي لا ينفك عن الله تعالى ولا يفتر عنه

[illegible]

صفحة

لا تضلوا اليوم

2

5

۱۰۰

الشيخ محمد بن عبد الله

10

بسم الله الرحمن الرحيم

الجنة

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

مجلس

مجلس شورای اسلامی

201

الحمد لله

10

عبدالله بن عبدالمطلب

1683

مال النجاشي

کمان فی الخ

١٢٠

1947

10

السلامة العامة

100-443887-100

الحق في الدين

...

1972

2/2/50

10

卷之四

المشرف على العمل
المشرف على العمل
المشرف على العمل

[illegible]

آخر لا يقتضاه من فائدة
 ابتداء ومبداً وعلية الى موضعها
قوله ولما كان من قبل ان
 يذكر ما فيها من الاقسام
 والاعلام ثم يذكرها
 الفارق بينهما في سائر
 غيرها ولا يقع مستند
 في قوله ما خلا من اسم
 من غير التفتت وفيه
 والاشياء في قوله
 اسماء الاشياء في قوله
قوله والاشياء في قوله
 المذكور وما عداها
 الصفات اليه ما ليس في
 الوصف بالمعنى والاسم
 بها ويوقع في كل
 يجوز الوصف في كل
 اصحابه في قوله
 لان الفاعل في قوله

[illegible]

الضمير الربط بكونه اجنبية اي لم تكن حلا لغير الموصوف ولا متعلقة وفي كلامه
 مناقشة نحو حصول الربط بغير الضمير كقوله خبر الدين قال بوصف بحال الموصوف
 الجار والمجرور ومفعول مالم يسوف اعلاه قال بحال متعلقة بالتعلق اعلم ان يكون
 ماله اضافية ونسبة اليه كالأب والفلان واماله رطال ماله تلك النسبة كونه
 قائم رجل ضارب اباه ريد قول **قوله** بوصف اعتبارية بما بهم بوصفها لانها غير
 حالية بل سابقة في حصول الفائدة **قوله** في عشرة امور انما تبعه في ثلاث
 الاشياء لكونه اياه في المعنى مع عدم استقلال المقايمة به قال في تعريف التكرير
 اجماع بعض الكوفيين وصف التكرير بالمعرفة في اية مبدع او دم استشهاده اقبوله
 ثم ويل لكل مرة قلقة الذي يتم بالذات للجمهور على انه بدل ونعت مقطوع عن رعا
 او نصبا واجاز لا تخفى وصف التكرير بالموصوفة بالمعرفة قال في الامراد و
 المثنية والجمع وقد يوصف المفرد بالجمع اذا كان ذلك المفرد مجموعا من اجزاء
 كوصف النطنة بالامشاج فانها مركبة من اشياء كل واحد منها **قوله**
 او فعيل الى غير ذلك كما سمى التفضيل المستعمل عن قال والثاني يتبعه **قوله** الاول
 ثلثة منها ذكر محال بقوله **قوله** الاول قيل ان الوصف بحال المتعلق قد يعتد به
 ضمير الموصوف نحو قائم رجل حش وجبه بالنصب او الجرح يطابق للموصوف
 في لعترة قلنا يمكن ان يجاز عنه يانه من قبيل وصف الشيء بحال نفسه
 نحو اول ذلك لان نصبه على التشبيه بالمفعول بقلوب الجرح عليهم التسمية كما قيل ان يكون
 الضمير فالاحتمال **قوله** لانه بمنزلة يقدرون ثلثاته لكن ضعف قاعد وزلزاله
 اقل من ضعف يقدرون غلابة لا لثلاث والواو في الفعل فاعل **قوله** الاول لا لثلاث
 والواو في الصفة فانها علامتنا **قوله** الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه
 لانه لا هو العربي الحكيم **قوله** الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه

قوله في عشرة امور انما تبعه في ثلاث الاشياء لكونه اياه في المعنى مع عدم استقلال المقايمة به قال في تعريف التكرير اجماع بعض الكوفيين وصف التكرير بالمعرفة في اية مبدع او دم استشهاده اقبوله ثم ويل لكل مرة قلقة الذي يتم بالذات للجمهور على انه بدل ونعت مقطوع عن رعا او نصبا واجاز لا تخفى وصف التكرير بالموصوفة بالمعرفة قال في الامراد و المثنية والجمع وقد يوصف المفرد بالجمع اذا كان ذلك المفرد مجموعا من اجزاء كوصف النطنة بالامشاج فانها مركبة من اشياء كل واحد منها قوله او فعيل الى غير ذلك كما سمى التفضيل المستعمل عن قال والثاني يتبعه قوله الاول ثلثة منها ذكر محال بقوله قوله الاول قيل ان الوصف بحال المتعلق قد يعتد به ضمير الموصوف نحو قائم رجل حش وجبه بالنصب او الجرح يطابق للموصوف في لعترة قلنا يمكن ان يجاز عنه يانه من قبيل وصف الشيء بحال نفسه نحو اول ذلك لان نصبه على التشبيه بالمفعول بقلوب الجرح عليهم التسمية كما قيل ان يكون الضمير فالاحتمال قوله لانه بمنزلة يقدرون ثلثاته لكن ضعف قاعد وزلزاله اقل من ضعف يقدرون غلابة لا لثلاث والواو في الفعل فاعل قوله الاول لا لثلاث والواو في الصفة فانها علامتنا قوله الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه لانه لا هو العربي الحكيم قوله الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه

قوله في عشرة امور انما تبعه في ثلاث الاشياء لكونه اياه في المعنى مع عدم استقلال المقايمة به قال في تعريف التكرير اجماع بعض الكوفيين وصف التكرير بالمعرفة في اية مبدع او دم استشهاده اقبوله ثم ويل لكل مرة قلقة الذي يتم بالذات للجمهور على انه بدل ونعت مقطوع عن رعا او نصبا واجاز لا تخفى وصف التكرير بالموصوفة بالمعرفة قال في الامراد و المثنية والجمع وقد يوصف المفرد بالجمع اذا كان ذلك المفرد مجموعا من اجزاء كوصف النطنة بالامشاج فانها مركبة من اشياء كل واحد منها قوله او فعيل الى غير ذلك كما سمى التفضيل المستعمل عن قال والثاني يتبعه قوله الاول ثلثة منها ذكر محال بقوله قوله الاول قيل ان الوصف بحال المتعلق قد يعتد به ضمير الموصوف نحو قائم رجل حش وجبه بالنصب او الجرح يطابق للموصوف في لعترة قلنا يمكن ان يجاز عنه يانه من قبيل وصف الشيء بحال نفسه نحو اول ذلك لان نصبه على التشبيه بالمفعول بقلوب الجرح عليهم التسمية كما قيل ان يكون الضمير فالاحتمال قوله لانه بمنزلة يقدرون ثلثاته لكن ضعف قاعد وزلزاله اقل من ضعف يقدرون غلابة لا لثلاث والواو في الفعل فاعل قوله الاول لا لثلاث والواو في الصفة فانها علامتنا قوله الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه لانه لا هو العربي الحكيم قوله الاول على ان الضمير لا ياتي من الكا الى وصفه

٣٢٢
 من قولهم لا تشاك القلب العيين معا ومرد لول المعروف باللام يعرف بالقلب دون
 العيين والموصول كرى اللام والام المضاف الى احدا لارعة فترقية مثل تعريف
 المضاف اليه سؤالا به يكسب التعريف منه هذا عند سيويه وامر عند المبرد
 فترقية انقص واللام بوصف المضاف الى مضمرا ولا يوصف المضمرا قال الامثلة
 اي دى اللام الاحرار والموصول فترقية بالماثلة في التعريف حتى لا يتنقض بقوله
 قل ان الموت الذي تفر من منه ولا يحتمل ان كانت المثل لولم يعين اليه في كثير فأكثرة
 فلهذا سببه بقوله اي دى اللام او فكانه جعل الاضافة تعهدية واشارة الى ما هو
 المعروف عند جمهور النحاة لا يفرق في ام هو ان الموصول الواقع صفة فاني او اللام
 نحو الذي واحواته دون ما ومن اي الموصول لا تقول جاز ان يكون الموصوف في
 اعين الموصوف لعمومى استدلاله قوله او بالمضاف الى مثله الا عند من يجعل
 المضاف دى من المضاف اليه والشارحون فترقية بذكر اللام ويرى ينقص الالية
 للذكورة واجيب عنه ثلاثة ان المراد ما هو واللام صورة وثالثة بان الموصول مع جملة
 في قوة للمعرف باللام فان قولك الذي ضرب في قوة الضارب فيه تامل قول او
 انقص منه ينبغي ان يدعى ان لا ينقص لا ينحط الى درجة ما هو وان المضاف اليه حتى
 يثبت للمدعى قوله ان المشكالية ان كان بدليل الاشارة والمرد قول بل جل قريبة
 تذكير اسم الاشارة والصفة قال العطف هو في اللغة الالاء لقب هذا القسم من التابع
 به كماله حون العطف ما بعدة الى واقبل ويسمى ايضا بعطف النسق لانه يكون مع
 متبوعه على شق واحد لان كلامهما مقصود بالنسبة قوله او نصير نسبة اسم اوصاف
 على مثل البيت سق وحران خفاء قوله بالنسبة الواقعة في الكلام اي في الكلام
 فيه متبوعه لما لا يتنقض بجاء زيد نحو لا غير او جاء زيد وعمر وفان نحو
 وان كان مقصودا بالنسبة مع متبوعه وهو زيد لان الكلام الذي فيه زيد قوله لانها

من قولهم لا تشاك القلب العيين معا ومرد لول المعروف باللام يعرف بالقلب دون
 العيين والموصول كرى اللام والام المضاف الى احدا لارعة فترقية مثل تعريف
 المضاف اليه سؤالا به يكسب التعريف منه هذا عند سيويه وامر عند المبرد
 فترقية انقص واللام بوصف المضاف الى مضمرا ولا يوصف المضمرا قال الامثلة
 اي دى اللام الاحرار والموصول فترقية بالماثلة في التعريف حتى لا يتنقض بقوله
 قل ان الموت الذي تفر من منه ولا يحتمل ان كانت المثل لولم يعين اليه في كثير فأكثرة
 فلهذا سببه بقوله اي دى اللام او فكانه جعل الاضافة تعهدية واشارة الى ما هو
 المعروف عند جمهور النحاة لا يفرق في ام هو ان الموصول الواقع صفة فاني او اللام
 نحو الذي واحواته دون ما ومن اي الموصول لا تقول جاز ان يكون الموصوف في
 اعين الموصوف لعمومى استدلاله قوله او بالمضاف الى مثله الا عند من يجعل
 المضاف دى من المضاف اليه والشارحون فترقية بذكر اللام ويرى ينقص الالية
 للذكورة واجيب عنه ثلاثة ان المراد ما هو واللام صورة وثالثة بان الموصول مع جملة
 في قوة للمعرف باللام فان قولك الذي ضرب في قوة الضارب فيه تامل قول او
 انقص منه ينبغي ان يدعى ان لا ينقص لا ينحط الى درجة ما هو وان المضاف اليه حتى
 يثبت للمدعى قوله ان المشكالية ان كان بدليل الاشارة والمرد قول بل جل قريبة
 تذكير اسم الاشارة والصفة قال العطف هو في اللغة الالاء لقب هذا القسم من التابع
 به كماله حون العطف ما بعدة الى واقبل ويسمى ايضا بعطف النسق لانه يكون مع
 متبوعه على شق واحد لان كلامهما مقصود بالنسبة قوله او نصير نسبة اسم اوصاف
 على مثل البيت سق وحران خفاء قوله بالنسبة الواقعة في الكلام اي في الكلام
 فيه متبوعه لما لا يتنقض بجاء زيد نحو لا غير او جاء زيد وعمر وفان نحو
 وان كان مقصودا بالنسبة مع متبوعه وهو زيد لان الكلام الذي فيه زيد قوله لانها

من قولهم لا تشاك القلب العيين معا ومرد لول المعروف باللام يعرف بالقلب دون
 العيين والموصول كرى اللام والام المضاف الى احدا لارعة فترقية مثل تعريف
 المضاف اليه سؤالا به يكسب التعريف منه هذا عند سيويه وامر عند المبرد
 فترقية انقص واللام بوصف المضاف الى مضمرا ولا يوصف المضمرا قال الامثلة
 اي دى اللام الاحرار والموصول فترقية بالماثلة في التعريف حتى لا يتنقض بقوله
 قل ان الموت الذي تفر من منه ولا يحتمل ان كانت المثل لولم يعين اليه في كثير فأكثرة
 فلهذا سببه بقوله اي دى اللام او فكانه جعل الاضافة تعهدية واشارة الى ما هو
 المعروف عند جمهور النحاة لا يفرق في ام هو ان الموصول الواقع صفة فاني او اللام
 نحو الذي واحواته دون ما ومن اي الموصول لا تقول جاز ان يكون الموصوف في
 اعين الموصوف لعمومى استدلاله قوله او بالمضاف الى مثله الا عند من يجعل
 المضاف دى من المضاف اليه والشارحون فترقية بذكر اللام ويرى ينقص الالية
 للذكورة واجيب عنه ثلاثة ان المراد ما هو واللام صورة وثالثة بان الموصول مع جملة
 في قوة للمعرف باللام فان قولك الذي ضرب في قوة الضارب فيه تامل قول او
 انقص منه ينبغي ان يدعى ان لا ينقص لا ينحط الى درجة ما هو وان المضاف اليه حتى
 يثبت للمدعى قوله ان المشكالية ان كان بدليل الاشارة والمرد قول بل جل قريبة
 تذكير اسم الاشارة والصفة قال العطف هو في اللغة الالاء لقب هذا القسم من التابع
 به كماله حون العطف ما بعدة الى واقبل ويسمى ايضا بعطف النسق لانه يكون مع
 متبوعه على شق واحد لان كلامهما مقصود بالنسبة قوله او نصير نسبة اسم اوصاف
 على مثل البيت سق وحران خفاء قوله بالنسبة الواقعة في الكلام اي في الكلام
 فيه متبوعه لما لا يتنقض بجاء زيد نحو لا غير او جاء زيد وعمر وفان نحو
 وان كان مقصودا بالنسبة مع متبوعه وهو زيد لان الكلام الذي فيه زيد قوله لانها

ثم مقصود من المقصود مقبوعا لها وذلك لانك تبين بالوصف المتبوع بذكر معنى فيه و
توضح بعطف البيان المتبوع بذكر اسميه وتبين بالتاكيد ان المنسوب اليه يجب
الظهور المنسوب اليه في الحقيقة لا غير أي لم يعم غلط ولا جواز في النسبة وان المذكور
بلفظ العموم باق على عمومته ولا شك انك اذا بينت شيئا بشيء المقصود هو المبين
والبيان فرعه **قول** واجيب بان المراد آفقيه ان بدل الغلط تلك اقسام احدها
انك غلطت بالمبدل منه بحسب الواقع لسبق اللسان وقاينها انك توهم انك غلط
به بمثل هذا الجور بدل الشمس والشمس انك نسيت البديل فذكرت المبدل منه من غير
سبق اللسان ثم تداركته ولا شبهة في ان المبدل منه في تلك الاقسام ليقضية
فيتم بدل الغلط في حد العطف لولم يكن **قول** يتوسط اخلافيه وقد يجاب ايضا
بان المراد بكون المعطوف والمعطوف عليه مقصودين بالنسبة ان يكون مقصود
بأصل النسبة المدرك على فهم واحد من انحاء الادراك اعني الحركة والتردد وغير
ذلك سواء بقي القصديران او لا فباعتبار اصل النسبة دخل المعطوف بلا ولكن
لاشترائك المعطوفين بهما مع سابقتهما في اصل النسبة وان اختلفا ايها باوسلا
وباعتبار كونهما على فهم من الادراك الذي دخل فيه المعطوف باو واما ولا النسبة
في كل من المعطوف والمعطوف عليه بها على فهم واحد وهو التردد ولعل ما اشتراط
بقاء القصدير دخل فيه المعطوف بل لان المتبوع قصدا ابتداء ثم بذكر له فاعرض
عنه بل وقصدا لتابع **قول** ولما اتوا بحركة اختل معنيين احدهما ان قوله يتوسط
حركات خارج عن التعريف واخر المثال عنه اعني قوله مثل قام زيد وعمر وكان يتوسط
زيادة توضيح فكونه مرتبة التعريف لا أنه قصدا بمثل الحركة ايضا وقاينها انه داخل في
التعريف كما ينساق اليه فهو يؤول الى تأخير المثال لكن ليس له دخل في الحكم والجمعا
من تطريف المرفوع ثم يؤول الى تأخير المثال لكن ليس له دخل في الحكم والجمعا
من تطريف المرفوع ثم يؤول الى تأخير المثال لكن ليس له دخل في الحكم والجمعا

[illegible][illegible]

منه المصطفى
في صرق عن الخايم المصطفى
بالوجه ذكره في صرقا في
الدول
في قوله لا اله الا الله
ذلك ان
ليدل على المعاني الخفية
والمعاني الخفية
والمعاني الخفية
والمعاني الخفية

الاضافة للعلم الذي في قوله **وقوله** او يحول الخ اعلم انهم جعلوا الجملة على نكارة الضمير جوابا
والشدة في جواب الشرع وعرض عليه بان الضمير انما يكون نكرة اذ اليركس له مرجع كضمير
ربه رجل لا يمكن ان يجاب عنه بان ذلك مبني على ما ذهب اليه الشيخ الرضي من ان
النصارى الراجحة الى المنكرات اذ اليركس تلك المنكرات مختصة بحكم وضعه كانت نكرات
قوله اذ لو نصبوا فخره ولا يجوز ان يكون معطوفا على قائما وعمر ومعطوفا على يدي حتى
يكون من باب العطف على معمولي عامل واحد لا متناع عمل في الخبر المتقدم **قوله**
فتعين الرفع لا يحتمل ان يكون مبتدأ وعرف فاعله وانما لم يذكر هذا الاحتمال لانه في
قوة الفعلية فيصدر عنه عطف الفعلية على الاسمية **قوله** بان يكون معناها
السببية لا العطف كافي في الحقيقة فذكره او يكون معناها السببية مع العطف كالمعنى
الناصب للضمان **قوله** لكنها تجعل الجملة كجملة واحدة وذلك لان اتصال بينهما
بالسببية افاد الشيخ الرضي ما حاصله ان الجملة التي يلزمها الضمير كالصلاة والصفة
وخبر المبتدأ اذ اعطف عليها جملة اخرى متعلقة بها بان كان مضمونها بعد
مضمون الاول متراخيا عنه او لا يغير ذلك وانما يوجد احدهما عن الضمير اكتفاء باختها
وذلك لان تلك التعلق يجعل المجموع امرا واحدا فنقول الذي يجره في غير الشتمين يدلان
المعنى الذي يعقب جملة غروب الشمس يدلان كذا الحال في ثروا والواو فلما كان للجملة المطلق
لم يجوز ذلك فيه الا اذا ساعدته القرينة على التعلق كان نقول الذي قام وقدرت ههنا
الحال **قوله** ولما اشار الى ان المعنى على معمولين عاملين مختلفين بحرف المضاف
وانما حذف المضاف ليقع الحكم على مناطة فان مناط عدم الجواز تعدد
العامل لا تعدد المفعول ولذا جاز العطف على معمول واحد **قوله** فهذا
اي فحين العطف وان كان الخ كانه اشار به الى دفع ما قبل في هذا المقام من
ان التالى في قوله واذا عطف على عاملين مختلفين لم يجز منافع للمقدم

قوله او يحول الخ اعلم انهم جعلوا الجملة على نكارة الضمير جوابا
والشدة في جواب الشرع وعرض عليه بان الضمير انما يكون نكرة اذ اليركس له مرجع كضمير
ربه رجل لا يمكن ان يجاب عنه بان ذلك مبني على ما ذهب اليه الشيخ الرضي من ان
النصارى الراجحة الى المنكرات اذ اليركس تلك المنكرات مختصة بحكم وضعه كانت نكرات
قوله اذ لو نصبوا فخره ولا يجوز ان يكون معطوفا على قائما وعمر ومعطوفا على يدي حتى
يكون من باب العطف على معمولي عامل واحد لا متناع عمل في الخبر المتقدم قوله
فتعين الرفع لا يحتمل ان يكون مبتدأ وعرف فاعله وانما لم يذكر هذا الاحتمال لانه في
قوة الفعلية فيصدر عنه عطف الفعلية على الاسمية قوله بان يكون معناها
السببية لا العطف كافي في الحقيقة فذكره او يكون معناها السببية مع العطف كالمعنى
الناصب للضمان قوله لكنها تجعل الجملة كجملة واحدة وذلك لان اتصال بينهما
بالسببية افاد الشيخ الرضي ما حاصله ان الجملة التي يلزمها الضمير كالصلاة والصفة
وخبر المبتدأ اذ اعطف عليها جملة اخرى متعلقة بها بان كان مضمونها بعد
مضمون الاول متراخيا عنه او لا يغير ذلك وانما يوجد احدهما عن الضمير اكتفاء باختها
وذلك لان تلك التعلق يجعل المجموع امرا واحدا فنقول الذي يجره في غير الشتمين يدلان
المعنى الذي يعقب جملة غروب الشمس يدلان كذا الحال في ثروا والواو فلما كان للجملة المطلق
لم يجوز ذلك فيه الا اذا ساعدته القرينة على التعلق كان نقول الذي قام وقدرت ههنا
الحال قوله ولما اشار الى ان المعنى على معمولين عاملين مختلفين بحرف المضاف
وانما حذف المضاف ليقع الحكم على مناطة فان مناط عدم الجواز تعدد
العامل لا تعدد المفعول ولذا جاز العطف على معمول واحد قوله فهذا
اي فحين العطف وان كان الخ كانه اشار به الى دفع ما قبل في هذا المقام من
ان التالى في قوله واذا عطف على عاملين مختلفين لم يجز منافع للمقدم

الخا صيغة الماضي يقتضي التحقق فكيف يصح الحكم بعدم الجواز ان الصواب ان يقول
 لم يجز العطف على عاملين مختلفين وحاصل الدفع ان العطف بحسب الظاهر محتق
 التحقق بحسب الظاهر لا يتبع بحسب الحقيقة ولعل النكتة في عدم ان الصواب
 المبالغة في الامتناع فكانه قال ان ذلك العطف ان كان ثابتا بحسب الظاهر لم يكن محك
 بابتدائه بقيام الدليل الجلي هو قيام حرف مقدرهما لئلا يثبت ان تقول ان المراد
 من قوله واذا عطف واذا لا يريد العطف به من ينضم له الاشكال المذكور لكن ينبغي عليه
 ان عدم الجواز لا يفتي على تلك الالادة فانه ثابت على تقدير عدمه مبالغة فائدة في التعليق
 قول لا يكتفى لم يجز عند الجمهور للفقير من كلام الشيخ الرضويان من هذا التقدير ومنه
 لا خفتش ان العطف على محمول عاملين جاز لا فائدة الفصل بين العاطف والمجور نحو
 ان زيد في الدار وعمر في الحجرة فانه قد تم انفكاك الفصل بين العاطف الذي هو كالحار
 وبين المجور وان ما ذهب سيبويه ونحوه من ان منع مطلقا واما المتأخرون فهم يوجبون
 اذ انفك المجور في المعطوف عليه ويستعمل المنع في الرفع ثم ان المعطوف على ذلك
 الترتيبين لم يكن على هذا الوجه لم يجز في الدار والحجرة عمر فمعنى من استعمل على
 عدم الجواز بعدم استواء آخر الكلام واوله لان الخبر في اوله متعذر والاشارة في مقدم
 وللمع استدل بان تلك العطف خلاف القياس فيجوز ان يفتقر على مورد الجمع وهو التثنية
 المذكورة انهم حاصل كلامه من هذا التفصيل ظهر بان كلام المصنف او لا دلالة له على مخالفة
 الفراء وذلك غير صحيح لانه وافق سيبويه واما ثانيا فهو ان التفرقة من
 كلامه ان الجوز لم يجز واذا لم يستثنى وليس كذلك لان المتفرقين
 يجوز ان لا يماثا متفق عليهما واما ثالثا فهو ان ما استثناه قاصر
 عن الظابطه قوله **لعمري** وعدم جواز ذلك العطف مع خلاف النسخاء
 جاز في جميع المواد عند الجمهور لا في نحو الدار التي فانه يقبل عدم الجواز

من ان العطف على عاملين مختلفين
 في قوله واذا عطف واذا لا يريد
 العطف به من ينضم له الاشكال
 المذكور لكن ينبغي عليه
 ان عدم الجواز لا يفتي على
 تلك الالادة فانه ثابت على
 تقدير عدمه مبالغة فائدة
 في التعليق قول لا يكتفى لم
 يجز عند الجمهور للفقير من
 كلام الشيخ الرضويان من هذا
 التقدير ومنه لا خفتش ان
 العطف على محمول عاملين
 جاز لا فائدة الفصل بين
 العاطف والمجور نحو ان زيد
 في الدار وعمر في الحجرة
 فانه قد تم انفكاك الفصل
 بين العاطف الذي هو كالحار
 وبين المجور وان ما ذهب
 سيبويه ونحوه من ان منع
 مطلقا واما المتأخرون
 فهم يوجبون اذ انفك
 المجور في المعطوف عليه
 ويستعمل المنع في الرفع
 ثم ان المعطوف على ذلك
 الترتيبين لم يكن على
 هذا الوجه لم يجز في
 الدار والحجرة عمر
 فمعنى من استعمل على
 عدم الجواز بعدم
 استواء آخر الكلام
 واوله لان الخبر في
 اوله متعذر والاشارة
 في مقدم وللمع
 استدل بان تلك
 العطف خلاف القياس
 فيجوز ان يفتقر على
 مورد الجمع وهو
 التثنية المذكورة
 انهم حاصل كلامه
 من هذا التفصيل
 ظهر بان كلام
 المصنف او لا دلالة
 له على مخالفة
 الفراء وذلك غير
 صحيح لانه وافق
 سيبويه واما ثانيا
 فهو ان التفرقة من
 كلامه ان الجوز لم
 يجز واذا لم
 يستثنى وليس
 كذلك لان
 المتفرقين
 يجوز ان لا يماثا
 متفق عليهما
 واما ثالثا
 فهو ان ما
 استثناه قاصر
 عن الظابطه
 قوله **لعمري**
 وعدم جواز
 ذلك العطف
 مع خلاف
 النسخاء جاز
 في جميع
 المواد
 عند الجمهور
 لا في نحو
 الدار التي
 فانه يقبل
 عدم الجواز

ان العطف على محمول عاملين جاز لا فائدة الفصل بين العاطف والمجور نحو ان زيد في الدار وعمر في الحجرة فانه قد تم انفكاك الفصل بين العاطف الذي هو كالحار وبين المجور وان ما ذهب سيبويه ونحوه من ان منع مطلقا واما المتأخرون فهم يوجبون اذ انفك المجور في المعطوف عليه ويستعمل المنع في الرفع ثم ان المعطوف على ذلك الترتيبين لم يكن على هذا الوجه لم يجز في الدار والحجرة عمر فمعنى من استعمل على عدم الجواز بعدم استواء آخر الكلام واوله لان الخبر في اوله متعذر والاشارة في مقدم وللمع استدل بان تلك العطف خلاف القياس فيجوز ان يفتقر على مورد الجمع وهو التثنية المذكورة انهم حاصل كلامه من هذا التفصيل ظهر بان كلام المصنف او لا دلالة له على مخالفة الفراء وذلك غير صحيح لانه وافق سيبويه واما ثانيا فهو ان التفرقة من كلامه ان الجوز لم يجز واذا لم يستثنى وليس كذلك لان المتفرقين يجوز ان لا يماثا متفق عليهما واما ثالثا فهو ان ما استثناه قاصر عن الظابطه قوله **لعمري** وعدم جواز ذلك العطف مع خلاف النسخاء جاز في جميع المواد عند الجمهور لا في نحو الدار التي فانه يقبل عدم الجواز

[illegible]

بالحجوان والذلة بالواقعة خرافا لسيبويه فإنه لا يستثنى قوله بل يحملها على

حذف المضاف حتى يكون من باب العطف على معمول واحد قال التاكيد جاء

فإنه لا يعقل به العطف لا العاطف وهو تم والفاء قد يراد في التامك اللفظ

كَاذِبًا كَذِبًا ۖ وَاللَّهُ يَكْفِيكَ الْغَدَابَةَ ۚ إِنَّكَ كَادِحٌ فِيهِ ۚ وَاللَّهُ يُكَلِّمُ مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ

[illegible]

پیشوایان و بزرگان این دیار بدین احوال در سببهای مبادی خود

وإن شاء الله تعالى في النسخة والسمول نقولك شانت في العنوى في الباب

عظيم من ان يوصف وامري في الفقرا عيش باب الفقر ظاهر في النسبة تمميز

عن الذات المذكورة او المقدره و كانه ارادته تميز مجي المعنى عن الذات المذكورة

إذا كان الامر بمعنى الشيء أو عن الذات المقدسة إذا كان بمعنى الشأن قوله

يعني يحتاجه الى حالة المفرومة منه بطريق من طرق الدلالة كما ان نفسه

جاء في نفسه من غير زور كان الاحاطة معرفة ثم جاء الفقه والكتب

۱۰۰

[illegible][illegible][illegible]

الشيخ قال السيد قدس سره في حاشية الرضى قال لمصر في استخراج الصفة المتوكة مثل
 نفحة واحدة ان تقريرها المتبوع لا يتحقق بدون الدلالة على معنى المتبوع لكن
 واحدة لا تدل على معنى النفحة اذ الدلالة فيها على اللفظ اصلا وايضا واحدة لا تدل
 معنى نسبة ولا تشمل ثمة اعتراضان واحدة تدل على معنى الوحدة التي هي دلالة
 للنفحة واجاب بان الوحدة مستفادة من النفحة ضمنا لا قصد ان نفحة اعتراض
 الشيخ الرضى على هذا الجواب بان المدلول اعم فان اجمعون في قوله جاء الرجال
 اجمعون يقر مدلول الرجال ضمنا لا مطابقة لان كونهم مجتمعين في الجي بمعنى
 انه لا يشترط فيه واحد مدلول اللفظ من حيث كونه جمعا مع فباللام المشار بها
 الى الرجال معينين لا مدلول اصل الكلمة وقد صرح بان اجمعون يدل على الاحاطة
 دون كونهم متصفين بالفعل في حالة واحدة خلافا للزجاج والمبرد كما قاله في قوله
 ضمير المداكلة كما هو اجمعون ان كلهم دال على الاحاطة واجمعون على ان السجود
 في حالة واحدة قال وهو لفظي ومعنوي ولا يجوز ان يؤكد النكرة بالتاكيد اللفظي
 الا اذا كانت تلك النكرة محكوما بها ولا تؤكد بالمعنوي مطلقا عند البصريين وما
 الكوفيون فيجوزون التاكيد بكل واجمع دون نفسه وعينه اذ كانت النكرة معلومة
 المقال كرههم ويوم وشهر قال الشيخ الرضى ذلك ليس بعيد قوله اي تكرير اللفظ
 الاول او ما به تكرار اللفظ الاول قيل جاز ان يكون الضمير في قوله وهو لفظي ومعنوي
 راجعا الى المعنى المصدرى للتاكيد بطريق الاستحسان ولا يخفى بعدة واعتراض
 عليه بان صاحب الفصل ذهب الى ان زيد في قولك يا زيد زيد جاز
 ان يكون بدلا مع صدق هذا الجواب عليه واجيب بان زيد يجوز ان يدل كراهته
 مقرب كما هو الظاهر يكون تاكيدا قطعيا ويجوز ان يدل كرهه اذ اول علم انه نونية لذكر
 غيره ثم بدله الى ان يقصد ذكره ونحوه فذكره ثانيا بهذا الصنيع وسكون زيد الثاني يدل لا وجاز
 للمبدل من المندرجين اليه ان قال المضاف لا يبيح ان لا ليس مستقيما لان تكرير لفظي وقال الرضى وفيه اعرج عليه

الشيخ قال السيد قدس سره في حاشية الرضى قال لمصر في استخراج الصفة المتوكة مثل
 نفحة واحدة ان تقريرها المتبوع لا يتحقق بدون الدلالة على معنى المتبوع لكن
 واحدة لا تدل على معنى النفحة اذ الدلالة فيها على اللفظ اصلا وايضا واحدة لا تدل
 معنى نسبة ولا تشمل ثمة اعتراضان واحدة تدل على معنى الوحدة التي هي دلالة
 للنفحة واجاب بان الوحدة مستفادة من النفحة ضمنا لا قصد ان نفحة اعتراض
 الشيخ الرضى على هذا الجواب بان المدلول اعم فان اجمعون في قوله جاء الرجال
 اجمعون يقر مدلول الرجال ضمنا لا مطابقة لان كونهم مجتمعين في الجي بمعنى
 انه لا يشترط فيه واحد مدلول اللفظ من حيث كونه جمعا مع فباللام المشار بها
 الى الرجال معينين لا مدلول اصل الكلمة وقد صرح بان اجمعون يدل على الاحاطة
 دون كونهم متصفين بالفعل في حالة واحدة خلافا للزجاج والمبرد كما قاله في قوله
 ضمير المداكلة كما هو اجمعون ان كلهم دال على الاحاطة واجمعون على ان السجود
 في حالة واحدة قال وهو لفظي ومعنوي ولا يجوز ان يؤكد النكرة بالتاكيد اللفظي
 الا اذا كانت تلك النكرة محكوما بها ولا تؤكد بالمعنوي مطلقا عند البصريين وما
 الكوفيون فيجوزون التاكيد بكل واجمع دون نفسه وعينه اذ كانت النكرة معلومة
 المقال كرههم ويوم وشهر قال الشيخ الرضى ذلك ليس بعيد قوله اي تكرير اللفظ
 الاول او ما به تكرار اللفظ الاول قيل جاز ان يكون الضمير في قوله وهو لفظي ومعنوي
 راجعا الى المعنى المصدرى للتاكيد بطريق الاستحسان ولا يخفى بعدة واعتراض
 عليه بان صاحب الفصل ذهب الى ان زيد في قولك يا زيد زيد جاز
 ان يكون بدلا مع صدق هذا الجواب عليه واجيب بان زيد يجوز ان يدل كراهته
 مقرب كما هو الظاهر يكون تاكيدا قطعيا ويجوز ان يدل كرهه اذ اول علم انه نونية لذكر
 غيره ثم بدله الى ان يقصد ذكره ونحوه فذكره ثانيا بهذا الصنيع وسكون زيد الثاني يدل لا وجاز
 للمبدل من المندرجين اليه ان قال المضاف لا يبيح ان لا ليس مستقيما لان تكرير لفظي وقال الرضى وفيه اعرج عليه

الشيخ قال السيد قدس سره في حاشية الرضى قال لمصر في استخراج الصفة المتوكة مثل
 نفحة واحدة ان تقريرها المتبوع لا يتحقق بدون الدلالة على معنى المتبوع لكن
 واحدة لا تدل على معنى النفحة اذ الدلالة فيها على اللفظ اصلا وايضا واحدة لا تدل
 معنى نسبة ولا تشمل ثمة اعتراضان واحدة تدل على معنى الوحدة التي هي دلالة
 للنفحة واجاب بان الوحدة مستفادة من النفحة ضمنا لا قصد ان نفحة اعتراض
 الشيخ الرضى على هذا الجواب بان المدلول اعم فان اجمعون في قوله جاء الرجال
 اجمعون يقر مدلول الرجال ضمنا لا مطابقة لان كونهم مجتمعين في الجي بمعنى
 انه لا يشترط فيه واحد مدلول اللفظ من حيث كونه جمعا مع فباللام المشار بها
 الى الرجال معينين لا مدلول اصل الكلمة وقد صرح بان اجمعون يدل على الاحاطة
 دون كونهم متصفين بالفعل في حالة واحدة خلافا للزجاج والمبرد كما قاله في قوله
 ضمير المداكلة كما هو اجمعون ان كلهم دال على الاحاطة واجمعون على ان السجود
 في حالة واحدة قال وهو لفظي ومعنوي ولا يجوز ان يؤكد النكرة بالتاكيد اللفظي
 الا اذا كانت تلك النكرة محكوما بها ولا تؤكد بالمعنوي مطلقا عند البصريين وما
 الكوفيون فيجوزون التاكيد بكل واجمع دون نفسه وعينه اذ كانت النكرة معلومة
 المقال كرههم ويوم وشهر قال الشيخ الرضى ذلك ليس بعيد قوله اي تكرير اللفظ
 الاول او ما به تكرار اللفظ الاول قيل جاز ان يكون الضمير في قوله وهو لفظي ومعنوي
 راجعا الى المعنى المصدرى للتاكيد بطريق الاستحسان ولا يخفى بعدة واعتراض
 عليه بان صاحب الفصل ذهب الى ان زيد في قولك يا زيد زيد جاز
 ان يكون بدلا مع صدق هذا الجواب عليه واجيب بان زيد يجوز ان يدل كراهته
 مقرب كما هو الظاهر يكون تاكيدا قطعيا ويجوز ان يدل كرهه اذ اول علم انه نونية لذكر
 غيره ثم بدله الى ان يقصد ذكره ونحوه فذكره ثانيا بهذا الصنيع وسكون زيد الثاني يدل لا وجاز
 للمبدل من المندرجين اليه ان قال المضاف لا يبيح ان لا ليس مستقيما لان تكرير لفظي وقال الرضى وفيه اعرج عليه

ذهب اليه وتبعه لضم قال الشيخ رضي الله عنه تقدم النفس على الكل فان لاحد لم يصفه
 للنفس تقدير للوصف اوله ان تقدم بها على عين فلان النفس موضوعة للذات
 والعين مستندة اليها من الوجهة كالوجه المستند للذات وانما تقدير الكل على
 اجمع فلكونه حاملا لاتباع المستحق اوله ان تقدم اجمع على اخواته فلكونه اخصا
 معنى اجمع ولو تقدم التعريف اخصا على اخوته فلكونه اخصا في زيادة معنى اجمع لانه
 من قوام اجمع هو الكم اي تارة قال بما ينسب الى المتبوع فيه انه غير متمم منه فليس
 لا يكون من المنسوب قال في دونه ظرف للنسب اوله من المستوفى به في متحركات
 من المتبوع قول على ان يكون النسبة اليه توطية هذا غير ظاهر في بدل اعطى
 قوله لان متبوعه مقصود ابتداء وتبوع البديل لا يكون مقصود ابتداء سواء
 كان مقصود ابتداء اوله او لا فخر فيه اي زيدان جعل بدل لانه لم يكن مقصودا
 ابتداء كما ذكرناه في بحث التاكيد لكن صار مقصودا ابتداء ويظهر من ذلك ان هذا
 المعنى اظهر من ان يقال ان المتبوع لا يكون مقصودا ابتداء ولا ابتداء مع انه
 لا حاجة لنا في اخره المطوفين الى قوله لا ابتداء قول ونسبة القيام بعينه الى
 التابع مقصودة ولكن ثباته في قلت قدر في كلام جماعة من العلماء لا يستغناء
 كما يابان وان لم يكن في الاستغناء بآثاره في العبارة فكيف يصح القول بان سبيل
 التابع مقصود قلنا لا لا بد من تطرية هذا التعريف على ان فهمه فلا بد من تخصيص
 ما ذكرناه بالاستثناء المصداق من ان يقال ان قولك واقم احدا لا يد لما كان في قولك
 قولك واقم احدا غير زيد كان ايلا في الحقيقة غير زيد وهو المقصود سلبا لقيام
 وجه لاجابة التعريف بالنسبة قال في بدل اليمين قال ابن جعفر انما قيل هذا ولا يستغنى
 المتبوع عن التابع لانه انما الظرف في المظهرين بل من حيث كونه كمالا لانه مقصودا
 له في شقي النفس قد ذكر اوله تشوية الى ذكره وينبغي ان يحمل كلامهم على هذا

قوله فاضافة في الاخيرين اعترض عليه بان هذه الاضافة كالمية ولاضافة في
الاولين بيانية بمعنى من وكيف يصح عطفها لاخيرين على الاولين وقد وجب ان يكون
اعراب التابع وللتبوع من جهة واحدة شخصية ويمكن ان يقال لو فرق ولا اشتغال و
الغلط بالرفع بحذف المضاعف معطوف على قوله بدل الكل ليرتفع ذلك وذكر ان جعل
الاضافة في الاولين بمعنى الامم او فرق بين المذكور والمقدر النائب منها بها المضاعف
او فرق بالجواز بتقدير المضاعف **قوله** بل لا يرى عطف البيان لبدال الكل كما هو ظاهر
كلام سيدي به **قوله** البيان فرع للمبين ولولا المبين لم يأت به **قوله** لا الغلط
فان كون الثاني هو المقصود من الاول ظاهر **قوله** وان قصدت فيه الاستناد الى
الثاني فجعلته مناسط الحكم فكانت قلت سجا في يد من قطع النظر عن ان يكون
اخاكت واذا قلت اكرمت يدا اخاك فكانت قصدت بذلك المن على الخاطب و اردت
ان الاكرام وقع عليه من حيث انه اخوك وهذه الفائدة منتفية في عطف البيان **قوله**
بحيث يوجب النسبة الى المتبوع النسبة الى الملائس اجمالا لدلوله على النسبة الملائس
اجمالا لا تفصيل لا يمكن بدل الاشتغال فلا نقول في بدل الاشتغال قتل الامير سياف وبنى
الوزير وكلاهما كان الملائس في يوم معين **قوله** بخلاف ضربت يدا اجمالا فلا يدل
من اعتبار ذلك القيد لاخرجه و اخرج ما ذكره **قوله** فيدخل فيه اى اولم يلزم
تقوت تسمي خامس **قوله** نظرت الى القمر فكذلك في ان النسبة الى المبدل منه لا تجزى
النسبة الى المبدل فكيف يكون مثلا لبدال الاشتغال كذا المثال لاخير **قال** بعد
انطلقت بالقصد و شرط اسلوب الترقى بالنسيان لا يستيق اللسان **قال** الشيخ
الرضي الاخير ان لا يوجد ان في كلام الفصحى **قال** ان وقع بدل النسيان
في كلام فحقه الاضراب **بيل** **قال** بغيره قيل لم يقبل المبدل منه او بالتبوع لانه
حين ذكره لم يذكره بحيشية كونه مبدلا منه او متبوعا بل بحيشية كونه غلط **قال** واذا
لله **قوله** لا يوجب النسبة الى المبدل الى الملائس مشقة الى الجواب ان الكلام على تقدير وجود التقرية الدالة على ان يكون

الاولى من الاولين في قوله فاضافة في الاخيرين اعترض عليه بان هذه الاضافة كالمية ولاضافة في الاولين بيانية بمعنى من وكيف يصح عطفها لاخيرين على الاولين وقد وجب ان يكون اعراب التابع وللتبوع من جهة واحدة شخصية ويمكن ان يقال لو فرق ولا اشتغال و الغلط بالرفع بحذف المضاعف معطوف على قوله بدل الكل ليرتفع ذلك وذكر ان جعل الاضافة في الاولين بمعنى الامم او فرق بين المذكور والمقدر النائب منها بها المضاعف او فرق بالجواز بتقدير المضاعف قوله بل لا يرى عطف البيان لبدال الكل كما هو ظاهر كلام سيدي به قوله البيان فرع للمبين ولولا المبين لم يأت به قوله لا الغلط فان كون الثاني هو المقصود من الاول ظاهر قوله وان قصدت فيه الاستناد الى الثاني فجعلته مناسط الحكم فكانت قلت سجا في يد من قطع النظر عن ان يكون اخاكت واذا قلت اكرمت يدا اخاك فكانت قصدت بذلك المن على الخاطب و اردت ان الاكرام وقع عليه من حيث انه اخوك وهذه الفائدة منتفية في عطف البيان قوله بحيث يوجب النسبة الى المتبوع النسبة الى الملائس اجمالا لدلوله على النسبة الملائس اجمالا لا تفصيل لا يمكن بدل الاشتغال فلا نقول في بدل الاشتغال قتل الامير سياف وبنى الوزير وكلاهما كان الملائس في يوم معين قوله بخلاف ضربت يدا اجمالا فلا يدل من اعتبار ذلك القيد لاخرجه و اخرج ما ذكره قوله فيدخل فيه اى اولم يلزم تقوت تسمي خامس قوله نظرت الى القمر فكذلك في ان النسبة الى المبدل منه لا تجزى النسبة الى المبدل فكيف يكون مثلا لبدال الاشتغال كذا المثال لاخير قال بعد انطلقت بالقصد و شرط اسلوب الترقى بالنسيان لا يستيق اللسان قال الشيخ رضي الاخير ان لا يوجد ان في كلام الفصحى قال ان وقع بدل النسيان في كلام فحقه الاضراب بيل قال بغيره قيل لم يقبل المبدل منه او بالتبوع لانه حين ذكره لم يذكره بحيشية كونه مبدلا منه او متبوعا بل بحيشية كونه غلط قال واذا لله قوله لا يوجب النسبة الى المبدل الى الملائس مشقة الى الجواب ان الكلام على تقدير وجود التقرية الدالة على ان يكون

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بأنه تعريف الشئ بنفسه والظان السرف في اللسان باللفظ حقيقة في مسمى كونه في غيره فلو
 اراد به وجهه لا مفر من كان مجازا **قول** والامر بغير اللام لم يقل امر الخاطب كقول الشاعر
 الامر الخاطب ان كان مع اللام كان مع **قول** والمراد بالمشابهة المنفية وتعرف للمعروف
 هذه المناسبة لا العكس لانها اعلم من المشابهة وهي كافية في البناء كما يشهد عليه
 تفصيل موجبان البناء **قول** لفظ الفصل يعني انه اراد بقوله ما مناسب مبنى الاصل مناسبة
 معتبرة تفصيلها اذ ذكر صاحب الفصل لكن يشترط ان لا يعارضها جهة مقتضية
 للاعراب كحذف الهمزة او لوصولة وبهذا التحقيق ان دفع ما يتجه عليه من انه لا ينبغي ان يراد
 مطلقا للنسبة لظهور بطلانه ولا مناسبة مؤثرة للبناء كما استلزامه الدور ولا مستترة
 قوية لاستلزامه التعريف بالجمهور لان اللقوة مراتبه كيراد بها معنى شامل لجميع تلك
 المراتب **قول** اما يتضمن الاسم معنى المبنى الاصل تحقيقا لا توهم فلا يلزم بناء التشبيه لان
 نعمتها الواو والعطف وهي لا تحقيق **قول** فكلما اوهمنا كنتم اخلوا للشك فلا ينافي
 التعريف ان قيل في اي شق يدخل غاق في قولهم غاق صوت الغراب جيبه يانه غير
 مركب حكما باعتبار فصل المشاكاة للسمي الواقع غير مركب وهو ما يتكلم به الصياد كما هو
 به الغراب من صوته لانه ليس بكلمة فلا يكون معربا ولا مبنيا **قال** القابح عبر
 من حركات البناء لا القابح وان كانوا لعدم اختلاف افعالها **قول** اي القابح المبنى من
 حيث حركات او اخره وسكونها والقابح البناء المفهوم من المبنى من حيث غارته يعني
 القابح حركات او اخره وسكونها والقابح علامة البناء التي هي حركات وسكون الضم
 الفتح والفتح انما انحصر بالحركات كان المبنى قد يكون مع الالف الياء نحو ياربك ولا حلايل
 كما يطلق عليه الضم الفتح حقيقة وقد وقع ذلك الاطلاق في كلام المتقدمين مع ان **قال** الشيخ
 الرضي وعندنا ان اطلاق الرفع والنصب والبحر على الحركات الاعرابية حقيقة وعلى
 الحروف الاعرابية مجاز تسمية للنائب باسم النوب **قال** ضم وفتح وكسرو وقد سمي الضم
 القابح الى الياء باقى ما يراه والم والقابح حركات واخره او يحل على حرف متحرك في اي حاله يراه او يولد ضم

الامر الخاطب ان كان مع اللام كان مع **قول** والمراد بالمشابهة المنفية وتعرف للمعروف
 هذه المناسبة لا العكس لانها اعلم من المشابهة وهي كافية في البناء كما يشهد عليه
 تفصيل موجبان البناء **قول** لفظ الفصل يعني انه اراد بقوله ما مناسب مبنى الاصل مناسبة
 معتبرة تفصيلها اذ ذكر صاحب الفصل لكن يشترط ان لا يعارضها جهة مقتضية
 للاعراب كحذف الهمزة او لوصولة وبهذا التحقيق ان دفع ما يتجه عليه من انه لا ينبغي ان يراد
 مطلقا للنسبة لظهور بطلانه ولا مناسبة مؤثرة للبناء كما استلزامه الدور ولا مستترة
 قوية لاستلزامه التعريف بالجمهور لان اللقوة مراتبه كيراد بها معنى شامل لجميع تلك
 المراتب **قول** اما يتضمن الاسم معنى المبنى الاصل تحقيقا لا توهم فلا يلزم بناء التشبيه لان
 نعمتها الواو والعطف وهي لا تحقيق **قول** فكلما اوهمنا كنتم اخلوا للشك فلا ينافي
 التعريف ان قيل في اي شق يدخل غاق في قولهم غاق صوت الغراب جيبه يانه غير
 مركب حكما باعتبار فصل المشاكاة للسمي الواقع غير مركب وهو ما يتكلم به الصياد كما هو
 به الغراب من صوته لانه ليس بكلمة فلا يكون معربا ولا مبنيا **قال** القابح عبر
 من حركات البناء لا القابح وان كانوا لعدم اختلاف افعالها **قول** اي القابح المبنى من
 حيث حركات او اخره وسكونها والقابح البناء المفهوم من المبنى من حيث غارته يعني
 القابح حركات او اخره وسكونها والقابح علامة البناء التي هي حركات وسكون الضم
 الفتح والفتح انما انحصر بالحركات كان المبنى قد يكون مع الالف الياء نحو ياربك ولا حلايل
 كما يطلق عليه الضم الفتح حقيقة وقد وقع ذلك الاطلاق في كلام المتقدمين مع ان **قال** الشيخ
 الرضي وعندنا ان اطلاق الرفع والنصب والبحر على الحركات الاعرابية حقيقة وعلى
 الحروف الاعرابية مجاز تسمية للنائب باسم النوب **قال** ضم وفتح وكسرو وقد سمي الضم
 القابح الى الياء باقى ما يراه والم والقابح حركات واخره او يحل على حرف متحرك في اي حاله يراه او يولد ضم

[illegible]

الناسخ و ليل المحرز والمردعي ١٢

[illegible]

ان

[illegible][illegible]

التي تخرج على مورد السماع واجاز المار في وقوعه قبل المضارع لقوله ثم ومكر او انك
هو مورد واعترض عليه بأنه يستلزم ان يكون مبتدأ وتأكيدا في قوله ثم انه هو المخرج
والتي وفيه نظر اذ يلزم تأكيد الظاهر الضمير وفي نظيره تأكيد المصوب بالمرفوع والمجوز
بأنه تأكيد للضمير المستكن في الفعلين لكنه قد رجم المحصور في ما عرفت ليس ذلك بالحققة
استحالة ان يكون مبتدأ عند المحققين قال ولا موضع له عند التخليل متعلق بقوله
لانه ظن مستقرا وظن المنفي قال بعض العرب يجعل مبتدأ وبعضهم يجعله
تأكيدا للمبتدأ ويمتنع نحو لزم التأكيد على التأكيد التوكيد قال في قوله ثم قبل الجواب
تلك الجملة خبرية اسمية البتة الا اذا دخلت عارها نواسخ المبتدأ فانه سيحوز ان
يكون فعليه كقوله ثم فانها لا تسمى لا بصار قول ولا يبعد ان هذا وجه وجيه قال
ضمير لا يكون المراد به الشان والقصة وهو مفرغائب فيلزم الافراد والغيبة
بمطلات صيغة الفاعل فاني اعلم ان المبتدأ فيلزم مطابقة ما له كما ذكرنا قول
وحيث ان يشه قال الشيخ رضي تليث هذا الضمير وان لم يتضمنا الجملة للقصة مؤنثا
فما كان ذلك باعتبار القصة لكن لم يسم قول والظاهر ان قول الشيخ ضمير الشان القصة
معترضة لا وصف لقوله ضمير غائب فعمر قوله يفسر وصف له فقول بان كان مبتدأ
او بان كان عاملا حذو الضمير من شروخ العبر ذلك قول اما حذو فلا يكونه على صورة
الفضلات هكذا قالوه وفيه ان شروخه على صورة الفضل لا يصح ان قبل الجواب له
من قرينة واما ان يقال قد يقوم القرينة على الحذف وعلى خصوصية المحذوف
اما على الحذف فذكرهم الجوزين في تحوفه عليه السلام ان اشد الناس عذابا
يوم القيامة المصورون واما على خصوصية المحذوف فلان حذف اسم المصور
المشبهة بالثعل اذ الرب يمكن ضمير الشان لم يحذف الا في الشعر على ضعف
ان قلت فينبغي ان لا يكون حذو ضعيفا قلنا تلك القرينة لا تعين المراد كيجي ان

المراد من قوله ثم انه هو المخرج
هو مورد واعترض عليه بأنه يستلزم ان يكون مبتدأ وتأكيدا في قوله ثم انه هو المخرج
والتي وفيه نظر اذ يلزم تأكيد الظاهر الضمير وفي نظيره تأكيد المصوب بالمرفوع والمجوز
بأنه تأكيد للضمير المستكن في الفعلين لكنه قد رجم المحصور في ما عرفت ليس ذلك بالحققة
استحالة ان يكون مبتدأ عند المحققين قال ولا موضع له عند التخليل متعلق بقوله
لانه ظن مستقرا وظن المنفي قال بعض العرب يجعل مبتدأ وبعضهم يجعله
تأكيدا للمبتدأ ويمتنع نحو لزم التأكيد على التأكيد التوكيد قال في قوله ثم قبل الجواب
تلك الجملة خبرية اسمية البتة الا اذا دخلت عارها نواسخ المبتدأ فانه سيحوز ان
يكون فعليه كقوله ثم فانها لا تسمى لا بصار قول ولا يبعد ان هذا وجه وجيه قال
ضمير لا يكون المراد به الشان والقصة وهو مفرغائب فيلزم الافراد والغيبة
بمطلات صيغة الفاعل فاني اعلم ان المبتدأ فيلزم مطابقة ما له كما ذكرنا قول
وحيث ان يشه قال الشيخ رضي تليث هذا الضمير وان لم يتضمنا الجملة للقصة مؤنثا
فما كان ذلك باعتبار القصة لكن لم يسم قول والظاهر ان قول الشيخ ضمير الشان القصة
معترضة لا وصف لقوله ضمير غائب فعمر قوله يفسر وصف له فقول بان كان مبتدأ
او بان كان عاملا حذو الضمير من شروخ العبر ذلك قول اما حذو فلا يكونه على صورة
الفضلات هكذا قالوه وفيه ان شروخه على صورة الفضل لا يصح ان قبل الجواب له
من قرينة واما ان يقال قد يقوم القرينة على الحذف وعلى خصوصية المحذوف
اما على الحذف فذكرهم الجوزين في تحوفه عليه السلام ان اشد الناس عذابا
يوم القيامة المصورون واما على خصوصية المحذوف فلان حذف اسم المصور
المشبهة بالثعل اذ الرب يمكن ضمير الشان لم يحذف الا في الشعر على ضعف
ان قلت فينبغي ان لا يكون حذو ضعيفا قلنا تلك القرينة لا تعين المراد كيجي ان

ان يكون الحجة الواقعة بعد ما في تاويل مفرد وهو اسم لها وخبرها حرفة والتقدير
 ان هذا القصص مطابقة للواقع قوله كان الخبر كلام مستقل هكذا قال الشيخ الفاضل
 في هذه استقلا له لا ينافي ثبوت القرينة كما قال حوفي قوله ان من يدخل الكنيسة يوما
 او وذلك الدليل ان لو سلم للبيت ان يدخل على كل من الجلالة ان قلت يجوز ان يكون هذا
 من حروف التصديق قلنا انك بعد غاية البعد فهو يجوز ان يقرب فيه ما قلناه في الحديث
 قال فذهب من في الحاشية الكنيسة مع هذا التصديق الجواز لجمع جوف وهو ولا يفرق
 الوحشية قوله اي اسماء وضع كل واحد منها انما قسم من ذلك لا الشئ من جسد الطير
 هو الجوف ووضع الجوف وضع اجزائه قوله اشارة حسية هي تحريك امتداد واصل
 بين التحريك ما يصير غاية لذلك امتداد وهي كالحركة الا الحسوس مشاهد قوله
 فالرؤية الغالب ولا يخفى ان هذا تعريفنا لشيء مما يأسويه في المعرفة وانجاءه
 كان المعرف ليس فيه من الاحتمال مفردة وقد اذعننا الى اكتشافه بل لذلك المركب
 الاضافي معنى اصطلاحيا كما اشار اليه السيد انه بلاشارة العلوية لكل واحد من
 الظاهر اياه ليس تعريفنا لشيء نفسه كما يوهن ان الماخوذ في المعرف جزو وبقية
 وانما يكون كذلك لو كان نفسه واخر فيه قوله حصول على الجوف تارة بانه
 الحسوس المشاهدة من شئ لا يدل عليه قوله ان الذي المذكور لا يوصف جزا ليلي
 الذي يعود الى اجمع محتجج الى توجيهه فغال بعض الحشيرة تارة بان قوله هي مفقود
 اعتبارا من خمسة واجزاء التي اجزاء مبنية الا ان يفهم اي وهي لو لم تذكر وتارة
 بل اذا خبر مفرد معطوف اي شئ او اشواؤه وقوله المذكور خبر مبتدأ محذوف اي
 هو المذكور ولم علم على هذا التقدير مع حذف المبتدأ من حرف المعطوف هو قليل وتارة
 بان قوله المذكور خبر لثا والحجة خبر للمبتدأ الاول بتقدير العائد الى محض امنها المذكور في قوله
 صفة المذكور مبتدأ آخر جزو وفي الجمل خبر للمبتدأ الثاني من المذكور في قوله
 ان يكون الحجة الواقعة بعد ما في تاويل مفرد وهو اسم لها وخبرها حرفة والتقدير

منه

ان يكون الحجة الواقعة بعد ما في تاويل مفرد وهو اسم لها وخبرها حرفة والتقدير
 ان هذا القصص مطابقة للواقع قوله كان الخبر كلام مستقل هكذا قال الشيخ الفاضل
 في هذه استقلا له لا ينافي ثبوت القرينة كما قال حوفي قوله ان من يدخل الكنيسة يوما
 او وذلك الدليل ان لو سلم للبيت ان يدخل على كل من الجلالة ان قلت يجوز ان يكون هذا
 من حروف التصديق قلنا انك بعد غاية البعد فهو يجوز ان يقرب فيه ما قلناه في الحديث
 قال فذهب من في الحاشية الكنيسة مع هذا التصديق الجواز لجمع جوف وهو ولا يفرق
 الوحشية قوله اي اسماء وضع كل واحد منها انما قسم من ذلك لا الشئ من جسد الطير
 هو الجوف ووضع الجوف وضع اجزائه قوله اشارة حسية هي تحريك امتداد واصل
 بين التحريك ما يصير غاية لذلك امتداد وهي كالحركة الا الحسوس مشاهد قوله
 فالرؤية الغالب ولا يخفى ان هذا تعريفنا لشيء مما يأسويه في المعرفة وانجاءه
 كان المعرف ليس فيه من الاحتمال مفردة وقد اذعننا الى اكتشافه بل لذلك المركب
 الاضافي معنى اصطلاحيا كما اشار اليه السيد انه بلاشارة العلوية لكل واحد من
 الظاهر اياه ليس تعريفنا لشيء نفسه كما يوهن ان الماخوذ في المعرف جزو وبقية
 وانما يكون كذلك لو كان نفسه واخر فيه قوله حصول على الجوف تارة بانه
 الحسوس المشاهدة من شئ لا يدل عليه قوله ان الذي المذكور لا يوصف جزا ليلي
 الذي يعود الى اجمع محتجج الى توجيهه فغال بعض الحشيرة تارة بان قوله هي مفقود
 اعتبارا من خمسة واجزاء التي اجزاء مبنية الا ان يفهم اي وهي لو لم تذكر وتارة
 بل اذا خبر مفرد معطوف اي شئ او اشواؤه وقوله المذكور خبر مبتدأ محذوف اي
 هو المذكور ولم علم على هذا التقدير مع حذف المبتدأ من حرف المعطوف هو قليل وتارة
 بان قوله المذكور خبر لثا والحجة خبر للمبتدأ الاول بتقدير العائد الى محض امنها المذكور في قوله
 صفة المذكور مبتدأ آخر جزو وفي الجمل خبر للمبتدأ الثاني من المذكور في قوله

ان يكون الحجة الواقعة بعد ما في تاويل مفرد وهو اسم لها وخبرها حرفة والتقدير
 ان هذا القصص مطابقة للواقع قوله كان الخبر كلام مستقل هكذا قال الشيخ الفاضل
 في هذه استقلا له لا ينافي ثبوت القرينة كما قال حوفي قوله ان من يدخل الكنيسة يوما
 او وذلك الدليل ان لو سلم للبيت ان يدخل على كل من الجلالة ان قلت يجوز ان يكون هذا
 من حروف التصديق قلنا انك بعد غاية البعد فهو يجوز ان يقرب فيه ما قلناه في الحديث
 قال فذهب من في الحاشية الكنيسة مع هذا التصديق الجواز لجمع جوف وهو ولا يفرق
 الوحشية قوله اي اسماء وضع كل واحد منها انما قسم من ذلك لا الشئ من جسد الطير
 هو الجوف ووضع الجوف وضع اجزائه قوله اشارة حسية هي تحريك امتداد واصل
 بين التحريك ما يصير غاية لذلك امتداد وهي كالحركة الا الحسوس مشاهد قوله
 فالرؤية الغالب ولا يخفى ان هذا تعريفنا لشيء مما يأسويه في المعرفة وانجاءه
 كان المعرف ليس فيه من الاحتمال مفردة وقد اذعننا الى اكتشافه بل لذلك المركب
 الاضافي معنى اصطلاحيا كما اشار اليه السيد انه بلاشارة العلوية لكل واحد من
 الظاهر اياه ليس تعريفنا لشيء نفسه كما يوهن ان الماخوذ في المعرف جزو وبقية
 وانما يكون كذلك لو كان نفسه واخر فيه قوله حصول على الجوف تارة بانه
 الحسوس المشاهدة من شئ لا يدل عليه قوله ان الذي المذكور لا يوصف جزا ليلي
 الذي يعود الى اجمع محتجج الى توجيهه فغال بعض الحشيرة تارة بان قوله هي مفقود
 اعتبارا من خمسة واجزاء التي اجزاء مبنية الا ان يفهم اي وهي لو لم تذكر وتارة
 بل اذا خبر مفرد معطوف اي شئ او اشواؤه وقوله المذكور خبر مبتدأ محذوف اي
 هو المذكور ولم علم على هذا التقدير مع حذف المبتدأ من حرف المعطوف هو قليل وتارة
 بان قوله المذكور خبر لثا والحجة خبر للمبتدأ الاول بتقدير العائد الى محض امنها المذكور في قوله
 صفة المذكور مبتدأ آخر جزو وفي الجمل خبر للمبتدأ الثاني من المذكور في قوله

عن أبي عبد الله عن محمد بن عيسى عن النضر بن سفيان عن

[illegible]

جزء الجملة لم يكن كإصلة هذا هو الحق لكن لأوجه التخصيص اذ لو ادت ان يتجعله
فصلة لم يكن كإصلة فلم هذا صغر للمصنف قدس الجزء التام عن ظاهرة قول **والمراد**
بالصلة معناها اللغوي كذا النسب الى المصدر وفيه ان الفاظ التعريف محمولة على ما يليها
المتبادر من كونها في ان المتبادر معناها العربي قيل لو قال الجملة خبرية وضمير له
لكن انحصر واوضح لكنه سلك طريق الاجمال ولا التفضيل اذ انما اوقصر ميلا الى الاسم
المصطلح عليه لتلك الجملة والضمير وفيه ان مقام التعريف التفضيل كاجمال
فخر التفضيل في خارج التعريف وان ذلك القصر مناف لما نقل عنه من ان المراد
معناها اللغوي لغوي يجوز ان يتم انه قال ذلك اشارة الى وجه التسمية بالموصول مع
ان فيه موافقة كما مع القوم في اللفظ فانهم اخذوا الصلة العرفية في تعريفه **قول** **لكن**
هذا القول مستر كانه لا يتبرح ان يكون لا خراب للموصول الخرف وهو اول ما
ما يليه من الجمل بمصدر فانه لا يحتاج الى ما لا نأقول هو خارج عن التعريف قبل
ذكره لانه لا يكون جزءا اما اصلا نعم الجزء التام هو المؤول بالمصدر لا الحرف
للمصدر في المنصهر اليه الجملة كما في الموصول الاسمى **قول** **ولفان** **ان يقول** **انه** **لقد** **ان**
يقول بل مجمل ينفع ذلك ولا نرم نقض الحق بالشرطية لا ينفذ فان لم يكن ان يكون
تعريف الموصول الاصطلاحي بالصلة الاصطلاحية كتعريف العالم بماله العلم وذ
لا يجوز ان لا قيل من ان تعريف العالم بماله العلم جائز اذ افسر العلم بعرف ذلك كما يقال
مثلا العلم بصفة يتجلى بها المذكور بل قامت هي به لان الحقائق والعالم كما هو المشهور ليس
باعتبار الهيئته كاشتقاقية فانها معلومة لكل من يعلم اللغة بل باعتبار صفة فتعريف
العالم بماله العلم تعريف الشيء بنفسه في الحقيقة على ان قوله وصلت جملة خبرية
ليس تعريفها هذا الا لزم التعريف بالاسم بل لا نأقول المراد بالموصول معناها
العرفي وهو باعتبار هذا المعنى ليس ما اخذوا من الصلة العرفية ولا يدل
انه تعريف بالصلة الا لزم تعريف الشيء بنفسه في الحقيقة فيكون المراد بالمراد

كانت أو مقدره قوله بمعنى الذي ونحوه وكذا في قوله بمعنى التي قول المنسوبة إلى
بني حتى قلبت في التشبيه إحدى اليائين الفاو الأخرى همزة تحرز عن الإجماع
بين الياء أنت قال في بعدهما يجوز الكون كون ذا وجهيه اسماء الاشتناق موصوفة
بعدم الاستغناء مائة كانت أولا ولم يجوز البصريون إلا في ذا بشرط كونه بعد ما ومن
الاستغناء ميتين إذا لم يكن زائدا كما في قوله تعزس ذا الذي يقهره الله أي من الذي
فإن ذا الزائدة إذ بعده موصول قال العائد للمفعول سوى عائدا لالف واللام
فإنه لا يجوز حذفه مخفاه موصولتيهما والضمير أحركه لئلا موصولتيها قال الشيخ
الرضي لا يجوز حذف أحركه العائدين إذا اجتمعا في صلة نحو الذي ضرته فإدراك
نبدأ ويستغنى عن ذلك الحذف بالباقي فلا يقوم دليل عليه ثم الضمير أو مقصود
أو مفعول أو مجرور فإن كان منصوبا جاز حذفه بشرطين أن لا يكون بعد اللام
الموصول لا يدل على أن العائد بعده وأن يتصل بالفعل كما في الحرف وإن كان مجرورا
فيحذف بشرط أن يجر بإضافة صفة ناصبة له تقديرا أو يجر بحرف جر متعين كقول
ثم التجر لما تأمره أي به ويتعين حرف الجر قياسا إذا جاز الموصول وموصوفه بجر
جر مثله في المعنى فتمثال المتعلقات نحو مررت بالذي مررت أو برئت الذي مررت
ثم ذهب الكسائي في مثله التدرج في الحذف وهو أن يحذف حرف الجر أولا حتى
يتصل الضمير بالفعل فيضمير منصوب إليهم حذفه وذهب سيبويه ولا خفش
حذفهما معا الاستطالة أو الضمير المرفوع فلا تحذف إلا إذا كان مبتدأ بشرط
أن لا يكون خبره جملة ولا ظرف فإن كان في صلة أي جاز الحذف بلا شرط آخر وإن لم
يكن في صلته في شرط استطالة الصلة كقولهم وهو الذي في السماء الله وفي الأرض الله
حيث طالت الصلة بالعطف فقوله في السماء وقوله في الأرض ظرف لغوي تعلق بقوله
الله لأنه في معنى معبود أي الذي هو معبود في السماء ومعبود في الأرض انتهى حاصل كلامه

و اما في
منه من صنع الزمان الذي
على قوله ان يعين بالانفس والدي
منه زبد الان الغضب اذ ان فضله
على قول الحق العاقل الخبير بما في
زبد الـ ١٢ على قولنا سيرة القديس
الذي انما انتار به نياي مبار ١٣
على قولنا عجزت او الله بغير
الجور لا يمن منه الجواراد التي
بكرامته في اجرة ١٤ على قوله اي يوتي
ازد كما جاء لان تمنى ان الذي
صنعت من الجوع ما في كل موضع يكون
هماسا مستغلا له فليس
مع الضرر بها ١٥ على قوله فانما
او اد غير هذا قل ويا كبر صفة ودخ
البينة او كون الفخر البية او ان يسافرا
يويسح ويملك من صفته على ملك
في ذلك او ان يكون راجعاً الى
الحكم بالاجابة

[illegible]

ان قلت فلا معنى لتخصيص العائد بالمفعول ولغير المفعول لتحقيق الاستثناء قلنا قد
مر غير مرة ان الحرف لا يجوز ان لا امر القرينة وامتناع الحرف في صورة اجتماع الضمير
وكون العائد بعد الالمس كالتنبيه على استثناء القرينة فلا حاجة الى تخصيص المفعول
وكذا ان صورة الاتصال بالحرف فانه قد يجوز ان يجرزجر واما قوله لا معنى لتقييد
العائد بالمفعول فنقول فيه ان العائد الحروف وان كان حرفه بعد جمل منصوبا
فلا اشكال وان كان قبله فنقول بالمفعول امر من ان يكون بلا واسطة وان كان
مرفوعا فقد عرفت انه على الطائفة لا يصح حرفه بخلاف المفعول فانه على الطائفة
يصح الحرف وهذا هو المراد وايضا قد عرفت ان حروف الاستطالة والكلام في
حرف العائد من حيث انه لا يجرزجر وهذا هو الجواب في تجزئ قوله
ثم من التعلم وتجزئة القوم التكمين والتدريب قول وتذكير اليها كما تذكروا
منها معرفة ان الحال والتقدير لا يختبر عن غيره بل يجب تكديده او معرفة ان الجور
بجانبه كان التشبيه لا يختبر عن غيره بل لا يقع مضمون قوله لان الذي خبر عنها
اي بحسب المذكر واما اذا كانت خبر عنه فهو زيد في المثال المذكور ولذا قل فلما
اخبارت عن زيدا وانما اعتمد هذا الوصف بالتقاسم الى زيدا دون الذي معناه
الخبر عنه بحسب الظاهر لان شأن الخبر عنه ان يكون مفروغا عنه والمخاطبة الاولى
مع اجرائها مفروغا عنه كقولهم اي وقعت كلمة ابي او كذا المطعون
او غير الموصول والخبر عنه الاسمية مبتدأ والمبتدأ مرتبة الصديق قال اجعلنا
او كذا المطعون ان يصف الموصول الوصف الذي كان اذ انك الخبر عنه بالآخر
حتى من الجملة الاولى لم يكن ان يكون الموصول مكان الخبر عنه لتصدر مرة مبتدأ
فلذا ان يكون تابعه وهو الخبر العائد اليه مكانه قال واخرته لانه خبر وحق الخبر
التاخير قال في الجملة الفعلية مخرجة ان قلت اسم الفاعل والمفعول قد يكونان مع

[illegible]

مضمونياً وهو غير من كونه حراً فكان في حكم الملقطوع عن الإضافة وقال
الشيخ الرضوي إنما التزم في أي الإضافة لأن وضعه ليفيد بعضها من كل إذا حذف
المضاف إليه فإن لم يكن مقدر للمزيد كما في المراءى ^{وإن} كان مقدر لابقى على عمله **قال**
الأب إذا حذف صدر صلتها كان كالتصليتها فاضلية فالله في معيها وإن كانت اسمية
حذف صدرها انتهى المبتدأ بشرط أن يكون ذلك الصدر ضميراً لاجتماع إلى أي
فإن كان مضافاً إلى على الضم وإحساناً يسويه الإعراب وقال هذه لغة جيدة وإن لم يكن
مضافاً فالإعراب أحسن بعضهم البناء قياساً لاسم الحاقوق **فيس** قرأ بالضم ونون التثنية
وليس في قراءة الضم الوفاق على أنه موصولة صينية فإن الكوفيين ذهبوا إلى أن
أي هذه استغنى بأمية معربة مرفوعة على الابتداء وخبره أشد الجملة صفة شيعية
على ضمها القول إلى كل شيعة مقول فيهم أي هو أشد وقواه من كل شيعة معقول
لأنه عن كل بقول حكمت من كل طعام فيكون من التبعض قيل يجوز أن يكون النزع
والنزع عن كل شيعة أي لنزع عن بعض كل شيعة فكان قاله كمال من هم قليل أي هو
أشد إلى أن من هم أشد وقيل أن النزع مععلق بمن العجل وليس بشيء لأن مفعوله ليس
بجملة والمعلق يجب أن يكون مفعوله جملة **قول** لتأكيد شيعة الحرف إن قلت قد نزع
أن هذه الإضافة منافية للبناء فكان ينبغي أن لا يبنى مع حذف صدر صلتها
فإن ذكرناه احتياجاً لرفع المنافاة وعلى تقدير رفع المنافاة كان ينبغي أن يبنى مع
قطعها عن الإضافة كذا في الاحتياج قلنا قد نزع أن لزوم الإضافة إلى المفرد مناسك
للبناء وما إذا كانت مضافة وحذف صدر صلتها انتهى في صورة المضاف إلى
الجملة أو قلنا أن المنافاة أحرر من أي منافاة عند حذف صدر صلتها انتهى
قال في زمانه ما صنعت قال الشيخ الرضوي كالتحج موصولة وإن أراد أن يعد ما ومن
الاستغناء انتهى ولا يرد في ذلك أنه من فاعله منك الزيادة ^{على} منجى على إيمان أن تكون مع

مقومون بها وهو غير من كونها حركات في حركتها المقطوع عن الإضافة وقال
 الشيخ الرضائي أن الإضافة في الإضافة لأن وضعها ليفيد بعضها من كل إذا حذف
 المضاف إليه فإن لم يكن مقدرا للمعرب كان في المنذر وإن كان مقدرا يبقى على إعرابه قال
 الأزهري حذف صدر صلتها كان كانت صلتها بأفعلية فالقبول في معها وإن كانت اسمية و
 حذف صدرها العنق المبني بشرط أن يكون ذلك الصدر ضميرا لاجما إلى أي
 فإن كان مضافا إلى على الضم وحذف نسيوبه الإعراب وقال هذه لغة جيدة وإن لم يكن
 مضافا إلى آخرها إجماع بعضهم البناء قياسا لاسمها **قولهم** قرأ بالضم ونون التثنية
 وليس في قرأ بالضم الوفاق على أنه موصولة مبنية فإن الكوفيين ذهبوا إلى أن
 أي هذه استتم بأمية معربة مرفوعة على الابتداء وخبره أشد البعثة صفة شيعية
 على إضمار القول أي كل شيعية مقول فيها هو أشد وقواه من كل شيعية معمول
 للضم من كقولهم أكلت من كل طعام فيكون من التبعية وتقل يجوز أن يكون النزع
 وانعاضا من كل شيعية أي لئلا يخرج من بعض كل شيعية فكان قاله قال من هو قليل اليهم
 شأنا أي الذين هم أشد وقيل أن النزع معلق عن العمل وليس بشيء لأن مفعوله ليس
 مفعلة والمعلق يجب أن يكون مفعوله جملة **قولهم** لا تكلم شيئا المرفوع أن قلت قلت
 أن هذا الإضافة منافية للبناء فكان ينبغي أن لا يبنى مع حذف صدر صلتها
 لأن كونه لا احتياجا لرفع المضافة وعلى تقدير رفع المضافة كان ينبغي أن يبنى مع
 قطعها عن الإضافة لزيادة الاحتياط فلا بد من أن لزوم الإضافة إلى المرفوع من أن
 البناء وأي إذا كانت مضافة وحذف صدر صلتها تبقى في صورة المضاف إلى
 لجهة الإضافة أن المضافة أم تسمى مبنية أي مضافا عن حذف صدر صلتها لتمام
 أن في هذا صنعت قال الشيخ الرضائي في موصولة وإن كان لا يعد ما ومن
 لا استتم كالمبتدأ وإن لم يكن في ذلك هو من خارج من ذلك الزيادة ويجوز على إعراب أن تكون بمعنى

[illegible][illegible]

الاسم في قوله من اجزاء غير معروفة فلا بد ان يخرج منه وجه لعدم الخصم ان يقول القسم
 المثال من اللب ان يقول بالآخر الى انه مسند اليه لان قولك انا ثور يد في قوة ان
 صاحبها لقيام ظهوره ولا يتصور ذلك في الفعل وما هو بمعناه ولهذا جعل بعضهم
 عامل الرفع في المبتدأ مطلقا كونه مسببا اليه **قوله** لان المعنى على الانشاء فيه العن
 لو كان على الانشاء فهو محمول على صيغة الماضي على الحقيقة لا على المعنى على الماضي فالظن في وجه
 بناء اسماء الافعال في افعال الشيخ الرضي هو انها بنيت لتكون اسماء لما اصطلح بالبناء وهو
 مطلق الفعل سواء بقى على ذلك اصله في الماضي الا هو او خرج عنه كالمضارع فعل هذا
 لا حاجة الى العذر المذكور قال مثل ويد يد او اصل تصغير او مصدر
 او وكا في تصغير الترخير او رفق رفق او كان صغيرا قليلا ويجوز ان يكون تصغير
 ر و دبض الراء وسكون الواو بمعنى الرقي عدى الى المفعول به مصدرا او اسم فعل لتفنيه
 او مهال وجعله بمعناه ونحو ويد يد لا بد ان يكون اسم فعل والكاف شرف وان
 يكون مصدرا مضافا الى الفاعل **قوله** مثال لما هو بمعنى الامر هو متعدي مستعمل
 فيه انقل عنه نحو ويد يد اي اراد به كان المثال للتاثير به بمعنى الماضي كان غير
 مستعمل في انقل عنه ففي هذا المثالين اشارة الى التسميات **قوله** بفتح التاء قال الشيخ الرضي
 فتحت التاء نظرا الى اصحابه كان مفعولا مطلقا جعل بمعنى الفعل كسرت للسالكين و
 ضمت للتشبيه بقوة الحركة على قوة معنى البعد اذ معناه ما البعد وكما القياس على تقدير
 ان اصله هيينة كزلة ان لا يوقف عليها بالهاء لكن يوقف عليها الاكثر بالتاء
 لتبنيها على المحاقها كالأفعال فكان زلها تاء اذ قلت وقال بعض النحاة ان مفتوحة التاء
 مفردة كقوة والوقوف على الهاء كسوة التاء فجمع مفتوحة التاء مفتوحة كسيلة ولو
 عليها بالتاء ومضوية التاء فتحل في الجمع فيكون الوقوف بالهاء والتاء **قوله** وهو ان يصيغ
 في الفاعل تصيغ الافعال والاراء تدخل في بعضها والاشوز يخرج بعضها وهو متغير المتكسر عند

قوله ان يخرج من اجزاء غير معروفة فلا بد ان يخرج منه وجه لعدم الخصم ان يقول القسم
 المثال من اللب ان يقول بالآخر الى انه مسند اليه لان قولك انا ثور يد في قوة ان
 صاحبها لقيام ظهوره ولا يتصور ذلك في الفعل وما هو بمعناه ولهذا جعل بعضهم
 عامل الرفع في المبتدأ مطلقا كونه مسببا اليه **قوله** لان المعنى على الانشاء فيه العن
 لو كان على الانشاء فهو محمول على صيغة الماضي على الحقيقة لا على المعنى على الماضي فالظن في وجه
 بناء اسماء الافعال في افعال الشيخ الرضي هو انها بنيت لتكون اسماء لما اصطلح بالبناء وهو
 مطلق الفعل سواء بقى على ذلك اصله في الماضي الا هو او خرج عنه كالمضارع فعل هذا
 لا حاجة الى العذر المذكور قال مثل ويد يد او اصل تصغير او مصدر
 او وكا في تصغير الترخير او رفق رفق او كان صغيرا قليلا ويجوز ان يكون تصغير
 ر و دبض الراء وسكون الواو بمعنى الرقي عدى الى المفعول به مصدرا او اسم فعل لتفنيه
 او مهال وجعله بمعناه ونحو ويد يد لا بد ان يكون اسم فعل والكاف شرف وان
 يكون مصدرا مضافا الى الفاعل **قوله** مثال لما هو بمعنى الامر هو متعدي مستعمل
 فيه انقل عنه نحو ويد يد اي اراد به كان المثال للتاثير به بمعنى الماضي كان غير
 مستعمل في انقل عنه ففي هذا المثالين اشارة الى التسميات **قوله** بفتح التاء قال الشيخ الرضي
 فتحت التاء نظرا الى اصحابه كان مفعولا مطلقا جعل بمعنى الفعل كسرت للسالكين و
 ضمت للتشبيه بقوة الحركة على قوة معنى البعد اذ معناه ما البعد وكما القياس على تقدير
 ان اصله هيينة كزلة ان لا يوقف عليها بالهاء لكن يوقف عليها الاكثر بالتاء
 لتبنيها على المحاقها كالأفعال فكان زلها تاء اذ قلت وقال بعض النحاة ان مفتوحة التاء
 مفردة كقوة والوقوف على الهاء كسوة التاء فجمع مفتوحة التاء مفتوحة كسيلة ولو
 عليها بالتاء ومضوية التاء فتحل في الجمع فيكون الوقوف بالهاء والتاء **قوله** وهو ان يصيغ
 في الفاعل تصيغ الافعال والاراء تدخل في بعضها والاشوز يخرج بعضها وهو متغير المتكسر عند

بعضهم جرح عن التكرار جعل لا على كونه موصوفاً بما بعده كان حذفه دليل الوقف
عليه وذلك تنوين التكرار عند الجهر وليس التكرار الفعل لأنه غير صريح بل هو التكرار
لجهر المصدر الذي ذلت كاسم قبل صدوره اسم فعل كان معناه وهو دليل على
أن الحكمة كان معرفة بمعنى صيغة التكرار سكوت المعنى المعين في تغيير المصدر
بغير من متلفه أي المسكوت عنه فحذفه الفعل المسكوت عنه هذا الحديث فجاء لا
يسكت الحذف عن هذا الحديث ومعنى صيغة التكرار سكوتاً أو قولاً إذا لم يرد
القرآن في ذكر الحاشية التي في الأصل قولاً يجب الوضوح كإظهار ما قولاً مثل الضمان
أمر بوقا بدلالة ما في الأصل كان أظهر قولاً المشتق من الثلاث صفته لا من الحذف
أن تقدير المشتق من الثلاث قولاً أي قاسماً أو دقيراً قولاً أنه لم يرد
أي بيان اسم الفعل من الراء معنى لا يرد لا نادراً وهو كذا في قولاً أو صوت من التكرار
وعمران أو لا يرد العروة وهو لعب الصبيان قال المبرد قولاً حركة صوت الراء من عمار
حركة صوت الصبيان فيه أن الحكاية لا تغير فلو كانت صوتاً لغير قولاً أو عمار كغناء
فإن قولاً حال كون مصدر أصابعه فغير قولاً من قولاً معرفة أي علم جنس كقولاً
كأنه أصفه أخرى المصدر ويجوز أن يكون خبر محذوف أي هو كقولاً أو الجملة معترضة
قال الشيخ الرضي وقال أيضاً من كان مراهبة أن جميع أولئك فعالاً امرأه صفة وعمل
وعلماً مؤنثة فاذ سمى بها لم يذكر وجه علم انصرافها ويجوز عند الحاجة جعلها منصرفة
وهذا منهم دليل على تردد دهر فكونها مؤنثة قال جعفر المؤنثة يجوز في المذكر كجميع
يستعمل دون موصوف ولستعمل في المذكر أسماء أشعر فاسق فإما غير كرامة له
وهي بل خبر بغير أحد أو أوصاف الغلبة على بعض أشعر جازاً للمنية وهو أن الأصل كل
ما يجيئ في محراب ثم اختصت بالغلبة للجنس البنائي أو الضرب الثاني ما بقى
على وصفية أشعر فاسق فإما كرامة فقولاً وأما عدلاً فإما اعتبار ذلك لأن

الكتاب في بيان ما في المتن من قوله لا على كونه موصوفاً بما بعده كان حذفه دليل الوقف عليه وذلك تنوين التكرار عند الجهر وليس التكرار الفعل لأنه غير صريح بل هو التكرار لجهر المصدر الذي ذلت كاسم قبل صدوره اسم فعل كان معناه وهو دليل على أن الحكمة كان معرفة بمعنى صيغة التكرار سكوت المعنى المعين في تغيير المصدر بغير من متلفه أي المسكوت عنه فحذفه الفعل المسكوت عنه هذا الحديث فجاء لا يسكت الحذف عن هذا الحديث ومعنى صيغة التكرار سكوتاً أو قولاً إذا لم يرد القرآن في ذكر الحاشية التي في الأصل قولاً يجب الوضوح كإظهار ما قولاً مثل الضمان أمر بوقا بدلالة ما في الأصل كان أظهر قولاً المشتق من الثلاث صفته لا من الحذف أن تقدير المشتق من الثلاث قولاً أي قاسماً أو دقيراً قولاً أنه لم يرد أي بيان اسم الفعل من الراء معنى لا يرد لا نادراً وهو كذا في قولاً أو صوت من التكرار وعمران أو لا يرد العروة وهو لعب الصبيان قال المبرد قولاً حركة صوت الراء من عمار حركة صوت الصبيان فيه أن الحكاية لا تغير فلو كانت صوتاً لغير قولاً أو عمار كغناء فإن قولاً حال كون مصدر أصابعه فغير قولاً من قولاً معرفة أي علم جنس كقولاً كأنه أصفه أخرى المصدر ويجوز أن يكون خبر محذوف أي هو كقولاً أو الجملة معترضة قال الشيخ الرضي وقال أيضاً من كان مراهبة أن جميع أولئك فعالاً امرأه صفة وعمل وعلماً مؤنثة فاذ سمى بها لم يذكر وجه علم انصرافها ويجوز عند الحاجة جعلها منصرفة وهذا منهم دليل على تردد دهر فكونها مؤنثة قال جعفر المؤنثة يجوز في المذكر كجميع يستعمل دون موصوف ولستعمل في المذكر أسماء أشعر فاسق فإما غير كرامة له وهي بل خبر بغير أحد أو أوصاف الغلبة على بعض أشعر جازاً للمنية وهو أن الأصل كل ما يجيئ في محراب ثم اختصت بالغلبة للجنس البنائي أو الضرب الثاني ما بقى على وصفية أشعر فاسق فإما كرامة فقولاً وأما عدلاً فإما اعتبار ذلك لأن

الكتاب في بيان ما في المتن من قوله لا على كونه موصوفاً بما بعده كان حذفه دليل الوقف عليه وذلك تنوين التكرار عند الجهر وليس التكرار الفعل لأنه غير صريح بل هو التكرار لجهر المصدر الذي ذلت كاسم قبل صدوره اسم فعل كان معناه وهو دليل على أن الحكمة كان معرفة بمعنى صيغة التكرار سكوت المعنى المعين في تغيير المصدر بغير من متلفه أي المسكوت عنه فحذفه الفعل المسكوت عنه هذا الحديث فجاء لا يسكت الحذف عن هذا الحديث ومعنى صيغة التكرار سكوتاً أو قولاً إذا لم يرد القرآن في ذكر الحاشية التي في الأصل قولاً يجب الوضوح كإظهار ما قولاً مثل الضمان أمر بوقا بدلالة ما في الأصل كان أظهر قولاً المشتق من الثلاث صفته لا من الحذف أن تقدير المشتق من الثلاث قولاً أي قاسماً أو دقيراً قولاً أنه لم يرد أي بيان اسم الفعل من الراء معنى لا يرد لا نادراً وهو كذا في قولاً أو صوت من التكرار وعمران أو لا يرد العروة وهو لعب الصبيان قال المبرد قولاً حركة صوت الراء من عمار حركة صوت الصبيان فيه أن الحكاية لا تغير فلو كانت صوتاً لغير قولاً أو عمار كغناء فإن قولاً حال كون مصدر أصابعه فغير قولاً من قولاً معرفة أي علم جنس كقولاً كأنه أصفه أخرى المصدر ويجوز أن يكون خبر محذوف أي هو كقولاً أو الجملة معترضة قال الشيخ الرضي وقال أيضاً من كان مراهبة أن جميع أولئك فعالاً امرأه صفة وعمل وعلماً مؤنثة فاذ سمى بها لم يذكر وجه علم انصرافها ويجوز عند الحاجة جعلها منصرفة وهذا منهم دليل على تردد دهر فكونها مؤنثة قال جعفر المؤنثة يجوز في المذكر كجميع يستعمل دون موصوف ولستعمل في المذكر أسماء أشعر فاسق فإما غير كرامة له وهي بل خبر بغير أحد أو أوصاف الغلبة على بعض أشعر جازاً للمنية وهو أن الأصل كل ما يجيئ في محراب ثم اختصت بالغلبة للجنس البنائي أو الضرب الثاني ما بقى على وصفية أشعر فاسق فإما كرامة فقولاً وأما عدلاً فإما اعتبار ذلك لأن

[illegible]

الزينة كناية ولا لزوماء سلام ولا لم كناية لا دليل على العزل وشو القبول وثبتت فاستدل
بأنه على كونه في دار فساق معدو ليس عنهما الجوار أن يكونا من دار فيهما وإذا دعى العزل
مقدرا لا ضطرار وجوبهما أصيبا كانا منصرف قلنا لا دليل على كون نزل معدو ولا
على أنزل وما استدل لبابه عليه في غاية الضعف فلا وإن يقيم ما قاله الشيخ الرضي وهو أن قسم
المصادر والمصفات يقع التشابهة الفعال الأخرى زنة ومبالغة إذ الكل مبالغة قال علي
للأعيان حال من مقبول من قول بني في الحج أن عرب في تصدير واختلاف في محال كونه على الأعيان
إنما قلنا ذلك لأنه أن التعلق بكل من قوله بني وعرب لم توارى العالم على معمول واحد
وإن تعلق بأحد منهما لم يخلو الآخر عن التعلق بهذا الحال لا محالة لا نقبل إلا أن نقول في باب
التنازع قولنا تشابهة فعال بمعنى آخر في ما ذكر في اختيه ولا ينجرب فيه ما يجري فيهم قالوا
فيه أن هذا القسمة عالم مرجح أو منقول عن المعنى الوصفى فإن كان منقولاً راعوا
معناه الأصل وكان فيه المبالغة فإن كان مرجحاً استعملوا على المنقول لأنه أكثر
من غيره قوله وجهه لاكثرين إلا وإن وجه البناء في ذي الرعية قصد الكمال لا الذي هو
مستحسن والجدير بالذكر أنه لا كسر له ولا تحذف لا بقدر البنية لأنه إذا عرّب منصرف لم يكسر

[illegible]

١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب بالیش میر محمد علی خان اسان ملا محمد علی خان الفکار خان خانان ملا محمد علی خان تاجرانفان محمد علی خان

[illegible]

۱۲۹۱۲۳۴۵۶۷۸۹۱۰۱۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰۲۱۲۲۲۳۲۴۲۵۲۶۲۷۲۸۲۹۳۰۳۱۳۲۳۳۳۴۳۵۳۶۳۷۳۸۳۹۴۰۴۱۴۲۴۳۴۴۴۵۴۶۴۷۴۸۴۹۵۰۵۱۵۲۵۳۵۴۵۵۵۶۵۷۵۸۵۹۶۰۶۱۶۲۶۳۶۴۶۵۶۶۶۷۶۸۶۹۷۰۷۱۷۲۷۳۷۴۷۵۷۶۷۷۷۸۷۹۸۰۸۱۸۲۸۳۸۴۸۵۸۶۸۷۸۸۸۹۹۰۹۱۹۲۹۳۹۴۹۵۹۶۹۷۹۸۹۹۱۰۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مستطابش میر محمد طیف اسان ملا محمد بن الفخار خان خلف ملا عبد کبیر خان تاجر انشان محمد بن



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



با تمام باغبان محمد بن حسن بن محمد شوشان مغفور و بریت یافتند باور مغفور و طیف خان بن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بسم الله الرحمن الرحيم

قوله اي المركبات المعدودة الخ اي بما سبق بقوله وهي الضمائر والموصولات واسماء الاشارة ثم ساء على اللفظ
 او لغيره متعمدة بحاسته الثانية عين الاولي والارهم في السابق الاستعراق بقرينة تقييد الطرقت بالبعض فيكون المعنى
 جميع المركبات المعدودة من المنيات تزان الميم وحر ذكر المجد وفي قوله المضمرة موصية وفي قوله الموصول
 ما لا يؤوله معراج رعاية لما هو الاصل المقص في التحديد وفيه كفاية عما هما جملتا رعية لطابق التقييد لا اجمال مع
 وضوح ان المقص تحديد القدر المشترك للعلوم من حكم صيغة الجمع وكذا في كل لفظ كل في مدحها الاشارة الى المجر
 وتزيك في ضمها رعاية لما هو الاصل في اذكر التوضيح صيغة الجمع ولعظة كل في شرح قوله التواضع كل فان تركه هنا
 والمراد بقوله المعدودة من المبيدات بشرط تعديها بالجرن بقرينة قوله فان تضمن الثاني آية فلا يرجع الى جميع المركبات
 لا يصح عددها من المسات لان مما معديات كدلان ولادله بالافتاق ومنها معديات في الانصاح ومما قاله الشيخ الرضا
 من ان قوله اسم لا حاجة اليه لان الكلام في انقسام الاسم ولد اترك في غيره ما يات لان تصريح ما علم مما لم يقام
 لا يقر له انه لا حاجة اليه ثم لا بد لاحتمال التصريح ههنا والاكتفاء بالقرينة فيما عداها من بكتة وهي انه لما كان
 في استينافا شمة لكونها مركبات من كلمتين والاستقسام الكلمة مرجع باستقام اولد اعطت التسميه قوله وجعلها
 كلمة واحدة على قوله تركيب كلمتين فان دفع التكمول التي عرضت لنا طرين قوله اسمين او فعلن الواجب
 من هذا الانقسام هو المركب من اسمين كعليك ومن فعل واسم كفت نص قوله نسبة اصله لا مارة
 في سياق العترة قوله لان الحال اي في حال التركيب قوله لئلا يخرج مثل سيبويه فله من المركبات المنية
 للتركيب قوله لينخرج مثل عبد الله آة فاعلم اليك امينيين للتركيب اما الاول فنظر واما الثاني فله قبل النقل

بسم الله الرحمن الرحيم

بحرمة فليس معرب وبدن وبعد النقل يحكى على ما كان عليه **قوله** مثل عبد الله آة اى ما هو مشتمل على النسبة حال
التركيب بان اخيبت كلمة الى الاخرى او وضعت بها وصلة كلمة واحدة وما هو مشتمل عليها قبل التركيب كما كبريات لثامه
والنافضة المنقولة عن معانيها الى الالسمية **قوله** قبل العلمية اما حال التركيب او قبل التركيب **قوله** من افراد
الحدود آة لكونه مبنيا للتركيب **قوله** قبل التركيب الصواب حال التركيب لانه يستعمل في كلاهما خمسة وعشر
بالعطف اعلوان المصريح قال فبيان قول ليس بينهما نسبة اى ليس بينهما نسبة قبل العلمية وانما قلت ذلك ليخرج المضاد
المضاد اليه والجمال المسماة بحالان بين جزئيهما نسبة قبل العلمية وليس اعينيين بعد التسمية عما فاعترض الشيخ الرضى
عليه آة قد خرج عن هذا الحد بعض الحدود لان المركب المقادير حوت عطف نحو خمسة عشر وحرف جر نحو بيت
بين جزائه نسبة متمازحة نسبة العطف وغيره فلا يدخل في هذا الحد الا ما كبر لاجل العلمية والشم بدل لفظ قبل العلمية
بل لفظ قبل التركيب فوقه في الواقع والجواب عما ذكره الرضى ان المراد بقوله قبل العلمية قبل الالسمية بذكر الخاص واردة العاين
على كثرة العلمية في المركبات **قوله** اصعب من خطر القتال لان النكدة الواقعة في سياق النقص صريحة في الاستغراق فالجدة
بعض الافراد دون البعض من غير قرينة ترجيح بلا مرجح وفيه تعرض للفاضل الهندى حيث عيّن النسبة فنقل ليس بينهما
نسبة استناد ولا اضافة ولا عمل ولا افاضة معني يخرج مثل **قوله** اشكل وعبد الله ويزيد والخطب اعلما **قوله** والا حسن ان
يقم آة اى الا حسن ان يغير النسبة بحيث لا يدخل فيها هذه النسبة لا تعيينها وتخصيصها بان يقام المراد نسبة مفهومة آة
كما هو المتبادر وليس المقصود ان لا يكون بين الكلمتين نسبة في الواقع بل في اللفظ وحاصله ان تركيب خمسة عشر
صريح كعلمك لا يفهم منه النسبة لكنه اذا لوحظ ان معناه مجموع العديدين يفهم منه ان الواو مقدرة والاضل خمسة
وعشر بخلاف بعلبك **قوله** او غيره نحو بيت بيت اى لبيت اوالى بيت **قوله** لوقوع آخر في وسط الكلمة اى بعد
التركيب **قوله** فاضل خمسة وعشرين على ان معناه مجموع العديدين **قوله** يعنى اخوات حادى عشر آة يؤيد التو
الاول قول الضمير وقرب المرجح وانما اخص اخوات حادى عشر والذكر كتحقق في تضمنها الحرف يؤيد الثانى عموم الفائدة وانما
افراد الضمير يحتاج الى التاويل **قوله** مثالين اى من نوع واحد اعنى تضمن حروف العطف مع ان الظاهر ان المثال الثانى يغير
حرف العطف جميعا للفائدة **قوله** في هذا التركيب اى المركب لعدى وانما كبر لاجل ان التركيبين احدهما التضمين معنى حرف
العطف في نفس التركيب والاخر لتضمنه في اصله لان التضمين في الحكم اعنى البناء الذى هو المقصود بالذات اولى بالبناء
من التعميل في الشرط الذى هو تضمن الحرف **قوله** وجوابه آة خلاصته ان تضمن الحرف اعم من ان يكون بنفسه او باعتبار
ملازمة **قوله** لا تسع حروفها جميعا او يادعا على ثلاثة **قوله** اذ في اخذ بعض الحروف نحو ثا عشر مثلا في ثلاثة عشر

أو تراش قوله وعلى هذا القياس أو فانه مشتق من أحد وعشرين من بعض الواحد من أحد وعشرين قول الفرق
يدعى بما يعنى كل واحد منهما مشتق من آخره الأول من العدد المتعدي بحرف العطف لا فرق بينه وبين الثاني مع حرف العطف
في أحدهما والآخر في الآخر بحرف العطف المذكور في الحادى والعشرون هي حرف العطف الذى كان في الأصل وليس فيه
للعطف على الحادى وفيه تدريس للشعر الضمير حيث قال انه للعطف على اعطاء أحد في الحقيقة والعطف على الحادى في
التركيب كما في أمثلة ما يانه التزام امرنا إذا احتياج اليه في الجواب قول المسوق النون وانما سقط النون لانه لما حذف
الواو المعرضة بالافتصال لاجل التركيب وجب حذف النون أيضا لذلك وانما كان حذف النون موحدا للشيء بالمضات
لان صوت المشى والجمع ليس هو هذا هو الا لا ضاوة فصار مكانه مضات والتركيب لا ضا في لا يوجب البناء قوله
مع منع صدوره اه هذا القيد مستند من قوله في الاصح قال لا اعرب الثاني وقد بين الثاني انهم تشبه بما تضمنه
الحرف وهو ضعيف قوله ان لم يكن قيل التركيب ببناء وان كان مبنيًا فالاولى الارتفاع بقاؤه على بناءه مراعاة
للأصل يجوز اعرابه اعراب ما لا يغير وقد يجوز فيه الصدف على قلة تشبيهها بالاضاف والمضات التي تشبه
لعطف اقال بين الاول على الفتح ان كان معربا في الأصل او مبتدئا على غير الفتح ويجوز محاكاة حركات المبني وسكوته
قوله لا محل لبعض من حيث انه بعض من الأبعاض المعينة والفرق بينه وبين كل ما يلقى به خبره لا محل ولا بعض
منهم لا يربط سابق من اللفظ البعض الغير المعين ولا معنى له قوله فكأنهم اصطلاحوا بالواو لم يصطلحوا في الطول
كذلك لان بعض ما قيد معينة بضمها والطول المضادة الى الجملة والادخا قوله وسعدت بغيره لعدم وجوب قدر
مشتركة في نفسه قوله صوغه وتوضع الحرف اعنى الثاني فان اقل بناء الاسم الثاني فعدت بانه مشابهة
للسبق الأصل في البناء قوله وحل الخبرية عليها كما في البناء في مبني تشابهت الى التشبه مع الأصل قوله
بمعنى الكناية عن العدد من غير اعتبار الاستقمام والتسكير ولذا لم يقيد بشئ منها في العطف وليس لها أصل تنقل
قيست كذا وكذا ادورها وتبينها واحدا للنسب ولا يجوز لايلاضافة ولا بين ولا استعمل غالباً الا معطفا عليها
في كذا وكذا ادورها وذكر ان مالك دح انه سمع لكنه قبل في القاموس كذا السهم ثم قد يجرى مجرى
فيستصحب ما بعده على التمييز قوله او غيره مجرور ومطوف على يوم السبت او على خرجت اى غير يوم السبت
كما جاء في الحديث انه يوم العيد يوم القيمة لذلك يوم كذا وكذا فعلت كذا وكذا لم يقل انه مجرور وعطف على السبت
او مرفوع عطف على غنى عنه نحو بمعنى كيت كيت وانظر في القاموس تركبت وكيت درهم بكر اخرهما اى كذا وكذا درهم
اذ في الاول عطف على بعض الاستمراري الثاني يلزم عدم الدخول تحت نحو ما في القاموس يدل على ان كيت كيت

يتبع بمعنى كذا وكذا معون العكس قال **وكيت** وذيت يفتح البناء وكسرها وقد انضم اصلهما **وذية** جاءت لهم الكلمة
 وعرفوا بها البناء ولذا يكتب طويلا ويوقع عليها كما في الغيت ولا يستعملان الا فكلين يوافقا المعطف نحو قال فلان
 كيت وكيت وكان من الاخرين وذيت **قوله** لا يستحق اعرابا ولا بناء لان استحقاق الاعراب فرع التركيب الذي
 يتحقق معه العامل والجملة من حيث هو لا تركيب له مع غيرها واستحقاق البناء فرع المناسبة بمعنى الرسل
 ولا مناسبة للجملة معه مناسبة معتبرة في البناء **قوله** ولم يحفظوا عنها اذ الفهم الواقع في كلامهم لا يتناول
 احدهما **قوله** ربح البناء الا انه لا انما ربح سبب الاعراب وهو التركيب مع العامل وسبب عدم الاعراب وهو
 كونه واقعا موقع المفرد تساقطا فصلا كانه غير مركب مع العامل في طرح جانب البناء فهو اقل في واقع غير مركب في قيل
 انه واقع موقع الجملة التي لها محل من الاعراب فيكون مستحقا للاعراب قيل ان استحقاقها للاعراب المحل اعني
 فالان يتبرع عدم استحقاقه بالذات الاعراب والبناء **قوله** ومن الكليات كان لها مصدر الكلام وميزها
 مجزوء من غالبا حتى يزعم ان عصفور لزوم ذلك ويكون للتكثير غالبا حتى كاتين من شئ فاكل منه شئون وتنجي
 لا الاستفهام نحو قول ابي بن كعب لان مسعود كان تقرأ سورة الاحزاب اية فقال ثلاثا وسبعين **قوله**
 منخطبة عن اخواتها لكونها في الاصل اسماء مفعول **قال** فكم الاستفهامية اذ كم الاستفهامية والخبرية كان
 على عدد ومعد ود فالاستفهامية لعدم فهم عطف المتكلم معلوم في ظنه للمخاطب والخبرية لعدم فهم عند المخاطب
 وبما يفهم المتكلم واما المعد وهو مجهول عند المخاطب فيهما فلهذا احتج الى التمييز ولا يحدت الا بالليل والحد
 في الاستفهامية اكثر لانه في صورة الفضلات **قال** منصوب ولا يلحق جزء الا اذا انفجرت الاستفهامية مجزئة
 المجزوء نحو كبحضال امرت فيجوز في ميزه الجرايز قصد الى التوافق بينهما **قوله** لانه لو جعل له نسا وفيها في الظرفية
 فاعتبارا من هذا دون الاخر فيجوز بالامر فيجوز في الوسط فانه مختص بالوسطية مع ان خبر الامود واساطير وان
 الطرفين تعارضا فتساقطا يبقى الوسط فيحل تابعه **قوله** لان العدد الكثير في المائة والالف **قوله** ما
 ينفي الصواب اسقاطا **قوله** لكن جود الزمخشري رد لما قاله الشيخ الفاضل ويحواه ان كراهه في ميز متصل
 بكم واما اذا فصل بينهما فيعمل متعددان لانيان من واجب في الخبرية والاستفهامية ذكره في الفرض فيقول هذا الكلام
 الاية من قبيل الفصل **قوله** على تشابه التكثير لان المتكلم يقصد بكم اعلاهم التكثير الذي في ذهنه لان الاستفهام
 خارجا ولا ينافي بين كونه خبرية وكونه انشائية لاختلاف الجهة فتحوكم بطلا خبرية اختيارية بغير كذا من الرجال
 وانشاء لا مستفهاما للظن ولذا يقال كذبت ما ضربت كثير لانه لا يقال كذبت ما استكثرت من الفرس

لا بالكسر لانه معبد ربحا وما قيل انا في اللغة كانه مصاد فجاه بمعنى اخذ بعتة فليوجد المكتب المشهورة
 من اللغة قال فيلزم المبتدأ فير ما بالاسمية اى على اقله قولان فيه ثلاثة اقول الاول اختصاصه بالاسمية الثانية
 جواز دخولها على الاسمية والفعلية الثالثة اذا اقرنت بغير نحو دخولها عليه ان لا يقتصر فيمنع كذا في الحقيقة في كائنا
 بين هذا وبين ما سبق في شريطة التفسير ولا حاجة الى تكلف حمل الروي على الاعلى كما ذكره الشرح ولا الى تخصيص
 اللزوم بغير باب شريطة التفسير اقول في العاقل في اذهاب آله الى ذهني مختصر ان الحاحب وعنده غيرها
 الخبر المذكور في نحو خرجت فاذا زيد جالس المقول في نحو فاذا السبع اى جاز بان قد رت فيها الخبر فاعملها مستقر
 او استقر كذا في اللغة على جميع التقادير لانه مقطوع على اضافة وحل تقدير كونه ظرف وان يحتاج الى تقدير الضا
 اذا كان خبرا عن المجرى نحو خرجت فاذا السبع اى اذا حضر السبع قوله في السببية امر ارضي لزم عطف الاسمية على
 قوله على ان لا الشيخ الرضوي يورد وقوم في قوله تارة اذا انكرت شئ في قوله لا مفعول به
 كالمفعول حيث قال اى خرجت فتجاءلت في قوله السبع يدل على انه مفعول به كما ذهب اليه ابن الكثير في قوله لا مفعول به
 الظرفية وكذا عبارة الكشاف حيث قال في تفسير قوله تعز اذا جاءهم عيسى بالبينات من ربهم انهم اسلموا على هذا
 للفاجاة والتحقيق في ما اذا كانت الكاينة بمعنى التوقيل الطولية ناصيا لها وجملة تضاد اليها اخست في بعض المواضع ان يكون
 ناصيا بالفعل مخصوصا وهو فعل الفاجاة والجملة ابتداءية لا غير في قوله تعز اذا جاءهم عيسى بهم فاجاه موثقت
 تخيلهم اسلم جبالهم عيسى هو قال في تفسير قوله تعز اذا انكرت شئ من ربهم في قوله تعز اذا انكرت شئ من ربهم فان ظم كل من
 التقديرين انه جعلها مجرمة عن الظرفية مفعولا بها ولما كانا لا الشرح من ان المفعول به محذوف في قوله لا مفعول به في قوله
 زكاة للغير اذ يصير التقدير خرجت فتجاءلت السبع في زمان وقوم او مكان وقوم لعدم الفائدة في التقييد بالظرف
 خصوصاً في نحو قوله تعز ان كان الشا كاصية بولم اذا اتم جليل في قوله الكاينة لما في قوله المتعلق معنى باللام على انه مفعول
 رعاية لجزالة المعنى بخلاف التكرار فلهذا هو كونه قيداً للعامل اما تقدير المبتدأ وان كان صحيحاً لكنه عنه منة
 قوله وقد يحى للمستقبل تجريد عن الضمى استعمال الطوق في التقييد في الاسمية والفعلية التي قد افاضها على
 فتطوق واجتمع الثلاثة في قوله تعز ان كان الشا كاصية بولم اذا اتم جليل في قوله الكاينة لما في قوله المتعلق معنى باللام على انه مفعول
 قوله ولعله مجرماً في اى اذ الفاجاة في غير جواب مبتدأ وفيه قليل في جوابها كذا في التعليق اصر قوله تعز ان كان
 قد المبتدأ بالفاء بقسرة اشتمال الحكم على التفصيل اعني استفهاما او شرطاً وجمله مفعول ان كان صحيحاً لكن جعله مستقلاً
 التصق بالقلب قوله اى حال كونه اى استفهاما احال الضمير المستتر في اى الجور في جعلها عين الاستفهام الشرط

قوله آخره احدى يمينه من جهات الوحدة كما صارت في المثال المذكور في قوله لو كانت يمينان جهة الوحدة قس له
 اي ان كان قد ذكر في معنى ان الياء ليست متصلة ولا تكون الواجب المقربة اليها كذا في ذلك فصدت بقوله في ان من اثنين
 لا انك تسد باليمين يمين وما قيل ان المعنى الذي قصد به في المثال المذكور في قوله لا يلهي المعنى المقصود من العدد
 الاخر في ان قد يقع او مقطوع على ما يستفاد من كون كلامه وان يقع بعده على المعنيين اسمين وان قد يقع المصداق له
 اي ما كتب على هذه الصورة يعني ان المثال على حدث المضاف الى صورة ان يشمل الثقل والمخفة لان كلمة ان تشمل انما
 على هذه الصورة حتى يحل عليه انه يوجب ان يقرأ او المصداق المصور في موضع او ان يقيده بالتمثيل لانك حافل انه
 ليس عبارة الكتاب فذلك وقيل لماله اعتمد على تصويره بالنشيد والتعريف باختصاصه في الكتابة قس له اسمين
 لاحرف جوفانه ج ل ا ح ل ه ا م ا ل ا ع ا ق و ل ه ل ك و ه ا ن ا و ا ل ا ض ل و ن اللفظ المذكور بالاضافة ليس في الالف المعلقة
 المعروفة ولو كان التام يلا بالاضافة وصحة الابدال بالثقل في المعنى وتخرج كل ذكر مبتدأ لا مكان التام بل الاسم ايضا
 والصواب انهما مضافان الى الجملة حذف الالف السابقة عليها ولذا بينت منذ على الضم تشبيهها بالانكسارات
 في كونها مقطوعة عن الاضافة الى الجملة وحررت في المعنى المعقوف والتقدير ما رأته منذ ما رأته يوم الجمعة اعني
 عدم شيء فيكون من المضاف الى احدى قولهم وروى عليه انه قال المعرب هذا المذهب ثم لا يلا احد اللفظ
 اما المعنى فلا ذلك فغير عن لول المدة لجميع الله باها يوم الجمعة او هو ما لا العكس اما اللفظ في ذكره الشرح قد
 الطول ان يكون معجبا اذا كان الطول مقدم طرفا لمبتدأ تقول في الدار رجل في كنف فيه اي كنفك وتفصيل المقام
 انك قد ومن ذلك حالات احدها ان يليها اسم محروفا حروفه من ان كان الى ان ما فيها ومعنى ان كان
 حاضر او معني من والى جميعا ان كان معددا واما ان يليها اسم في نحو يوم الخميس منذ يومك منذ هاء بك
 والفتحة ان يليها جملة فعلية او اسمية فقال البحر يوم انما مبتدأ ان ما بعده ما خيرا بذكر التقدير في ان كان
 اسم زمان نحو يوم الجمعة ويتقدم زمان في اذا كان بعده اسم الجملة فتقولنا ما رأته منذ يوم الجمعة اي يوم
 جملة ان والثانية مفعولة الاولى فلذا لم يطف علي ان جاز العطف فيما هو بعينه نحو ما رأته واول مدة عدم شيء يوم
 الجمعة وقال الكوفي في انما اذا كان مضافا الى جملة موصوح يخرج انما اذا كان بعده جملة محدودة في انما
 اذا كان بعده ما معددا اي ان كان يوم الجمعة ومثل كان ذهابك تقولنا ما رأته منذ يوم الجمعة واما في انما
 التوسيل وانما اختيار هذا الذوق اجري منذ منذ على ان يقطع ويحكم في اثنين مضافين الى جملة بعد ما مع معنى
 فخر ان من لغز لا يستلزم فيه تعليم من ابتدأ بكثرة بلا مسوغ ان على التذكير من تعريدين غير متساويين

ادعى التعريف وفيه تخليص من جبل جهلين في جملة واحدة من غير رابط ولا مقيد في قد حوت بأحسرها
 لك انك ناع جميع ذلك عن مذهب البصريين **قول** بالالف المقبولة ويكمل الفها معاملة الصائ على فيسمل ^{الظ}
 ويقلب ياء مع التضمين الباطن طاهر كالمصرح ان لذي لفت براسه وفي الصحاح ان لذي لفت في لذي لفت قد جاء
 في لذي لفت كضد وجعل كفت وحيد وقمق على في وفت ترك المعر كفت متباعدة لما في الفصل القليلة كما ترك
 لت يفتح الهم وكسر التاء ولذي يفتح الهم مسكون للماض فيم النون **قال** وقد جاء ذلك بفتح الهم كجاء في عقد
 عضد يسكون الضاد ثم كسر النون لا لفت الساكدين ضبط الشرح اللغات الستة المذكورة في المتن بهذا الطريق لان
 تغيير اللغة الحقيقة بعد ضبط الاصل ضبط الاختلاف لا اختف يرون سقوط النون ثم لا خف ولا خف بعد سقوط النون
 وقد عرف فيه النون لكون التغيير فيه يسيرا **قال** ولذي تحريك الدال الهم اسقاط الهم كالتقاء الساكدين وقد جاء ذلك في
قال لذي بتسكين الدال ونقل ضمها الى الهم وكسر النون لا لفت الساكدين قد جاء في فتح النون ايضا **قال** ولذي ثلثا
 اسقاط النون من اللغات الثلاث التي يسكون الدال وضمها ووجاء ان كسر هو في غاية القلة **قول** لو وضع بعضها وضع
 الحروف في شرح الفصل انيت لذي لشيء بها بالحروف لو وضعها على الصيغة التي ليست عليها الاسم كما انما عليها الحروف ^{شبهت}
 الحروف وبقي لشيء لانه هو هو وقد تقدم ان كل اسم بينه وبين وان اختلفت بزيادة او نقصان مع بقاء الاصل والمعنى
 فيه فيبقى لشيء بها بالحروف وبقي لشيء لشيء بها بالحروف وان اختلفت جهات الشبه فانه لا يضر الاخرى ان نزلت ^{لشبهه}
 بانزل وبقي لشيء بها بانزل وان اختلفت جهات الشبه انتهى او رده عليه الشرح الضمان يجوز وضع بعض الاسماء في
 الحروف بناء على الواضع على ما يعلم من كونه حال الاستعمال في الكلام مبنية لمشابتها البني فلا يجوز ان يكون بناء ^{مبنية}
 على ضمها وضع الحروف في البواب انما انما يجوز وضع بعض الاسماء وضع الحروف بمعنى على ما يعلم حالها من كونها مبنية
 حال الاستعمال لم لا يجوز ان يكون بناء على كونها كثيرة الاستعمال مطلوبة الحقيقة ولذا جاء بعض الاسماء مع رابع كونه
 ثانيا في بعض اللغات كما هو مبني لذي لشيء في شرح الفصل طه لذي لشيء فاع ما قيل لوجه التكرير بناء لذي لمجرد صور فقط
 في بعض الحروف بل ان مع عدم الموافقة في المعنى اذ لذي لشيء من عند **قول** وكلها بمعنى عندا وكلها مشتركة في هذا ^{المعنى}
 الا ان لذي لشيء المذكر كونه بل هو ما لا بد ان يلزمها من احاطة اهلها ومقدرة في معنى من عند واما لذي
 في معنى عند ولا يلزمه معنى لا بد في اللفظ وهذا ظاهر عدم صحة ما قيل ان بناء لذي لتضمنه معنى لان لزوم
 من ضمها طاهر ومقدرة في التضمن كما في اسم الشرط والاستعظام **قال** في شرح التسهيل للفاضل المصنف لذي
 لشيء واما لشيء في لزوم استعمال واحد وهو كونها مبتدأ غاية وامتناع اخبار عنها وبعدها لا ينبغي على المبتدأ ان لا

المينة معناه المعروفة لا الشخصية **قول** لا يخرج به الشك والعلم المذكور في المعرفة باعتبار الوضع الحقيقة وفي الشك
 باعتبار وضعه الجازي فإن الوضع في تعريفه اعم من الوضع بنفسه او بالقرينة ليدخل في تعريفه المعارف المستعملة
 في العان الجازية فهو من الاسد انه موضوع للوجع الشجاع بالوضع الجازي يدخل في الشكرة الشكرات التي هي محاذات
 نحو رأيت اسدا يرمى **قول** له وأشار به وذلك لان المتكلم يلزم فلا بد لا اختيار هذا الترتيب الذي ذكره من كنهه لا شاكاً
 ترتيبها في الرتبة تعلم نكتة لذلك فيعمل عليه **قول** له في ترتيبها بحسب مرتبة علم الاختار وتبع الوضع في ذلك فيكون
 في الفصل على هذا الترتيب في الصفات حيث جعل تعريفه بجمع الانواع كما هو هذا المبدأ لان تعريفه من غيره و
 الوضع يرمي جعله في مرتبة الصفات اليه كما هو مذهب سيبويه **قول** له فان موضوعه بآراء معان او هذا على رأي المحققين
 المتأخرين واما على التقادير فهم موضوعه لعمارة كلية بشرط استعمالها في جزئياتها فالمعنى الحقيقي هو الجازي كذا الاحتياط
 في المبيات والمخوف **قول** له في الموضوع له جزئي شخص ما شخصية ضمير الشك في المخاطب ضمير الغائب الرابع في الشخص
 فظروا اما الرابع الى الكل فلا من حيث تقدم ذكره لفظاً او تقديره او كما سار شخصاً لا يمتثل غيره من حبه في الاقليل
 ويضمهم جعلوا ضمير الرابع الى الشكرة المخصصة نكرة واستعماله فيها محال كضمير المخاطب يستعمل في مخاطب غير معين فهو
 تعبر وكذا ترى ان الجازي من تأكد كقولهم **قول** له الاعلام الشخصية اي الموضوعة للشخص هي الماهية المعروفة
 للشخص وهي حالة حقيقية او اعتبارية بما يتمتع فرض اشراك الشخص بين كثيرين والاعراض التي هي مشغولات لكونها اقل
 يدرك بها الشخص لا انها عملة للشخص لو قيل لكونها عملة فيلزمها على سبيل المبدل كاللحمة للبيت وعلى كل تقدير لا يلزم من
 تبدلها تبدل الاشياء على ما ذكرهم وتفصيله في علم آخر **قول** له كما اذا تصور ذات زيد له اي بوجه شخصه وان كان في نفس يمكن
 فرض اشراكه في العلم جزئي وبوجه كل كما كانت الفلاسفة في علمه تعبر بالجزئيات لذا اختار لفظه **قول** له في الجازي فان ادرك
 الجزئيات المادية بالوجه الجزئي فانه هو بالاحساس في الاشكال لفظ الله ولا بالاحكام الموضوعة عند غيبة الموضوع له لانها
 يمكن تصور ما يوجه شخصها كصورته تعبر بكونه واجبا على القائل كقول أسواه فالمعلوم جزئي وان كان المعلوم بوجه كل على
 ان التحقيق ان لفظ الله من الاعلام الغالبة الا ان علمه تقديرية بخلاف لفظ الاله فان علمه تحقيقية وقد حققناه في حوا
 تفسير القاض **قول** له او الشخصية اي الموضوعة للماهية المتحدة في الذهن من حيث معبر عنها باستعمالها في فردتها ان كان
 باعتبار مطابقتها للماهية فحقيقة وان كان باعتبار خوصصة فيجوز قيل استعمال المطلق في المقيد كاستعمال الاسد
 فيه عند اذ ذهب اليه الماهر والمحققون فتشبهت العلم الشخصي عند محققين واختاروا ان تعريفه لفظي كما
 ان تأنث معرفة ويشري ومجرى ونسبة كسرى لفظي ولا فرق بين علم الجنس والماهية في المعنى بل في الاحكام اللفظية

قوله والموصولات اه لعل يكون الموصول في مرتبة اسم الإشارة واشتركا في الابدان المتعينين بأمر خارج عن الإشارة
والعملية وتفاوتهما أو ضوابطهما بحسب تفاوت الإشارة والعملية في الموضوع متصبا لا يخفى ان ما فيه من الموصولات
تكون ما هو المستقيمة ال كمن وما فتعريفه لانه في معنى ما فيه ان الموصول على هذا في مرتبة في اللام واليه حيث سببه
وجوه **قوله** المصلحة في التسمية في التعيينات في عديد دلالاته وهو ما يحتج به جنس الجنس في عديدية والاف جنسية
وفي شموله هذا من جهة الجبروت ووجه الجبروت يوسف ابن القيسر واهله هو الهيئة الربانية الجنسية اللام الحقيقية
من حيث هي والاستغرافية التي الحقيقة من حيث تحققها في جميع الاطر فيصير المقابلة بينه اياها تعرض الاستغرافية
كوما من فروع البشر يدفع ومان الاستغرافية كفاية التسمية ليس فيها معنى التعريف ولربذا والعهدية الذهنية
الاهليين حيث استعملوا في ذمهم تركة ولذا وصفت بالجملة المقبرة **قوله** اللام الزائدة وهي في اوجها تفرقة وتوكل
في التمييز وقد يفرقها في ذاتها في علمه وحال وتغييره مغاير اليه تمييزا **قوله** يدل من اللام او معنى كونه يدل من اللام انه
مستعمل في موقعه والاصل اللام في شرح التمييز لان ما كان للام قد تم في اربعة عشر حرفا في غير المعرف بها كانه من المعنا
العين الذي فاوزه حمزة جعل اهل اليمن ومن جانا هم بدلهاميا لان الميم لا يغير الا في الميم والميم حرف تعريف
عوض اللام في لغة حمزة وليس معناه انه منقلب من اللام كما اقلت بالروفي الرحمن **قوله** قول بحسب الجاهل
اسم الجنس الذي قصد به فخر معين فان تعريفه بالنداء اما العلم الذي فتعريفه بالعلية والنداء اذا زيادة الوضوح
وهو المختار وقيل انه عرف بالنداء يدلالة العلية **قوله** اذ اصل يا رجل له يعني انه كان في الاصل معبرا باللام توسل
لدا ثبات في ثم حذف اللام وفي الكثرة الاستعمال انصاريا **قوله** ولا يستلزم حجة الاضافة اه فان لفظ احد في الاثبات
لواحد منهم والكتبة لا العموم فمن قال انه مكلف فقد كلف **قوله** لانه ان صدق اه هكذا في التفسير والتفريق بين
الاقسام الثلاثة بالذات وقولهم للقباء يشعروا وهم يقيدهم بعدم التسمية لان اللام يدل على ان الفرق بينه و
بين الكنية بالحيثية فاشعار بعض الكنى بالنداء واللام كان الفضل في العمل لا يضر معياره الضمير يشير الى هذا
خانه قال الاحكام اما اسم وهو الذي لا يقصد به مدح او ذم او لقب فهو ما يقصد به احدهما اما كنية وهي الاب والام
الاين والبيت مضافات اسمية تبصر اهل الحديث يحمل العلم المصداك ام مضافا الى اسم جمان او صفة كالي
كنية والغير ذلك ليقا كان تراب كذا في حاشية الفاضل الجليلي على التلويح وهذا الاصطلاح جعل صاحب القاموس
البحر الفاحية لقا ونفى كونه كنية وصاحب الصحاح جعله كنية على الاصطلاح المشهور **قوله** فكنية من كنية اي شتر
وعرضت كالكنية سواء لانه يعرض ما عن الاسم الكنية عنه تعريب قصدا للتعظيم الفرق بين الين والقباء في اللقب

يودح الملقب به اوديم بمعنى ذلك اللفظ والكناية تعظم المكنى بعد المكنى بالاسم فان بعض النفوس تافه من يخطأ بها
 كذا في الرغوى وعندى ان التعظيم غير المدح والذم والفرق بين اللقب والكناية **قوله** فان قصده اياه او حين الوضع كمن
 الاستعمال انه قد يطلق اللقب على المسمى من غير قصد المدح والذم ولا انه قد يقصد بالاسم الاستعمال المدح او الذم اذا اشتبه
 في ضمنه بصيغة مدح او ذم نحو حاتم وقصد الواضع فهم من كونه منقولا من معناه الغير العلى الى العلى فان المنقولات ^{حظ}
 فيها المعاني الاصولية **قوله** فهو للقب لفظ اللقب في القلة كان في الذم اشهر منه في المدح والترقي خاصة **قوله** ^{اسم} هو لا
 الاسم بهذا المعنى اخص من مقابل الصيغة الذي هو اخص من مقابل الفعل والحرف **قوله** والاعلام الغالبة اياه العلم الغالب
 اما مضى كمن هو ابن عباس واذ بالاسم نحو النحوي في الاصل اخلا في الحرف بالاسم العمدة وفي المضى كالاضافة العمدة ويؤيد
 خلية الاستعمال في ذم معين اختص به في الاستعمال فالهوى في العلم الحقيقة بتكلفت ان استعمال المستعملين بحيث اختص به ^{الاسم}
 الوضع على انه يلزم للجمع بين المعنى الحقيقة والجازي في قوله بوضع او العمل على عموم **قوله** باستعماله متعلق بمقابل
قوله تناولا بوضع واحداشارة الى ان قوله بوضع واحد ظرف لغو متعلق باللفظ اعني متناولا باللفظ المستفاد من غير كون خلاف
 تحت قيد هو التعريف للاعلام المشتركة وليس مقصوده انه مقبول مطلقا بل تناولا على اعم اعم اذ لا حاجة اليه انه بعد نقل
 متعلق به فليقل او الام متعلقا بمناو **قوله** اراد التنبيه اشارة الى ان الترتيبين الاضمار المسمى **قوله** في قوله في قوله
 فيه هذا الترتيب ترتيبا كذا فافترقا ان المضامين في هذا الترتيب كما ينبغي ولم يربطه عليه **قوله** وهذا الترتيب الذي ذكره اى
 ترتيبا مضامين النسبة الى كل المعارف حيث قال اعرفها اى اعرف المعارف لان لفظ هذا الترتيب بقوله الذي ذكره فان الترتيبين
 الانواع ليس **قوله** فان فيه اختلافات كثيرة وفي شرح التسهيل للفاضل الصهرى قيل اعرفها العلم وقيل اسم اشارة وقيل الحرف
 بال قال المصرح اعرفها اضمارا للمتكلم في ضمير الخطاب ثم العلم بضمير الغائب السامع عن ابهام مؤيد رايته انه **قال** كمية اما
 الاشياء اى لصيغة منسوبة الى كم لوقوعها جوابا له هو العدد المعتبر فان كم للسؤال عن العدد المعين عارضة لاحاد الاشياء
 اى افراد الاجناس قال المصرح في الايضاح العدد مقادير احاد الاجناس فاسما الاحاد باعتبارها بالنسبة الى الاجناس ولد ا
 يلزمها التمييز وقد يستعمل لجمع العدد من غير التمييز نحو ستة ضعف ثلثة فبقوله لكمية احتراز عن ما وضع لغير الكمية سول
 دل على العدد الغير المعين كصيع الجمع ولفظ العدد ولا نحو زيد وعمر ويقول احاد احتراز عن ما وضع لكمية الاجزاء نحو الضمير
 والثنت والربيع واضافة احاد الى الاشياء احترازها وضع لكمية الاحاد في نفسها اعم من نسبتها الى جنس نحو لفظ نضع ونضع فانها
 بولان على عدة معين من غير نسبة الى جنس هل كراي يتلوه علم له التمييز وما نحو ظاهر ان لا يكون التعريف بما وضع لكمية لا تنفقا
 بالفاظ الكسوف ولا بما وضع لكمية الاحاد ولا بما وضع لكمية الاشياء لا تنفقا عنها بما وضع للاحاد في نفسها

وما قيل ان الاحاد احرازها وضع للاحاد في نفسها وما قيل ان الاحاد احرازها وضع لكيفية المساواة نحو
 الفرسخ والميل وعن نحو الذراع فانما يصح لو ان يد بالكمية المقدار الشامل للعدا والساعة والذراع كما يخرج
 عن التعريف ثلث جماعات لاها الاحاد للجماعة **قوله** ولاشياء اه الفاعل لتفعيل الجذ لا يفتقر انه اذا كان الاشياء حادثة
 ولاحاد عبارة عن كل واحد منها يكفي في العدم ان يبق للكمية الاحاد والكمية الاشياء وما قيل ينبغي ان يبق للاحاد
 الوحدات القائمة بالاشياء واسم العلة موضوع للكمية وحالات الاشياء لا كيتها فحقه ان الوحدات المنفردة
 او الجمعية نفس العدد لا كيتها **بأقوله** فتنزه من هذا التقدير اه هذا تقدير لا يرضى به المتعذر فانه قد قال في ينشأ
 الفصل العلة مقبولة اه لا اجناس في الوحدة الاثنان بل في ذلك ليس ايدها وانما ذكر في العلة اه محالها اليماني بعد العشرة
 فبما كبر من العلة ولو قلنا ان العدد عبارة عن مقدار اشئ حليم من وحدة وغيره اذ دخل الواحد الاثنان في
 العلة انتهى وليت شعري بعد ما مرح المتعذر يخرجها عن التعريف لا العلة لفظا احاد كيف يدور في شئ الرضى
 عدم صحة للتعريف فخرجها عنه **قوله** وان لم يكن اه الواحد ليس بعدد عندكم لان العدد قسم الكوا والواحد ليس
 بكم اه الاثنان فعدا البعض ذكره الله وجوها ضعيفة تفصيلي في شرح حكم العين **قوله** بل انما الشك اه لا اصل في
قوله ولا مقام بان الاصل في الثلاثة ولعلنا اثبتنا في شرح التسمي للواحد المسمى الثلاثة ولعلنا اثبتنا اسماء
 جماعات كزمر وجمعة وقرقة وعصبة وصحبة وسورة وفتة وعشرة وقبيلة ونصيبة ولاصل ان تكون بالثلاثة توافق بالاه
 التي هي بمنزلة الاصل مع العدد المذكور تقدم ترتيبه وحذف للثلاث مع التوثيق لآخره فبما هو يدل على ان
 باصلا بالاه ان العرب اذ تعدت تجاوز العدد فتقول ثلثة نصف ستة في الرضى فلو وضع على الثالث في الاصل ان كل جمع
 انما يصير مؤنثا في كلامهم بسبب كونه على عدد خفوق لان في ذا ما ار المذكور في افعال مؤنثا بسبب حزم من هذا العرض
 العلة في نفسه اول **قوله** الى عشر كذا في التسمية التي يحيط التسمية ونسخة الغاضل الما المسمى وفي بعض النسخ
 الى تسع وهو **قال** انما يجمع ابي بالجمع وما يجري مجراه **قوله** وانما اجابا ليريد خلة في قوله ليريد العطف كما يؤول
 بل على ان اصبا بالعطف لانه من المركبات لا قرابية كما سبق ذكره وان تخمين المروي عتبار الاصل فما قيل ان الصواب ان
 يقولون وتنفذ ان ليس بصواب ليس في الاصل امر كمن **قال** يصدق في الشئ اسم فاعلم من محلي حد واحد اه ان يزد
 في الواحد ينفذ في العلة المنفردة الرضى الواحد الوحدة لكونه عدد منفرد ولا حاجة الى التقييد فلسفي بان يسمي
 الوحدة لحد واحد اه لانه واحد بل لانه ما يقبض معنى بل لانه واحد لانه من انواع المتكررة مع انه غير تام لانه اذا اعتبرنا
 واحدا كان من العدد ذات كمال من الاحاد في الاصل ان الواحد ليس بصفة وكذا غيره من الاحاد اذا جرى شئ

منها على موصوف فعل لا يدل على المعد وهذا الحد الذي يحتمل على حدان لان فعلا ناعا غالب في الاسماء ولم يجمع على فواعل
 مع انه الاصل في الاسماء لكونه في الاصل صفة تقول مررت برجل احد وامرأة واحدة فروعى جانب الاسمية بان
 جمع على وحدان وجانب الوصفية بان لم يجمع على فواعل **قال** ومائة اصله ميتة كسرة حذفت لامها فالتاء التانيئة
 منها كما في غرة وثبة ولاهما ياء ما حكي لا تختص رأيت ميتا بمعنى مائة وفي الصحاح اصل مائة ماى كسرى والياء عوض من الياء **قال**
 تقول ولحدان اهل هذه الاعداد وما بعدا حاصو قفة فكلية على الاعداد اصل فيها في المفصل الحد موضوع على التوقف تقول
 واحد اثنان ثلاثة يدل على ذلك ترك الواو بينهما منصوبة على ان لا يكون مفعول تقول ان لمعنى تقول هذه الكلمات انما ذكرها
 التعدد لان اعراب الآخر لا دخل له في بيان استعماؤها فتقوله وينوهم تكسر الشين جملة معترضة بين المعد وذات والالف
 في اثنان وثلاثين جزء منهم وليس علامة الاعراب وكذا الواو في قوله عشرون واما قوله ثمر بالعطف فيها فهو معطوف
 على تقول بتقدير تقول وقوله مائة والفاء اثنان والفاء مذكورة على سبيل التعدد مفعول تقول المقادير هنا المعطوفات
 تقول السابق اذ لا يمكن جعلها مفعول تقول المذكور ولا توسط قوله ثمر بالعطف بلفظ ما قبله **قال** اعتبار التانيئة الجاء
 في الالف والياء وانما كان كذلك اى جاءوا بالالف المذكور فيما فوق الاخير لان الثلاثة جماعة فالتاء الجماعة في المذكور لانه السابق ثم
 جاءوا الى المؤنث فذكره وه ارادة الفرق بينهما انتهى اى انما كان على خلاف القياس الظن في الثلاثة فما فوقها لان حد
 الثلاثة فما فوقها جماعة فيصير ايراد التاء فيها فالتاء في المذكور لكونه سابقا في الاعتبار ثم جاءوا
 الى المؤنث فذكروا التاء فيه للفرق بين المذكور المؤنث اذ لو اورد التاء فيها لزم الالتباس في صورة حذفت المميز وفي ما لا خلاف
 فيه ولو اورد تاء ان لزم اجتماع علامتي التانيئة من جنس واحد في كلمة واحدة فيلزم التاء في المذكور وحد منه في المؤنث
 فتقوله اعتبار التاء نكتة صحيحة لا يراد التاء وحصول الفرق بينهما لئلا يكتفى بالزومها في المذكور بانقلنا انك ظم لثاني
 ثلاثة فما فوقها لكونها في نفسها جماعة لان موصوفها جماعة وتانيث العدد لا اعتبار بالعدد مؤنثا على ما قيل فانه تنويل
 من غير حاجة لهذا الوجه اظهر من اخف مؤنة لانه لا يحتاج الى اثبات كون التانيث هو كل اصل في الثلاثة فما فوقها كما هو نقلنا من
 شرح التمهيد ان الرض قليل فعلى هذا الحق التاء في ثلاثة فما فوقها قياسا وهو انما نقلنا في بحث وزن الفعل انه لو قال
 قابل للتاء قياسا لغيره اربع اقسامى به فان حقوق التاء للتاكيد وليس يشترط لان لحقوق التاء فيها بخلاف القياس التام المطر
 كل الاسماء وما قالوا به انه هو وجه لصحة الحقوق بالتاء يدل على خلاف الظن **قال** وقيل في المذكور المؤنث والمعتبر في التذكير
 والتانيث حال المفرد ان كان المعد دجعا لفظ المعد وان كان اسم جنس اسم جمع فان كان مختصا بالمذكور ثبت التاء
 وان كان مختصا بالمؤنث حذفت وان كان محتملا لهما جازا لان الاذا انحصرت على احتمالين فلا اعتبار بذلك النص

الطريقة السابقة وعطفت او واحدة على مائة ومائة على احدى بان يكون مثالا لا يثبت تحطت فيه المائة على الزائد
 الى اخره مثله وهم ياتي عنه الطريقة السابقة من ايراد مثال الاكر ومثال ثلث لروم ايراد مثال احد لعطفت الزائد
 المائة وتزاد في الامثلة ثم الحوالة بقوله ويجوز العكس في كل قول قال الشارح ان المقصود من ان قوله
 حذف ما يعني انه على خلاف القياس قال كذا على الاكثر قياس ليس يعني انه غير فصيح بل مراد قال تخفوض واجا
 سيدونه النصب والشعر والقراء مطلقا وهذا اذا كان المعدل حجابا فان كان صفة فتقولك ثلاثة صا نحو قال الحسن
 الاتباع ثم النصب على الحال ثم الاضافة وهو اضعف الاستعمال اسماء كذا في شرح التيسيل قال الصريح جمع التفسير ان
 فان كان الجمع القلة يوافقها كالا فيوافق جمع الكثرة وان لم يوجد فجمع المئات السال نحو ثلث عوارك قيل هيئة مع جم
 المكسر نحو سبع سبيل الكثر مع وجوه سنابل وحسنه ازدواج سبع بقرات واما جمع المذكور السال فالتمييز به كما
 سيجي وقال ادمع وهو اسم الجمع واسم الجنس لا كثر فيه ان يكون نحو وابل من قول لا تتركب اية اسقاط التكرار في
 ثلثة واخواتها واجبا اضعفت الى مائة واثباتها واجبا اضعفت الى الف لان جبرها في الظرف مائة وهو وثبت لفظ
 الذي هو من كثر ان كان قياسها اي انظر الى كون جبرها مجعولا لا ينافي عدم مجي اضافة العدد الى جمع المذكور
 السال قول في صورة جمع المذكور السال انما قال هوثة لانهم اختلفوا في مائتين في الجمع على انه جمع مائة بالواو في
 الذين على الشذوذ ارضين وقال الاخفش ان وزنه فعلين فليس في اسم الجمع وقال البيضاوي ان اصله واى كصفت
 جمع مكسر قلبت ياءه الثانية فنزاد على التأكيد هو في صورة جمع المذكور السال قول ان يلى التمييز المجعول اي بالتمييز
 الذي يذكر المئات كما يقر مثلا ثلث مئآت رجل كذا نقل عن الشهرستاني فاعل في الجمع مفعول في جمع المئات
 اى اخذ التمييز المجعول بعد اهو في صورة الجمع عادية فالضمير المستتر في تعذر واجم الى التمييز المجعول مفعوله قول
 فلنعد الاضافة حكى الكسائي ان من العرب من يضيف عشرة واثني عشر الى الميزان ثم ان نحو عشرة واثني عشر وعرفا
 نحو عشرة وثوبه وعدلا لا كثرين هو شاذ لا يبنى على مثله قاعدة كذا في شرح التيسيل المصري قول في قوله
 من حيث اللفظ فان لفظ المفرد اقل حرفا من لفظ الجمع خالبا عن حيث المعنى فان الجمع في معنى واحد واحد واحد كذا في
 كذا في قوله تعالى رحمة الله قريب من المحسنين قول في الاعداد ما يميز بذلك لان استعمالها مع جبرها في
 الاعداد وقع في الرضى ان لم يكن مئآت مضافا اليها ثلث اخواته جمعت في اضعفت الى المفرد ايضا نحو مئآت رجل
 مفعول في شرح التيسيل ان العرب لا يجمع المائة اذا اضعفت اليها بعد الا قليلا قال تخفوض مفعول وقد جاء منه مفعول
 الشاعر شعر اخذ اشى الفوق اثنان جاداه فقد هب الا زيادة والقله ووجاه جمع ابيض كما في قراءة الكسائي ثلث مائة سبيلين

بالأداة ولما جاز ذلك العلم وذلك قليل في الاستعمال الذي يسمونه التمييز **قوله** أن إذا كان أي هذا الاستعمال المقبول
 مما تقدم من إثبات التوافق المذكور سابقا طرأ في ثلثة إلى عشرة إذا كان المعدول لفظه متفقين في التذكير
 التانيث وإذا كانا مختلفين في الوجدان فكان الاتفاق تقديره على حال الميزان أنه لما كان تذكير لفظ المعدول ^{نحو} **قوله**
 أنما يعلم من الميزان **قوله** بان يكون المعدول سواء وقع تمييز كما في مثال المشرح أو موصوفا نحو اشخص ثلثة
 أو ثلث لا ينقض هذه الصابغة بثلث مئة ولا العكس ثلثة لأن حيث جئت تذكير في الأول التانيث في الثاني سواء كان
 المعدول مذكرا أو مؤنثا لأن التذكير والتانيث فيهما بواحدة لفظ الدلالة ولا فرق كما عرفت أي عبر بواحد عن المعدول والتمييز
 بلفظ غيرهما اعني رجلا وامرأة مثلا **قوله** بتمييز زاد للتفصيل على استغراق الثغور أن الفعل المنفي ظ في العموم
 بخلاف التذكير في سياق التثنية تصرفه أي لا يميز غير اتصال من كان أو معني بوجوه **قوله** لا يكون له إشارة
 إلى أن ليس المراد بقوله لا يميز واحد ولا اثنين لأنه لا يميز بينهما إلا في قوله المميز فيكون منافية لقوله استغناء
 بلفظ التمييز عما فإنه يدل على ترك الواحد والاثنين بل المراد أنه لا يميز بينهما ثم عدم الميزان يحصل بترك الواحد
 والاثنين وترك الميزان فاضرب بقوله بل يذكر ليعين الاحتمال الأول محال في حيل التعليل بقوله استغناء
 وهو علة للنفي لا المنفي أي ترك الميزان بين الواحد والاثنين استغناء بلفظ التمييز عما **قوله** لا يصلح التمييز
 تمييزا لما هو المفرد والثني في الاثنين واحتار به عما لا يصلح لذلك الثني المجموع في الواحد والمجموع في الاثنين
قوله أي الصالح لأن يكون تمييزا اندفع بهذه العناية إيراد الضم بأن هذا التعليل لا يستعمل في نحو قوله
 رجالك اشرا حال **قوله** وبصيفته أي بهيته بقرينة القابلة بوجه **قوله** فإن من صيغة أو اعني المجرم
 الهية كالحق المعنى الحقيقي للصيغة فالإتيان السابق **قوله** هذا قلت حسب الأصل أن المدعى علم كالحق الدليل خاص لأنه
 إنما يميز فيما إذا اورد حمزة الاثنين مفردا فإنه صالح للتمييز لكنه مبني على الجواز في قول الشاعر فنتا حنظل
 الاستغناء بلفظ من عدم في الاثنينية منه **قوله** يميز أن يعتبر أي يعنى أن الاتفاق والقياس أن يعتبر في الاثنين
 رعاية الموثقة بتمييز سابق إذا قبل الامكان فالمراد ليس صالح للتمييز الاثنين قيا سواء وقع في الشعر شاذ للضرورة **قوله**
 معنى الحكم حاله أنه ان معنى الحكم لا يميز بين ما وبين تمييزا بعدما استغناء بلفظ التمييز اعني الصيغة من غير اعتبار حاله
 إلا إذا اوجز التثنية سببا لأنه بالحق حاله لا يميز في الواحد والحق حاله التثنية في الاثنينية فلا حاجة إلى ذكر الواحد ^{ثاني}
 وأما الإيصالان فيه حل للنسبة على خلاف النظم السابق إلى التمييز **قوله** ونحوه أو دفع لما يرجع على هذا التمييز ^{حاصل}
 طين السان الجنس من الوحدة والثنية وكل منهما مفعول عن الآخر أي يعبر عن لفظ التمييز مع ما تقدم من حقوق حاله لفظ

فاختاروا هذا الترجيح **قال** تقول عطف على تقول السابق وكلاهما بصيغة الخطاب غاية موافقة بأبعد من **قوله**
وتقول حادي عشر فانه بصيغة الخطاب بقوله وان شئت قلت فترى **قوله** اي في الواحد عبر عن بيان المضاف اشارة الى انه
منفرد مساو له من اجاد المتعد بهذه الصفة اي التصدير لا يشاكره فيها غيره **قال** تصديره مصدر مضاف الى الفاعل
ومفعوله محال فان قد هم الشبر **قوله** على هذا القياس اي قياس الثاني لا حاجة اليه **قوله** فليجربى ولا فتننا
عقلا **قوله** لا يتبين اشتقاق ذلك اسم الفاعل ان اشتق من فعل الحق كانه بمعنى الحدث ولا فعل ما فوق العشرة بخلاف
وماتحنا فان الفاعل نحو شيت من الثني اعشتر من العشر من حد ضرب وجاء من حد فتح ما فيه لعين اعنى ربح سبع تسع اما ما هو
الحال ان كان في جوة اسم الفاعل كالحائط والكاهل في ذلك معنى اذ لا يدل على معنى حدث فاقويه وانما معناه الواحد في مرتبة فاذ
ان يبنى من اول جزئي المركب لا يحتاج الى مصدر وفعل **قوله** اي مرتبته من المتعد وفي نفسه لا بالنظر الى حد تحت فيجرب
مقابلته باعتبار التصدير فانه حالة بالنظر الى تحت **قوله** الحادي عشر فتقيل الخاجد الى الحادي جعل الفاء مكان الراء
العين مكان الفاء فتسكن الياء فيه كذا في الثاني عشر مع انه مركبان كجام في نحو معد يركب كذا في الرض **قوله** تقول في المعطوف
واما العشر واثلاثون الى التسعين والمائة والالف فلفظ المفرد المتبادر لفظ العيد فيها واحد وكان القياس العاشرة
والثلاثون كذا في الرض لذا تركها الشبر **قوله** اي من اجل اختلاف الاعتبارين اي ان قيل انه من اجل اختلاف
الاعتبارين بواسطة استلزامه اختلاف الاضافتين استلزاما بيده لان التعبير يقتضي الاضافة الى الاقل من مرتبة
والحال يقتضي الاضافة الى المساوي والى ما فوقه اذ لا مرتبة للواحد في المعدل الذي تحت **قوله** لا باضافة اة واذا
نصبته به فانه انصبك اذا كان بمعنى الحال والاستقبال بمعنى الماضي الاضافة وهذا اكثر من النصب في بيان اسماء
الفاعلين فانه اذا تساوى ان فيها او النصب كذا **قوله** لا باضافة ولا يجوز عند الجمهور ان ينصب بياضات الياء اذ ليس
حقيقة ونقل الاخفش عن ثعلبي اذ قال لا خفش قلت له اذ اجزئت لك فقد اجزيت به مجرى الفعل فهل يجوز ان تقول
ثلثت ثلثة **قال** نعم على معاني ثلثة وجعلت ثلثة ثلثة بضم نفسه **قوله** اثني **قوله** الى حد يساو وعده الظاهر
الى اصله والى فوقه اذ المعدل المضاف اليه نفس اصله مساو واصله لان يعتبر بالتغاير باعتبار كونه مبالا وكونه مضافا
الي **قوله** لا مطلقا فانه اذا ريد ذلك يقرأ احد ثلثة اثني احكام **قوله** والرابعة والخامسة زاد هذه العبارة للاشارة الى
ان قوله ثالث ثلثة مذكور بطريق التثنية المرد قيل ثالث ثلثة وامثاله من نحو اربع واربعة وخامس وخمس وغير ذلك اي احكام
باعتبار وقوعه في احد هذه المراتب ليس اذ انه قيل ثالث ثلثة باعتبار وقوعه في احد هذه المراتب فانه فاسد اذ لا يقدح
الا باعتبار وقوعه في المرتبة الثالثة فقط **قوله** لا يلزم انه ان كان المراد الواحد مطلقا من غير خصوصية التثنية نحو اربعة كل

مع التائيت لئلا في شرح التسهيل الجاردي نقلا عن شرحه على التقادير يصدق ان المراد في التائيت ثانيا
 جزءا للتائيت والاول اثباتها فانه لا يتخير فيه التائيت **قوله** قد ادبعضهم هو صاحب المصنف زعم هشام ان سلا
 التائيت في هذي كسرة الذال **قال** بآزائه ذكرناه في الالف قال الحقيقة في اسم الفهم لمكان اولي الخيول ان يكون حيوان
 انتم لا ذكر لها من حيث التميز العقل انتهى كذا في التفسير في الحقيقة فلما قال **قوله** ليس بآزائه اريد خافيه
 ما لا يكون بآزائه شيء معين او يكون بآزائه شيء لكن لا يكون ذكره الظلمة فان في مقابلتها النور وليس كذلك ويكون بآزائه
 ذكر لكن لا من جنس الحيوان كخفلة فكلوا مؤنث لفظ **قال** اذا اسند الفعل الى المتصرف فانه يجوز التأني وتركه في نحو
 المرأة ويتعين تركه في نحو اكرم بنيد عند من اسند اكرم الهدى كذا الحال في شبه الفعل فاللائق ان يقول الشرح
 الفعل المتصرف وشبهه بلا فصل كما هو الاصل **قال** في التاء اي غلبا لانها قد رددت فها هم الضمير المؤنث الغير ^{مفصلة}
 نحو الارض اقبل اقبلها وحكي سيدي به عن بعض العرب قال فلانة وفي بعض نسخ المتن في التاء اي اجبة **قوله** لا اذا كان
 والا اذا كان جمعا فانه محي بآزائه بعد **قوله** حكم الجمع انه هو منزلة الاستثناء ايضا فعلى الشرع الاستثناء ايضا ^{قوله}
 لك الاختيار في لحاق التاء وقب فصل ^{قوله} لا وقد جاء القرن بذلك كقوله بعض النحويين ان اللاتيان بالتاء احسن ليس
 بسيد لا لجماع في قوله تعويج الشمس ^{قوله} فاذن الاحرام مستويان كذا في الايضاح **قوله** وانت في غير الحقيقة
 ما لم يكن علما للذكر فهو طلحة فانه لا يقبها ت طلحة الا عند بعض الكوفيين وعدم السماء مع الاستعارة قاض
 عليه وذلك ان الوضع العلمي اخبره عن موضوعه وجعله لما هو له فصارت التائيت نسبيا منسيا فاعتبر المعنى
 بخلاف اسم الجنس فاعتبار تائيت في منع المصروف في الجمع بالتاء الا ان يكون حاله في نفسه بخلاف تائيت الفعل فان حال
 غير ذلك لا يتعدى اثره اليه لعدم قوة ثمران المؤنث اللفظي فيكون حيوانا نحو عامة ودجاجة وقملة وثمالة فيستحق في فعله لا من
 فقول من قال ان تائيت قالت في قوله تعويج قالت ثمة ^{قوله} نزل على انها كانت انفي غير مستقيمة واز استحسنه ضعفه النحويون
 قال المصنف في الايضاح اذا جاز هذا معاملة ذكر وتلت من البط كوزم التصريح بالذكورة فيجب ^{قوله} قالت ثمة بالتاء مع كونه
 ذكر ان غير ذلك على قول ابن السكيت فانه لا يجوز تائيت فعل المؤنث اللفظي اذا كان مذكرا سواء كان علما له ولا فائيت ^{قوله}
 عند كذا تائيت طلحة **قوله** جعل بعض شارحين له فعندة قولي وانت في ظاهر غير الحقيقة بالحيوانا سئلوه واذا
 الفعل اليه في التاء عند الشرح مخصص له ولا يخفى ان هذا الفرق انما يفرقه في بقاء العام بعد الاخراج قطعيا او عد
 بماكين في الاصول لا فرق بينهما في اخراج بعض آياته **قوله** الى المؤنث الحقيقة في كذا كان او ضمير ^{قوله} في
 القاضى وورد المتألمين مما فيه الفصل بغير الا لان لا يجوز في هذا الفصل ان لا يكون التاء في الرفع نحو اقام الهدى ^{قوله} في

الجواهر والوفا والنون قول له كون جميع المذكورات السابقة في بنية فله محقق السابق قال الله تعالى نعم اعطيت به بيقين انزل
 كونه في حكم الجمع المكسر لتغير بناء الواعظ في الاقوال في الجمع السابق الذي احده مؤنث نحو اذ هو ورسولون فان حكمه
 حكم الجمع المؤنث السابق من جوار النام وتركه لان حقه الجمع بالالف الساكنة والواو والنون في عين على الف الساكنة والواو
 من قوله جميع المذكور معناه الاضمار في جعل المسابقة المذكور في محجة الاستثناء المذكور كما لا يخفى قوله واحدة
 مؤنثا حقيقة الثانية كسنتها وجمازية كدروم ذكر حقيقة التثنية كمال وجمازية كايام وسواء كان الجمع جمع
 التثنية كما في الامثلة المذكورة او جمع المؤنث السابق كالزينات الطمان الجميلات الفرات فربما صومانية نحو ما
 النام وتركه قال حكيم ظاهر غير التثنية الحقيقية في مؤنث ظاهر غير التثنية الحقيقية فلا يشك المذكور على اوجه ولا فرق بينه
 الا في شيء واحد هو ان حذف العلامة مع الجمع احسن منه مع المفرد ككون تائيه بالنام وبلغ هو كونه بمعنى الباعث
 لم يعتد بالتأنيث الحقيقي الذي كان في المفرد لان المجاز الظاهر في ذلك الحكم الحقيقي كما ان التثنية المذكور الحقيقي في رجال وانما
 يربط الجمع بالوفا والنون التذكير الحقيقي لبقاء لفظ المفرد فيه فاعتبر في جمل الجمع المؤنث السابق لتغير المفرد فيه
 اما حذف النام نحو مسلمات او بقاء الف في نحو حيليات وجمادات فيجوز فيه التذكير كما في الجمع المكسر
 قوله من جموع التثنية الصواب تأخيره عن قوله غير جمع المذكور لانه بيان لما يتبعه من التخصيص في ان يراعى
 السابق كالمحركات في الضم وخمير العاقلين كالبواو والنون لما او نحو الرجال الطمان اختصروا نظر الى الفعل اما
 ضمير المؤنث لثلاثه نحو الرجال الطمان فثلاثه نظرا الى طمان مع العاقل على اللفظ قوله لا يتجارت لينة الفظة
 للتذكير الحقيقي فيه قوله المقرون بالنام السابق فتكون افعالها على الفعل وانما لان لم تكن ضمير افعي والاصلي افعالها
 متماثلة في كون جميع المؤنث الحقيقي هو الجاهل في تذكير او صلاته نحو النساء الزينات الدرو والظلمات والقريبة
 على المادة هذا للعين من قوله والنساء مع ان الظاهر ان يراد به الوصف المختص به وهو كونه جمع التثنية للمؤنث الحقيقي
 مقابلته بالعاقلين اي المذكور العقلية في العاقلين املان كما يكون ذكر او هو المراد بالنساء وان كان يكون عقلا هو
 المراد بالايام قوله وان لم يكن من العقلاء وانما ترك الصريح مشكلا لانه حمل من قوله والنساء بالطريق الاول
 اذ اجاز في جمع المؤنث لما قل في مجز انفعلة المذكورة اي اراة النون كان جواز اذ اتفق الذكورة والعقل في قوله جميع المذكور
 سواء كان جمع تذكير نحو الايام مضت ومضين او جمع سلامة نحو الجنيات جميع جنات حوال القدر الغليظ المتب
 قوله غير السابق الصواب الغير السابق كما في قوله اما ان جميع المذكور الغير السابق في حال انه جمع للتذكير في السابق
 مع انه لا يخفى فعل قوله موصوفه اي بجمع التثنية عاقله كان لا هو الاصل في التذكير لان اصله فيان يكون

او اشتقاق اخرين لا يبين لان وفسر قوله للمؤمنين جميع المعنى الاسم الوهم اعني تعيين اللفظ لا لتعريفه بنفسه
او يبينه في مثل المشتق المجازي كالا سدين قوله بوضوح احد احوال من المشتق لاجبا اعتبار تعيينه في كل من الطرفين
الليق في انه ان دل على ان معناه مثله باعتبار دخوله تحت جنس المعنى الذي صعب بذلك اليقين لكن لا بوضوح قوله
بينهما اشار الى ان اشتراك الجنس بينهما منهم من لفظ المشتق قوله لا يستغنى عما وقع في تعريفه المذكور السام قوله
ليدل على ان معناه مثله اكثر من جنس يدل على ان المراد من قوله مثله التثنية في الوجة ولا يدل على ان لا يواد التثنية في الجنس التثنية
في الوجة قوله الاشتراك في قاعدة او يدعي انه ليس اخلاق التعريف قوله باعتبار معنيين مختلفين اي غير داخلين تحت جنس
المعنى وعله سوا كما نأحيققيين كالشتران او عازيين كاليدان في التميز القديم او احدهما حقيقة والآخر مجازا كما لا سدين
اي الذي به الاسد والرجل الشجر على لاجل العموم لم يقيد الاسم بالمشتق او ما حذرنا من اتجاه السؤال لاني وانذره ما قد هم
من ان العالم في تشبيه المشتق وان كان لا يبيح باعتبار معنيين مختلفين ومثلي التعليل ليس كذلك قوله لبعضهم هو
الا سدي من تبعه فانه قال في العينان للباهر والباية قوله هذا الى انه لا يجوز تشبيه الاسم باعتبار معنيين مختلفين
جل ان يجعل الاسم فنقول من شرح المفاهيم المشتق في وفي بحث الاول انه لا يجوز ان يكون تشبيه التعليل في سالكه فانه لا يجوز ان
وهي ان يسمى احد المتماحيين او المتشابهين باسم الاخر في قول الاسم بمعنى المعنى معناه قال في شرح التسهيل ان
تشبيه مختلف اللفظ تحفظ ولا يقاس عليه اما ثانيا فلان تشبيه الاسم انما يكون باعتبار معنى جامع بين المعنيين في نظر
بقصد ذاته ولا شك ان قصد المشتق في اي من وتقرن افادة نفس لاني الاسم والقرن الشمس لامن حيث اتفهما
مشتراكان في كونهما مسمى بالاجزاء التي في الاربون مثالا السمين بالاجزاء ان كان صحيحا في الواقع لكن المشتك
في نظر التماثل فان المقسم من قوله قد وقع اثنان على العرش ووقع اثنان على العرش على العرش لاسم السمين بالاجزاء والى ما ذكرنا
يشير عبارة الرضى حيث قال وقد يثنى غير المتفقين في اللفظ بعد جعلهما متفقين اللفظ بالتعليل بشرط تصحيحهما
تشابههما حتى كانوا شئ واحد انتهى ليعترض للتاويل في شرح التسهيل ان مثلي التفسير نحو جمع البصر كثر
ومثلي التعليل يلحق بالمثلي في اراءه وليس في حقيقتة ولا اشكال قوله لا تشبه في جهة اوله لان هذا استعمال اللفظ
في المعنى المجازي لا في تشبيه اللفظ باعتبار المعنى المجازي فهو للمصراع اختراعهم جواز في شرح الكافية
وفي الايضاح جوزه شاذ ولذلك قال الشارح في المصراع متردد في ذلك قوله في التسمي وهذا التاويل ثابت في
نظره كخطوط سبيله العلمية سابق الاستعمال في اكثر من واحد والاشبه بوالا علميتها سائر كلامه الاجناس لان اجناس
الاجناس مشتركة في امر معنوي محقق وهذه مشتركة في موقد وهو كونها مسمى بالاجزاء وال العلمية التزموا

ادخال الاسم في رتبة استنباطه فان قيل ان كان تثنية ما باعيا وتثنية ما فيكون تثنية ما يفي شاذا وليس لك قال الجواب ان
 تثنية العلم غير ضروري لانه يمكن استعماله لما في كل موضع فعمله فكونه من غير ضرورة اخراجه عن اصله فيكون
 شاذا بخلاف مثناه فانه لا يمكن استعماله علما لان تثنية تنافي العلية فلا يلزم من شذوذه ما يمكن اجراؤه على اصله شذو
 ما لا يمكن اجراؤه على اصله وبما ذكرنا ظاهر ذلك الفرق بين مثني التغليب في اسماء الاجناس وبين مثني الاعلام المشتركة
 حقيقة او اذ عام يكون التأويل في نظر الحكم في الثاني دون الاول **قوله** ان لا يذكر الا يشمل تثنية اسماء الاجناس
 والاعلام **قوله** حكمه لا يتطرق اذ لا يظهر نكتة وضع المظهر موضع المضم والظن حكمه **قوله** الاسم المقصود رتبة
 بتقدير الاسم ان المقصود لا يكون الا الاسم ولا يفي رضى مقصود **قوله** الف مفردة في الاصطلاح نقل عن ان **قوله**
 مفردة احتراز عن الف مقفزة بمفردة كحمار **قوله** لانه احتراز عن مثل زيد اذا وقعت عليه **قوله** محبوس عن الحمار
 لكون اعلم به تقديريا **قوله** لانه ضد الحمد واداهى مشتق من القطر المتعدى مصدر وقصر يقصره بمعنى ضد المداد
 واما القصر كمنب خلاف الطول فهو لازم مصدر وقصر ككرم لا يمكن بناء المقصود منه **قوله** قصوان الظم كعصا وكابى بدل
قوله كابوان في السمي باروان عصوان وابوان مثالا للتثنية لا للمقصود الذي لفه منقلبة عن حقيقة او حكما وان يؤيد
 كعصوان وابوان بعد قوله قلبت اللفظ واوكد الكلام في كرجان وكهيتان وانما كان اصل الف عصا او حقيقة لفظ
 عصوته اى ضميتها بالعصا **قوله** محجوز الاصل اى غير معلومة سواء كان له اصل في الواقعة او لا والاشارة الى ارادة المعنى
 او المثال من عديم الاصل ان الف اسماء العريقة البناء متى اذا والى اصل الواو في الاسماء المتكثرة لها اصل هو عمل الاعراب قد
 يكون معلوما وقد لا يكون معلوما **قوله** ولم يزل هكذا وقع في التسهيل وفيه بان لا يمكن سبيل االة غير انقلاب الالف
 عن الياء وفيه انه حينئذ يكون معلوم الاصل **قوله** اى غير ما فيه اة اى المراد بالثاني للعين المتعنى اى ذو ثلاثة حروف الاصطلاح
 وهو ما يكون حروفه الاصلية ثلاثة **قوله** من الرأى على بيان لما قال قلبت الفه واو او لم تحذف لانتقاء الساكنين
 لئلا يلتبس بالمفرد عند حذف النون بالاضافة **قوله** فالفه مقبولة بالياء لم يقبلت لقلب الفه بالياء معانته الموافق لما سبق
 اشارة الى ثبوت هذا الحكم وتقرره بحيث لا خلاف فيه لاحد بخلاف الحكم السابق فان فيه خلاف الكسائي حيث ذهب الى
 ان الالف الثالثة المنقلبة عن الواو في كلمة مضمة الاول كالضمي ومكسوة كالروا وحب قها ياء لئلا يتناقل الحكمين الواو في
 العجز من الضمة او الكسرة في المصدر ولوحدة النكتة ليقول له سر والياء معانته انصرف وافق للسابق لانه تقديره قلبت
 يا **قوله** اى غير زائدة اة فالاصلية بمعنى الثابتة في محله ليضجر عنها الاقسام الثلاثة لا بمعنى المتعارف وهو ما يكون في مقابلة
 الفاء والعين واللام فانه لا يضر به ما لا يكون منقلبة عن اصلية **قوله** كثره يضم لثان اة هذا يخالف لما في القاموس من ان **قوله**

كذا في حسن القسرة وكان المنسك ولعل المسترح اظهر على ذلك قوله فينبغي ان لا يقع له صياغة في اليمين من اجزاء اليمين
 قوله اي ثقل المواو على اقرب قولي بان يكون اللام اق او لا يقل او ازيد مع انه الموافق لما تقدم في قوله ولا منقلبة
 عن اصلية او ازيدة اشارة الى ان الشهادة في المردودة لا تكون الا للاحاق بخلاف الريد في القسرة فانها تكون للاحاق
 والتكثير كما هو قول كوكبا والعلبا اعصم بالعنق وهما علبا وان يبيضا منبت العرق عينا كما نقل عن قاضي الجوهري
 جابر ان الان ابقا الاصلية تناول من قليا حتى لم يرد كرسيت فيها الا لاجابات وايدال المتحققة اول من اثباتها والمبدلة
 من اصلية بالعكس قوله على حقة صيغة اسم الفاعل نقل عنه حكما عبارة الرضى ونفهم منه ان الحرف اللاحق
 اولا في مثل علبا هو الواو والياء ثم عوض عنه الهمزة قولي قد عطفناه او نقل عنه عبارة المنفصل حكما وما اخره
 حمزة لا يغلو منته وان سبقها العت او لا فالتى يسبقها العت على اربعة اقسام عملية كقراءة ومنقلبة عن
 اصل كراء وكاء او ازيدة في حكم الاصلية كوكبا ومنقلبة عن العت التانيث كحمر لم يقدح لاخيرة نقلها ولاخبر
 كحمر وان والياب في اللبواق ان لا يقلبن وقد عجز القلب يعجز عبارة المنقلبة حكما وما ازيدة اذا كانت التانيث
 قلبت منتهى واو والا لم تقلب سوية كانت اصلية كقراءة ومنقلبة عن حرف اصل ككاء او عن الجارى مجرى اصل
 وهو ان يكون اللاحق كعلبا وقد رخص في القلب عبارة اللباب موافق لما في المتن قوله وهذا ثم واذ ازيد
 على جواز القلب بالياء في رده فضلا عن ان يكون مشبها قولي عن اخر المتن اي اخر مفرق المتن قوله انما هو ان اصل
 كاء ازيدة لاخرى بحيث لا يمكن الاستعاضة بها اي كحل واحد قد بين لاخرى قوله صارت اى الخصيتان في العبارة استعمال
 فان المراد من لفظة الخصيتين في قوله كل واحد من الخصيتين معناه ومن خير صارت اللفظة الخصيتين قوله اسمية
 فان غير الاسم يكون مجموعا والفاعل ثانيا يثنى ويجمع باعتبار فاعله ولا يثنى ويجمع مسلين ومسلات بعدم كونهما كائنا يثنى
 كلهم والشمح ان العاد والنون والالف والتا من تام الاسم والمراد بالالف بالمطابقة كما هو المتبادر فلا يدخل شي
 الجمر والجمم للكسر نحو طائفتين وجليلين فانهم لو كان ذلكا على الاحاد لكن لا بالمطابقة فالدلول لما بين في الثمان
 من الجماعة وكل جماعة تشتمل على الاحاد والذالة عليه انتمية قولي على جملة الاحاد قدر المضان لاخر ايم المستر
 فانه رال من فصل الاحاد لكونه لكل الاحاد على جملة نحو قوله تعرا ان الانسان كفى شجرة خبيثة قوله
 في ضمن ذلك الاسم لانه المتبادر احذر به عن لفظ كل المضان الى المعرفة فانه دال على جملة الاحاد لكن ذلك الاحاد لم
 من لفظ كل بل مما اضيف اليه نحو كل الناس وكل الهم قولي اي محذوف هي مادة المنه ببيان لوجه اختصاص الحرف
 بالمنة المستفاد من الاسم المقدرة والمراد بالمنة انهم من التحقيق في التذكير بالجمعة الذي لا مفر له ولذا راد لفظ الحروف

قوله
 كوكبا

لم يقع فيه من ذلك حروف المفرد متحققة فيه وان التحقيق المفرد قول الذي هو الاسم اه اشارة الى ان المفرد ههنا وان
كان في مقابلة الشئ المجموع لكنه ملحوظ ههنا باعتبار هذا المفرد وحسب كونه اذ على واحد واحد واحد وان كان في المقابلة
قول ما يزيد اة اي زيادة حروف كرجال ومسلمين او بقصاصة ككتبا وباختلاف الحركات فقط كاسد فاسد ومع السكت
كند ونند وكلمة او لمنع الخلو فانه قد يجتمع الاثنان كرجال كقصد في قصيد قد يجتمع الثلاث كقضب ان قضب
قول احكما كمثلك وهجان قول واسماء الاجناس الى التي يفرق بينها وبين واحد بالالفاف بالالدلالة على الاحاد اما
لا فارق بينها وبين واحد فانما تدل على الماهية كالماء والتركيب العسل الخ قول فانها وان لم تدل عليها اة فالمراد
بالدلالة الدلالة في الجملة سواء كان وضعا فقط كما في الجمع المستعمل في الواحد نحو شابات مفارقة وفي اثنين نحو قولك انا استسما
فقط كما في اسماء الاجناس ووضعها واستعمالها في الجمع المستعمل في معانيها الحقيقية ولو اريد بها الدلالة وضعا كما في تعريف
الفعل يخرج اسماء الاجناس بقوله على حاد قى لبعض اسماء العدد وهو من ثلاثة الى عشرة قال نحو ثمة اة تفرير على ما
من تعريف المجموع قول ما الفارق بينه اة فسر النحول لك لا بطلق اسم الجنس لانه محل الاشتباه بالجمع لانه على
الاحاد استعمالها اسم الجنس الذي لا فارق له وهو لا يتميز احاده في الخارج كالماء والتراب فلا اشتباه فيه لعدم
على الاحاد والتخصيص على محل الخلاف فان الذي لا يفرق بينه وبين واحد بالالفاف ليس بجمع اتفاقا قال نحو كذا
نقل عنه فانه اسم مجامعة الكريمان من غير ان يقصد جمعية الركاب عليان وقعت الموافقة في الحروف من غير قصد
وانما قلنا ذلك لانه لو كان جمعا للركاب لم يكن جمع فلة لان اوزانه محصورة كما يسمى وجمعه الكثرة لا يصغر على الفظ بل يرد
الى واحدة وهذا لا يرد بل يتركيب وكذا الحال في الجاهل الباقر انتهى وما ذكره الشارح من ان اسم الجمع لا واحد اصلا
وان وقعت الموافقة اندفع ما قيل انه كما خص نحو ثمة باسم الجنس الذي يفرق بينه وبين واحد بالالفاف لا بد من
تخصيص نحو كذا باسم الجمع الذي له واحد من لفظه تنصيصا على محل الخلاف قول والفرق بينهما اة والفرق بينهما اة
الجمع بعدم كونها على الاوزان المختصة بالجمع الاوزان الغالبة فيه وبانها يصغر على لفظها وينسب الى لفظها
لو كانا جمعين لم يكن بينهما جمع فلة لعدم كونها على اوزانه فيكونان جمع كثر وجمعه الكثرة يرد الى واحدة في التصغير بالنسبة
ويارجاع ضمير الواحد اليهما وتوضيها بالمفرد بخلاف الجمع والفرق الذي ذكره الشارح ظاهر في اسم الجنس الذي يستعمل
في الواحد والاثنين فان اسم الجمع لا يستعمل فيهما واما الذي لم يستعمل فيهما فان كان له واحد من لفظه فالفرق بينه
وبين واحدة بالالفاف كثر وقره اربالاء كروم ورومي وان يكن كابل غنم فان واحدا بعيد وشاة والفرق مشكل فعلى
انها اسم جمع وفي القاموس هما اسم جنس قول قيل لا اشارة الى الضعف اذ كونه بحسب الاستعمال دون الوضع

لا بد له من شاهد قوله على انه لا خيرة فيه انه مخالفت لما تقر عندهم من ان ما يصدق بينه وبين واحد بالتمام
في يوم خمس قوله كما مال بآثاره نقل عنه الجليل زهير الناقة والجمال القطيع من الابل مع رعاته وابليه والقرهم
البقرة تقهر من الذكر الاتي والشاء الواحد من الخنثى الباقوا مع ما بقى من عاها قوله في الجملة الصحيح المذكر او المذكر في
بقية الساق وفيه تنبيه على انه كما يقرب بالاضافة يقرب الوصف ايضاً ولا يغير قوله المذكر كالمذكر الصحيح لا يحتاج الى ذكر
اسم للضاف والصفة ولا المذكر المحصور صحيح لان سوق الحوام في بيان الجموع لا في بيان المذكر المحصور قال فنعلم ما قبله للفتا
فحسبوا ان تقديره نحو مصطفون وكذا الحال في مكسباً قبله اقوال على سبيل منقول قد مر تفصيله في فون الشبهة فحق
ذلك الحق وكون النون عوضاً عن الحركة للتويز كما في ان يكون له دخل في الدلالة وما يؤم من ايه عند سقوط النون
بالاضافة الدلالة باقية فعلم انه ليس له دخل في الدلالة فساداً للمقدّم كما للمفوضة الدلالة لعين الاضافة كقول النون متويزاً
والتقدير قوله الواحد من حيث معناه يعني ليس المراد ان معناه اكثر من حيث ذاته ولعل من حيث بدلوله
معناه وهو الواحد اي اطلاق عليه ذلك المسمى فان المسلمين يدل على تعدد مسمى مسلمة لا تعدد لفظه قوله اخر مقرر على ان
الضافات اليها لا لفظ ليست اخر لغيره بل سطره قوله اي الياء الملقوفة او المقطرة العادة عند نحو قوله في الجملة
وان كان اخره جعل الضمير مستتر في كان رجعا الى لفظ انشراح في المعطوف عليه بخلاف اذا رجع الى الاسم فحق اي اخر الاسم انظر
الى ذلك في هذا التفسير فانه قد سبق تقديره في المعطوف عليه اخر مقرر وهو مقرر الضمير هنا قال حدثت لآل
اشارة الى ان تانيث الضمير بالجمع الى اخره بناه الى لفظ قوله اي شرط الاسم وجعل الضمير رجعا الى الاسم من ان المبرور
الى الجموع ان الشرط للجموع عليه بجانب المعنى ان الشرط المذكورة زاعي في الاسم حين اريد جمعه بالواو والنون وبجانب اللفظ
لان ضمير كان ان كان رجعا الى الاسم الذي اريد جمعه يلزم الانتزاع وان كان رجعا الى الجموع محتسب الى تقدير
الضافات اي ان كان مفردة بهذا الارجاع حصل الاستغناء عما ذكره المصنف في شرحه من انه لا حاجة الى قوله في ذكر
لان الكلام في الجموع المذكورة انما ذكر لغيره من مسمى ان قل جموع المذكر كالمذكر والمؤنث الذي يطلق على السمتين كغيره
معناه كما يسمى اليقين الاسمي ولد فهم من يدل عن تقدم المذكر ويظهر ان الخلقه دخل في فهم على المعنى لان هذا الاعتدال
انما يحتاج اليه اذ ارجع ضمير شرطه الى الجموع المذكر الصحيح او المذكر الذي يجمع هذا الجموع فتدبر قوله فكيفه من ذكره
يعني ان في المتن تسامحاً بذكر المشتق واردة مبدأ الاستعانة بظن ان الشرط التذكير العلمية لا ينسب الى المذكر والعلم واما
القول ان مبناه حياء الحيشية وما الى كل مذكور اعلم فيه انه لا دليل على استبعاد الحقيقة وان كان ذلك وانها الى ذلك
كما لا يخفى فكذلك تقدير الضافات في خصوص ذلك كما في الرضى بخلاف قوله ان يكون خبر لقوله شرطه في لزم دخول الضمير في هذا

الغير المتضمن لمعنى الشرط وذلك لاجل الاحتشاد لتعليق الشرط الواقع بين المبتدأ والخبر وهو ايضا لا عند الضرر
واما ان يقيد ضمير راجع الى قوله شرطه اى فهو مذكور يكون الجملة الشرطية خبرا للمبتدأ فيلزم حذف الضمير المرفوع العائد
الى المبتدأ وهو غير جائز ولتساوى الوجهين ليس الشرط راسم اليمين احدها لكن قال الشرع الرضى فبحث كل المجازاة
لا يعلق الشرط بين المبتدأ والخبر فلا يقربان لقية كبر رايه فكريه اى فهو كسر حتى يكون الجملة الشرطية خبرا
للمبتدأ فانه يدل على انه يجوز حذف الضمير المرفوع العائد الى المبتدأ اذا كان هناك عائد اخر فيمكن ان يقرهم هناك الضمير
العائد الى ما يضاف اليه المبتدأ اعني ضمير ان كان العائد الى الاسم الذى هو مضاف اليه بشرطه كانه عائد الى
المبتدأ لشدة الاتصال بين المضاف والمضاف اليه فيجوز حذف العائد المرفوع واما القول بتقدير راسم الاشتراك اى
فذلك مذكور فلا يلزم حذف الضمير المرفوع ففيه انه اذا لم يحذف الضمير الذى هو الاصل في الربط كيف يجوز
حذف الظم القائم مقامه لا بد له من شاهد وكذا القول بان قوله شرطه مبتدأ محذوف الخبر اى شرطه ما يذكر
فقوله ان كان اسم الجملة استينافية لبيان ما يذكر الجملة الشرطية خبرا لثبوته شرطه والضمير المحذوف من قوله
فمذكور عائد الى راجع اليه ضمير كان ولا يحتاج الى التاويل قوله فذكر كذا مذكور الجملة يتاويل مضمون هذا الكلام ان
مضمون هذا الكلام ان يحذف المضاف من المبتدأ اى ضمير كان شرط هذا الكلام فيكون المبتدأ والخبر متعديين
فلا يحتاج الى العائد كما في ضمير الشان وقولنا مقول زيد قائم تسف كما لا يخفى كما ان على الفطن بالجملة الحق ما قاله الشارح
هذا العبارة مخفية والصواب ان يتم وهو ان كان اسم الشرط مذكورا علميا يعقل قول اى اسم مضاف مضمون صفة
فيه الاخصر اى غير صفة يعنى ان المراد بالاسم ما يقابل الصفة لا مقابل الفعل والخرف فلا يلزم اتحاد اسم كان خبره
شعرا اعرفه بالاسم اسم فرس لبنى هلال ان نسب اليه الاعوجيات كان كذا فاختاره سليمان ثم صار الى بنى هلال وصار اليهم من
بنى اهل المراد فرس لبنى بن اعصر كذا في القاموس **قوله** اراد بالذكر اى يعنى ان المراد بالذكر المعنى المصطلح وهو ما لا يكون فيه علا
التاكيد لانه مضمون التاء لكونها الاصل في التانيث دون المعنى اللغوي اعنى النصف بصفة المذكورة فانه اعتراض **قوله**
كان عليه ان يقول شرطه الخبر يد عن التاء ليدخل نحو سلمي ورقا اسمي رجلين فانما يجرحان بالواو والنون اتفاقا ويجرح نحو
طلحة فيتم التاء لينحصر نحو سعاد وهند زيد فانها لا تخرج بالواو والنون ونحو زيد اذا سمى به مؤنث فانه يجرح بالالف والتاء لكون
التاء فيها مقدرة ويدخل نحو سعاد وهند وزيد اسمي به مذكر لعدم تقدير التاء فليس غير علم ان كان معناه غير
منقولة عن الوصفية فقاندته اخراج نحو اسم اذا سمى به ذكر فانه يجرح بالواو والنون لصيرورته اسماء واعد اعتبارا **قوله**
الاصلية وان كان معناه غير علمي حال الوصفية فقاندته التنبيه على ان العلمية لا تجتمع الوصفية لكونها متضادين فزال

لم يشترط العلمية في الصفة عند جمعها اشترى الجمع قول الحق مذكور لم يذكره هنا اشارة على ما سبق لا يقر
 فيلزم اسناد الصفة لقوله ولا ياء التانيث لان الجمع من التاء فممن قوله فذكر لا ياء التانيث من قوله فذكر اشتراط جمع
 عن التاء في الجملة لا يقر فوضع من ان المتبادر من كل قضية الاطلاق العام ولا يكتفي ذلك في صحة الجمع بالواو والنون
 فان علامة يصدق عليه انه مذكور في مجمع التاء في الجملة لم يجر معارضة لا يجر بالواو والنون فخرج بقوله لا ياء التانيث
 لا يكون ذلك الاسم مذكورا في مجمع التاء متلبسا به بان يستعمل في كل حالين بمعنى واحد من غير فرق بين المذكر والمؤنث
 قوله ان يكون ذلك الاسم اول جمع الضمير الى الصفة بتاويل الوصف لعدم صحته في قوله لا يستوي فيه مع مؤنث كائني
 قوله مذكور غير مستواه قد تقرر عند فهم ان الازمان اذا اريد بها معنى واحد عالم لها والعلم ايضا اذا اريد بالتذكير كان
 خيرا من زيد كقولنا فاعل فعلا بالوصف المشبه هو انه مذكور غير مستو مع مؤنث في الصفة عند الكيفية وحوار
 المذكر على صيغة افعال المؤنث على صيغة فعلا فقولك يكونان لعدم الاستحقاق بل يكونان او ايراد من قوله غير مستو
 في تخصيصه بعد تعميم اشارته الى ان الاعتبار امالة في الصفة التي يجمع بالواو والنون ان لا يكون المذكر غير مستو مع مؤنث في الصفة
 اي مخالفا له فيما ادخله في الصفات الفرق بين مذكور مؤنثا بالتاء لتأنيدها معنى الفعل الفعل بفقره بالعلم نحو امر حقا
 والمرأة قامت الغالب في الاسماء الجواهد لفرق بينهما بوضع صيغة مخصوصة لكل منهما كغيره وان جعل فداقة او لا يستويان
 وتوسن قد جاء العكس ايضا في كل منهما كما حرم راء والافضل في الفصل في سكان وسكنى وكامر وامرأة ورجل وقبالة لكل صيغة
 لا يلحقها التاء فيا ينافى من قيل الجواهد فخلل الجمع هذا الجمع تارة من سداد الاستواء مطلقا بان يكون المذكر على صيغة
 افعال المؤنث فعلا اخر اجاب عن هذا الاصل فاعل التفضيل ان يجمع هذا الجمع مع تحقق عدم الاستواء بينهما في الصيغة فاعل
 ذلك جبر لما فاته من العمل في الفاعل مع ان معناه في الصفة ابلغ وانه من اسم الفاعل الذي انما يعمل
 لاجل معنى الوصفية كما جبر السقف بالواو والنون في نحو قتلوا وارضوا وان لا يكون الاسم المذكور اشارة الى قولهم
 لا مستويا عطف على قوله افعال فعلا ولا تاء التانيث في مجمع التاء مستويا صفة له من حيث هو لا يكتفي بالاسم المذكور
 انما شريطة مذكور في مجمع التاء مستويا ذلك المذكور في تلك الصفة اي في صيغة تاء وهي اتمام مؤنث بان يستعمل في المذكر والمؤنث
 صيغة واحدة كحجرة عن التاء فادفع اعتراض المشركين بان هذه العبارة استخف من قوله فذكر على عقل لان مستويا
 عطف على افعال فعلا فيكون المعنى ان يكون الوصف المذكور مستويا في ذلك الوصف مع المؤنث ولا معنى لهذا الكلام
 يستوي في نفسه مع غيره ولا ينافى هذا الاعتراض اجماعا غير وان لا يكون الوصف والاسم راجعا الى
 الاسم المذكور عند بركه مرة الاقدام قال مثل علامة فاقبل ان نحو علامة خارج بقوله لا يستوي فيه مع مؤنث كائني

ان يكون له مذكر اولاد ان لم يكن له مذكر فخره ان لا يكون محروما عن المذكر كما ان كان له مذكر فخره ان يكون ذلك
 للكسب والولاد والنون **قوله** كما هو المتبادر يعني ان المتبادر من نسبة التغير الى البناء ان يكون التغير في ذاته باعتبار
 اجرائه لا التغير في الموضع باعتبار ما خرج عنه سواء كان التغير حقيقيا او اعتباريا وليس مراد ان المتبادر من التغير التغير
 في ذاته حق يراد عليه انه كما ان المتبادر من التغير ذلك كذلك المتبادر منه ان يكون حقيقيا كقول التغير في البناء
 باعتبار ما هو غير المتبادر باعتبار ما خرج عنه **قوله** بل هو الحق في الحقيقة ليس تغير في ذات البناء بل هو غير البناء
قال الرجل ان لم يكن فان التغير فيها حاصل في ذات البناء خرجها حيث لم يتغير على هيئته وان كان صلاحيته لا زالت **قال** اقل
 وافعال في النسخ هذه الاذن للقاء انما جاء للخروج كثرة واما اذا اخبرنا عن التفسير في النسخ والكتابة وحدها
 ما عد الستة لكثرة اداء الرخص فيه الجميع فلا يخرج شيئا كما جادل مصانع **قوله** نحو ثلثة قراءات والنسخة في ذلك
 التثنية طان الثلثة الاقراء بالنسبة الى النسخ كقوله لقا صبر من الحان **قال** السيد الحديث اي موضوع له وان دخل
 الماخذ على امرائنا عليه كالنوعية والعدد **قوله** معناه اراد بالعمى ما يقابل اللفظ والقرينة على ان النسخة لا تسمى
 والمراد بالقيام بعين اتصال التغير في النسخ لا الاختصاص بالثبوت او التسمية في التغير فانه اصطلاح المعتدل **قوله** وانما
 بغيره قيل المعنى التام غير مطلقا اذ ليس كل ما اذا التزم معنى سياحي ليس حدثا بل معنى سياحي بكون قول المعنى التام
 بغيره من حيث انه قائم بغيره انتهى وهذا موافق لما في حاشية المطالع في بحث تعريف الكلمة الحقيقية من ان الحدث
 ليس عبارة عن المعنى مطلقا ولا المكان كالمعنى حدثا بل الحدث معنى مضاف الى الفاعل بانه فاعله فيكون متعلقا بالنسبة
 موضوع ما وفيه نظرا ما اولاد ان قوله سواء صديقه في معنى اعتبار النسبة الى الحيل في معناه بل ان المصدر فخر المصنف
 لا الضرب مع النسبة وانما تانيا في الفقه لما في الرسالة الوضعية من ان اللفظ الذي يدل على كل ما ذات وهو اسم الجنس او
 حدث وهو المصدر او نسبة بينهما وذلك اما ان يعتبر من جانب الذات وهو المشتق او من طرف الحدث وهو الفعل
 ولما في الضمان معنى المصدر عن كل يدل في الوجود من كل يقوم به وتوكلان ويمكن ان يلعب المصدر ما يقع عليه هو
 المتعد في بعضه بامانة كقوله الضرب لكنه وضعه الواضع لذلك الحدث مطلقا غير نظر الى كبحها في الية في وجوه وان شيع
 نظري المصدر الى ما حية الحدث لا الما قام به فلم يطلب ان في نظره لا فاعلا ولا مفعولا ولما في من النسبة الى الفاعل
 غير ما خروفا في مفهوم المصدر كالوجه ان يقع الموضع قائما بغيره بشرط الحدث والتجديد عليه لفظ الحدث يقرب جاز
 اي بين الحادثة وانما تعرض لهذا التعليل ان ليس مقصود تعريف الحدث بل ان نفع فهم من هو المصدر في المصدر كما ان
 لفظ الحدث في خبر جميع الاعراض من الفعل والافعال وما ذكرنا في الفرق بين المعنى المصدر والمصدر في المصدر

فإن الأول يستبره فيه الجهد دون الثاني **قوله** والبراجير بانه أه في الرضيق هذا المصدر جار على هذا الفعل إلى أصل له وبأخذ ما اشتق منه فيقيم في جملته من أن المصدر جار على فعله وفي يثبتل تبتيل لا يجري على ناصيه انتهى وما كان المناسب لهذا المعنى أن يقيم الفعل جار على المصدر فسرته التخرج بما ذكره المراد صحة الوقوع ولذا عبر بأن مع الفعل المضارع **قوله** مما يشتق الفعل منه أصله أن الأسماء التي تدل على المعنى المصدرى وليشتق منه الفعل ثلاثة ما آخرها الألف المصدرية ومما هو مصدر لم يوضع له فعل من لفظه ومما هو اسم المصدر وهو شيان أحدهما ما دل على معنى المصدر من حيث أن أوله الميم كالقتل المستخرج والثاني اسم العين مستعمل بمعنى المصدر كالطاعن الكلام الثواب الطاعة والشم يخرج القلعة عن تعريف المصدر بقيد الاشتقاق منه والفاضل الهندى اعترض بأن اعتبار هذا القيد يخرج عن التعريف بالمصادر التي لا فعل لها نحو ويلاد ويحيا ولو اراد اشتقاق الفعل منه حقيقة أو فرضا يدخل في التعريف أسماء المصادر ويؤيد قول الفاضل الهندى تغييره بمما بالمصادر **وقوله** وإن كان الأخيران مفعولا مطلقا أى بطريق الوجه فانهما حالة النصب مفعول مطلق واجتنب عامله **قال** يعمل به بشرط وهو أن يكون مظهر ما كبر غير محدود ولا منعت قبل آما كذا في التسهيل فلا يعمل المضم والمضمر والمحدود أى الدال على المرة والمنعوت قبل امتتيفاء ما يتعلق به من مفعول ومجرور وغيره وفي كل منهما اختلاف بين النحاة مذكور في الشرح للصبرى **قال** عمل فعله أى في اللزوم والتعدي بنفسه أو بالحرف **قوله** لمناسبة الاشتقاق بينهما أى التنا بينهما فى اللفظ والمعنى لكون معناه جزء معنى الفعل وهو المتحد الذى يقتضى الفاعل والمفعول عقلا إلا أن الفعل اعتبر فيه النسبة إلى الفاعل وضعا والمصدر باعتبار فيه الحدث فقط من غير نظر إلى الفاعل فقد طرأ عليه ما زيد المقابلة العقلي فلذلك صار الفعل أصلا في العمل والمصدر فرعا له فيه وعلامة كونه بمعنى الفاعل صحة تقديره بالفعل مع الحرف المصدرى فما قيل إن سبب عمل المصدر أمران المناسبة في الاشتقاق وكونه بتقديره مع الفعل منشوقا عدم التدبر لما كان هذه المناسبة قوية **قوله** لا يفتخر إلى تقويتها بشرط فلا يعمل عن غير شرط وإنما قال بينهما كيشمل مذهبي البصريين والكو **قوله** لا باعتبار الشبه إذا لم يشابهه بينه وبين الفعل لا لفظا لعدم موافقته إياه ولا معنى لعدم صحة أقامته مقامه بخلاف اسمى لفاعل والمفعول فانهما يعملان لمشاكلة الفعل لفظا ومعنى دون الاشتقاق لعدم اشتقاقهما من عند المجرور واشترط كونها بمعنى الحال والاستقبال ليقتضى ذلك الشاعرة **قال** ولا يتقدم معوله جواز الشرحين بتقدير النظر و الجار والمجرور **قوله** لكونه بتقديره مع الفعل هذا ما على الجوهري في البسيط اختلاف في تقدير الفعل هل من شرطه تقيد به بالحروف السانكة أم ليس من شرطه ذلك فمنهم من تقديره نفس الفعل ومنهم من يقدره بأن ومنهم من يقدره بأن حيث يكون المصدر مطلقا لشيء متقدم وأما إذا ابتدأ فلا يجتابر إليه وذكر أن لكونه أكثر

اعرابي اللّحم ان استغفاري يا اجمع كثرة ذنوبي للوم وان ترك الاستغفار مع علمي بسعة عقي اذني كذا في
 شرح التسهيل **قوله** صرنا قدره بقرينة المقابلة بقوله اذ كان ان كان بلا نص على مطلق اذ كان لكنه ليس فاقوله
 من غير تحوية اه وفي التسهيل ان الغالب **قوله** او صرنا فاعلم ان كذا في التسهيل ولا يصح في الاصل ان الظاهر ان
 الحاشية ان المفعول المطلق المحذوف فعله اذ كان في الحاشية واما اذ كان في الاصل هو العامل والفعل هو العامل **قوله** اي المصداق يعني ان
 ضمير كان راجع الى المصدر وبدا خبره بقرينة الموصوف واما المفعول المطلق فلا يعتد به لجزالة المعنى بان الكلام
 في المصدر موافقة المعطوف عليه فان الضمير فيه راجع الى المصدر **قال** بل لا يمكن ان يكون المفعول المطلق بدلا عنه حقيقة واه
 لم يقدم الفعل قبله فلم ينصب عنه بل عجزا لانه لما سدد ولم يحجز اظهارة فكانه بدل عن **قوله** عمل الفعل الالهالة
 وجوب اضمارة لعارف اشره في تقدير العمل **قوله** للنية اي باعتبار كونه مصداق امته ولكن لقيامه مقام الفعل
 ونيايته عنه فاذا ن عمله ليس كعمل المصدر بل لقيامه مقام الفعل المقيد كذا في الايضاح **قوله** للمصداقية كسائر المصادر
 يعمل كغيره يتناول مع الفعل **قوله** اكثر الى المصدر وقولنا في العلم لما منع من عمله بخلاف ما اذا كان مفعولا مطلقا وان كونه
 مفعولا مطلقا مانع عنه لعدم صحته تاويله بان مع الفعل كونه امتناعا للتقدير مختصا بالقسم الاول والآخر من جواز تقديم مفعوله
 اذ كان بلا العلم كقولنا لان مع الفعل كذا لا يضر في كون ما ذكره الشرح نكتة للفصل بين القسمين كما لا يخفى **قوله** او حدث
 اي معنى فاذ غير فقي نسبة الاشتقاق اليه بخلاف ما قامه المدلول على مقادير الدلالة اشتق ما يدل عليه ولما حمل الفعل على الاصطلاح
 لان اشتقاق اسم الفاعل من المصدر لا من الفعل خلافا للسيد اذ في قوله قال اسم الفاعل المفعول مشتقان من الفعل والفعل من
 المصداق لم يقل اي مصداق كما في الرضى يكون النجس في اسناد قام اليه لان نسبة الاشتقاق اظهر منه نسبة على النجس بخلاف اسناد قام
 لان المصدر ايضا قائم من يلفظه **قوله** موضوعا اشارة الى انه يتضمن معنى الوضع واللام صلة الوضع ولك ان تقول في
 الاشتقاق معنى الوضع لانه وضع نوعي واللام لاجل **قوله** اي الفعل بيان لمرجع الضمير لرفع توهم رجوعه الى من بناء على
 ان الضمير يرجع الى اقرب المذكورات **قوله** اي لذات ما اذ يعني ان موصوفة وانه يعتبر في اسم الفاعل عن الذات البهية
 متساويها لا كون الفعل منسوب اليها كايضاح متعليه الفعل على فانه يضر بالاستناد **قوله** لان ما حمل امره او قيد امره وهو كونه شاملا
 لمن يعلم ولا يعلم معلوم لان النكرة الموصوفة **قوله** ضد التغليب لكن مقام التعريف ياب عنه **قوله** وغير ذلك من الاشياء
قوله هو يكون من قام به اذ لانه المتبادر من وضع اللفظ الشيء لكونه مصداقا واعتراض الرضى ان هذا التعريف لا يشتمل على ما يقابل
 عموم وانما يقرب من ذلك ومستبعد عنه وجميع معه فان هذه الاحداث لتبين الفاعل للمفعول لا يقيم باحدهما معينا دون
 الاخر لانه يتعرض للشهر لانه مبني على هذا القيد من المتكلمين من ان القرب والتم بالمقاربتين والحوار

بالتجارب من والاخرى لا يخفى ان من ذلك من الامتانات المتخذه في الجائدين والحق مع قيام الواحد بالشخص بالظروف بل
 القادر بكل منها انزاعه في القادر لا يخرج غاية الامر انهما هما النوع وما في في دفعه بالحق متقرب مثلاً فيا تم يتبع
 بين قام به قريب من هذا الشخص فليس بشئ لان الامانة المتكثرة عبارة عن مجموع الامناتين لا عن مادة معينة الى الامانة اخرى
 والفاضل الهندي فيصريح الاعتراف انها امر عدمية فلا معنى لقيامها بايجابيات القادر اعلم من ان يكون حقيقياً او اعتبارياً
 وليس كذلك بل انقصوه انما اقامة بالطرفين لا باحدهما معيادون الاخر مع انها مسئلة الى واحد منها ميسراً فذكر **قوله**
 خرج عنه اسر التفصيل لا يخرج اسم الفاعل من باب المغالبة نحو كادني فكلمته فان كاد كادته موضع الغلبة في معنى لمسا
 لا معنى المصدر مع الغلبة في معنى الشافية ويعني باب المغالبة ان يغلب احد الطرفين الاخر في معنى المصدر نحو كادني فكلمته
 اي غلبته في الكسر **قوله** واستند الخراج اسر التفصيل الى التخييل على انه لا يدل على الحدوث مقيداً باحد الاخر من ثلثة
 وان كان قد يدل على الحدوث بمعنى التجدد **قوله** هو لا يبعد ان يلزم ذلك الاول ترك لفظ البعد عنه قال ابن مالك في شرحه ان
 ولزم من تفصيل اسم الفاعل ان يكون حياً على الشارع اعلم ان في قوله خبر امثلة للمبالغة وليكن في ذلك خبر لان اسم الفاعل
 غير ما قال في علم ائمة فاعل اي القياس لك وقد يخفى على وزن مفعول نحو جرح فموجباً يقع ما كاد وعلى وزن مفعول كسر
 الميم وفخر الدين نحو عم الرجل معروفة فهو **قال** غير مفعول وكسر ما قبل الاخر وبما كسر مفعول اتياء والاعين او يفسر
 عنه اتياء ما للميد والواقف من يمين مثنى واربعا استغنى عن مفعول فاعل نحو عشتب فواشبه به استغنى عن مفعول
 بك اليمين بمفعول فاعل نحو اسب فهو **قال** ولعل في التسهيل في المصنف والموصوف خلاف الكسائي فانه يجوز
 عمل المصنف والموصوف **قال** بشرط معنى الحال والاستقبال اظهر كانه يشترط ذلك في عمله مطلقاً والتحقيق ان شرطه
 في فعله لا في عمله في الظرف والمباشر المحذور فانه يكفي شدة الفعل لا في عمله في الفعل المطلق لكون فعل الموصوف له وما بالنسبة
 الى الفاعل فعمل ابن عصفور لا تعان على انه يرفعه اذا كان مفعولاً ان كان مفعولاً اظهر كلامه سببوه انه يرفعه ذهب عن الحاجة
 الى انه لا يرفعه **قوله** ومعناها انه لا يربط بينه ان اللفظ الذي في ذلك الزمان **قال** لان سلب ما تلفظه كما في قوله عن من
 تروان بل المقصود بحكاية الحال حكاية المعاني الكاشفة لا اللفظ **قال** جلاله ونعم ما قال معنى حكاية الحال ان يقدر ان ذلك
 الفعل الماضي واقف في حال التذكر كما في قوله ثم قد تفكرت في انبياء الله عز وجل انما يفعل هذا في الفعل الماضي المستقبلي كما في تحقيره
 الى الحب وتصوره له ليتعجب منه كذا في النص **قال** على صاحب الذكاء او النوى نحو ما لمالك **قوله** في هذا المثل
 هل ضاروا زيدان مفعولاً مستقراً نحو قوله زيدان ام قاعدان **قوله** من حروف النفي مرياً او مؤذلاً به نحو قائم الزيدان
قوله والتعبدى قديراً لان اسم الفاعل لازم فيه مفعول ما مضى وقد سبق **قوله** ذكر مفعول له لولم يرد كما ان لا يضا

نحو هذا ضارب اسر قال وجبت الاضافة ولا ينصب الا ظرف ونحو والمجرور غوز بزيادة سبب السوالة كيفية امر بالتحقة الفعل
 قول له اضافة معنوية ببيان لم اصل المعنى ولما التركيب المنطوق هو اما تمييز من حيث المعنى او ظرف اي في المعنى وحال اي ذات
 معنى او مفعول مطلق اي اضافة معنوية قول اسر بالآخرى من حيث المعنى لانه لا عمل له في اللفظ ^{فقط} بفعل مقدر او مفعول عليه لانه
 لا يستقيم في مثل هذا ظان بزيادة اسر في الزوم حذف احد مفعولي طان واجيب بتركيب جواز ذلك مع التنية وان كان
 قليلا وبان المثال مصنوع والصحيح هذا الظان زيد قائما وقال السير قائما انصب اسم الفاعل المفعول الثاني مرة حيث لم يمكن
 الاضافة اليه **قوله** بتغيير صيغته انه ليس المراد ان هذا تقدير الكلام حتى يكون تعسفا في قول بل اشارة الى ان من لا يبتدأ بمعنى كون
 المجرور بيا موضوعا انفصل عنه الشيء وخرج منه فيقول المعنى لى ما ذكره الشرح وعلى التوجيه الثاني من التبيين لانه يصح اطلاق المجرور
 بن على ما قبله فلا غبار على التوجيهين **قوله** بحيث يخرج اه احتراز عن تغييره عنه كالثنائية والجمع والقرينة على
 اعتبار الحثية في قوله للسبب **قوله** اذا كانت للسبب لغة لا بد من هذا التقيد على هذا التوجيه بخلاف التوجيه الاول كان
 فيه صحت كلمة من عن معناه المتبادر عن التبيين فالتوجيهان متساويان **قوله** وما فيه من معنى المباعدة لان المباعدة وتو
 الشيء الى احواله فيها قوة معنى الحدث الذي يعمل لاجله بخلاف اسم التفضيل فان فيه اعتبارا بزيادة معه وبضمها لا يبقى ضعف
 الفعل على حاله فلا الم يعمل اسم التفضيل **قوله** بالحق عارضا لثنائية اه واما الجمع المكسر فهو فرع الجهم المسالم
 لكونه اشرف فيتبعه في حكمه **قوله** ومع التعريف اه الا لم التعريف اي ما يكون للتعريف في الجملة وان لم يكن ^{فيها}
قال اسم المفعول اي المفعول به على حذف الجواز استتار الضمير بقولت به الضرب اي او ثعته عليه والا فالفعل
 هو الحدث **قال** من فعل اي من حدث سواء كان متعللا بنفسه او مجرورا بالمراد ان كان لا ذرا غير متعذر بحيث الجزم ^{منها} ببناء المفعول
قوله لمن وقع عليه حقيقة او اعتبارا ليشمل او حدث مضر او فو هو جاز صلت عدم خروجه فك هو معلوم فان الابداء والعلم
 تعلق بالمعلوم ولا معنى لوقوع الفعل على المعلوم حقيقة لكن العقل اعتبره واقعا عليه ويعبر عنه بما يدل على الوقوع
قوله من حيث الوقوع عليه لان التعلق بما في حكم المشتق ليشعر بالحثية وكان الاولى ذكره في تعريف اسم لفاعل الا اكتشافه
 هو هنا ولا يخرج من التعريف يوم الجمعة مضروب فيه التاديب مضرب له لان الصيغة موضوعة لما وقع عليه لانه ترك ذكره
 واقل الجاز والمجرور مقامه ويدخل في التعريفات الصفات التي بمعنى المفعول وهي فعل كبير لفاء وسكون العين نحو طحن وقيل
 نحو لطف بمعنى لطف وطحن لطف بضم الفاء وسكون العين نحو اكله وقيل نحو جرحه لان انما ليست موضوعة لمعنى مفعول بل مستعملة
 فيه **قال** على صيغة اسم الفاعل قد شد نحو اضعف فهو مضعف واكرم فهو مكرم واحزن فهو محزون واحب فهو
 محبوب **قوله** مخفة الفتحة وكثرة المفعول لانه يكون للفعل الواحد مقاييل بخلاف الفاعل وهو اضافة المضارع الذي يعمل

عمله والفرق بينهما وبين اسم الفاعل قوله **اي عمل النفس** فلا يحتاج في عمل الرقع الى اشتراط زمان وليس في كلام المتكلمين
ما يدل على اشتراط الحال والاستقبال في اسم المفعول لكن المتأخرين كما في جمل من بعد مرادوا بـ **اي عمل** قوله **اي عمل**
نفسه باسم المفعول ان كان بمعنى الحال والاستقبال ويغفل ومقدم ان كان بمعنى الماضي كما في اسم الفاعل قوله **من حيث**
انما انتهى الى بعد اشتراكهما في كونهما من قام به الفعل بخلاف اسم المفعول فانه من وقع عليه بخلاف اسم التفضيل فانه وان كان
من قام به الفعل لانه لا يشترط لا يشترط لان اصله ان يكون مع من ولد الميعول والمراد المشاهدة في اصل التشبيه والجمع والناثية
لان جمعا وتانيتهما الجمع اسم الفاعل وتانيته فانه لا يطر في فعل بخلاف مع عمله عمل فعله فلا يقر ابيضون وابيضه كما
يقم ضاربون وضاربة وفي الرضى وجه المشاهدة كونهما معناه اذ لا فرق بينهما الا باعتبار الحدوث والشوق **قال** معنى
الثبت ان انقضاءه به مع قطع النظر عن التفسير لمحد لا زمنية ولذا يقصد به الاستمرار بمعرفة التفاضل لخاصة الفاعل للآدمية
يدل على الحدث القيد بالزمنية **قوله** لا بمعنى الحدود بالمعنى الذي حرفي تعين اسم الفاعل قوله **بذلك** اذ
قالوا ان فعلا من فعل فخر العين صيغة مبالغة تقدر وتصير من فعل نعم العين صيغة مشبهة **قال** صيغة تاء الى الصيغة
بما فلا ينافي في التسهيل من ان الصفة المشبهة من غير الثلاثي الجرح في معنى فاعله منه قياسا لمطابقة ما مشتركة بينهما
قوله اسم الفاعل على حذف المضاف ليس اسم الفاعل على معنى يلزم حذف شطر العلول هو اسم جنس نقل من الذكورة مضافا
معنى مخصوص فذكر في حاله السابقة وهو كونه كمتبين بدليل اسم الفاعل للمفعول اسماء الفاعلين لئلا يحرر بالمرتين
قوله او لصيغة اسم الفاعل والمراد من الفاعل لفظه هو يكون لا لام فيه فذكر لان الاوزان اذا ابدل بها انفسها كانت علما
ولكون كل من التوجيهين خلاف الظاهر سوى انهما **قوله** من غير اشتراط او يشير الى ان الاختلاف في مقابلية الاشتراط
فمعناه عدم الاشتراط للمؤكد سابقا على اشتراط الامرين ولما كان ذلك مما لا يخفى ان يكون بانقضاء ما او ببقاء ما
بينه الشم صيان به باعتبار انقضاء اشتراط الزمان فيكون في المتن اجمالا لا اختلا كما وهم انما يكون اختلا لا هو كذا
بمعنى العموم **قوله** لا يلائق بخلاف اللام الداخلة على اسم الفاعل لانه عند الماذن للتعريف **قوله** اي جعلها تامة
قسما لا يريد ان اضافته التقسيم الى المسائل ليستضافة المصدر الى المفعول كما يسبق الى التعميم لان المذكور هو تامة
المسائل سواء كانت بمعنى الاحكام او بمعنى الاسم بل وفي حلا لصفة اي تقسيم تفصيل المسائل والمراد بالمسائل التسميات امر حديث
يسأل عن حكمها ويبحث عنه في الفرق المعنى تقسيم الصفة للشخص لا تسميات امر حديث يسأل عن حكمها ويبحث عنه في الفرق المعنى
ما ذكره التسميات اي جعلها تامة كبريا وكبريا **قوله** اي تشبيه معمول للصفة ووجه تشبيهه به انهم لما
قصده التخصيف في الصفة بالامانة ولا يمكن اضافتها الى الفاعل لانه يلزم اضافة الشيء الى نفسه لان الصفة عين الفاعل

الصفة

شبهوا مرفوعاً بالمتعول فتصبروا ليحصر الاضافة اليه لان المقول غير الصفة وجعلوا الصفة في اللفظ الغيرة واخذوا
فيها الضمير اذا كانت في اللفظ جارية على غير المعنى خبراً او نعتاً او حالاً في المعنى دالة على صفة له في نفسه سواء
كانت هي الصفة المذكورة نحو زيد حسن الوجه فانه محسن بحسن وجهه ولا نحو زيد غليظ الشفتين اي قبيح فان ضميراً
في اللفظ عليه نحو زيد وجهه حسن او جرت عليه لكنه لم يردل على صفة له في نفسه ليحجز استتار الضمير فيها فيجوز
زيد ابيض الشف **قوله** اي مفصل هذه الاقسام اي معنى ان تفصيلها بمعنى اسم الفاعل والمفعول مبتدأ خبر وجوز
وهو قولنا وحسن وجهه ثلاثة جملة من المبتدأ والخبر وقعت مقول القول **قوله** وكذلك مبتدأ لان الكاف اسمية ولما
فسر بقوله اي مثل هذا التركيب وخبره حسن الوجه الجملة معطوفة على الجملة السابقة وحسن وجهه معطوف
على حسن الوجه خبر بعد خبر وكذا الحسن وجهه والحسن الوجه الحسن وجهه خبر بقوله كما لان تركب العاطف
فيما بين هذه الثلاثة وغير الاسلوب للثلاثة التي ذكرها الشرح والمعنى مفصل الاقسام قولنا حسن وجهه ثلاثة وقولنا
يعني ان هذين القولين مشتمل على تفصيل الاقسام فضمن الامثلة وانما قال ذلك لان تفصيلها في نفسها قد علم
ما سبق فبهذا حل تركيب المتن عندي موافقاً للشرح **قوله** فوالتركيب ثلاثة يعني ان ثلاثة وقع خبر الحسن وجهه
يتناول هذا التركيب مع قطع النظر عن اعراب وجهه والافهم مثال احد ليس اده ان ثلاثة خبر مبتدأ محذوف كما قاله
الفاضل الهندى لانه لا يصح ان يكون حسن وجهه مقول القول لكونه مفعول اقضى تركب العطف اي بين هذه الاخبار
الثلاثة مع ذكره في الخبرين السابقين عليها قال ممتنعان اي بالانفاق كما صرح به الضمير بغيره في قوله واختلفت في
حسن وجهه وليس للفقهاء ان يحضروا بتوهم دخول اللام بعد الاضافة لان اصله الحسن وجهه بالرفعة لا لام نحو قول الضمير
قوله الصفة باللام اي المفعول يدل ان جميع الامثلة من المفردات واما الشئ نحو زيدان حسناً وجهيهما والوجهي زيدان
حسناً وجهيهما فممن قيل ما اختلف فيه كما في حسن وجهه كما يحكي كذا في الرضي **قوله** او يحدتها معا كما في حسن الوجه **قوله**
ولا خفة فيه بواحد منهما لان التثوين سقطت باللام الضمير في وجهه موجو **قوله** من الاضافة اي الاضافة
المعنوية فان المجهول فيها اضافة النكرة الى المعرفة واطافة النكرة الى النكرة ليعيد التثنية او التثنية اضافة
المعرفة الى النكرة اذ لا يبعد شيئاً منها واذ الاضافة اللفظية لا انواعاً عنها فلا يضافها من كل وجه **قوله** في الجملة لاجل الحاجة اليه **قوله**
لا شتمه على ضمير زائد اي معنى ان الضمير فيه ليس بالربط بل بالاجزاء الحسن الوجه بالجر الحسن وجهه بالرفعة وانما حصل
الربط باحد هاتين الثاني انهما يتخلان اذا جرى بالضميرين ويكون الغرض من احدهما الربط من الاخر تعيين المضاف نحو زيد
حسن ضربه من ضرب ابي في داره **قوله** لعلم الربط او ليس اللام في الحسن الوجه حسن الوجه بلط لان ليدل باللام

من اسم جازن فهو اخذك الشايقين جازا بالناس شاذ ولا من فعل غير متصرف كما من فعل لم التقي فهو ما ليس بشيء
 اي ما تكلم لعدم المصدولة من حيث لزوم النفي اما الاقوال لنا خمسة فان قلنا ان الاول على الحد فثبيل على الزمان
 فقط كما قيل فثبيل وان قلنا انها دالة على الحدث وهو الحق فالظهور ان البناء منه ما قياسا اذ لا مانع من ان يقيم زيد اصبحت من
 غيبا وان لم يستعمل فتقوله من حدث مشتمل على الشرط الثلاثة واما اشتراط كون الحدث مما يقبل الزيادة والنقصان
 فلا يقال الشمس غربت اطلعت اليوم فستغيب عنه بقوله بزيادة على غيرها فان الزيادة انما يتصور بما يقبل ما في الحق
 فان معناه قلة العقل فهو العيوب لياطنة كالحمل **قوله** حكموا بشدة هذه كما في المفصل شرح التمهيد **قوله**
 واحق من ابن مبنية الصواب من هبنقة باسقاط الابن كما في المفصل شرح التمهيد في الحواشي الهندية والقاموس
 والصحة الشمس طلعت لم يبق كعلم لا حق القصير حقيقة لفتيد بن مهران القيس يضر به المثل في الحق **قوله**
 من تعليق خروجات ولذا يقيم له ذوالج عات فان الودع محركة خروا بفتح الخاء مجزعة من المجزعة في حق الجيبا كالفهم
 العين **قوله** ففيه شائبة اه خبر لقوله الجواب في الجواب لما كور شائبة حقوق صاحب الفاء اما زائدة كما هو من الجواب
 على تقدير امارا ذكره الشرع سبحانه لفيه المذكور في الحواشي الهندية فيبعد هذا الجواب تشبيها كما هو **قوله** ولا يفتقر
 الظاهر ليقوله احكام في غاية التحقيق لان الشرع قال ذلك مباغلة في سبغة ذلك القول في الواقعة قد لا يفتقر
 قوله وقد جاء بالفعل **قوله** اشتقاقه اه قد لا يفتقر في سبق في التعريف فقول قياسه مبتدأ في حرف الخبر ولم
 يجيء لان كون مجيئه للفاعل قياسا لا يقتضي قوعه لوقول لفظ الواقعة كان المعنى كيبكا ولذا لم يجعله من قبيل خبر
 زيدا فاما تقديره وقياسه حاصل اذا كان للفاعل **قوله** فانه لو اشتق اه بخلاف الالفاظ المشتركة فانها مقصورة
 على السماع لا لتباس فيها فاقيل **قوله** على الاشارة والاكثر ان المفعول لا بد منه في فعل بخلاف الفاعل **قوله** على احد الوجوه
 الثلاثة اذ لم يكن معدلا نحو احواسه انما هو الدنيا ونحوها عن المعنى التفضيل نحو اخر معنى غير **قوله** وهو استعماله
 يعني ان لوجه الثلاثة عبارة عن الاستعمالات الثلاثة وعلى احد ثلاثة اوجه حال عن ضمير يستعمل اي
 كائنا على احد الاستعمالات الثلاثة وقوله مضافا بديل منها واسار اليه باعادة يستعمل في قوله فيجب ان يستعمل
 فان البديل في حكمه تكرير الحامل او رد الفاء الدال على كونه مترتبا على تقدم كونه تفضيلا له واسارة الى
 البديل هو اعادة العلم بالتفضيل بعد العلم بالاجمال الى زاد الوجوب ليرتب عليه قوله فلا يجوز **قوله** وذكره
 اي كونه مذكورا لغو المصنوع الغرض هو تعيين المفضل عليهما وليس المقام مقام التاكيد **قوله** ليست
 بالاكثرة على صيغة الخطأ في الحائر للمبالغة اي الحق للغالب في الكثرة قال الا ان يعلم استثناء منقطع لان

الرفع ان عمل الرفع بالاصالة للفعل بخلاف التصديق به يعلم الفعل للحرف فتعمل النصب كحومشابه به في الرفع وان لم يكن
 بمعناه **قوله** وهو لم يعمل اه اى اسم التفضيل لم يعمل عمل الفعل اصالة لانه ليس فعلا بمعناه فلا يعمل الرفع لاجل اصداره
قوله اى رضاء سبب بيان لاحاصل قوله صفة لشئ وهو فى المعنى المسبب لشارة ان المخرج شرط واحد بشرط
 العمل لثلاثة اقسام جوابه وليرقى صفة سببية اذ الاصطلاح الوصف السببي وغير السببي كفى في المقارن والتخييل ^{الصفة}
 السببية وغير السببية **قوله** مشترك ولذا لم يقل المسبب بالاضافة الموجهة للاختصاص نقل عنه المشهور ^{الصفة} اصطلاحا
 ان يطلق على المتعلق اسم السبب من السبب لانه مناقشة فيه ولعله سماه مسببا لان التحلل في هذا المثال مسبب
 عين الرجل عين زيد لان عينهما سبب للكل وهو مسبب لهما **قوله** باعتبار اى بالنظر بقية اعتبار الشئ اى نظر
 اليه وراعت حاله وهو حال عن الضمير المرفوع في مفضل اى متلبسا به وكذا الثانى حال عن نفسه وليست
 متعلقتين بمفضل حتى يلزم تعدية شبه الفعل محرفي الجر متفقين لفظا ومعنى وهو خلاف ما اتفقوا عليه كذا
 فى الرضى **قوله** ويحصل النصب عطفا على الجمل الاول كما متعلقان بان يكون على ترتيب اللف والنشر **قوله**
 كالصفة المشبهة فانه ايضا لا يدل على من موصوف فى اللفظ ومتعلق بمسبب ذلك الموصوف ليعمل فيه **قوله**
 لاخطا طاه اى تحليل المافهم من السابق وهو ان يكون المظهر مسببا لموصوفهما **قوله** لينجز اه غاية متروكة
 على الاشتراط المذكور **قوله** ولما لابق اه علة باعثة عليه **قوله** ليسهل متعلق بقوله لا يلقى **قوله** وكذا
 كل افعال اه ضم هذه المقدمة ليثبت الكلية **قوله** وشدة العبارة تحتمل اه بان يكون معناه لانه اى حسن بعد
 النفا وقبل النفي **قوله** توجه النفا الى قيدة اه ما ذكره الشيخ عبد القاهر رحمه من ان كل كلام فيه قيد ائد على
 الاثبات يكون ذلك القيد محط الفائدة **قوله** فيبقى اصل حسن الى قوله فيكون احسن اه زائد لا احتياجا له
 فى اثبات كون حسن بمعنى حسن ذكره لان هذا المثال الكونه فى مقام المدح يابى ان يكون لنفى الزيادة فقط بل لا بد
 فيه من نفى المساواة ايضا **قوله** ان يجعل احسن اه لم يقل بان يكون احسن بمعنى اصل الفعل لان اسم التفضيل ^{اللفظ}
 من التفضيلية لا يكون بمعنى اصل الفعل فهو هنا مستعمل بمعنى الزيادة لكنه جرحه بما عرف اى جرى العرف فى نحو المثال
 المذكور على التجهيز عن الزيادة المدلول عليها الغلبة فى مقام المدح وكذا على تجهيز من التفضيلية عن التفضيل
 لجرم النسبة والقياس كما اشار اليه بقوله وتوجه النفا الى حسن الرجل مقيسا الى حسن زيد **قوله** بالنفى اى بسبب ^{اللفظ}
 فيه الاعتراض مشتق بالمعنى الاول لان العرف على التجهيز عن الزيادة اه لجرم فيه ان يكون التعابير بين المفضل والمفضل عليه
 متغايرين بالاعتبار الا ان يكون متغايرين بالذات فلا يجوز ان يكون الباء بمعنى مع كما وهم فان قوله فى الجواب اذ ان النفي زائد

على ما ذكره قوله من حيث لا يلزم حيث ان فيه معنى الابدان فلهذا قيل على هذا الحسنة في التفضل على من جاز الحسنة
 من حيث لا يلزم حيث ان فيه معنى التفضل على من جاز الحسنة من حيث لا يلزم حيث ان فيه معنى التفضل على من جاز الحسنة
 رجلا احسن في عينه منه اكل في عينه قوله تعقيد لك لان فيه ذكر التفضل على من جاز الحسنة من حيث لا يلزم حيث ان فيه معنى التفضل على من جاز الحسنة
 يوجد التعقيد في الشق الذي ذكره في قوله مع انما اليك ان يدعى العبادات المشتملة على ما ذكره من حيث لا يلزم حيث ان فيه معنى التفضل على من جاز الحسنة
 المظهر في الهم في المظهر بل في الفصل بين اسم التفضل ومعموله بالاجتناب في كل عبارة تؤدي معناها لتدبره معروضه
 قد حكي على بعض فقال ما ذكره في قوله مسأله الكل اي مسأله عمل اسم التفضل الرفع في المظهر في الاضافة بالان في مسأله
 وبين شرائطها الثلاث وهو ان يكون الوصف سببا والتعريف بين المفضل والمفضل عليه اجتنابا او كونه منفي او ما عبره عنها
 في استلامهم وهو قوله ما ذكرت رجلا احسن في عينه اكل من في عينه قوله ويقتل عطف على قوله وهو قوله
 عطف على ما انشده والاشارة الى التطبيق حاصل جعل ما ذكرت كعين زيد احسن في اكل مثل ما اري اء قوله وهو قوله
 بمقدار ما اشارت زيادة لفظ مقدار الى ان الاختصار هنا ليس بطريق حذف بل بطريق التسامح بطريق القصص في حذف حرف
 المحرور ابقاء الجاء وحذف كلمة في مع ابقاء ما يدخل على الجاء لا يخلو في وايم العربي قوله مع هذا المعنى لان التفضل عليه
 لا بد ان يكون من جنس التفضل عليه لا ان اسماءه ورد على الرضى حيث قال وهو على حذف الجاء اي من كحل عين زيد
 لانه لتفضيل الكل على الكل لا اكل الى العين ومن التفضيلية يدخل المفضول قوله لا يكون من قبيل او والمحال
 على اسم التفضيل في المظهر وهو ما يدل على ذلك عند قوله استغنى عن ذكره لانه قوله كعين زيد عليه كمن معناه كمن
 في حسن الكل منى وهذا هو المستفاد من ذكر عين زيد بعد اكد في الرضى قوله وتقديره ما اريت وورد على الرضى حيث
 قال ليجوز ان يكون احسن في اكل الحسنة لقولك كعين زيد لانه يكون المعنى ما ايت مثل عين زيد في حسن الكل في اكل
 عليه في حسن الكل في اكل وكيف يكون مثل الشيء في الوصف فلهذا قيل في ذلك الوصف في حالة واحدة قضي على الجاء وحذف
 معلوما بطريق الكناية لان نفى مجزى عين ما ان العين زيد في الاحسنة لان الاحسنة كحل عين زيد وهو قوله
 على جازي المرو فيكون كذا عوا الشيء اليه قوله والثانية بوزن التفضيل نقلت كسرة الياء الى الحذف في قوله عوا
 في الياء قوله من اي او وثلاثة اي يفتلاد خام ويره قوله من التفضل من السراية فانه لا ياسب المقام
 قوله والباء اما العواضية لعل القراء لا يفتلاد بناء على ان ما بعد البيت شيء من متعلقات حرت قال الشاعر
 لا يكون الا بين كلام وكاهين متصلين معنى عند الجموع المتكثرة وهي حوسنا تقطع بشأن وادى السبيل قوله
 في به او انما بمعنى في قوله بمعنى المفعول فان الواو مخوف في الاختلاف كما في اسناد الجاز قوله والمعنى في

لا ان كمن الشيء في نفسه كناية عن استقلاله وعدم احتياجه الى التغير ولما وصفت المعنى ان المقبول الحاصل في الابد
 به يكون المراد منه استقلاله في المفهومية **قوله** لا تخرج مصدر من كون خبره الجار والمجرور **قوله** لكن استدلاله
 قوم ناس من كون ما لا يوافق احد وهو انه كيف يرسم الوجه الاول وقال في الثاني ويمكن **قوله** مشتمل على التثنية
 معان يدل عليها مفصلة لكون المادة موضوعا بالوضع الشخصى الحديث كما يشير اليه **قوله** هو معنى المصدر
 والهيئة اي الحركات مع الترتيب المعروف الزائدة ان كانت موضوعا بالوضع الثمى لنسبة ذلك الحدث في
 فهو كراى الحجاز الا ان اجزاءه لما لم تكن مرتبة في السمع لم يكن حركيا فلا يرد ان ضربا قبل فاعله ليفهم منه
 الحديث فيتحقق الدلالة التضمنية بتدريج المطابقة واما الرومان فلا تفرقهم قبل ذكر الفاعل انه وان النسبية
 فكيف يفهم قبل فهمه بما يذكرا نظرا من ما قيل ان حينا معنى باعنا غفل عنه الجمهور وهو تقييد الحديث بالرومان
 او النسبة بالرومان **قوله** الحديث وهو المعنى القائل بغيره سواء صدر عنه كالفرب او لم يصدر كذا الطول كذا
 في الضمير المرد بالمعنى المتحد ولذا قال المصدر ما يكون في آخر معناه الفخرسية الدالك النون والتاء والنون ما قيل
 ان الاسود معناه المتصف بالسواد بمعنى سياهى لا معنى لسياه بودن في الجواب انه لما كان الصفة المشبهة مضمرة
 المعنى المتبعات السطر عن كمن معنى التحد فلا يرد من القرض لا لوان ولزوم عدم الفرق بين المعنى المصدرى والحاصل با
 وما قيل ان المراد المعنى القائل بغيره من حيث انه قائل بغيره فلا يرد لوان فيقول ان النسبة ليست ما خفي في مفهوم
 المصدر نصرا على ان الفاعل كمن ولو كان كذلك لوجب كذا الفاعل معه **قوله** النسبة الفاعل الى فاعل معين اي معين
 كان وانما احتبنا لتعيين الفاعل لانه لو كان المعتبر في مفهوم الفعل النسبة الى فاعل مطلقا لزم ان يكون استعماله
 حيث استعمل مجازا اذ لا يستعمل الا في النسبة الى معين بنوع تعيين ولا ختم الصديق والكذب رجلا من غير
 الفاعل لا تنتم حمله على شئ **قوله** هو آلة لملاحظة طرفيها اي آلة تعرف بها حالهما مرتبطا احدهما بالآخر
 لكونها نسبة حكمية بخلاف النسبة المنطقية الذات من حيث هي فانها لا تكون نسبة حكمية يعجز ان تقع حكما
 عليها ولا استقلال المفهومية وان كانت جزئية فمنها الاستقلال المفهومية وعدمه هو الملاحظة القصيدة
 وصدورها لا مدخل فيه كمن المفهوم جزئيا او كليا فاحتل قيد الجزئية في مفهوم الحرف مجرى بيان المواقف الجزئية
 لا تمتل الملاحظة الكلية **قوله** لا تستقل المفهومية اذ لا يفهم تلك النسبة ما يفهم الذات المنطقية المألوفة
قوله ندين ان يكون المراجعة الحديث اذ لا يمكن ارجاعه الى ان اذ لا معنى لاقتران الشئ بنفسه ولما لا يفهم لفظ
 المعنى بعد تقييد بالوصفين فلا ينافى قوله في المزمع بالمعنى انه لان المراجعة لفظ المعنى بدون الوصفين **قوله** لا يمتنع

المعاني لعدم استقلاله بالضرورة كغيره وهو النسبة غير مستقلة فترد عليه بقوله في اسماء ما ذكره عن ابي القاسم
 ان كان المنبأ بالمتعلق السابق قول له بالواجب والام لا فنية على المخصوص كالمعنى في زمانه لا فاسم التثنية على
 نسق واحد لقول لا يستحق اي في الفعل قول له ليس ستمائة الفروية لما عرفت ان المعاني النافية كانت لثمة
 احوال الطرفين من حيث ارتباطها بالاعراض الجزئية لازمة له كمن هذا الوجهية فتم ان الالتماس لا يشترط في الالتماس
 الجزئية بل هو قصد ما هو قول له في صفة الفاعل مجرد التراضي واللاذقان بيان خواص التي يتبين من ذكرها في الالتماس
 وضعا عطفت على محذوف اي فبقر لنا مقترن خبر الاسماء التي لا اقتران فيها اصلا وقولنا وضعا اي بقولنا في الفهم خبره فاما
 الاقتران وضعه في التحقيق كاسم الفاعل انه موضوع لمقابلة الفعل على الحد الذي يكون قيامه به وحصوله له متعين
 باحدا لازمة التثنية ولما كان حقيقة في الحال والاستقبال لا يكون فعلا لعدم الاقتران في الفهم واعلم ان الشرح لم
 قاندة قيد الفهم ولا في تعريف الاسم وكان الواجب عليه ذلك لدقته وخفاها ولذلك تشرع ان لا حاجة الى قوله في الالتماس
 بعد التقييد بقوله وضعا اي في المنقولة عن المصادره غير حكاية او لمجرد التفصيل كما في العالم اجمع شرعا وعرفا
 منقولة مفصلة بوزن التفصيل في الحاجة الى جعل الجهر في محل واحد وجعل او معنى الواو ثم النقل الى الاستعمال في المعنى الثاني
 للعلاقة مع جهر المعنى الاول لما كان بمنزلة الضم وليس في ضم تحقيق قيد الشرع والوضع بالاول في تعريف الاسم ولم يبق
 حرمنا رعاية للاعتبارين وهذا بخلاف نحو زيد ويشكر فانها موضوعان لجل واحد من العيدين بالوضع والضم التحقيق
 قبا اعتبارا بضم فعل باعتبار اخر اسم في المنقول باعتبار الوضع التحقيق وفي المشترك يستلزم الوصفان قول له ومخل فيه
 غلط على قوله فخير وانما افاد التقييد في انبئات الالتماس في الحقيقة تعبير لقوله مقترن وضعا سواء كان مقترنا
 استعمالا ولا قول له الافعال المنسجمة اي في الاستعمال بحيث جعل المعنى الاول فيها من التثنية قيل كان الافعال المنسجمة
 عن الحدث يدخل في الافعال الناقصة تامة في اصل الوضع فسلكت عن الحدث انتهى قال المصنف في الالتماس لا يصح
 التعلق بالافعال الناقصة لانها لا يقصد بها في التحقيق نسبة حدث تحقيق في افعالها ومعنى قوا احدث تحقيق اذهاب
 ان زيد اثبت انما اريد ان الالتماس المنسوب اليه وهو خبر ثبت في ذلك حاصل ولو لم يكن كذلك لان التامة عند بلاتين كما علم
 المبتدأ والخبر للتقييد في النسبة الى المبتدأ فباعتباره علم كان في الالتماس وان كان لا يسمي كثير من النحويين ان هذا لا
 على الحديث اصلا وانما وضعت الالة على وجه الزمان فلان لا شذوذا في حاشا في شي خيرا الاسم والتعريف انتهى كما علم
 من كلامه ان الالتماس الافعال الناقصة غير مضمي عندك وفي المعنى ما في الفهم من حيث مقتضاها لا تلتزم الى الزمان دون
 المعبد ليس ينشئ الى اخره قول له كوجهي الواحد والاثنين والمراد بالافعال الثلاثة احدا مطلقا او احدا مطلقا

قوله لا يأنه مقدرت أي لو لم يكن لأحد من المصدق على التصريح أي لا يأنه بحسب كونهم مقرونين بأحد من المصدقين
 وإن عرفت أنه تعالى بالنسبة المستفادة من الدليل أي فصدق عليه أنه مقرون بأحد من المصدقين فثبت
 فيكون تخصيص الشرط أولى بالجزء لا بكلفه فذلي تقدير علم الأشياء يكون أقدر أنه أولى وأما قوله في قوله
 تستعمل أي بحسب الموضوع في قوله يستعمل التأكيد في قوله المستعمل وكل ما طعن في الدليل أي من التحقيق فإنه يفتقر
 إليه في المصنف المقصود مع التعمق وبذلك وفي المصاحح التقليل في قوله المستعمل في قوله قد أدى تفتيح
 وأما الدليل المستعمل لعدم إرفاقه أي إرفاق الاستعمال قوله لتقريب المصنف إلى الحدث الجزئي الذي مضى بنا على أن
 المعرفة جزئية يحتمل على الفعل الماضي محو إلى حذف المضاعف أو التحويل بأجراد صفة المعنى على اللفظ وتخصيصه
 بالتعريف قوله في معنى ذلك أي لما ذكرنا لا يفتقر إلى الفعل الأصطلاحي ولذا لم يورد الضمير أي لا يفتقر شيء من ذلك
 بدون ذكر الفعل كما في قوله الحرف لكل على معنى في خبره وذلك لا يحتاج فيه شيء من ذلك بدون ذكره متعلقه و
 هو الحدث الجزئي وذلك مدلول الفعل فقط لكن النسبة إلى الفعل معين مأخوذة في مقبولة دون ما حذر وقوله
 دخول السين اللام بهما أي سين الاستقبال ون سائر السينات قوله لتفتي الفعل أي الحدث الجزئي لما ذكرنا
 في السابق قوله لأن الفعل أي الأصطلاحي كما قال المحقق تمام التانيث أي الساكنة لأن الدلالة على تانيث الفعل
 فالوجه كالتعليل بعد قوله ساكنة قوله والصفات أي وإن كان لها فاعل استغنت عن التاء الساكنة بسبب
 حقوق التاء المتحركة الدالة على تانيث الفاظها أو فاعلها كما أن التاء بينهما وبين فاعلها قول محال عن تاء التانيث وفيه إشارة
 إلى أنها في الأصل متحركة استكنت بغير تاء تانيث الفعل الاسم كافي الضمير وفي بعض النسخ الساكنة باللام قوله
 اختصاصه باب الاسم تحت الاسم فتل الفعل قوله التاء أو أضافه وذلك لأنه إشارة إلى التاء التي هي التاء المخصوصة بالمعينة
 في فعلت من الخطاب المتكلمة والأفراد والتذكير والتانيث دون الحركة لأن الأضافة إلى فعلت وإشارة إلى فعلت
 إلى اللغة خصوصية كونه تاء فيدخل فيه وإشارة إلى جميع صفاته وهي نوع الجمل المؤنث الغائبة ونوع المتكلمة
 فأنذر ما قيل أن الأول تركب من التكرار كإيداء الدليل إلى أن اعتبار التشاكك في بعض صفات تاء فعلت دون
 البعض لا قرينة عليه في عبارة المصدر قوله اخف اخف لا اعتبارهم أي أنه من قبيل الاسم لما جعل في قسمين
 وقالوا المستتر في خبره خبريت ينبغي أن يكون أقول ألفت نصفه أو ثلثه لأن خبره لا خبر ينبغي أن يكون
 أقول خبر للثني قوله فإنه للتبادر على أن المطلق ينصرف إلى الكل قوله قبلية ذاتية مفعول مطلق
 من قول قبل قبليه إشارة إلى أن القبيل معنى المتقدم كما قيل في قوله نعم والله أكبر من قبل ومن بعد أن مضى

مقتدا ومتأخرا اذ المفعول المطلق لا ينجح من الشرط فان قدم الاشكال المناشئ من الظرفية وبقي الاشكال المناشئ من وقت
الزمان بالتقدم فندفع بقوله اتيه ام كما لا يكون بواسطة الزمان على ما هو مصطلح النحويين من ان تقدم بعض اجزاء الزمان على
العضى الذات وهو للتبادر من الذاتية كما على مصطلح الحكماء وهو ان يكون التأخر محتاجا الى المتقدم ولا يكون صلة تأمة او فاعليه
قوله بالموصول اي هو على صيغة الموصول فالينا في ما سبق من تفسيره بالبنوة و اشار الى اجزاء جعله موصوفا
والمقصر من هذا الكلام من قوله بالدلالة كما هو بحسب الوضوح ههنا كيان في اكد القيق وما سبق كان
تفسير الوافا اكثر **قوله** بل يضر ب اي يضر في لم يضر ب حيث يدل على الشك الماضى ليس خفي كذا في
في ان غريب فانه لا يدل على الشك الماضى كونه ماضيا **قوله** خبر مبتدأ محذوف لم يجعله خبرا بعد خبر رعاية
لما كان المعنى ان الحد ليس خبرا عن المحذوف من حيث المعنى لعدم كون الحكم مقصودا كما اقتضى في موضع من جوارف
خبر ا بعد خبر نظر الى جانب اللفظ **قوله** او تقديره انه فانه يمكن تقدير الفتح في اخره لم يظهر التعدد بخلاف
ضرب من ضرب ووافلانه لا يمكن تقدير الفتح قبل الشئ والواو قلنا اذا مبنيين على السكون والضم **قوله** اما البناء
على الحركة اه اما البناء فلعدم اعتوار المعاني عليه **قوله** فلما شبكت المضارع اه اي لكونه مشابهة المشابهة
البناء على الحركة بخلاف المضارع فانه مشابهة الاسم فاستحق الاعراب قد يقر انه يبنى على الحركة لوقوعه مو
الاسم فحيث يضر ب ولما كان هذا المشابهة ناقصة استحق البناء على الحركة بخلاف مشابهة المضارع ثم كون
بناء الماضى مقدا ما على بناء المضارع لا يقتضى ان يكون حال اخر من الاعراب والبناء مقدا ما على حال اخر فلا يرد
انه لا معنى لبنائه بمشابهة المضارع والحال انه مقدم عليه **قوله** في وقوعه اي بوقوعه لان وقوع الماضى
موقع الاسم ليس بوجه المشابهة **قوله** وشرطا وجزاء عطف على قوله ووقوعه بتقدير وقوعه **قوله** فلكنه
اخف الحركات ونقل الماضى لفظا اذ لا تجز فعلان ثانيا ساكن الوسيط بالاصالة ومعنى لدلته على المصدر
والفران وطلبه المرفوع دائما والمنصوب كثير **قال** مع خبر الضمير سواء لم يكن معه ضمير اصالا نحو ضرب
زيد او يكون مع ضمير منصوب نحو ضربك او مرفوع سابق نحو ضربا **قوله** لكرهته اجتماعه ولذا قالوا اصل ^{عل}
وهذا يد علا بط وهذا بد **قوله** لشد اتصال الفاعل الى الضمير لفعله لكونه متصلا لفظا ومعنى بخلاف
نحو حركة وبركة فان اتصال التاء فيه لفظي فقط على ان اجتماع الحركات فيما ذكر ليس في البناء لان وضوح الحكماء
على الوقف بخلاف خبرين **قوله** احتراز عن مثل اي عن خروجه عن الحكم المذكور **قوله** فانه ايض
على الفتح ولا معنى للفتحة التقديرية فيه لانه انما يصار اليه للتعد لفظا ولا تعد ههنا لان اتصال الضمير

فيه يدل حقيقة الماضي بخلاف علامته فان الاضافة فيه مقدمة على تركيبة الفعل لا غبط قول امرئ القيس اذ يعني ان السالم
ليست صلا لا تشبه لئلا لس العرفون مشابهاه ولا بالاسباب بل ان من مستقر افع من ثم الحالك انما لم يجعله للاسباب لا صلا
للاية بالاتفاق لان سببية الحروف المشابهة بسبب ان زيادتها في اول الماضي مع تغيير بعض الحركات سبب جعل الحرف
مشابهة المضارع الاسم وهي وقوعه متروكا فيكون سببية الحروف بالوسطه لان سببية المشابهة مبين بقول القيس في قوله
الى كل من في اعتبار سببية الحروف قوله ايمن حل صيغة جمع المثنى من الاثنيان اي جنين يبين لوجه الملازمة قس في
اوله الغرض في اوله الا انه اختار لفظ الجهم الاشارة الى امتناع اجتماعها والظاهرة من قبيل حرفية الميز في الكلام كما قبل
باجد حروف في اوله قوله جمعها كلمة نليت اشارة الى وجه اخذها حروف نليت وان الفرق بين اضافتها
اليه بالاداء والجمع قوله وحده المشابهة اي المشابهة بطلق الاسم المعبر في صيغة المضارع واما مشابته
مع اسم الفاعل فلما هو في تحصيل صفة الاعراب ذلك لان صيغة اسم الفاعل مشتقة من المضارع متحركة
عنه فلا يمكن اعتبارها في حينه المقوم من زيادة هذه العبارة الاشارة الى ان قس المصير لم يوقعه خارج عن
التعريف ببيان لوجه المشابهة لكونها لم يدره قوله انما يكون اء او حركة المصير ردا على من زياد ولادخلوا لم
الابتداء عليهم بالعدم اختصاصه بالمضارع لان قس الماضي مع قد يفسر القوم ببيان المشابهة المعبرة في معنى
المضارع التي بها امتاز عن سائر اقسام الفعل قال لقوم مشركا في السد للجمع في المشابهة لا وحده المشابهة
ولذا قيل في وقوعه والمراد بالاشارة الى معناه اللغوي لا الاصطلاحي اذ الظاهر لكونه مشترك او لعدم كون زمان
الحال الاستقبال تمام معناه قوله على الصحيح ان بعضهم حقيقة في الحال مجاز في الاستقبال بعضهم بالعكس
قوله بالجره اي ليس مرفوعا مبتدأ خبره بالسين قوله اي تلك المشابهة ببيان معنى المتن بعد ما حذرة
العطف فقوله وتلك المشابهة هي هنا اعادة لقوله هذه المشابهة الا انه غير هذا الى تلك ليعيد وروايت
بعيدا وصيغة تلك للبعيد في حال هذه الواو كحال الواو السابقة في حجة كونها للعطف على قوله المضارع ما
وكونها لا اعتراض قوله ولتخصيصه اعادة اللام بتخصيصها للعطف واشارة الى كون كل من الامر من منشأ
وجده المشابهة قوله براسطة القارئ اشار بصيغة الجهم الى انه يجوز ان يكون مخصص معنى واحد بقرينة
او الى كثرة المراد في قوله لانه ليس له المشابهة المذكورة والخوذة في مفرغ الاسم اصطلاحا ولا بد من ذكره في
التعريف لكون حد اسميا قوله لزم معنى او تصحيح للتسمية لاجل المشابهة المذكورة قال فالهجرة تفصيل
وبيان لمعان حد المضارسة قال مفرغ المردية ما ليس مع غيره وادى اتوجهه للقبالة وقولهم مفرغ

لعدم مسأعة اللفظ اذا الواجب منقح ولا المعنى اذ دلالة اللفظ على انه ليس مع غيره وعدم الدلالة على شئ
 ليس دلالة على عدمه وانما هو بناء على العلم الاصل بل اراد به معنى الواحد اجراء لوصف اللفظ على المعنى توسعا فيكون
 المراد بالمتكلم الجنس اى من يحكى عن نفسه والالفاظ المحال فالابحار من ارجاع ضميرها الى المتكلم المقدر اى الواحد ليصح
 التقييد بقوله اذا كان مع غيره اذ ليس المنون مجسداً لمشكل اذا كان مع غيره فقد برز انه خفي على الناظرين فهذه
 الكتاب **قوله** مذكرا كان او مؤنثا فالمراد بالمرء ما اتصف بالافراد وليس من باب التغليب اذ لم يرد به كلاهما
قال مع غيره مؤنثين كانا او مذكرين او مختلفين **قوله** وكافهما اشارة الى وجه الاختصاص **قوله** واحد
 كان اى فمعنى الخطاب من يتكلم معه **قوله** غائبات اورد صيغة الجمع المؤنث نظرا الى معنى المؤنث والمؤنثين
 واورد صيغة التثنية اعنى وى نظرا الى لفظ المؤنث والمؤنثين وكسر الواو غير صحيح **قال** للغائب اى من يحكى
 عنه فيشمل ذاته تعريفا لشبهة **قوله** اى غير القسمين فيكون للواحد المذكور والمثناة ومجموعه وجمع المؤنث
قوله حال خبر بعد خبر لقوله فقوله **قال** مضمومة لانه لما فتح اول الماضى ينبغي ان يخالفه المضارع لما كان
 التباين بينهما **قوله** اى فيما ما ضيه فتوصيف المضارع بالرباعى على التوسع باعتبار ان ما ضيه كك **قال** مقتضى
 فيما سواه للتخفيف الذى استدعاها كثرة الاستعمال كما فى الثلاثى او كثرة الحروف وهو فاعلا واما اهلقي يفرق
 واسطاع يسطيع فرباعى زيد فيه الهاء والسين على خلاف القياس **قوله** لعدم حلة الاعراب فيه وهو توارى
 المعانى المختلفة كما فى الاسم او المشابهة التامة به ولم يد كرديلا للحكم الثبوتى مستفاد من الحصر لانه سيبقى في
 قوله ويرفع الى اخره مفصلا **قوله** ولما كان هذا الكلام اه دقة لا شكال تعلق الظرف بالفعل المنفرد بانه يفيد ان
 عدم اعراب غير المضارع مقيد بوقت عدم اتصال النونين وليس كك اذ لا يعرب غيره مطلقا سواء رجع الضمير
 المحرر الى المضارع والى العبر ولا يفيد ما هو المقصود بالبيان وهو ان المضارع لا يعرب اذا اتصل به النونان وما حصل
 اللدفع ان هذا الكلام لدلالته على نفي الاعراب عن غير المضارع ليس معناه الصريح مقصود بالذات لان كلامنا
 فى احوال المضارع بل هو كناية عن اثبات الاعراب للمضارع على وجه الحصر بطريق انما اى بحيث يكون الجزء الثبو
 مقصودا اصالة والجزء السلبى مقصودا تبعاً ليكون من احوال المضارع والظرف قيد للجزء الثبوتى المقصود **قوله**
 فانه فم اشكال التعلق وكذا ما يتوهم من ان انما بمعنى ما والا لا شكال يحال لانه كونه بمعنى ما والا لا يقتضى
 ان لا يكون بينهما فرق بهذا القدر وما ذكرنا ظاهر ان ما ذكره الشرح اولى من جعل الظرف متعلقا بعراب
 المضارع المفهوم من الحكم السابق **قوله** يكون مبنيا وقيل انه معرب تقديره الشغل محل الاعراب كما فى غلاني

ولا يخفى عليك الفرق بينه وبين خلافه في قوة الشدة الاتصال صوابا والخبر منه فلو سبق ما قبله محل الاعراب أصلا بخلاف
 خلافه قول عبد الله في اتصال ما كلفا فظروا ما معنى فليكون المؤكد من التأكيد بخلاف الاتصال مع التنوين السقوط في
 الوقت ولاضافة ومع اللام فلا يصح ما قبله وسطا وأجرى الاعراب عليه قوله وسطا الكلمة والوسط ليس محل
 الاعراب للفتل وهو ظرف ولا التقدير لأن معناه على ما عرفت محال يقدر الاعراب على الحذف لا يظهر للتقدير
 أو الاستئصال قوله دخوله على كلمة أخرى معتبرة من أواخر الدخول حيث يتغير البناء السابق بسببه
 بخلاف قائه وبصره فان التاء والياء وإن كانت كل واحدة من أواخر الدخول بعد الدخول تغيير البناء السابق وصار المركب
 انحر واستحق المركب الاعراب فلذا أجرى على التاء والياء وما ذكرنا فلو كان هذا الدليل لا يجري في نون أجمع قوله
 ولأنه أعاد اللام نظرا إلى المدعى فوجزأين فكان كل منهما مدعى راسه قوله يقضه ان يكون أه وإن
 لم يلزم في المضارع توالي الحركات لا ريب قوله لما ختمها نون جمع المؤنث أو ببلدك المشابهة ضعف مشابة
 المضارع بالاسم فجمع إلى أهوا الأصل في الفعل اعني البناء قوله والاقتبال أي قبلها أصل الاعراب وبهذا تبين الفرق
 بينه وبين المعتل لأنه فانه يقبل الاعراب من حيث كونه آخر الكلمة وإن تعذر باعتبار خصوصية الالف
 والحاصل ان التقدير لا يذنب من اعتبار الاعراب في آخر الكلمة فخر بينه وبين المحل فلا يذنب من القبول في
 الجملة كيلا يكون التقدير محذور فنسب قال الصحيح تفصيل لأنواع اعراب المضارع ومحالها أي فاعراب
 الصحيح من المضارع مطلقا قوله حرفه الأخير سواء كان أصليا أو زائدا فلا بد من قوله قال المحرر أنه مثل
 ما لا يغير فيه نحو يضرب زيد وما فيه ضمير مستتر نحو زيد يضرب وما فيه ضمير بارئ منصوب نحو يضربك وثنا
 ضمير غير متصل به بل الفعل نحو ما يضرب أهو فظهر ان المراد بالجمد المحال ما لا يتصل به ولا يخرج الصوتان
 الأوليان قوله متصل به أي بذلك الصحيح قدره بقرينة قوله والمتمصل به ذلك قال للثنية والجمع أو بيا
 لمحال الضمير البارز المرفوع وليس قيدا احترازا فإلا ذلك ترك الشرح الجمع على ظاهره المتبادر وله محله على الجمع
 المذكور قال لفظا حقيقة أو حكما فان القيمة والفتحة في حالة الوقف في حكم اللفظ ولذا يكون الوقف
 بلا شامها الزوم والتعلل ليستا تقديرين على ما فهم لما عرفت من معنى التقدير قال السكون لم يقل
 لفظا لأنه عدمي والزائل لا يلقا الساكنين في حكم الثابت كما في رمتا فليس السكون في كنهين الذي قد يرا
 على ما فهم قوله المضارع أشار به إلى أن قوله والمتمصل معطوف على قوله الصحيح لا على قوله الجمد لأن
 هذا الحكم شامل للصحيح والمعتل قوله وقد خالفه أي اعراب ما اتصل به الضمير البارز المرفوع في خمس

٢٤
الاسم في الخبر
كما في الخبر
منه

مواضع وان كان الاتصال في شئ من مواضع فان الموضعين اعني يمين وتقدر من مبيدات خاسيان بقوله
وتون جهم المئنت قال بالثبوت انه اعرب بالنون لان المشابهة التي في حلة الاعراب باقية وانما في حلة
لصيرورة اخرى بسبب شدة الاتصال الضمير لتعاضل جواته من كونه فاعلا ومتصلا وعلم حرف واحد
سيما حرف علة سائر وسط الكلمة والوسط ليس محل الاعراب اصلا على ما عرفت ولانه بعد لحوق الضمير
ما قبلها متحرك كما في حركة لازمة فلا يقبل الاعراب بخلاف غلامه لانه ليس في زم الكسرة فيمكن تقديرا لاعراب فيه
ولا يمكن اعرابه بزيادة حرف المد لانه يلزم اجتماع الحرفين فالجزم زيد النون بدلا لرفع المشابهة للموافق الغنة
ويكسر بعد الالف بفتح بعد الواو والياء حلا على تنحية الاسم جمعه قول له حالي الجزم والنصب اما في حالة النون
فقط لانه اسقاط الاعراب واما في حالة النصب فلا متاع اجتماعه مع الرفع فلا بد من زواله الا انه زال في الحال
الى بدل وهو الفتحة وهذا زال بلا بدل فصار النصب تابعا للجزم ويحذف هذه النون مع نون التأكيد لانه
لا يكون في المبنى علامة الرفع واما الاجتماع النونات قول له الاخر احضار الاصطلاح النحوي لانه مقدر قول له مناسب
في كونها احصاها من اشباع الحركة وقابلا للتغير والزوال قول له لان الالف لا يقبل الحركة لكونه ساكنا ابدال فتعد الاعراب
عليهم كونه قابلا لها من حيث انه اخر الكلمة فيمكن تقديرا لاعراب فيه بخلاف اخر جمع المثنى فانه للزوم السكون
لا يقبل اصلا بخصوصه ولا بنوعه والحااصل ان التقدير يرى فرع اللفظي فلا بد من امكانه في ذلك المحل اما بخصوصه
او بنوعه قول له كما هو المتبادر من عبارته حيث قال ويرتفع اى يحصل فيه الرفع وقت التجزئة فانه يشعر بعدم
مدخلة شئ اخر وان امكن ان يقال بغيره فغلبة شئ اخر لا يوجد في وقت التجزئة قول له وسواء كان العامل اه
سواء يطلب اثنين فالواجب ان كان العامل لانه اعادة بعد الاول كما في قوله نعم ولا تحسبن الذين يفتخرون
بما اتواكم به من النعم ان يمجروا ما لم يفعلوا فلا تحسبنهم بمفارقة من العذاب قول له وقوله اه وشوحيين التجرد
عن الجازم والناصب لا يدخلان على الاسم قول له كما في زيد يضرب اه اى يقع موقع الاسم المرفوع والمجرور
المنصوب قول له لانه اذ ايكس كالا اسم مع كونه معر يافلا ينتقض الماضي قول له اسبق اعراب اسم لكونه اعرب
اسبق المعملات واقوا لكونه اعرب لعمدة قول له نحو الذي يضرب اه فانه لا يقع اسم الفاعل موقعه لوجوب
الصلة حملة ولا يدخل السين وسوف على الاسم وخبر كما يجب ان يكون فعلا وفي يقيم زيد ان يلزم عمل اسم الفاعل
بدون الاعتماد قول له ويكفي اى في ارتفاعه قول له وان كان الاعراب يعنى ان كان اعرب ما بعده حتى نقا
اى الواقع اسم اعرب مع تقديره فعلا اذ مع تقدير الاسم مبتدأ ومعه تقدير الفعل فاعل ليس المراد ان اعرا

المضارع مع التقدير الاول غير استراره مع تقديره لان ذلك التعاريف متحقق في سائر المواد اذ العالم على تقدير
الاسم لفظي على تقدير الفعل معنوي هاتين كذا الوصلية قول ه والسبب انه دفع لما يقع تحييد له يقع المضارع
الاسم مع حرف تيسير قوله ابدل الالف فوناً كما ان التنوين والتون الحقيقية اذا انفجر ما قبلها وقبلها انما
في الرضى لا دليل على قول الفراء قوله اصله لان قال الشاعر شمر بن جهم لما كان يلاقه به يعرضون
اقر به المخطوب ه اي ان يلاقى قوله انه حرف براسه وهو الخولان الاصل علم التحرف في الحروف قوله
فخفف بتقل حركه المجرى وحذفه في السالنتين وتغير المعنى بتغير اللفظ فلم يلزم الفعل بعد ما جاز ان يليه
الحال كما في قوله تم فقلها ه قوله انما معنى ذلك انما هو معنى قوله في الطرفية في الرضى انما هو معنى ذلك انما هو معنى
فيها في جميع الاستعمالات كما في قوله فنون عوضا من المضاف اليه في الرضى ذلك انما هو معنى قوله انما هو معنى
الى انما فعل ما ذكره فقصده الى لفظ قوله الذي هو معنى مطلق لوقت لحقة لفظية وجرهوه عن معنى قوله
وجعله صالحا للزمنة الثلاثة وحذفوا منه الجملة المضاف هو اليها الدلالة الفعل السابق عليها
كما يقول لك شخص انا اذورك فتقول اذن اكرمك اى اذورك اى وقت زيارتك اكرمك قوله
التنوين عن المضاف اليه لانه وضع في الاصل لازم الاضافة قوله نحو سرت حتى ادخلها مثل الحروف
الثلاثة مع ان امثلها المذكورة في المتن لان المقصود ههنا تمثيل لتقدير ان وفي المتن تمثيل للنصب ولذا
لم يمثل لان ولنوكى واذن وكان في قول الشاعر قوله فيما سيجى ان الذى ينتصب بها المضارع استاءة قوله
قوله وهى اللام الجارة عند البصريين فانهم قالوا انه حرف جر معه متعلق بخبر كان المحذوف الاصل
ما كان قاصدا للفعل اما عند الكوفيين فحرف زائد لتأكيد النفي كالباء في ما زيد بقائه فاصب لم يتعلق
بشيء كذا في معنى اللبيب فان قلت اذا كان للتعليل فكيف يصح قوله قوله الرائدة قلت كثيرا ما يطلق القول بزيادة
لاطراد صحة اسقاطها كذا في النسخة قوله في خبر كان المنفى اما لفظا ولما معنى كما في قوله قوله انما هو معنى
ليبقى قوله لان حدة الثلاثة اذ هذا الكلام وما سياتى من قوله فان الواو والفاء اية تعليل لتقدير ان بعد
فوقه هذا كما ذكره المصنف من التفصيل فانه تفصيل لشروط التقدير ولذا لم يمتنع من تعليل تقدير ان بعد
لانه مفرغ من شرط التقدير قوله وقد امتنع عن الخبر على الاشياء في المعنى عطف الخبر على الاشياء بالعكس مع
البيانين وان مالك في شرح باب الفعل معه في كيااب التسهيل ابن عصفور في شرح الايضاح ونقله
عن الاكفون واجارة الصغار وجاعة قوله فان الذى ينتصب به احترار عن ان الحقيقة والتفسير وليس

تقد بالصفة ههنا التعلق كما قال وحتي قال يقدر بعد العلم وما معناه كالوجدان والروية واليقين قول اذ المكين
بمعنى الظن قول الوقوع بعد العلم على الوقوع بعد لفظه كما هو المتبادر فالحاجة الى التقييد اذا العلم قد يكون بمعنى الظن
الرضي من بعضهم ان يقول العلم بالظن مجازا فيقيم علت ان يخرج زيدا بالنصب اي ظننت وق تفسير ابن جابر
قد يستعمل العلم ويراد بها الظن القوي فيجوز ان يعمل في ان ويدل على ذلك قوله نعم فان علمت مؤمنا ان
القطع بايمانهن غير متصل اليه قوله هي المحققة اي ايراد الضمير المحمدا التاكيد الفرق بين الخبر والتعنت سواء
قلنا انه مبتدأ او فصل ليس محمدا المستند على المستند اليه لعدم صفة ولا محمدا المستند اليه على المستند لانه
يصير قوله وليست هذه توكيدا لذكر ايراد الاصل عدمه قوله على غلبة الوقوع ان اريد بالتحقيق جعل الشيء
محققا ثابتا فالمراد بغلبة الوقوع كثرته فان المظن اكثر الوقوع وان اريد به العلم القطع فالمراد بغلبة الوقوع كثر
بجانب الوقوع غالبا اي راجحا على عدمه والضابطة في معرفة ان المصدرية وغيرها علم في الرضوان ان التي
ليست بعد العلم ولا ما يؤدي معناه ولا ما يؤدي معنى القول لا بعد الظن فهي مصدرية لا خبر والتي بعد الظن ان كان
بعد ما خبر لا من حروف التعويض وهي السين وسوف وقد ولد ولا ولن وما في محققة لا خبر وكذا ان كان بعد ما
لا دخلة على غير الفعل نحو ظننت ان لا مال لك وان كانت بعد ما لا دخلة على الفعل احتملت المحققة والمصدرية
والتي بعد العلم وما يؤدي معناه ان لا يكون فيه معنى القول فمحققة لا خبر وان كان فيه معنى القول فان وليها فعل
غير متصرف فمفسرة او محققة وان وليها فعل متصرف من غير حروف عوض احتمل ان تكون مفسرة وان تكون
مصدرية لا محققة لعدم العوض وان وليها فعل متصرف مصدرية لا محققة او مفسرة ومصدرية ومحققة وان
وليها فعل متصرف مصدرية لا محققة او مفسرة وان وليها فعل بل يليها جملة اسمية
اذ اعرفت هذا فلا بد في بيان المصدرية من اعتبار قولهم قد برق في يدي او ذكر النتيجة بعد اقامة الدليل وذكر
الدليل شارة الى ان يصير اليها ترتيبها عليها والى ان قوله فيهما التي خبر ان ليس المراد به انه يتحقق فيها الوجهان بل
انه خبر فيهما الوجهان والتحقيق لا يكون الا احدهما قوله في قيامه في المعنى لا في الفعل بل في القول كما قال الزمخشري
في كشافه ولا تأييد خلافا له في ان قوله وكذا هو ادعوى بلا دليل ولو كان للتأيد لم يقد منفيها باليوم في قوله نعم فان
المراد باليوم النسب وان كان ذكره لا بد في قوله وكذا هو ادعوى بلا دليل الا ان كان في قوله اي يمكن ان يكون المراد
من علم الاعتماد ان لا يكون له ان يباين اقبلها املا فان اذن الواقعة بعد الفاء والواو يجوز في ان الوجهان محققان
نعم واذا كان كذلك فلا خلاف في ان قوله بالرفق والنصب فمن حيث انه وقع في صدر جملة مستقلة فيصير المضارع

الضابطة في ان المصدرية وغيرها

ومن حيث كون ما بعد ما من ثم لم ما قبل ما بسبب ربط حروف العطف يكون ما بعد ما عرفوا نعم وجوب
 الانتصاب مشروط بذلك لكن الجواب في شروط الانتصاب ولعل الشيخ الرضى انما فسر الاعتقاد بكونه لما قبل ما
 ليعمل شرط الجواب بقرينة مقابلة قوله واذا وقعت بعد الواو والفاء نحو حي ان بل المراد ان لا يكون ما بعد ما
 مع ما قبل ما حقيقة او حكما بان يحصل له بالنظر الى ما قبل ما اعراض ان لم يكن عاملا فيه وذلك في ثلاثة مواضع
 بالاستقرار ان يكون ما بعد ما خيرا لما قبل ما نحو انا اذن احسن اليك وان يكون جزءا للشرط الذي قبل ما نحو ان
 جئتني اذن اكرمك وان يكون جواب القسم الذي قبل ما نحو اذنت الله اذن اكرمك فانه في الصلوة الاختيرة وان لم يكن
 ما قبل ما اما لا في حكمه اما لا فيحصل له بالنظر اليه اعراضا للرفع **قوله** فانه اذا اعتمد ما حصل له ان اذن لكونه
 حقا فضعيف العمل لا يعمل فيما هو متقدم عليه حكما وترك الدليل المشهور الذي ذكره من تفسير الاعتقاد بكونه
 وهو انه يلزم توارد العالمين اعني اذن وما قبلها لان توارد العالمين جائز اذا كان عمل احدهما الفظا وعمل الاخر جليا نحو
 ان زيدا قام وعمر **قوله** لما لا يكون بعد ما اي متصلا كما هو المتبادر فيلزم ان الاشتراط الاتصال ايضا فاما لا فعلى الفصل
 الا اذا كان بالقسم ولا النافية نص عليه في المعنى **قوله** لكونه اي في الاصل باعتبار مدخولها جوابيا لكونه متقدما
 صلا عن ذلك المتكلم نحو ان جئتني اذن اكرمك او من متكلم اخر كما في مثال المتن وحزله للشرط المذكور او مقدرا
قوله وهو لا يمكن ان اي كلامه لا يكون الا في زمان الاستقبال بخلاف كل واحد منهما فان الجواب انما يقتضي
 ان يكون متاخرا عن كلام سابق فيجب ان يكون في الحال والشرط والجواب يشترط ان يكون ما قبل ما متبعا بنحو ان جئتني
 لا كقولك ولا يجوز ان يكون الجزء حالا وقد نص في الرضى ان الشرط والجزاء اما في المستقبل او في الماضي لا دخل
 للجزء في الحال **قوله** وجب الرفع ولو في بعض الصلوات فان المقسم بيان فائدة الاشتراط لا استيفاء اعلم ان
 صهور الفقهاء فلا يرد ان في صيغة تقدم الشرط يجب الجزم فالواجب ان يقول وجب الرفع والجزم **قوله**
 واذا لم يعتقد الاول ان يجعل كل منهما خبرا للبند الثاني لكون ذكر الشرطين استطراديا ولا يحتاج الى اعتبار ان
 الشرطين المذكورين لما كانا مفردين تركا لمتزلة المعلوم وذكر في الصلاة التي من شأنها ان يكون قصة معلومة
 للمخاطب لا فالعلوم بما سبق فسر الانتصاب لا المقيد الشرطين **قوله** مع ما اي اذن **قوله** في الشرط اليه
 الى كونه ظرفا للانتصاب حيث قد روي في قوله التي صلواتها ينتصب **قال** فالوجهان في المعنى والتحقيق
 اذا قيل ان تزني ازره واذا احسن اليك فان قدرت العطف على الجواب جزمتم وبطل عمل اذن **قوله**
 حشوا على العملين جميعا جاز الرفع والنصب لتقديم العاطف **قوله** جاز ان لم يرد رقيقا الوجهان على

قياس سابق اذ ليس في اذن وجوهان بل فيما بعدها الا ان يفرض وجوهان بالأعمال والأغراض لم يقدر الفعل لما يكون
 كثير الخلف قبل الوصول الى الماء قوله بناء على ضعف الاعتماد لان حرف العطف لكونه اضافيا للمفردات يقتضيه
 ان يكون المعطوف كالمتعمل لما قبله لكنه بدخوله على الجملة المستقلة ضعف الاعتماد فكان له ان يعتمد على
 النسب قوله باعتبار الاعتماد على العطف نظر الى ما هو الاصل فيه وان لم يوجد جدينا ولو فسرا لاعتد
 بالاعتناء بما قبله وجعل الشرطان لوجوب الانتصاب بحاجته الشيخ الرضوي لم يحتج الى هذه التكاليف كما
 لا يخفى قوله وكذا التي ينتصب بها المضارع اختار عن كى المجازة وهو اذا دخلت على الاسم نحو كى او على نحو
 جعلت كى ان تكرمى فانها جازة بمعنى اللام بمعنى التعليل وفي غيرهما اذا تقدمها اللام نحو كى كذا أو كى ما
 لا غير واذا لم يتقدمها يحتمل ان تكون ناصبة بنفسها بمعنى التعليل ان تكون جارة مضمرة بعد هاء ان كذا فان
 فمعنى قوله ينتصب بها المضارع يجوز نصب المضارع بها وفيه رخ على الاخفش حيث ذهب الى انها حرف جوفى
 انتصاب المضارع بها في جميع الموارد بتقدير ان قوله اى سببية ما قبلها لما بعدها بحيث يمكن ان يوجد
 مضمون ما قبلها الى حصول مضمون ما بعدها كذا في العباب فعلم ان مدلولها سببية ذى النائية وهى
 تلازم التعليل لذى هنى اعنى كون ما بعدها علة غائية لما قبلها فذلك اختلف عباراتهم فقال بعضهم انها
 للسببية وقال بعضهم انها للتعليل قال مستقبلا بالنظر الى ما قبله بان يكون متوقفا لحصول وقت حصول
 ما قبله قوله وان كان بالنظر اى سواء كان وقت الاخبار ماضيا او حالا او مستقبلا او لم يكن على حال
 الوجوه الثلاثة وذلك بان حصل منك السير الى الدخول والى الدخول ثم عرضت عن من حصوله فليكن كذا
 خاصا لاضيا وحالا ولا مستقبلا كذا فى الرضى ولا شك ان استقباله بالنظر الى ما قبلها امر اخر من الامر
 فظهر ان معنى ان الوصلية كانه قبل وان كان استقباله بالنظر الى ما قبله يراه امر اخر هو كونه ماضيا او حالا
 او مستقبلا بالنظر الى زمان التكلم وان لم يقع ما قبله اذ الواجب ان يقع سواء كان بالنظر الى زمان التكلم او اسبقا
 قوله مستقبلا قوله اى حال كون او اشارة الى ان قوله بمعنى كى ظرف مستقر اقره موقع الحال فالكلام
 الاشارة الى انه لا يكون حتى ج بمعناها الحقيقية اعنى انتهاء الغاية بشرط كون ما قبلها ماضيا حقيقيا او قاطعا
 فيعلق الفعل السابق قوله للسببية اختار عن كى التي تكون بمعنى ان المصدرية وهى اذا كان من زل
 اللام نحو قوله ثم كى كذا أو كى ما لا انتهاء الغاية اختار عن كى التي بمعنى من نحو قوله ثم ولا تاكلوا
 الى هو كذا والرضي ثم واذ كذا المضمرة لا يصح علامة يعرف بها نصب المضارع بعد حتى عن رفعه لان حتى الواقعة بعد

المضارع مرفوعا كان منصوبا لا يخلو إما أن يكون بمعنى إلى أو بمعنى كى وفي كلا الوجهين لا بد أن يكون ما بعده حاكما
 مستقبلا لا نظرا وأقبلوا لأن السبيل لا بد أن يكون بعد السبيل المنهاية بعد البداية فنقول ملأ ذلك على قصد
 التشكوك أن قصد الحكم حصول قصد الفعل الذى بعد حتى إما فى حال الأخبار أو فى الزمان المتقدم عليه على
 سبيل الحكاية لماضية وجب رفع المضارع وإن قصد كونه متوقفا ومستقبلا وقت الشرع فى مضمون الفعل فقد
 سواء حصل فى الحال الأزمنة الثلاثة أو عرض لمع عن حصوله وجب نصب التامية حتى يمكن حمل عبارة المتن على هذا
 بأن يقال إن مراده إذا كان مستقبلا لا النظرا ما قبله فى قصد التشكوك ومتوقفا حصوله بقرينة قوله إذا كان أردت
 الحال حيث لم يقل أن كان الحال قوله أن يكون تاما كما بان أخيرا بعد الدخول وحال الإذن أخيرا حال الدخول
 أو مستقبلا إذ ان منع ما منع من الدخول فى زمان التشكوك كان قاصدا للدخول بعد قوله بطريق التحقيق يعنى
 أن قوله تحقيقا وحكاية تبيرون من الحال فإنهما كتبت أن منه على أن يشعر به عبارة التامية فى بحث اسم فاعل حيث
 قال والحال اعوم من أن يكون حقيقة أو حكاية ويجوز أن يكون خبر كان المحذوف وحمله حال الحكى و
 كذا منصوبا بنزع الخافض قوله كما تقول كنت سرت اسم إذا كان اسم يفيضان السيد الواقع فيه منقطع
 بالدخول سبب له أو منتزعه اليه فيقتضى أن يكون الدخول أينما محققا فيه أو متحققا بدخول فى حال الكلام
 يكون للسيرة فى الحال أينما دخل فى تحقيقه فلم يكن للسيرة إلا من فقد سبب التحقيق مقول كما لا شك كنت
 بيان لتكون المراد من ادخل هنا الحال الماضية فإن الكلام واقع فى الحال فكيف يصح إدانة الحال الماضية
 منه بوجه بأن يقال إن هذا الكلام واقع منه ولا يمكنه وهذا بناء على أن يقدر التشكوك من حيث
 مشكوكه موجودا فى الزمان الماضى حاكيا له فى زمان التشكوك وأنا لم يصوره بأن يقدر ذلك الزمان موجودا
 لأن ذلك التقدير فيما إذا كان المقسم استحضار صورة ما وقع فيه كما فى قوله تعز قُلْ قَدْ قَسَمْتُ أَنْبَاءُ اللَّهِ
 وليس مقصود أن حكاية الحال عبارة عن حكاية اللفظ الدال على الحال فإنه قد صرح به المقسم من الحال
 فى عبارة المقسم رز زمان الحال قوله ففى زمان الحكاية أو نتيجة لما قبله فلا يتوهم استدراكه قوله
 إذ لا يمكن أن دليل قوله ببقائه يعنى أن بقاءه على الزمان الذى كان عليه لا يستأع نصبه إذ لا يمكن تقديره أن قوله
 لأننا علموا الاستقبال أى يقصد منه الاستقبال وقد قصد من المضارع هو الحال على سبيل الحكاية و
 لا شك أن قصد الحال وقصد الاستقبال متغايران فلا بد أن يقدر بعد حتى إذا كان ما بعده حاكما مستقبلا لا نظرا
 إلى ما قبله وأن كان بالنظر إلى زمان التشكوك الماضية أو الحالية لا يقصد منه الحال قوله لاجازة لا لاختصاصا

بالاسم لا تدخل على الفعل لا بتقدير ان وقد لا تنضم سنا لانه حال الاستقبال وتقديرها لم يثبت في كلامهم وكذا الدلالة
تعرض لتغيير ما مع اننا اخصل استعمالا من الجارة ردا على من توهم اننا حاطقة كما في العباب **قوله** كلام مستأنف
لا يتعلق باقيلها من حيث الاعراب كما يتعلق المنصوب لان حتى المنصوب بعد ما الفعل حرف جر متعلق بانها
قوله لان يقدر اياه لان ذلك لا يطرده في نحو قوله تع وزكروا حتى يقول الرسول على قراءة الرفع وتقدير لفظ
الشان او غير الشان كالحرف لا يدعوا اليه ضرورة **قوله** لتكون حتى اخله اه اي يقدر المبتدأ لرعاية ما هو
الاصل في حتى وهو دخول على الاسم **قوله** كما توهم بعضهم لان رعاية الاصل يقتضي دخولها على الجر ولا على
الرفع **قوله** سببا لما بعد ما فلا ينبغي سرت حتى قطع الشمس كما سرت حتى ادخلوا وهل سرت حتى تدخلها **قوله**
ليحصل الاتصال المعنوي بمعنى ان حتى كونه في الاصل حرف جر لانها الغاية تقتضي الاتصال اللفظي المعنوي وليصير ورواها حرف
ابتداء والجر مستقلة بعد ما لم يبق الاتصال اللفظي والاستعمال في معناه الحقيقي فشرطنا السببية المتبادرة
بمعناه الحقيقية فان السبب ينتهي لموجي السبب ولا يرد ان الاتصال المعنوي غير مختص في السببية فليكن جوا
اخر كونه غاية لما قبله فيجوز نحو سرت حتى تغيب الشمس بالرفع **قوله** لان قيده ليصير المثال نصا في الحال الحقيقية
كما ان المثال السابق نص في الحال حكائية والقيينة على التقييد كون المضارع النحالي عن قرينة الاستقبال والحال الظاهر
الحال كذا في الرضى وشارب ذلك الى ان مثال المتن يحتمل كليهما **قوله** نظر الى الامر الاول بالنظر الى الامر الثاني
فان كونه في السير على صفة او في نفسه سبب للدخول واما احتمال تقدير الجر منتقيا فمناك لما هو مدلول
كان الا باعتبار ان الانتفاء صفة حصل السير عليها وهو تكلف سمح **قوله** في وقت حصول اه على حذف ثلاثة
مضافات قال الرضى وقد يحذف مضاف بعد مضاف وهلم جرا لقيام المضاف اليه الاخير مقامه **قوله** بنفسه
المعنى على تقدير عدم حذف الجر بخلاف العامة وبخلاف النصب فانه بغير المعنى من غير تقدير العامل للجر او للجر
واما حوله رعاية قاعدة نحوية فان العرب انهم يفهمون المعنى من غير شعورهم بالتقدير **قوله** مقطوعا الوقوع
اي وقوع مدلوله بالنظر الى الخبر وان احتمل عند العقل عدم الوقوع **قوله** مع الشك في وقوع السبب المقاد
سببية له بحيث لا يرد منع استحالة نحو انتدع السبب **قوله** فاذا ادخل تصريح بكونه حرف ابتداء يجعل
الجملةتين متخالفتين لا بتقدير المبتدأ **قوله** لا على ان سببى اشارة الى ان المقصود بتقدير جار ليس تعيين هذا
الطريق بل نفى عطفه على ان سببى فيجوز ان لا يقدر جار فيكون عطفا على ان سببى بعد اعتبارا بتقدير بقى
في التامة كذنه خلاف الظاهر **قوله** لعدم صلاحية اه مع ان تقدير القيد على المعطوف عليه يقتضي المشاكلة

بإزالة ما ذكره في المثال المذكور عدم ما هذا ما قالوه من أن قولهم قول الله الذي ينتصب أهلاً
عن إمامهم في قوله تعالى لا يفتقر إلى شيء فإنه لا ينتصب المضارع بعد ما يتقدم به بل يكتفي بإشارة الله تعالى إلى انتصاب
المضارع بخلاف ما ذكر في الشرح فإنه من التقدير قولهم وإنما لم يقل أنه إذا دل على المدعى المذكورين بقاء
للتقدير بعد الأحرف الثلاثة إما لا في كماله لا يجوز اختلاف الكوفيين فيما حيث قالوا إنما أنا صبيتان ينتصبا
ولم يستدلوا بغيره في حق الأخير كونه حرف جر قولهم ينتصب بيا أي يتقدم به بعد هذا الباء للإشارة وفائدة
التقدير الإشارة إلى أنه مثال للانتصاب وليس احتراز عن شيء قولهم في بعض أن لا تكيد خبر مبتدأ محذوف و
الجملة معترضة بين المبتدأ والخبر قولهم أو معنى واشترط صاحب المغني أن يكون الفعل في الجملتين على عدم
الاشتراط فالإمام في قوله تعالى كان تكلموا لتزول عنكم الجبال في قراءة الكسوك لم يحددهم وعندنا أن شرطية
والإمام بمعنى كى قولهم فإن قيل لا يورود لهذا السؤال أن الإمام فيه عند الكوفيين فائدة لجملة تأكيد النفي وعند
البصريين صلة لمحددة فاحتجوا بمصدر قولهم التي ينتصب أهلاً مقصودة من هذا الكلام أن المبدأ بالفاء
الفاء المعروفة فيها سبق وإن الشرطين التقديران بعد جملتها انتصبا كما هو عند الكوفيين وإن قوله بشرطين خبر
وليس حل سنن الظنون السابقة متعلقا بالانتصاب المحفوظ معها أفليس هو ما أخبر سواه وليس مقصودة
خصوص هذا التقدير فليقدّر ناصبة أو متبلسة فلا يتوهم أنه لا حاجة إلى تقدير المبتدأ المصدر بالفاء
جعلها ضميرة خبر الفاء والفاء قولهم شرط هذا الاشتراط النحوية الانتصبا أي لتعينه نحو إذا رفعت مع
الشرطين نحو قوله تعالى ولا يؤمنون حتى يؤمنوا فليقدّر ذلك وكذا في الواو وقوله على السببية أي كون الفاء سببية
لا عارضة للجملة على الجملة فإشياء تكونها لم يطفئ الفاعل على قولهم تنبيه اللفظ مع الرفع الذي هو أصل في جميع الأفعال
الخالصة عن النواصب والجوازم إلى انتصبا لا تغير اللفظ في نفسه حتى يرد أن تغير الأعراب لا يقبله تنبيه اللفظ في قولهم
حل تنبيه المعنى أي تنبيه معنى الفعل من أحواله إلى الاستيعالية ومن معنى الفاء الذي هو التعليل إلى السببية و
ذلك لأن تغير اللفظ يشعر بتقديران وهو حل الاستيعالية وفي قول الفاعل المصدر إذا لم يطفئ الفاعل على الجملة فيما
لا محل له من الأعراب ذلك لأن الفاعل متعلقب بحال في انتصبا شيئاً أن دفع كون الفاء للطف وتوقية كونه للجر
قولهم لا يحتاج إلى الدلالة عليه بأن يكون رفع المضارع على الاستيعالية أو العطف كما في صورة النفي في المعنى في قولهم
على العطف فيكون شريكاً في النفي والاستيعالية فيكون مثبتاً أي فانت متحدتان بل لا عن ذلك قولهم بتقديم
الأشياء لأن تقدّم بجزء الانتصبا حل لا يصلح أن يكون جواباً يدل على أنه المأمول حل الطلب الذي هو مدلول الانتصبا

فيكون جواب الجواب يعطى قوله المستدعى جواباً بصفة للنفي مدينة لكونه في معنى الانشاء قوله عن لوجهم انما قال فيهم لان
دفعوا حجة الخطف حجة على الجملة حصل نصب المضارع لان توفهم باق باعتبار غفلة السامع عن نصب **قوله** حجة
من غير ان يقصد سببية احد فحما الاخرى اما بعد قصد السببية فيكون يعطى مصدر واحد هما على مصدر الاخرى
باعتبار اشارة الكما في الطلب في النفي **قوله** فينبذ فيهما الذي عاين المراد بالامر والنهي مصطلح النجاة لا مصطلح الاصول
عندنا لكما في ما هو من لولاه الامر نحو اتقى الله امر او فعل خير ايتىاب عليه او اسم فعل نحو زال فاقا تلك او
الامر فيه مقدر نحو الله الاسد الاسد فبحر جازي صريح الامر **قال** او نفى هو امر صريح كما في مثال الشرح واما
مؤول نحو فلان تلقاني فتكرمتي فان قيل وما يشق مجرى مجرى النفي في الاستعمال واما ما يفيد معنى النفي لا مجرى
مجريه في استعماله فلا ينصب جوابه كقولك انت غير امر فتضري وقد جوز قوم نصب جواب كل ما تضمن
معنى القلة او النفي قياساً وقد ينتصب بعد التشبيه المقيد للنفي كقولك كانك غير والفتشتم في اي ليست بوا
وقد يجران بعد الواو والفاء الواقعتين بعد الشرط نحو ان تأتني انا فتكمن في او تكمن في فاذاك وبعد الشرط الجزاء
نحو ان تأتني انا فتكمن في او تكمن في فاذاك وبعد الشرط الجزاء
يجمع فيكون زيد لما في انما معنى التحقير القريب من النفي كذا في الرضى **قوله** نحو ما تأتينا فتجد ثنا ومعناه على
النصب قصد السببية مع انتفاءهما ولا يمكن القصد الى النفي الاول فقط لزم تحقق السبب بدون السبب وعلى
الرفع نفى المحض وعلى الثاني وحده وقصد السببية ولا يمكن نفى الاول فقط لانتفاء تحقق الحد الذي بعد الاثبات
بدون الاعلى القطع الاستيناد اعلى العطف على النفي فيكون المراد ما تأتينا فانت تحدث باها لاجل حال كقولك ما تأتينا فتجد ثنا
فان المقصود ثبات جملته **قوله** فينبذ في النفي لان المراد بالنفي اعم من ان يكون صريحاً او ضمناً كما عرفت **قوله**
ويدخل فيه اه لان المراد ما فيه معنى التمني اما بصيغته او بغير صيغته **قوله** لعل ابلغ فانه بمعنى التمني لا امتناع
بلوغه اسباب السموات وفي ابرار في صورة الترجيح كذا استمر اياه حيث اعتقد متمن الوقوع من جواب وفي المعنى
فاظلم بالنصب عطف على معنى لعل ابلغ وهو لعل ان ابلغ فان لعل يقترن كثير ايان ويحتمل ان يكون عطفاً على
الاسباب على حد شعر ليس عبادة وتقرعني احب الي من لبس الشعوف ومعه هذين الاحتمالين يندفع
قول الكوفي ان في هذه القرابة حجة على جواز النصب في جواب الترجيح حملاً له على التمني انتهى فيجوز ان يكون تركه
لانه ليس مذهب البصري **قال** او عرض والخص وان كان مؤلداً من الاستفهام لكن لم يتعلق فيه معنى
الاستفهام وصار معنى آخر براسه فلذا لم يد ربه فيه **قوله** وما بعد الفاء اه لا شتر اكهما في الطلب وفي النفي

واختيار الرضى انه مبتدأ المحذوف والخبر لان فاعل السببية مع ان مجيئة العطف قليل المختصة بعطف انجمل نحو ان
يظهر في غضب زيد الذي باب كان المقصود من النصيب التخصيص على السببية وبعد جعله معطوفا على جمله
الفعل المقدم لا يكون نصافي السببية بخلافه وانما جعل مبتدأ المحذوف والخبر فاعل السببية فقط وفيه انحراف
انما هي الاصل من غير ضرورة داعية والتخصيص على السببية معناه ان يدل على السببية قطعا وانما
العطف ومعنى كون فاعل السببية لعطف الجملة ان مدخولا جملة صورة البتة قوله لا يجوز على ضرورة
اى ثبت على خلاف الاستعمال اضطرار او قيل لا يجوز ان يكون مفعولا خبرا عن التأكيد للنفية في الجواب قوله
اى مصاحبة اه اى يقصد اجتماع معيّن ماقبلها ومضمون ما بعد جاني زمان واحد لان العدل في النصيب
التخصيص على الجمعية لما كان تعبير اللفظ يدل على تقدير معنى الفعل من الحال الى الاستقبال والواو من العطف
الى الجمعية ادخى الصالحة الازالة من بافاذا لم يقصد الجمعية لا يحتاج الى التكرار عليها بتعين الزم على
الاستيدان قوله والا فالواو اى ان لا يراد الجمعية بمعنى المصاحبة بل المطلق الجمع كما هو المتبادر الى الوجود
حاشا ان لا معنى لاشتراطه في الانتساب والاستطراد فزينة على التخصيص قوله اى ما يماثل اه وقد اشد اشارة
الى الواقع قبل المقابلة الى الاشياء الستة المذكورة حتى يلزم تشبيه الشيء بنفسه ويحتاج الى تمام لفظ المثال
الى اعتبار الفارقة الاعتبارية ولذا اشترط ذلك ليبعد بتقدير الانشاء عن توفهم عطف الجملة على الجملة ولما كان
صورة التقى فالحل الواو على انتفاء اشتراكهما في صروف ما بعدهما عن سنن العطف قوله لا يحتاج الى واو فالواو
المصاحبة جمع عطف المصدر على المصدر وهذا الواو لا يقلد شيئا بل يمكن من ان يكون واو اوصاف لا يلائم المصاحبة بل هو
ان هذا الواو هو الواو للمضارع بما قبل المصدر جند المحذوف والخبر معنى قوله وقومهم وقومهم ثباتى في حال شئت قياحى
او معنى ضم اى ضم مع قياحى لان كونا واو العطف للجمعية قليل ولا يتفكر التوضوح على المعنى المقصود في مثل
ما قد عرفت قوله ولا تأكل السمك وتشرب اللبن في المعنى وان جزمتم في العطف على اللفظ والمعنى عن كون
ان تصيب عند البصر بين العطف على المعنى والمعنى عن الجمع اى لا يمكن منك اكل سمك مع شرب لبن
وان رغب في المشهور انه فمى عن الاول اباحة للثاني وان المعنى والشرب لبن وتوجيهه انه مستأنف
فالترجيح اليه محذور انتهى بوقال بدل والدين معناه وكفى وجه النصيب لكنه على تقدير لا تأكل السمك
وانت تشرب اللبن كانه قدر الواو للحوال وفيه بعد مدخولا على المضارع المثبت انتهى ويمكن ان يقال
انه من قبيل قمت واصلت وجهه بتقدير المبتدأ الواو ادخلة على الاسمية تقدير اقوله التى ينسبها

لم ينص جهنا على كون قوله بشرط خبر وان الشرط لتقدير ان اكفاء باسبق قال بشرط معناه اوفى
الاصل لاحد المشيئين فاذا قصدت مع افادة هذا المعنى الذى هو لزوم احده من التخصيص على وجه واحد
عقب الاخر واستداد الاول الى حصول الاخر نصبت بهما وليدل بتغير اللفظ على تغير المعنى والمعنيان متلازمان
فلذا اختلفت في التقدير بالاول الى قول اي بشرط ان يكون اه فتقوله الى ان والان تركيب اضافى بلايسة
الدخول لا امتزاج حتى يلزم ان يكون المجموع معنى او نهما قيل انه تكلف تكلف قول يكتسب اه اشارة الى
ان الظروف لا قيد وهذا الشرط انما هو لصحبة الانتساب فان كان الاسم الصريح مما يصح عطف الجملة
عليه بان كان في محل يقع فيه الجملة فيجوز ان يقدر ان للتناسب وان لا يقدر يجوز عطف الجملة على المفرد
ان لم يصح عطف الجملة عليه كالمثال الذى ذكره الشرع تعيين تقدير ان قول صريحا هكذا في التسهيل
وغيره قالوا كقوله للبس عباءة وتقرعني والفاء كقوله لولا توقعت مفرقا رضيته وكلمة كقوله انى وقتلى مليكاً ثم
اعقبة واكقوله تعرا لا وجيا او من واكك كحياك او يرسل رسولا واذا لم يكن صريحا بل ضمنا فنقد ان بعد العا
المدكورة مشروطة بالشرائط التى سبقت واذا انتفى تلك الشرائط فان صح العطف فحال المعطوف عليه
من الرفع والنصب والحزم وان لم يصح فمرفوع على الاستيناف او محزوم على انه جزاء لما قبله في صورة الفاعل وما قيل
انه يشكك في عجبني انك انسان ونظلم مصنف لا يسيأ به قوله وحلى اخرها بناء على قاعدة تعدد المعطوفات
قوله على حتى مثلاً ان يجوز عطفه على والذى هو احد المعطوفات قوله بعد بحسب اللفظ للزوم الفصل
بتفصيل الحروف السابقة وان لم يكن اجنبيا قوله يلزم اه لا يضر في كون التفصيل مشتقا على معنى زائد على
الاجمال نما الضرر في كونه قاصرا عن افادة التفصيل الما جمل قوله يلزم تخصيصه فيه ان التخصيص في ذلك
لا يستلزم التخصيص في الواقع فعلا بد لذلك من كثرة ولعلها اكثر وقوعها بالقياس الى قوله ويرد عليه اه
عطف على قوله وقيل اى ويرد على ما قيل وجعل الضمير المجرور راجعا الى تقدير الاول مع انه يحتاج الى جملته
معطوفا على قوله ان جعل بحسب المعنى اى لانه على تقدير الاول يرد عليه ان جعل اه ويرد عليه فهم لانه على
التقدير الاول داخل في تفصيل الحروف المذكورة سابقا فكيف يكون المناسب ذكره في الاجمال قوله مرة
في الاجمال بان يقر والساطفة بعد قوله واو يعاد جهنا مقيدا بالظرف قال ويجوز اظهار اه اخذ ببيان الواضع
التي يجوز فيها اظهارا وما يجب فيها فما بقي مواضع الامتناع فلذلك تعرض الشرع لبيان وجه الامتناع فيها
قوله من اللام الزائدة وهى التى تحى بعد فعل امر والارادة نحو امرت لا خذل بيدككم ويريد الله ان

مستكر لا يخلو من قلة في هذه الامور غير فائدة الجرد في كيد وقيل للتعليل والمفعول محذوف دل عليه ما قبله
 في الفعل من قول بصدد مرفوع على الابتداء والدم وبابعد خبر اني ارادته وامر في ولا حقيق لفسل كما
 في النفي قوله نحو انجيني فاستأثر انصار بالمثل الى ان يبرأ العاطفة المذكورة سابقا وهي ان يكون قبلنا
 اسم صريح قوله فلما لم يدخله الاختصاص بالمتعارف قوله واما الواو ان المذكورات سابقا
 قوله وارتقاء اني مثالا للازداد المعنيين كمنى بلحدها قوله قلبي نظير الناصب بعدها التاني
 تواردا صبين قوله الاستكراة اني المتعكرين وقوله ثم عرفت فلا بد ان لا يلقى ما يوجب لا لكم انما تسألوه
 شيئا في قوله ويحيزم بلوه ولما اما الجزم بلوه ولما وان فلا اختصاص بالالفعل كمنى كمنى شيئا وهو خارج
 عن حقيقة يوتريه وينيرة ما بالابشادة الاستكراة واما بطلات الحجازاة فتعني معنى ان واما بالجم
 وبلازم النفي فلما شامة ما ان ولم والحديث يقبلان الخبر الى الانتفاء كما ان ان تغلب المضارع من الحال الى
 الاستقبال ومن القطع الى التاكيد كما ان لم ولما تغلبان المضارع الى الماضي قال بولا في النفي في الماضي انما
 بكلمة ذلك اللفظ دون معناه كان حلا مستقولا وقد ينكر العلويان يؤدول بواحد من السماوية وهو يدخل
 عليه الام والاضافة وفيما نحن فيه ذلك فان لا مشتركة في الناهية والناقية والرائدة ولذا كان الوصف به
 قيد احترازا فيجب الاضافة كما ينبغي في التوضيف والاضافة في العبارة مجرزة فنحن نقرأ الكلمة المبينة اذ جعل اسم
 ذلك السقف فأكبر الحكاية ويجوز الاعراب فان اول اللفظ منصرف وان اول بالكلمة فان كان ثلاثيا ساكن
 الاوسط فيجوز حركته والاقوى غير منصرف واذا عرته فان كان تنائيا والحرف اتان حرف علة وجب المنعطف
 فاذا اضعفت لادرك سالى لانه الفاعل اخر جعلته حمزة تنبيها براد وكما وقلت لا فيجوز ان يقرأ حمزة بالانصب
 سالى حالة البناء ويجوز ان يقرأ بالمد معربا مجرزا ومنصرفا فتسلي المستعملة ببيان معنى الطرية والتعريف فيه
 لفظ وانما اثر الوصف على الحال لان الوصف التخصيص المزيل للكلالة الحاصلة من الاشتراك اللفظي وانما
 قيد العامل قال وكل الحجازاة اي كلمات تدل على كون احدي الجملتين جزاء للآخرى فالجوازاة
 بمعنى الجزاء على ما في الصلح جزمته جازيته بمعنى اختيارا عليه لان الجزاء يستعمل بمعنى الجملة الجزائية كقوله
 امر ما ان يتر مركبة عند سيبويه ومركبة من ما الترطية وما الزايدة عند الخليل البدل كالت بالياء في قوله
 في الخمسة ثمن وبمعكفت وما عند الزجاج وعلى التقليد معناه ما لا يعقل سوى الرمان قال وانه اخر
 كل غير مركبة عند سيبويه وقيل اصله امر خفيت الميم ذاك وقال الملوح ادوية على اسمية ردة في قوله

البيان

قوله

عن طلب الأضافة مهيئة للشرطية والجزم كما في حيث فانها صارت المستقبل وجازية بما للحاجة ليجاعل
 الأضافة التي يفيدها التعيين بسبب المضرات اليه لتصدير مبهمة كسائر كلمات الشرط واختلفت في حامل
 الشرط والجزاء فقيل كلمة الشرطية في الشرط والجزاء وقيل الشرط فقط وقال
 الكوفيون الجواب مجزوم بالجواز وقيل مبديات لعدم وقوعها موقعا لا اسم قال واذا والغالب فيه ان يكون
 ظرفا للمستقبل منضمته لمعنى الشرط مختصة بالفعلية ويكون الواقعة بعدها ما مضيا كبيرا ومضارعا وذلك
 وقد يخرج عن الظرفية والشرطية والاستقبال التفصيل في مقامه **قوله** لا يجوز اذ ليس معنى الشاذ ^{لعل}
 القياس ولا يخالف الاستعمال البصير لانها اذا تضمنت معنى الشرط فانجزام المضارع بعدها قياسا واقع
 في استعمال الفصحى بل معناه ان الجزم بعدها مع ارادة معنى الشرط قليل لم يسمع في السعة قال واما
 كيفما اذ في المعنى كيف يستعمل شرط فيقتضى فعلين متفقين اللفظ والمعنى غير متفقين ومبين نحو كيف تصنع
 اصنع ولا يجوز كيف تجلس اذهب بالاتفاق ولا كيف تجلس اجلس بالجزم عند البصريين الا قنونا لمحا الفتها
 ادوات الشرط بوجوب موافقة جوابها الشرطها كما امر قليل مجزوم مطلقا واليه ذهب قطرب والكوفيون وقيل
 يجوز بشرط اقترانها انتهى فلهذا الدليل الذي ذكره الشرح جار في جميع صورها لان استواء فعل شخصين في
 جميع الاحوال والكيفيات متعدد وان ما ذكره تصوير لكل في ضرورة جزئية ليتضح كل الانصاف **قوله** ومن
 المتعد راء فاذا تعدد الاستواء تعدد اعتبار معنى الشرط فيه فلا يكون متضمنا لمعنى ان فلا يجوز واما ما جاء
 في الشعر فالضرورة باجرائه مجرى الشرط لكونه في صورته او باعتبار عدم الاحتداد ببعض الاحوال الكيفيات
 واعتبار استوائها في البعض وبذلك ضعفت الشرطية فلم يجزم **قوله** موضوع لا يها في وجود
 مدخوله في اعتقاد المتكلم فانها موضوع لتعلق شيء بشيء مفروض وجوده في المستقبل مع عدم القطع بوقوعه
 اولا وقوعه **قوله** موضوع لا اهر المقطوع به اي لو جوده في اعتقاد المتكلم في المستقبل فلم يكن فيها معنى
 ان الشرطية لان الشرط هو المعروض وجوده لكن لما كان ينكشف لنا الحال كثيرا في الامور التي تنتقها
 قاطعين بوقوعها على خلاف ما نتوقعه جوزنا تضمين اذ معنى ان كما في متى وسائر الاسماء المجزوم الا ان
 ذلك المعنى لما رسم في اسماء الشرط اذ لم يوضع في الاصل لزمان يقطع المتكلم بوقوع الفعل فيه جزمته بخلاف
 اذا فانه لما كان حدثا الى اقر فيه سقطوا في اصل الوضع لم يرسم فيه معنى ان يل عارضا على
 فلما لم يجزم الا في ضرورة الشعر كما في الرضى **قوله** اي نفى المضارع نص في ذلك عبارة الله

في المضارعة وتليه ما فيها قوله لا يعاين من حيث المعنى فيه اشارة الى بعده في الجملة وذلك لان ما يدخل
على المضارعة ويؤثر فيه معنى قلب وان شئ معاكرة لغير الماضي انما يصح لو اعتبر الشئ بعد التليك خوفا من الط
ولذا زاد كلمة لولا في قوله ولا بعد جعل الخبر انه نعم يصح لو قيل لقلب الماضي مضارعا ونفيه على ما ذهب اليه
بعضهم من ان لم يدخل على الماضي قلب لفظه الى المضارعة وكلمة لوشريطة دل على جوابه ما قبله قولي ولا يلزم
استمراره بل يجوز ان ينقطع قبل زمان استمر قولي له بين العامل وبين العمل الخبر في ما يكون معمول له وهو
حيث قلبه الى الاستقبال فلا يكون خلافا على الخبر وذلك لا يصح بخلاف امر قد حصل فضعفت مكان من تيقنة
سعمل وخواله فيصير دخول ان عليه لبقام دخول له على معموله وهو العمل لصيرورة امر حيثما منه فادبر
ما قبله انه تصريح بان حرف الشرط هو الجازم للمضارعة للشيء بغيره وليس كذلك قولي له ويختص اينه او نيزه
في الخاص لا ريب للتعقيل جليا او واحدة مختلف فيهما وان منقلى لا يكون الا قريبا من الحال وقال ابن ابراهيم
لا اشتراط ذلك في المعنى وملة هذه الاحكام ان لم يسم فعمل ولا في قد فعل انتهى وقد التفتحه والزمان الى العمل
من الحال ولا يدخله حرف الشرط ويجوز حذف الفعل بعده قال الامام المطهر في الفعل خبر فعل الفاعل
المتكسب وهو ما فعل المفعول او فعل الفاعل المتكسب المذكور ما فعل الفاعل المتكسب وهو قيل الاستمرار في العمل
في امر الفاعل المتكسب يكون باللام ايضا لكن لما ذكر استعماله حذف اللام وحرف المضارعة تخفيفا او يبين لزوم اشتراط
اللام زوال حرف المضارعة وقيل جازم للام وهو في الشعر اكثر منه في النثر فقد تسكن به وهو الموالو والعلم اكثر من النثر
بما بعدهما الشك كونهما على حرف واحد فصار الواو والفاء مع اللام بعد هما وحرف المضارعة كلمة على ان تدخل
تخففت بحذف الكسرة وانما فحمول عليهما الكون في حرف عطف مثلها ما قول له وهو يدخل على خبر
بخلاف اللام كما عرفت قوله او متكلما نحو لا ادالك ههنا لان المتكلم في الحقيقة ههنا هو المتكلم الذي
لا تكن حونا لحق لا ادك قوله المذكورة من قبل قبيك بذلك لكنه تنصيصا لما ذكره سابقا معطوفا على الخبر في
نحوه فلم يقلب له وخروج لولا يضر لان الكلام في الجواز من قوله اي لجملة او اي للدلالة على السببية
لعملية كما يدل عليه بيانه والتفسير بافادته كون الاول سببا للثاني خال من هذه الفائدة بل ينادى
به السببية المحققة فلذا لم يفسرها بآقوله بل ملرومية اشارة الى ما ذكره الشيخ الرضى جعيرضا
على الشيخ ابن حاسب حيث قال ان الشرط سبب والجزاء مسبب بان الشرط عند هم ملروم والجزاء
ازمة سواء كان سببا محمولا كانت الشمس طالعة فالنوار موجود او شرط انوار بل محتمل لا شرط

ولاسيما شق أن كان زيد أي فكنت ابنه وإن كان النوارق جوذا الشمس طالعة إلى غير ذلك وكل علم من العلوم
بالسببية بمجرد التوصل في اعتقاد المتكلم ولو ادعاء فيقول إلى الملازمة الإيجابية فكلمة بل ما لا يدخل من
عن معنى إلى معنى أو عن لفظ إلى لفظ **قوله** ولا يلزم أنه عطوف على اعتبار داخل تحت المراد وحائد
المعطوف عليه كات في الربط واستيناف لبيان فائدة قيد الاعتبار **قوله** الحكم الأخلاق جميع مكرمة
بمعنى الكثرية والإضافة من قبيل أخلاق ثياب أي الأخلاق المستحسنة المرصية **قوله** أنه منها يمكن أن
أن المتكلم من محكم الأخلاق بمرتبته **قوله** لأنه شرط أي علامة ما **قوله** ابتداء الجزاء في الصبر الجزاء
يأداش قال إن كانا إيه أفان كانا ماضيين فمبينان وكونه معطوفا مما سبق من أن الماضي مبنى تركه
قال أو الأول وهو أضعف الوجه في الشرطية لأنه في الصيغة سببية المستقبل للماضي قايض وهو
قليل الصريح في الكتاب العزيز **قوله** فالجزم واجب وقد يرفع للضرورة نحو أن يصبر أخوك تصبر **قوله**
للجزم الجازم أي من غير فصل كما هو المتبادر لئلا قال في الشق الثالث لتعلقه بالماضي فإنه لا بد من التعرض لبيان
ما يوجب ضعف التعلق كما في الشق الثالث **قوله** لتعلقه أنه فالجزم باعتبار أصل التعلق والرفع باعتبار ضعفه **قال**
ما ضيقا بمعناه الحقيقي وهو الأخبار عن وقوع الحادث في الزمان الماضي فيدخل فعال المدهم والذم وفعل التعجب وصيغ
العقوب وكاد وعسى إذ وقعت جزاء في قوله وإلا فالفاء **قال** لا يجوز في أي بغير حروف محقق للماضي على مضنية كما يشير
إليه قول الشرع فيما سياتي لينجز عنه الماضي المحقق فيشمل ولا ويكون الماضي الذي يكون بما ولا أخلاق في قوله وإلا
فالفاء فلا يرد التقضي الماضي الذي بما ولا حيث يجب فيه الفاء أنه بغير **قوله** ويجتمل أنه أشار إلى أن الأول ظاهر
لأن الظاهر على الاحتمال الثاني وتقديرا وذلك لئلا لمعنويا مقد **قوله** لتحققه والضابطة أن مداراتي الفاء و
تركه التأثير المعنى أعنى قلب الجزاء إلى الاستقبال فادع تأثيره تأثيرا تاما فإحاجة إلى الفاء وإن اثر تأثيرا ناقصا فالوجه
وإن لم يؤثر فيه أصلا فالفاء **قوله** الماضي المحقق ليقول الماضي الذي بقداشارة إلى أن المراد بغير قد مثلا بغير الحرف التي
يكون الماضي بعد ما محققا لا تأثير فيه للشرط أصلا كما اشرنا إليه سابقا **قال** مضارعا مثنيا قيل في إطلاقه نظر
حيث يمتنع ترك الفاء في المضارع المصدليا السنين وسوف ولا م الأهم وليجواب أن الإطلاق قد يكون قرينة على
قيد التجزم والمعنى أن كان مضارعا مثنيا فقط محرم عن دخول شيء من الحروف ويحيد عن المضارعة المذكورة في قوله وإلا
فالفاء **قوله** لعدم تأثيره أنه التحضيض للاستقبال يدخول لن **قوله** معنى قيد لأنه المناط لترك الفاء وإيراده
قوله خلصت بمعنى الاستقبال لأن المضارع المثبت المنفرد كان محتملا للحال الاستقبال قبل دخول اللاحقة

قوله ان لم يكن الجزاء المات في المضارع للمذكورين بالماضي فيقولون نحن من الحروف المحققة للضغنى لفظا ومعنى
 المضارع المحرم عن دخول شيء من الحروف مشبها او منفيا بلا قوله لان الجزاء حينئذى حين استغنى المات في المضارع
 للمذكورين قوله اما ما مضى لان استغناهم عما ياتى انشاء من يكون فمات لاجل اقسامية او انشاء كونه يا ضيا ومضما وعلينا
 الحقيقيين فيكون امر او نفي او دعاء واستغناهما او انشاء من غير طلب اقباسا تجوز الماتى عن قد نفي فيك فيقتد
 بما ولا ياتى انشاء مجرد المضارع من الحروف فيكون بالبين سوت وان ولام لا درهم لا التثنية ياتى انشاء كون المضارع للضغنى بال
 بالكون منفيا بلين وما دانه يحجب في جميع هذه الصور الفاء قوله بقوله لا وقى الى ابياته لانه المناسيب للجزء الذي
 يعقب الشرط قوله او دعاء واستغناهم دخل الدعاء والاستغناهم مطلقا تحت قوله لا باعتبار ان المراد من الماتى المضارع
 معناه الحقيقي اعنى انشاء ولا لاجل الاستغناهم ان يكون ان بصيغة الماتى المضارع قوله او التواجب استغناهم في قوله
 صرح في اسبق له وادى معنى مندرج في قوله اذ كان الجزاء يا ضيا ان يدرك كيف يحجز ويراجع في معبر ثم قوله او قد جعل
 النسبة باستغناهم قوله الى خير ذلك الى منتهى الى خير ذلك وقد عدنا في اسبق قوله لانه انما يراه بقلب معناه الى اشد
 العلم مدلا به على الزمان كما في الاسمية والانثائية الغير الظلية او لبقائه على الضغنى كما في الماتى المصد بد نفي او لبقائه
 ما كان عليه سابقا لاستغناهم المضارع المصدية او الاولين السنين من ولام لا درهم لا التثنية الدساق او مضمر فقاء او انما ياتى
 في جواب ان شرط ولا لا يجتمعان في اجتنابهما في نحو خرجت فاذا الشجر لا يرقو لا اختصا كما في على الضغنى الضغنى في قوله
 المنصب على الاستغناهم في نحو خرجت فاذا ان يدبره عمرو مطلقا وقيل تنصير مطلقا وهو ان لا يركب الجزاء كطية الى الابل
 الاسمية وقيل يجوز في نفي فاذا ان يدبره عمرو ومقتضيه ان قد ووجهه عندى ان التزام الاسمية انما كان للفرق بين
 وبين الشرطية المختصة بالفعلية فاذا انتمت بقدر يحصل الفرق بذلك اذ لا يقرن الشرطية بوا التثنية لا يجوز حمل
 الاختصاص على الفعلية كما حمل الشرع اللزوم في قوله لا درهم لا التثنية لانه سوق الحكم لا يابعد قوله ان نفي محرم
 جعل قوله ان مقدرا بحكاية ما وقع في الجمال من قوله وان مقدرا لانه معطوف على قوله قل المضارع يا ضيا
 في التفصيل جعل الشرط اعنى بعد الاخر خبر ان لانه خط الفاء الذي مقيد بكتابة بعد الامر فشيء كينونة تقديره بعد الامر
 والحصر مستأذن من المقام لانه مقام البيان فيقول المعنى ان كانت مقدرا لا مقيد بول جعل مقيد بتحديد كانه
 لا بد من ان يراعي ان في المذكورة في اسبق وهي مقيدة بقوله مقدرا وذلك كخطه بان يقرن فيه لا بالشرط في الشرط
 فيجعل الشرط غير ان مقيدة بمقدرة كما في الابل قال بيد الامر علون من كينونة انشاء فيلنصب المضارع بعد
 يعجزون بحاج بمضارع مجزوم الا التثنية قوله اذ كان اذ انا اعتبر الصلاحية لان في الطلب مع ذكر ان يصلح جزاءه معنى

على ما صرح به في الرضى ليس يخرج ادعاء السببية كما في ذلك على ما قدم قوله والطلب الى واما الخبر فاما هو فاذ مضى
 للخطا بل انه مقصود غير فلو بحثت بعده ما يصح جزاء لمضيه لم يتبادر الي فهم الخطا بل انه جزاءه فلذلك لم يقع الجزم في
 جواب التفتي اما قال غالب لان اكثر الافعال الاختيارية التي تعلق بها الطلب طلقا لغيرها وقيل فعل اختيارى يطل لثانته
 قوله يترتب عليه اى يحصل عقيدته قوله يكون ذلك المطسبها لا التحقيق معنى الشرط قوله قد ان خرج ذلك الفعل لو جاز
 القرينة المغتبية عن ذكرهما اعني الفعل الدال على الطلب الشرع بالترتيب السببية قوله فيخرج بها ظاهرا هو هذا لا خفشا فخرج الجزم
 بهذه الاشياء الابان مقدر لانه قال ان هذه الاوائل كلها هي بمعنى ان فلذلك انجز الجواب ومذهب غيره ان ان مع الشرط
 مقدر بعد هذه الاشياء وهي الة على ذلك المقدر ولعل ذلك لا يستدركهم اسناد الجزم الى الفعل وليس ما استبعد به بعيد
 لانه اذا جاز ان يحجزهم الاسم المتضمن لمعنى ان فعلاين فما المانع من جزم الفعل المتضمن معناها فعلا واحدا كذا في الرضى
 ولعل استدراكهم لعدم ظروفي تضمن معنى ان فيها بخلاف الاسماء المتضمنة لمعناها فانها لا اختصارا من التخصيص المتعد
 قال ان التقدير على ما عرفت يجب ان يكون المقدر مثل المظهر ثابا ونقيا واما قولهم في الدخول لا تنزلنا تصديدا اى
 ان تنزل فلان كلمة العرض همزة الانكاد دخلت على حرف النفي فيفيد الاثبات قوله واما عدم امتناعه اذ يعنى منجى عند
 قيام القرينة ان يظهر المذهب بعد المنفى العكس فيجوز لا تكفر تدخل النار كما يجوز لا تكفر تدخل الجنة ويجوز ايضا اسناد
 النار بمعنى ان لا تسلم تدخل النار وما ذكره ليس بعيدا ان ساعد النقل كذا في الرضى قوله فيمن قرأه فاعلموا
 على الوصفية كما هو الظاهر والسكاكى على الاستيناف اذ يلزم من الحمل على الوصفية انه طلب ليا يرضه ولم يوجب ليا
 كذا لان الموهوب هو من لم يرضه بل هلك قبله وهو يستلزم عدم استجابة دعائه وقد قال الله تعاف استجبنا له ولا نلزم
 على الاستيناف لانه ليس في الحقيقة اخبارا فانها تولى لانه قيل لم تطلبه فقال يرضى غاية الامران لم يترتب على طلبه ما كان
 غرضه ولا على الجزم لان المراد ان تهرب الى يرضى في غنى ولا كذب في ذلك هذا ما ذكره السيد في شرح المفاتيح وعندى ان
 معنى الوصفية والاستيناف الجزم واحدا لان ما طلب هبة ولو صرف بالوراثة وطلب هبة يمكن سببا للوراثة وطلب
 هبة يترتب عليه للوراثة طلب في محض ووصف دل عليه قوله نعم والي نعمت الموكرين وراى في الاعتراض ارد على التقاين
 كلها والمعن ان الاستجابة وقعت بنفس المسئول بوصفه كما يشي الى ذلك ذكر قوله نعم وهيتا له ايحيى بعد قوله
 فاستجبنا له ولا ضير في ذلك والذى يدل على ذلك انهم فسروا قوله نعم ويرث من ان يثوب بوراة الملك ولم يملك
 اصلا وبهذا تبين ان ما قالوا في دفع بيان الروايات متعارضة اكثر من على حال ذلك زكي باقيل يحيى لا يحسم فادة الاشكال
 وكذا ما قيل في الوراثة المعنى المجازى وهو النيابة في هذا العلم الشرع منه بحيث ينبغي ذلك مع ولا به بعد زكيا

هذا هو الجواب

قوله وقال رائد حمزي قال رائد القوم وهو من يقدم بطلب الماء والكراة وأرسلوا أفعوا أنزلوا أي غارس الحرب
فكل موت انسان يجري بقدرة الله وتم وقضائه لا يغيره الاجسام وفي بحث على الشجاعة قولي والمعنى المصل
الذي يشق منه الماضي المضارع وغيرها قوله فأراد النص المقدم من الالاف ليرد ان الالاف من صيغة
المعنى المصدرى فزيادة لفظ التال الالاف تتم ارادة بهم بعين انما زاد البخلان اضافة الصيغة الى بعد البيان كما
صيغة الماضي صيغة المضارع وغيرها ان الالاف انما يكون الالاف بالمعنى المصدرى اي اضافة صيغة الالاف كما تقدم
قوله هو الالاف المطلق قوله مخصوصه الا انه يشترط عند الالاف ان يكون مدلوله الطلب وجه الاستعداد
للمعنى وانما يطلق على الصيغة بما معنى تستعمل قوله في اذكرة المصدر حاله على المصدر اشارة الى فيه وهو ان
الامر بالصيغة والامر الالاف يدل على اشتراك الالاف المطلق بهما كذا قال المحقق الشافعي ان يرسم في المطول وشرح المفتاح
ان الامر عند النحاة حقيقة فيهما اتع عند اطلاق لفظ الامر من غير قيد يتبادر الى الذهن الامر بالصيغة لكن شيئا استعمل
لفظ في بعض افراده لا يدل على كونه حقيقة فيه كما في الوجوه صرح به السيد خاشية المطالع قولي شاعله اي هو
بمازلة الجنس القريب للامر المعروف فاذن ان يكون صيغة بمازلة الجنس البعيد قولي فيطلب بما يخرج الماضي و
المضارع وقوله الفعل يخرج الحق قولي غائبا اه لان الطلب فيه وان كان يدل لول الالاف لانه صار جزءا مما يبعد وقوله
للمجموع صيغة واحدة كقائمة وبصري قولي فانه يطلب بها الفعل اي قبل الفعل قوله وعي متصل به هذا بناء على عدم
اعتبار قول رائد على التعريف مستفاد من خارج مثل ان يراد صيغة فعل اذا اذ الالاف ذلك بقرينة كونه من اقسام الفعل
فالتقدير بقوله تحذف حرف المضارعة لاخرهم مثل تفتخر واوليان انه معتبر في مذهبنا ان حكمه اخره اقل وحكمه
لان وظيفة النسيان حكمه اخره لا مطلقا قولي لان مثابته للامر لفظا ومعنى قال حكمه المحرم اي حكمه المحرم بقرينة
ما فيه قوله ويستقنون الاعراب الذي هو في حكمه الاخر لشد الاتصال قولي انما نقول لم يضر به الالاف ان يضر
ليضر بما في بعض النسخ ونحوه ليغير يكون موافقا للسياق قولي بالامر مقدرة كما في قول احسان وامر الغائب شعر محمد بن
نفسه كل نفس هذا اذا بحثت من امرها لا اي هلاك الا انه لا يترجم مع حرف الالاف حرف المضارعة تخفيفا لكثر
الفاعل الخاطب قال فان كان اه انا اذا عرفت تعريف الامر حكمه فاعطى طريق بانه قولي بعد حرف المضارعة نظرا
الى قرب المنجز به محتاج الى اعتبار الحذف اي محذوفه وسكن اخره او بعد حذفه وجه محتاج الى التجنيبان المراد به الحذف
الحذف والى ان كان تامه اذ لا معنى لكون المنجز بعد الحذف بقوله فيحذف المنجز كصاحبة او متقولة عما يبعد به
فيدخل فيه نحو قوله ولا يكون من باب الالاف بقرينة ذكر حكمه بعد بقوله وان كان رباعيا قولي اسكن اخر حقيقة بانه

الحركة او حكما باسقاط النون وحرف العلة اللتين هما منزلة الحركة او المراد جزم آخره ولما كان الساكن والحذف معتبرا
 في بناء الالف لا بد من ذكره **قوله** في المصراعين من تعريف الالف حيث ذكر قيد حذف حرف المضارعة من بيان حكم
قوله والمراد بالرباعي انه لا يمكن ان يربا ما يكون رباعيا ونفسه لانه ان اريد مع حرف المضارعة يخرج المضارع
 من الثلاثي المجزئ وان اريد بدون حرف المضارعة يدخل في الفعال **قوله** ما يكون رباعيا اي المضارع مطلقا والمضارع
 الذي يعد حرف المضارعة فيه ساكن على الاول تحت صحة الجزم **قوله** وانما هو بالفعال الاعتناء بقيد يفهم من سياق الكلام
 وهو بشرط ان يكون بعد حرف المضارعة ساكن وعلى الثاني يلزم اعتناء المضارع المذكور في قوله وليس رباعي مرتين واحدا
 معنى ثالث للرباعي سوى المعنى المشهور اعني ما يكون رباعيا في نفسه والمضارع الذي ضربه رباعي المذكور في قوله وحرف
 المضارعة مضموم في الرباعي من غير حاجة الى ذلك لان المقصود اخرجها الى فعال وهو حاصل على تقدير جزمه على المعنى المذكور
 في قوله مضموم في الرباعي فقولاه ههنا على الاول اخترا من المعنى المشهور وعلى الثاني مما ذكره سابقا ايضا **قوله** من المربوع
 زائد لا طائل تحته اذ الرباعي المجزئ يخرج بقله ان كان بعده ساكن **قوله** بعد حذف حرف المضارعة ظن ان زدت
 ان كان ضمير بعده راجعا الى حرف المضارعة وظن بقى ان كان راجعا الى حذف **قوله** ليتوصل اليه في إشارة الوجدان للتشبيه **قوله**
 حال كونه تلك الهجزة اه اختار الى ان الالف ضم لظرف وقت الزيادة والصيغة يتبادر منه سبق ضمها على الزيادة على امر في
 الكلمة وجازا خبر الحال كونه صاحبها انكره فخصصنا كالاضافة قال ان كان اه شرط يدل على جوابه ما قبله **قوله** قلنا اذ قيل اه هذا
 سهو من قلم الناصح اذ ليس الكلام في ابطال فتح التاء وكسرها والصواب في بعض النسخ انه اذ قيل اقل فتحة الهجزة التيسر
 بواجل المتكلم المعروف واذا قيل اقل بفتح الهجزة لزم المزج من الكسرة الى الضمة وهو ثقيل هكذا قيل وذلك ان يقول
 في عبارة المضارع حكمان احدهما صريح وهوان يوافق بالهجزة المضمومة اذا كان بعد الساكن مضموم وهذا الحكم
 يذهب لان المناسبة اقتضى زيادتها وثانيهما الحكم المستفاد من التخصيص بالشرط وهوانه اذا لم يكن بعد الساكن مضموم يوافق
 بهجزة مضمومة والشهرح على هذا الحكم فكانه قال وانما لم يوافق هجزة مضمومة في المكسرة بعد والمفتوح بعد لانه لو اني
 بالهجزة المضمومة فيما افتح بعد الساكن التيسر بالمتكلم المجزئ لو اني بها في المكسرة التيسر بالمتكلم المعلوم والماضي
 المجزئ من باب الفعال فيقول ياءه سهو مني **قوله** مكسرة فيما سبق اه زدت هجزة وصل على ما بقي بعد حذف حرف المضارعة
 حال كونه مكسرة في ساكن سوى ساكن بعده ضمة اي وضمة وحيث ساكن في انفسه ساكن في السابق فاعتناءه بالساكن
 هو الكلام على حذف مضامين هذا مراد الشرح وارجاع الضمير الى امر من مضارعة فيه ساكن سوى ساكن بعده ضمة
 تعسف لا يخفى **قوله** لما كان بعد حرف المضارعة اه الاولى بعد الساكن ضمة كما في بعض النسخ قال ان كان رباعيا

الفاعل قال ثم واداه لبنى الكلمات العربية على اعتبارها فاعظم الاستعلاء ولا كان الأصل في ادائها الحركة وفي غيرها الوقف
 فيما قبل ما ذكره منقوضا فيه حمزة الوصل في الهمزة فانه لا يضم اوله بل يبقى ساكنا ولا يضم ثالثة معه حمزة الاصل اذ لا حمزة
 ومنافيه وهم قالوا كسر فاقبل اخره ان لم يكن مكسورا فاقبله لان معناه غريب اذ الفعل من حركة معناه ما يقيم به فلما حلت
 منه ذلك خيف ان يلحق في اول وهلة النظر بالاسماء فيجعل على وزن لا يكون في الاسماء قولا في الاوزان اي وزان الاسم الثلاثي
 الا منقول قولا اخر من الضمة الى الكسرة لعدم غير الثلاث عليه في ضم الاول وكسر فاقبل الاخر قولا نقل من اخر وج
 من الضمة الى الكسرة لان الاول خروج من ثقل الى ثقل بخلاف الثاني قال مع حمزة الوصل طرف مستقر لا لغو
 منهم اظهر علم من قوله فهم اوله وكذا مع التاء قوله لثلاثا ليتبين قدام العلة مع انه تفسير لقوله خوف اللبس ليكون كل حكم
 مقرونا مع علمه و اشار الى كونه تفسيره بقوله هاء العلة بقوله لا يضم الثالث والثاني قولا فقط معتلا فان الاطلاق قد يكون في
 الخروج عن امر زائد عليه قولا لثلاثا ليعضد الى اجتماعه اي يعني لما علت العين في الماضي من هذه الاجواب لوجوب الاعلا لقلب
 العين الفاعل المضارع لانه يتبع الماضي في الاعلال لانه هو الماضي بزيادة حرف المضارعة وقدا حل اخره لكون الظرف
 محل التغير فيلزم اجتماع الاعلاين متواليين في الثلاثا وذلك لا يوجب ولولم يعمل اخره واعل العين فقط فقل بطاى مثلا
 لزم ضم الياء ولا يتحمل في الفعل الثقلة ياء مضمومة فان كان قبلها ساكن كما يتحمل في الاسم نحو اخفته قولا لما لا بد عليه
 اي على ظاهره وهو العموم لان قواعد العلوم كلية ولوجل على المهملة فلا بد فلذا قيل الا صوب قولا وانما خص اي من
 بين سائر المعتلات قولا لزيادة عموض اي في اعلاله قولا في المبني للمفعول من بابيه هكذا في النسخ المصححة وفي
 بعض النسخ في المبني للفاعل منه وهو سهو قولا للمفعول اي من المضارع ووقع التصريح في بعض النسخ قولا ما ذكرنا
 من الغموض الاختلاف قولا نقل الكسرة لانه الكسرة اخف من حركة ما قبلها وقصد لهم التغميض فيجوز على هذا النقل ان
 من يتحرك بعد حذف حركته اذا كان حركته المنقول اليه انقل من حركته المنقول عنه وهذا عند الجزولي وعند المصنف
 استثقلت الكسرة على حرف العلة فحذف لم ينقل الى ما قبلها لان النقل الى الساكن بقي قول ويغير بياء ساكنة
 بعد الضمة فبعضهم يقلب الياء واو الضمة ما قبلها فيقول تبعوه وهو اقوال الاولى قلب الضمة كسرة لان تغير الحركة
 اقوال من تغير الحرف ولانه اخف من يوع ثم حمل قول عليه لانه معتل العين مثله فكسبت فاءه فانقلبت الواو الساكنة ياء
 كذا في الرضى ولا يخفى عليك ما في التعليل الاول لان تغير الحرف مع الحركة لازم في قول مع تغير الحركة في بيع بخلاف ما اذا
 قيل يوع فانه تغير الحرف فقط مع عدم التغير في قول قولا لا يدل ان اي الاشعار في الرضى وانما هو على الضم لا
 هو ما يخالف ببعض جمع انبض لانهم قصدوا بهذا الاشتمال التنبيه على ذلك الوزن المستبعد في الاسماء التحصيل

المتعدى غير المتعدى

المتعدى الذي انما قصد قال **المتعدى** وهو الذي لا يكون له فاعله قال **المتعدى** غير المتعدى في شرح السبل المتعدى
 يتجاوز في الاصطلاح حتماً والفاعل من عمله المفعول به من غير ان يكون له فاعله كما في قوله تعالى **المتعدى** غير المتعدى
 الفعل والمصدر انما يصف بهما كباقي الفعل **المتعدى** غير المتعدى في شرح قوله تعالى **المتعدى** غير المتعدى في شرح قوله تعالى
 حينئذ ذكر في قوله فعل ما ليس فاعله اشارة الى ان ذلك مما قيل انما قيل لان اسماء لا قسم ان توهم في ترك الحذف في قوله
 الواو اشارة الى انه قد لا يكون شيئاً من القسمين كالانما في المناقصة والواو قد يجتمعان في التسهيل وقد يشترط استعمال
 فيعلم الامر به وفي شرحه فاعدي تارة بنفسه وتارة بحرف الجواز كمن احل الاستعمالين فاعدي لا قيل له منعدي بغير
 ذلك مقصود على السماع وقد عدا على بعضهم مخافة تعجز وشكوكا كالوزن وعدا زاد صاحب الافية قصداً في الظاهر
 غير محصور في حق من الفعل ومن اسم الفاعل المفعول والمصدر فاعداً غير متعدية بهذا المعنى لعدم توقف ظهور
 عليه وللمازوت مفعولاً قال ما يتوقف فيها افعال ان نسبة الفعل المتعدى الى المفعول به كنسبته الى الفاعل
 فانه لا يجوز استعماله بدون فاعله الا على خلاف مقتضى الظاهر المنكحة الا لنسبته الى الفاعل لما كانت مقصودة بالذات لا
 تركه الا بقامة شئ مقارنه بخلاف نسبته الى المفعول به فانه فضيلة مقصودة لتكميل النسبة الفاعل على نحو تركه غير
 اقامة شئ مقارنه واما سائر الفاعيل فانه يجوز استعماله بدون فاعله من ذلك ان النسبة الى المفعول العيين ما خوفي في
 مفعول الفعل المتعدى الذي لا يكون استعماله في موارد مجاز الاحقيقة كالنسبة الى الفاعل فيكون فاعله مفعولاً على
 فم متعلقه ولم لا يكون متعلق متعلق معين اي معين كان فاندفع ما قيل ان التعريف غير ما في المفعول الا ان الفعل لا يرد
 التي مفعولاً لا نسب كقرب وبعد لعدم اخذ النسبة الى امر معين في مفعولها بل الى الامر المجمل استعمالها بغير متعلق
 اقرب زيد وبعد نعم اذا قصد النسبة الى معين يكون موقفاً عليه لا بد من ذكره وشرط كون متعدية بحرف الجر لانه
 في التعريف كالتعدى بالحركة والتصديقت قيل ان تعريف المتعدى يصدق على الافعال المناقصة لتوقف نفعها
 على امر غير الفاعل متعلق به وهو للزبر والحياب منع توقف مفعولها على الخذف ان كانا قصداً معناه مطلق الكون مع
 ان كان الماخذ كذا سائر الاعداد ان معنى صار زيد غنياً تصف زيد في الماضي بالثناء للتصديق بالصدور مخرجاً من الرضا
 اي امر غير الفاعل اي يصدق عليه هذا المفعول من المفاسيل المخصوصة الواقعة في التراكيب فاشارة بقوله غير الفاعل
 الى ان المخرج بالمتعلق المصطلح كقوله وتوقف فاعله الى ان المخرج به ما يصدق عليه من افرادة المخصوص لانه الذي
 يتوقف عليه فاعله لا المتعلق المطلق اليهم فليس هذا التقيد معتبراً في مفعول المتعلق لانه ان فاعله ما يراى ان
 ان المتعلق المصطلح ليس معتبراً في مفعول التوقف كما صرح بقوله وان المتعلق نسبة الفعل الى غير الفاعل فاعله لو كان معتبراً

مفهوم يتوزع في التعريفين قولهم فان كان ذلك لتفصيل التخصيص في الاصطلاح بغير الفاعل فكيف اعتبار قيد التعلق ظاهر في
 التوقف للاشارة الى ان المراد به ما صدق عليه غير داخل في مفهومه لم يتعرض لتعليقهما **قولهم** لكن الاستدلال في مفهومهما ناش
 مما سبق وهو ان موصوفه في تعريف المتعدي على اللازم **قولهم** بطريق الصدق وكما في ضرب زيد والقيام كما في طال زيد ف
 الاستدلال كما في مات زيد **قولهم** ان يقوم الفعل على المعنى كما يشعر به التعريف المنقول في شرح التسميه فان المجرول في قوله في
 التعدية كما في البناء والمراد بالفاعل الفاعل الحقيقي لا ما يعم مفعول بالاسم فاعله ايضا اذا واريه ذلك لم يكن ضرب في ضرب زيد
 متعديا لعدم توقف فهمه على فهم امر غير الفاعل بالمعنى العام **قولهم** لا يمكن تعقله الابد تعقله جملة مؤكدة لما قبل
 والمراد بالبعدية الزمانية لا متناه تعقل شيئين في زمان واحد اى لا يمكن تعقل ضرب الابد تعقل المضرب المعين بالزمان
 لما ان النسبة مأخوذة في مفهومه وفهم النسبة متنازع عن فهم الطرفين بخلاف الزمان فانه مما يتوقف عليه وجود
 الفعل لازما كان او متعديا قال السيد سرح في شرح المفتاح ما حاصله ان المفعول به داخل في معقولة الفعل المتعدي
 بخلاف غيره فانه مما لا يدخل في معقولة الفعل **قولهم** بخلاف الزمان اى المفعول به وله والحال غيرهما بهذه الامور
 ليظهر توقف ونجى الفعل عليه بدون الفهم **قولهم** وهى الفاعل المفعول ترك في بعض النسخ ذكر المفعول لان هيا الفاعل
 الذى هو ذكر الكلام اذ لم يتوقف عليه تعقل الفعل فهى الفاعل المفعول بالطريق الاول **قولهم** وغير المتعدي اى وما قبل ان المتعدي
 يصير لا يماثلون الافعال وناء الفعل فيقوم اذ معنى التعدي وصول الفعل الى المفعول وحلهم التعدي انقطاعه عنه فلا
 فيه من الاشارة الى المعنى وفيما نحن فيه ليس كذلك لان بابا لانفعال الفعل معناه التنازل والمفعول لما وعة **قولهم** اما بالمرئ
 وكذا فاكب **قولهم** او بالان المقابلة اى جعل بعضه مفعولا فاعل من اسباب التعدية كالمفعول والتضعيف وحروف الجر
 ان هذا البناء يقتضى التعدي وان لم يكن الفعل الثلاثى متعديا لان المشارك هو المفعول ولم يجعله بعض خصه لانه ليس مثل
 هذه الاشياء فى المعنى لانها معنى التصدير بخلافه ولاه ولا يشع الى اكثر مما كان الثلاثى متعديا اليه شوقا رتبة وذلك في كل فعل
 كان مفعوله الاصل هو المشارك بخلافها فان التعدية لازمة لوجا كذا في العباب **قولهم** او بحرف الجر لا يغير شي من حروف
 معنى الفعل الا الباء في بعض المواضع نحو هبت يزيد بخلاف هربت فاذ اغير فعند المبرر يجب فيه مصاحبة الفاعل
 المفعول به لان الباء للتعدية عند معنى مفعول وعند سيبويه كالمفعول به المصاحبة وضد ما ولا يجوز حذف الجار في
 الا في كذا ولا لا فالانخفاض في الحصر وجام في غيرهما اما شد وذى نادرا واما الكثرة الاستعمال نحو امرتك الخيرو ويبنى
 ان يمتد على فعل واحد عدة حروف اذا كانت مختلفة نحو خرجت من الكوفة الى البصرة لا كالكلام وليس يبنى حذف الباء
 المتغيرة الا في قوله تعالى **قولهم** في غير الحرف يبنى على القراءة لم يمتد الى زجر الحدين واما الهمنة والتضعيف فالكلام

معنى استغنى فان كان الفعل لازما تعدى الى واحد وان كان متعددا تعدى الى اثنين نحو شربته من الماء كان متعددا
 في اثنين يتعدى بالهمزة ولا بالتصميمات الثلاثة ولم يتعد متعديا مع ماضى والتصميمات قل تعديته للحلق العين لا
 في الهمزة نحو تأيئة والمفعول الذي يزيد بسببها هو الذي كان فاعلا قبل خواتمها فلذلك كان مرتبة وازداد لهما من
 لفاعيل مقدما على ما كان اصل الفعل كذا في الرضى فظهر من كلامه فاعلا قبل ان لا يتعدى بتبديل حرف الجر الجوابا الى ما كان متعددا
 يقتضي تقدير المعنى بان تعدية اعطيت الى المفعول الثاني بالهمزة والى المفعول الاول بالهمزة قل ان التعدية بنفسه او بتبديل
 عليه التثنية اعطى اعلم ماضى قفى غير لازما ومفعول واحد اقضى على احد اعلى في الجرح لان عليا له معنى الصدق
 الموصول على سواء كانا كليتين او جزميين او اوجهما كلياً او الاخر جزئياً واما قيد للخلو جوب التفريق في المفعولين فيكون
 قفى نحو علمه هذا عند البصريين وقال الكوفيون ثاقى مفعول باب علمت حال وليس بشئ لان الحال لا يكون علما وخير او العلم
 ويجوز ذلك في حذين المنصوبين قال كاعلم واما علمه لم يقل علمت زيدا قائما بالبرست قل ثاقى مفعول علمت الاول
 مفعول الاول الثاني ومفعول الثاني علمت تقول في علمت عمر زيدا منطلقا علمت عمر انطلق زيدا علمت عمر
 الانطلاق قفى يقره المفعول الاول لان مرتبة التقديم كقولنا فاعلا للفعل قبل التعدية قفى فليست احيانا التعدية
 اى ليست مما صارت بالهمزة والتصميمات متعددا الى ثلاثة بعد التعدى الى اثنين بل ليستعمل من ثلاثيات فاعلا متساوية
 لهذا المعنى الاخير يكسر الباء بمعنى علم لما حدث ونبا ثا لاثنين فلم يستعملوا اثنين من النبا والحدث قفى بواسطة
 شتبا ثا لان الانباء والتنبيه والتحذير والايحاء معنى الاعلام واثا وانفسها فكانت متعدية الى واحد بنفسه او الى اثنين
 بالجر نحو اذبحوا ذبائحكم لربكم يتبعونى بغيري ومن هذا يعلم ان التضمين ايضا من اسباب التعدية وقد ذكر في المعنى اسبابا
 التعدية سبعة الاربعة المذكورة فيما سبق الخامس صوغه على حد نصريه كقوله فاعلا الغلبة نحو كرم زيدا لاساس
 التضمين السادس اسقاط حرف الجر ولم يلحق سين من هذه الخمسة الاشياء البواقي لحقها بغيره واما احداث فلم يستعمل انشاء
 والحق بعضهم ادى العملية باحدهما اعني انا في الله في النعم من اسما قفى في جواب الاقتصار عليه بحيث لا يكون متعديا
 اصلا فلذلك لم يقل في جواب حذوه في شرح الفية السبب في حذف هذه المفاعيل الثلاثة وبعضها لا يلى نحو
 لم قال علمت زيدا بكذا قائما علمت واما الحذف بتبديل دليل ان فيه عذرا هيا حله او عليه الاكثر من يجوز في حذف الاول بشرط
 ذكر الاخيرين والاخيرين بشرط ذكر الاول فلا يخرج الكلام من ثاقى بذلك المعطية في الصلوة الاولى والمعلم في الثانية الثاني
 لا بد من ذكر الثلاثة لان الاول كالفاعل فلا يحذف والاخيرين من باب طلق الثالث يجوز حذف الاول فقط لا بد من ذكر
 الاخيرين والرايين في حذف الاخيرين فقط لان الاول في معنى المفاعيل الاخيرين في حكم مفعول طننت انتهى فمعنى قفى

في جواز الاعتقاد عليه رد المذهب الثاني والثالث لأن معناه جواز ذكر الأول وترك الإيهين وفي قوله والاستثناء عنده
 للمذهب الرابع معناه عدم ذكر الأول ذكر الإيهين ويصح القولين اختياراً للمذهب الأول والذي عليه الأكثرون ولأن
 الإيهين كذا في أعطيت لأن الأول الذي هو فاعل في المعنى إذا كان كفعلي الأول كان الإيهين كذا به بالشرطي الأول
 قوله قيل إن مفعول الأول كفعلي أعطيت في عدم جواز ذكره مع الفاعل خيرين متصلين بشئ واحد فإيه علقني
 زيداً قائماً فلاقتصاراً على جواز الاقتصار بتفسير قولهم لأن عدم الجواز المذكور مشترك بين جميع الأفعال الاختصاص
 بباب أعطيت قال والثاني والثالث من مفعولها أي محل واحد من الثاني والثالث بالقياس إلى الآخر من مجموع مفعولها
 المتعبرين معاً مفعول واحد كما في علمت مع قطع النظر عن المفعول الأول فمن تعيضية وفائدة التقييد لاحقاً عن ذلك
 كل واحد منهما بالنظر إلى المفعول الأول فإيه بهذا الاعتبار ليس كما في المفعول علمت في الرضى فإذا قطع النظر عن
 الأول فحال المفعول الثاني مع الثالث كحال أول مفعول علمت مع الثاني لأنهما الأول هو الذي زاد بسبب الهمزة
 في قوله في وجوب كراهة قيل كذا في جواز الإلغاء والتعليق وجواز كون المفعول الثاني مع الفاعل خيرين متصلين بشئ واحد
 فلاقتصاراً على الجواز المذكور بتقصير وتقييد للإطلاق من غير ضرورة وهذا هو لأن الإلغاء والتعليق مختلف فيهما
 اتحاد المغيرين مختص بفعل المقلوب رأى الحمية والبصرة ووحد وعدم وفقد لا يجوز في غيره كما في ذلك منصوص
 في التسهيل وشرحه نعم يشترك الثاني والثالث هذه الأفعال مفعول علمت في أحكام آخر من جواز ضم واحد واحد
 الدليل التقديم والتأخير ولذا عم في التسهيل لأن هذه الأحكام غير مختصة بمفعول علمت قوله يسمى أفعال الشك
 واليقين عطف على الخبر الجازم أي أفعال المقلوب هذه المذكورات وعلى مجموع المبتدأ والخبر والشرح عبارة المتن
 فجعل قوله أفعال المقلوب مبتدأ محذوف والخبر وقد لقي ظنت مبتدأ آخر ما في عبارة المتن فقول ظنت أنه خبر لا في
 المقلوب أو يدل منه وقوله يدخل خبراً ومستأنفة قوله كأنهم أرادوا أنه لما كان استعمال لفظ الشك فيما أسأوى طرفاه
 متعارفين العلماء غير مختصين بأصطلاح الميزانيين منساقاً إلى الفهم عند الإطلاق ولما كان شيء من هذه الأفعال الأعلى
 ذلك حملاً الشرح على الظن يجوز الاشتراك في عدم الجزم وإن كان لا احتمال أن يكون هنا بالمعنى اللغوي معنى خلاف
 اليقين وشمى لغير الظن لا يقتضي أن يكون هذه الأفعال على جميع أنواعه قوله تساوي الطرفين أي التوهم وحده
 قوله وهي ظنت أنه هذه سبعة أفعال تشترك في أنها موصوفة للحكمه على شئ على صفة فلذا اقتضت مفعولين و
 فإدخالها لإعلام بان النسبة خاصة بما دل على الفعل من العلم وظن والخبر السبعة باعتبار أولها التوهم في بعضها
 للظن بعضها بالعلم وبعضها مشترك بينهما ذكر المصريح في كل فرع فاعلموا مشهوراً في ذلك أشار الشرع بتقسيم أولها

أفعال الشك

بالنحو لا بالهذه حتى يرد ان الخبر لم يوجد على الاثر وهو الشايع في قولهم هو النام وطال معنى امتداد ما في قولهم عند ابن جني
 كلفه عن طلب الفاعل مطلق ومصدرية عند غيره وهو الوجه لان الكافة لا تجيء في الافعال الا في قولهم ينس قولهم وقولهم
 معناه بالهزيمة دالة على تعديها فتحرر ان نسيان نسيان اجلة مستأنفة كان سائر افعال قولهم حال ابن عث اعطيت لافضل
 على احدهما فاحالها في حدث المفعولين بغير ما فهم جواز في مفعول باب علمت مطلقا المستفاد من قوله فذكر احد ذكر الآخر
 مفعول في الكافة **قوله** فانك لا تجد فيهما الا م من غير ان يكون هناك ما يل على تقدير علمه ووطن مخصوص كما يدل على المثال قال في
 شرح التمهيد فان وقع موقع المفعولين ظرف في حق ننت عندك ويشبه نحو ظننت لك وضيف نحو ظننته او اسم اشارة
 نحو ظننت لك فان كان احدهما الاشياء احد المفعولين انتم الاقتصار عليه وان يكن احد المفعولين جاز الاقتصار عليه في قوله فذكر
 الا عدم حصول الفائدة لجواز ان يحصل بالامر المفعولين **قوله** ان الانسان لا يخرج عن علم ووطن فمقتضى ذلك ان علمه ووطنه
 يدل على تحديد ظرف او علم بمنزلة قائل المناجاة كذا في شرح التمهيد للعلاقة المصرية **قوله** نحو من يسمي رجل من رجال نجال قال
 الاصمعي من امثالهم في ذم من الحيلة الناس في استحباب الاجتناب عنهم **قوله** من يسمي رجل من رجال نجال قال
 ومعناه من يقر في نفسه عليهم المذكورة ومعناه ان حجة اية الناس اسم كذا في امثال ابن عبيد **قوله** اي ابطال عملها
 لفظا ومعنى **قوله** الاستقبال الجزاين بخلاف باب اعطيت لان مفعوليه ليسا بمستقلين لعدم صحة العمل في قوله لا انشاء
 اذا توسطت وتأخرت **قوله** الصالحين اه قيد بدل الاحتراز عن صورة التعليق فان الجزاين وان كانا مستقلين فكيف
 ليسا صالحين لان يكونا مفعولين لوجود المانته **قوله** مفعولين للظاهر الواو الا انه اختار اول التنبيه على ان هذا الوجه
 بالآخرين المذكورين على البدلية قال كلاما حال وتميز **قوله** فاما من غير ضم الفعل اليها فيعتنعان عن التاثر عند
 العامل بالتاخر عن كليهما او عن احدهما **قوله** على تقدير الانشاء كونهما في معنى الظن بخلاف تقدير العمل فانها ليسا
 كذا لاناما اذ المقصود نسبة الفعل اليهما بطريق الوقوع **قوله** عند النفاذ لان افعال القلوب منجزة اذ ليس تأخيرها كذا
 كالعلاج وايضا معمولها في الحقيقة مضمة الجملة لا الجملة **قوله** على انه لا يجوز لاجل الرقة معنى عند النفاذ او عامل النصب
 قصر تقديمه بانفيل اللفظ المعنوي **قوله** في معنى الظروف لتحقق معنى الانشاء وهو ابطال العمل لفظا ومعنى واذا وقع المصداق
 كان منصوبا على الظرفية نحو يد ظنك ذاهب لان التقدير في ظنك كذا في العباب ما وقع في الرضى من ان الانشاء واجب
 في نفي دأثره في غالب اي ظني نفي دائما غالب فالمقصود منه بيان اصل التركيب لان المعنى كذا لا يمتنع الا لغير
 بل المعنى زيد فان في ظني الغالب **قوله** انهما احتساويان لان العامل القوي اعني فعل القلب تقدم على احدهما وتأخر
 عن الآخر **قوله** نحو ضرب احسب زيدا اي ضرب زيد في حسابي كذا البوق **قوله** فلها قيداه تقديرها الجار والمجرور

تجوز الاهتمام ولا مقتضى لسان العلة لا تنحصر في لاجل الخراج هذا الصواب قيد الجواب بالتوسط المتوسط من اعني
بين المفعولين وانما لتقيد بطلان التوسط فلا يخرج صورة التقديم فان قلت ان المقصود لم يقيد بالتوسط كونه
بين المفعولين ولما ذكرنا من عهده ما ذكرنا ذلك مستفاد من السوقة لان كل ما في المفعولين قبيح جوارح المبني بناء على المعنى
المتبادر منه ولما ذكرنا المبني لجواز حمل الجواب على كونه في المفعولين وجوب وذاك لتوسط والتأخر على العموم ^{المتبادر} لا يخفى
عليك ان المراد بالاعلاء ان يذكرهم بما اخرج ان يكون معمول لا هو او يسل عملها فيه وفي صورة وقوعه بين معمول
ن وبين سون ومحمولين وبين المعطوف والمعطوف عليه لئلا يكون له في المفعول جوابا وقم بينهما اعتراضا بالانتماء
لان المعنى يبين ولذا قال في التسهيل والاضحى قد يقع المفعول بين معمولين وبين سون ومحمولين معطوفين ومعطوفين
استمر ليرفع بين جوارح الانشاء وبين وقوعه على ما في البيان ويجوز ان يخصص في احدى صورتين وقوعا بين المفعولين وفي
بين اسم الفاعل معمول في الاعلاء جازلا ولا يجب عند البصريين داخل في اذا انما سبقت قبل في التسهيل ولا لغناء ما بين الفعل
ومفعولهما جازلا ولا جازلا للكوفيين مثال ذلك تام اظن فيد فحق رفعه بين جوارح ونصبه على انه المفعول الاول للفعل الثاني
وضعية المستتر في موقع المفعول الثاني ومنه الكوفون النصب وجوب الرفع والحق في ذهب البصريين وروى السماع
قبل من الاستفهام سواء كان في الجملتين او في الالهام نحو قوله تعالى في الجنتين ايضين الثانية على العموم زاد لفظ الجنتين
وقول الاسطة اه يحتمل ان يكون تقييد المعنى الاستفهام اي يكون معنى الاستفهام حاصلا في الاسطة لفظ الخبران يكونان
عنه وان يكون حاصلا في الاسطة بان الكسب من المضارع اليه وان يكون تقييد القليلة اي يكون الفعل قبل معنى الاستفهام
لا توسط لفظ آخر بتوسط اعلم ان الاستفهام على اثنين قسم يكون جوابه بالعينين وجوابا يكون بامره او بغيره
الامام المتقدمة للاستفهام قسم يكون جوابه بنعم لا وهو ما يكون بالهبة فقط او بغيره في اختيار بغيره في القسم
لا يقرب يد باب علمت لان مفعول الجملة الاستفهامية لا يتعلق العلم به لتأثيرها في ان يقر علمت جواب هذا
الاستفهام فاذا كان الجواب بالعينين يكون مشتق من النسبة فان زيد مثلا في جواب زيد اعم وعمر وعبدان زيد في القسم
للعلم به فمعنى قولنا علمت زيد اعم وعمر وعبدان علمت زيد اعم وعمر وعبدان فزيد في القسم
لذا يدعوه الى اتيانه واذا كان الجواب بنعم او لا يكون مشتق من النسبة فلا يصح تعليق العلم به لانه يستدل
النسبة فاذا قيل علمت زيد فزيد تام وان معناه علمت فزيد او لا لا يصح الاكثرون على انه يقع القسمان بعد باب علمت
اداة الاستفهام التي بعده لا يستفهام التكلم على ما يتعلق العلم بمفعول الجملة المشتقة عليه بل المحرر الاستفهام فن
جميع الصواب المعنى علمت الذي يشك فيه فيستفهم عنه لان الشكوا المستفهم عن القسم الاول نسبة اليه

هذا المعنى وانه من ذلك المسمى في القسم مثال نسبة والذات في علم تلك النسبة واجازة في التحويل المذكور ولو سلمنا ان قسم
 لا يساوي مشتملين على النسبة فان المقدار بعد جملة واحدة ولذا يصح الجواب بها عند اعتبار المتن ان اجز على طارقه كما هو الشك ان ضابطا
 للمذهب المذكور ان المثال في القسم الاول كونه متفقا عليه ان خصوصية المثال ان اختيار المذهب في الدخول على معنى في المثال الثاني ان المثال
 المعمولين وكذلك الام ابتداء لانه اذا تقدم احد الاشياء الثلاثة على المفعول الثاني فقط لا يوجب التعليق في الاول نحو علمت
 من هو او فاقم او القائم وجوز بعضهم تعليقه عن المفعولين في هذه الصيغة وانما لم يقيلا الاستفهام بذلك لانه قد يكون
 المفعول الاول مستفهما كالاستفهام كما مرق في وضعه في ذلك لان الام ابتداء قد تدخل على الخبر نحو ان زيد القائم احترق اذا
 عن اجتماع التي للتأكيد لانه خلاف الوضع ^{قوله} فمن حيث اللفظ لا ولا يجوز العكس لانه لا يعلم ان المعنوي عام له ولا ^{قوله}
 والقرآن مع اشتراكهم في ابطال العمل المراد الانفاء المذكور ههنا ليخرج الصواب الواجبة للذات في سابقا واما الفرق بين تعليق
 الانفاء والتعليق في الوجه الثاني فقط ^{قوله} ان الانفاء جائز لانه ترك الاعمال للفظا ومعنى بلا منعه والتعليق واجبة ترك
 الاعمال لان المعنى ان الانفاء ملحق في مفهومه الجواز والتعليق في مفهومه الوجوب في شرح التسهيل التعليق ابطال العمل
 لا عملا على سبيل الوجوب بغير ان الانفاء فهو لبطا له لفظا ومحلا على سبيل الجواز ولا يلزم من ذلك استدراك لفظ الجواز
 في قوله جواز الانفاء اذ المعنى ان من خصائصها انه يجوز ان يبطل عملها وان لا يبطل بخلاف سائر الاعمال فانه يتمتع فيه
 ذلك كما ان التعليق فيها جائز دون سائر الاعمال لذا قال شارح الباب في قوله ويختص بجواز الانفاء والتعليق ان قوله
 والتعليق عطفت على الانفاء فتدبر قال صديري امان كان احدهما ضميرا متصلا والاخر ظرفا محذورا لا يضمن قائما وظن
 قائم لم يخرج المثال الاول مطلقا وجاز الثاني وافعال الملقاة خاصة وان كل المضمرة مفصلا اجازة مطلقا كذا في الضم قال الشيخ في
 صفة لضميرين اي ضميرين كاشيين لشئ واحد بان يكونا عبارة عنه او عما يشتمل عليه فيد خفيه فيحقول استة رفا لفظ
 رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا من طعام الا اسوان ^{قوله} لان اصل الفاعل اي اصل المفعول الفاعل المسمى بمعنى رأيتني عليه غير
 ان يكون مؤثرا فان نحو طال زيد انما اطلق عليه الفاعل كونه على طريقة وصفته والاصالة بهذا المعنى لا يتناق كونه داخل في
 التعريف ^{قوله} والمفعول به متأثر من قبيل العطف على معنى على ما بين والجوز مقدم ^{قوله} لانها قد صحت او وان اختلفا
 صحت كونه احدهما فوعا والاخر منصوبا فان الواجب عناية تغايرهما بقدر الامكان ^{قوله} لانه ليسا الفاعل والمنصوب الاول
 في الحقيقة فاعلا ومفعولا به اي مؤثرا ومتأثرا اما الفاعل فاعلم كونه افعالا الملقاة من قبيل المتأثير واما المنصوب الاول فاعلم
 تعلق الفعل به بل في معنى الجملة ومن هذا الظاهر ان الدليل يختص بافعال الملقاة ^{قوله} لانها انقيضا وجد في اي في اصل الوضع
 فان وجد معنى امر بانفسه استعمل في معنى علم ^{قوله} اجري على البصرية والحسية اي اجري اي التي بمعنى ابصر والتي بمعنى رأى في المثال

هذا المعنى وانه من ذلك المسمى في القسم مثال نسبة والذات في علم تلك النسبة واجازة في التحويل المذكور ولو سلمنا ان قسم لا يساوي مشتملين على النسبة فان المقدار بعد جملة واحدة ولذا يصح الجواب بها عند اعتبار المتن ان اجز على طارقه كما هو الشك ان ضابطا للمذهب المذكور ان المثال في القسم الاول كونه متفقا عليه ان خصوصية المثال ان اختيار المذهب في الدخول على معنى في المثال الثاني ان المثال المعمولين وكذلك الام ابتداء لانه اذا تقدم احد الاشياء الثلاثة على المفعول الثاني فقط لا يوجب التعليق في الاول نحو علمت من هو او فاقم او القائم وجوز بعضهم تعليقه عن المفعولين في هذه الصيغة وانما لم يقيلا الاستفهام بذلك لانه قد يكون المفعول الاول مستفهما كالاستفهام كما مرق في وضعه في ذلك لان الام ابتداء قد تدخل على الخبر نحو ان زيد القائم احترق اذا عن اجتماع التي للتأكيد لانه خلاف الوضع ^{قوله} فمن حيث اللفظ لا ولا يجوز العكس لانه لا يعلم ان المعنوي عام له ولا ^{قوله} والقرآن مع اشتراكهم في ابطال العمل المراد الانفاء المذكور ههنا ليخرج الصواب الواجبة للذات في سابقا واما الفرق بين تعليق الانفاء والتعليق في الوجه الثاني فقط ^{قوله} ان الانفاء جائز لانه ترك الاعمال للفظا ومعنى بلا منعه والتعليق واجبة ترك الاعمال لان المعنى ان الانفاء ملحق في مفهومه الجواز والتعليق في مفهومه الوجوب في شرح التسهيل التعليق ابطال العمل لا عملا على سبيل الوجوب بغير ان الانفاء فهو لبطا له لفظا ومحلا على سبيل الجواز ولا يلزم من ذلك استدراك لفظ الجواز في قوله جواز الانفاء اذ المعنى ان من خصائصها انه يجوز ان يبطل عملها وان لا يبطل بخلاف سائر الاعمال فانه يتمتع فيه ذلك كما ان التعليق فيها جائز دون سائر الاعمال لذا قال شارح الباب في قوله ويختص بجواز الانفاء والتعليق ان قوله والتعليق عطفت على الانفاء فتدبر قال صديري امان كان احدهما ضميرا متصلا والاخر ظرفا محذورا لا يضمن قائما وظن قائم لم يخرج المثال الاول مطلقا وجاز الثاني وافعال الملقاة خاصة وان كل المضمرة مفصلا اجازة مطلقا كذا في الضم قال الشيخ في صفة لضميرين اي ضميرين كاشيين لشئ واحد بان يكونا عبارة عنه او عما يشتمل عليه فيد خفيه فيحقول استة رفا لفظ رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا من طعام الا اسوان ^{قوله} لان اصل الفاعل اي اصل المفعول الفاعل المسمى بمعنى رأيتني عليه غير ان يكون مؤثرا فان نحو طال زيد انما اطلق عليه الفاعل كونه على طريقة وصفته والاصالة بهذا المعنى لا يتناق كونه داخل في التعريف ^{قوله} والمفعول به متأثر من قبيل العطف على معنى على ما بين والجوز مقدم ^{قوله} لانها قد صحت او وان اختلفا صحت كونه احدهما فوعا والاخر منصوبا فان الواجب عناية تغايرهما بقدر الامكان ^{قوله} لانه ليسا الفاعل والمنصوب الاول في الحقيقة فاعلا ومفعولا به اي مؤثرا ومتأثرا اما الفاعل فاعلم كونه افعالا الملقاة من قبيل المتأثير واما المنصوب الاول فاعلم تعلق الفعل به بل في معنى الجملة ومن هذا الظاهر ان الدليل يختص بافعال الملقاة ^{قوله} لانها انقيضا وجد في اي في اصل الوضع فان وجد معنى امر بانفسه استعمل في معنى علم ^{قوله} اجري على البصرية والحسية اي اجري اي التي بمعنى ابصر والتي بمعنى رأى في المثال

يجري في ذلك من غير علم انتسابه لشيء فان كان متعلقا بما يتعلق به الفعل حقيقة في القاموس لكون الغنم ينتمي اليها
 قولهم قد انزلوا من السماء نارهم لا ابتداء لمصوب انتم لان اي بصير للروما جمعهم قد دبت على من ذك فعبارة بالهمزة
 في قوله الخن في الرومي على ما من عن يمين متعلق بالذوق والقرينة على انه من الروية البصرية دون العقلية فلا تعلق
 للمعنى بالهمزة وعن اسم يعنى الجاني المتعلق من عليه قوله واحد حسبناه بذلك من البعض لانه تعبير عن البعض في قوله
 قوله وفيما العلم والظن في معاني المتكثرة باعتبار كونها مدلولات لا تفتقر بالادعاء والاشارة في حيث يمكن متعلق
 بتعبير تغييره وفيه اشارة الى وجه تخصيص بعض الافعال المذكورة بانها معاني لا تفتقر الى الفعل واحد من
 ليا معاني اخرى غير متعلقة بواضعيها لانه قد تم تقديرها بغير المعنى لغيره في معنولين سيما اذا ذكر بعد متعديا لكون
 على اوصافه وحده العاقل اذ ذكره المفسر في شرح المفضل في وجه التخصيص انه قصد الى استعمال هذه الالفاظ مع
 يقارن افعال القلوب بالتحقيق لانه ما عرفت ان ذلك مظنة كونها متعلقة الى الفعلين مجد المعنى لغيره فلذا تعرض اولنا لبيان
 التي هي مظنة التعلق المذكور بخلافها اذ الالفاظ اخذت الالفاظ اذا استعملت بغير هذه المعاني فلا يثبت
 مظنة التعلق لعدم كونها من افعال القلوب قولهم قد انزلوا من السماء نارهم لا ابتداء لمصوب انتم لان اي بصير للروما جمعهم قد دبت على من ذك فعبارة بالهمزة
 للتخصيص بالحكم المذكور ان لم يكن الالفاظ معاني اخرى لانه يبين وجه التخصيص بالحكم المذكور ببيان معاني المتكثرة
 ليظهر جواز الظهور في قوله لا يوجب التخصيص ببعض الى التخصيص بالكلية والبعض التخصيص ببعض الحكم المذكور اذ كان
 لهذا البعض معنى تعدي به الى مفعول واحد كذلك للبعض الآخر لهذا البعض معان لا يتعدى بها قولهم قد انزلوا من السماء نارهم لا ابتداء لمصوب انتم لان اي بصير للروما جمعهم قد دبت على من ذك فعبارة بالهمزة
 والمخيلة والتكبر وانما حسب من الناس الذي في شعره اشارة في قوله من المظنة بكسر الظاء الهمزة ثمرة اشارة الى
 ناله كما في قولهم اي اخذته مكانا هو الذي ان يتركه الافعال الاخذة كطبخه اي اخذ يطبخ انفسه ولو هم خيط
 ثقلا في وجوه طريق المتروكة كذا في القاموس والعلما بمعنى الاتمام جعل الشيء موضع الظن الشيء فعل هذا معناه
 قريب من الظن والشعر جعله بمعنى اخذ الشيء موضع الظن مطلقا فجعل قربه باعتبار كون نوعا من مطلق لا احد لا يوجب
 والوهم نوع من العلم بمعنى الاحد المطلق فيكون قريبا من العلم والظن الذي هو معنى افعال القلوب لا اشتراكهما في مطلق
 الادراك قولهم منه قوله ثم او اي ما شجر صلح على ما يجزبه من الوحي غيره من الغيوب بمتهم اي بملوك حكام وهو
 ان لا يكون بخبرة في الواقع كالحكم في نظرين فصيل معنى المتعلق قولهم هو العلم بنفسه اي بمعنى ان العرب حصول الشجر
 باحد ان نفس الشيء ولذلك لا ينسب لا مفعولا واحدا غدا العلم فانهم يستعملون في العلم بنفس الشيء ويكنون على صفة
 تملك ذلك ينسب مفعولا واحدا واثنين وليس هذا الفرق معنوي بين حقيقة العلم والمعرفة الاخرى ان معنى علمت ان

زيد قائم وعرفت ان زيد قائم واحد بل وهو كواحد في اختيارهم فانهم يخصون احد المتساويين فيكونون كواحد في معنى
 يصير قريبا بمعنى البصر وان كان بمعنى استعمال البصر من افعال الجوارح الا انه يستلزم العلم فهو قريب من علمت بالمر
 ولم يذكر ان الصبيد اي ضربت رمية لعدم كونه قريبا من افعال القلب **قوله** وما كان له دفع لما يتوهم من انه واحد الا ان
 معاني سوى ما ذكرتم لم يتعرض لها ونصب قرينة على التقييد المذكور وذكر قريب باعتبار كل واحد منهما كما قال انما معا
 انكر واحد منهما قريبا من العلم الظن **قوله** اي استغنيت عن نشر على ترتيب اللفظ ليس بمعنى العلم والظن اي قويا
 من معناه **قوله** فتوهموها لافعال النكير الناقصة اما خبر لا تروا احدا من خمير تترك او مغفل مطلق اي تماما
 مثل الافعال التامة يعني انها مرفوعة لا تصير مركبا ناصيا يصح السكوت عليه حتى يكون الخير قيد فيه ليزيحه الفائدة
 بل المرفوع مستلزم اليه والمنصوب مسند للمحكم وبها وبغيره كان تقييده بضمي فان معنى كان زيدا قائما زيدا منصبا
 بالقيام المستتر بالمصوب في الزمان الماضي وقس على ذلك وما قيل انها سميت بذلك لانها سلبت عن الدلالة على الحد
 ففيه ان دلالة ما عدل كان عليه واضحة غاية الوضوح وانما كان فانه يدل على الحصول المطلق والفائدة تقيده **قوله**
 والمبالغة باعتبار انه يدل وضعيا في نحو كان زيدا قائما على حدث مطلق بعبينه خبره كما ان خبره يدل عقلا على ما
 مطلق بعبينه كان هذا خلاصة ما في الرضي لعل القول المذكور مختص عند ذلك القائل ان كان خفاء دلالته على الحد
 ولما كان معنى كان ملحوظا في معاني ساوئها سميت كلوا ناقصة والية بشير ما في القوائد الغيائية من ان الفعل يدل على
 النسبة ويستند على حدثا وزمانا في الاكثرون كان قد يعبري عن الحدث كما ان الزمان كنهم وبسرق قال لتقرر الفاعل
 اي جمعه وتبنيته كذا في الرضي فهو من قرينة اذ ثبت وسكن كما في القاموس ليس معنى التأنيده بهذا المعنى يتعدى بنفسه
 لا يعمل ولا يتفادى في ليس الظاهر انه مصدر مبنى للفاعل ومعنى التثبيت والاثبات ادر الثبوت شيء ايجابا او سلبا اي الثبوت
 الحاصل في الذهن على وجه الادعاء على ان تقرر في محله وهذا بناء على ان الالفاظ موضوعة للصور لا ذهنية فيصح كونها
 موضوعا له وانما الاشكال الذي تحير فيه الناظر من ان معانيها تثبت الفاعل على صفة او تنافيها عنه لا التقييد بـ
 كان مصدا للفاعل والمفعول في الرضي تسمية مرفوعا اسما اولى من تسميته فاعلاها لان الفاعل في الحقيقة مصدر
 مضاف الى الاسم كهم مفعول فاعلا للعلقة وليس هو المنصوب مفعول بناء على ان كل فعل لا بد له من فاعل قد يستغنى عن المفعول
 فالجمل هذا لم يعد مرفوعا في المرفوعات على جهة اذ يدبر في الفاعل وما قيل انه فاعل في الحقيقة عند من هيلا دلالة على
 الى هذا مال صاحب المنفصل حيث لم يعد في المرفوعات على جهة مثلا لان يدل بمادته على الكون المنتسب الى
 فان كان المراد نسبة مطلق الكون اليه فتأوتران اريد نسبة ثبوت الشيء اليه فناقصة فيقولون لان قولنا حصل القيام زيد

ليس زيد فاعلا له بل فاعله اقيام النفس الى زيد اي جعل اقيامه قولاً في العدة او والقرينة جعله تام لموضوعه كما في
الظن المتبادر الدليل على الثاني لا يفي في خارجها عن التقرير في زمان فان كان وليس في الاستمرار وبخلاف الانقطاع
والدوام والاستمرار فانه قد يخلو عن الفعل الدلالة عليها في ولا شكا في بيان لفظة التقيد بعد صحيح التعريف والافلا
لا اعتبار قيد العدة في كون الصفة خارجة عن التقرير في ذلك لان ذلك لا يترى في التقرير القيد التقيد لا يخرج عن كونه نسبة
بين الفاعل والصفة كما لو لم يفي في صفة او يعنى للحد في نسبة الى الفاعل المعين ولم يتعرض للمزك لا اشتراك في الملكية
وللناقصة في كل من الصفة او يعنى كلاهما مستويان بالنظر الى الموضوع له ليس احدهما مزية على الآخر بحيث يمكن
ان يتم لانه الموضوع له فالصدق على الافعال المتأمة انما وضعت للتقرير باعتبارها عمدة بالقياس الى الحدوث والزمان
فلا يرجع اقل انه اذا كان كل منهما عمدة فيهما يصدق ان التقرير عمدة فيهما وضعت له فلا يخرج عن التعريف الا ان يعتبر
قيد نقط واللفظ لا يسهل على جعله فيكون المعنى ما وضع له لصدق عليه التقرير المذكور في هذا التوجيه
لا حاجة الى اعتبار قيد العدة والدوام صلة للموضوع كما هو الظاهر في تقرير الفاعل اي يكون التقرير مع ما اعتبره من
كل في انجاء الانتقال في الزمان الماضي موضوعه كما يرشد اليه قوله لا شك في كل جزئي تام لموضوعه له لان التقرير للقيام
موضوعه على اعم اعم في الاستمرار في الجملة لان المتبادر كون الدوام صلة في ضم قوله ان يجعله ويجعل
التقرير مصدر اسبغيا للفاعل فاعله للحدوث والضمير العائد الى الافعال الناقصة ومعنى تقريرها الفاعل على صفة بغيرها
بداية عليها لا يتبادر على حصول تلك الصفة له في بما ذكر من الوجوه الثلاثة في لا يستلزم القيد انما دفعه لما لا يتم
من انه كان ينبغي ان يقيد الصفة فيقول على صفة غير مصدره لئلا يروا الافعال المتأمة والحق عندنا ان التعريف لم يغير
استلزام التكلفات التي ذكرها الشرح ومن غير اعتبار قيد زمان فان هذا التعريف في الافعال الناقصة باعتبارها او تشرع في
وتعريفه عن سائر الافعال فان الدلالة على الزمان خاصة شاملة للفعل مطلقا والانتقال الدوام والاستمرار في الاما
يتغير في بعضها عن بعض المتبادر من كونها موضوعا لتقرير الفاعل على صفة ان الصفة خارجة عن مدلولها كما ان
كل ولذا نزعوا على ذلك احتياجا الى الجملة الاحمية قال المصنف في الايضاح معترضاً على تعريف الفعل ادل على ان
حدث زمان انه ليس محيد لان الفعل يدل على الحدوث والزمان جميعا واذا قل ادل على اقتران حدث فخذ جعل الاقتران
نفسه هو المدلول وخرج الحدوث والزمان لا ينفك كونهما متعلقين باقتران لانك تقول اعجبني اقتران زيد وعمود ونسبهما
تشبهه باعتبار الاقتران ولا تشبهه باعتبار متعلقه وكذلك كل مضاعف ومضاعف اليك يلزم من اخبارك عن المضاعف اجاب
من المضاعف اليه وقال ايضاً في ان الافعال الناقصة تشترك في غلتق الفاعل على صفة في غير احتياج في الابرار

فالتعريف تام من غير اعتبار العدة أو الوضع للجزئيات أو حمل اللام للعرض وقيد ذلك عليه ووجها آخران الأفعال
 النامة موضوعا لتقرير الصفة الفاعل إذا المعترف بالنسبة الحدث الذات لا لتقرير الفاعل على الصفة اعني نسبة الذات
 إلى الحدث **قوله** بالهمزة مثله التاء على ما في القاموس **قوله** وقيل في الباء لم يوجد هذا في الكتب المشهورة من اللغة والنحو
 ولذا قال صاحب غاية التحقيق دون الباء **قوله** أنها غير صحيحة وقد عرفت أنها مرادفات صادرة ورجع وحالها جار
 وارته استحال تحوّل ومرادفات فافهم ما افتأ وما ذروا من زامير **قوله** وقد تضمن أنه قال المحقق التفتازاني في
 شرح الكشاف حقيقة التضمن ان يقصد بالفعل معناه الحقيقي مع فعل آخر بناسية وله طرق اشيع ما جعل الفعل المكمل
 حالا وعكسه فمما طريق آخر نحو لم يلبس زيد أي لم يلبس حذاءه انتهى فمعرفة انه ليس يتعين له طريق الحالية فجعل قائمة
 كمالا لصفة كما انقضية سارة الطبع أولى من جعله حالا **قوله** وقد جاءه لفظة جاء في المتن تامة وفي الشرح بعد الدخول
 كما لا يخفى **قوله** في العري في الرضى شرح التسهيل وان من قال ذلك الخواص قالوا لا بن عباس رضي الله عنهما على
 البهم لا فم شبهة ثم ردم عن الخرج **قوله** ما تقدم نقله معنويا **قوله** من الغرارة بكسر الغين المعجمة الجوالق على ما في القاموس
 وغيره ويفتحها عدم التوبة والغفلة وليس من ادعها **قوله** ونحوها ما يقتل به الأشياء كالجواقة **قوله** أي تكون هذه الغي
 على مقدار اختيار انت البيا وهي كناية عن عدم حصول المقصود **قوله** ومعناه اية حاجة أو الاستفهام الكوازي أي تمجدا
 من الحاجات متصفة بوصف كونها حاجة لك وروى برفع حاجتك فخير ما قدم لتضمنه معنى الاستفهام **قوله** ارهفت شعري
 في الصياح ارهفت سيفي رقتاه والشفرة بالفتح السكين العظيم وما قيل انه في القاموس لضم **قوله** لا يتجاوزاه وهو القصر
 المذكوران **قوله** لا لالف للفراء فانه يدرجها وقال المصريح الاول مراد جاء لقوم جاء البرقيزين او صاعين ان قلنا بالظن
 فانما يدرج قدر في مثل قول الاعراب وهو ما يكون الخبر كانه كذا في ارفع قدر زيد كتابا **قوله** المركبة من المبتدأ والخبر إشارة إلى ان
 الجملة الاسمية قرينة التجريد عن كل ليس له مدخل في حصولها فلا يرد ان هذا الحكم على طلاقه غير صحيح لان شرط المبتدأ
 الذي يدخل عليه هذه الأفعال ان لا يكون مازم التصدر كاسماء الشرط واسماء الاستفهام وكما الخبرية والمقرون بلام
 الابتداء ولا مازم حذفه كالخبر عنه بنعت مقطوع ولا مازم عدم التصرف كالمين في القسم طوبى للمؤمنين ويل للكافرين وسلام
 عليك ولا مازم الابتدائية لكونه في المثال وما في حكمه كجمل الاعراضية كقوله انت طالق الطلاق البتة ولو كونه بعد ولا
 الافتناعية واذا الفجائية وان لا يكون خبر جملة طلبية **قوله** أي لاجل اعطائها الخبر أي المقسم من خوله أي لاجل الاعطائها
 المقسم من قولنا صار زيد غنيا كونه الغناء منتقلا اليه وان لم يكن زيدا منتقلا روقس ذلك فالزيد لا وجه للتخصيص
 بالذكر فانه تعطى اسمها ايحكم معناها **قوله** يعني انه المنة عليه إشارة إلى ان اضافة الحكم لامية لا يمانية على انهم **قوله**

قيل تطلق من مسيرة عشرة ايام واكثر من غيرها من طيور النجول طلوع الشمس لا تخطي صادرة ولا واردة قوله فاما
يوسف واصله اي يوسفهما لم تكن فاما حال اليوسفية ولا قبلها فاما لا يصح جعل كان الثبوت للغير لاسمها ولا اعادة
ان يكون في حكم الالافا تقصيد اجزاء اليوسفية ^{لغيرها} فاما ان يقال في انتقال القرعة من اليوسفية وهو معنى مقصود الكلام
فيكون بمعنى صراحة الازالة ومن لم يتدبر قوم ان البيان ناقص ^{قوله} عطف على قوله الا في العباد كان التي فيها ضمير الشأن هي الناقصة
بعينها وقيل انها اعادة فاحلها ذلك الضمير في قصص القصص بالجملة واما عند هاتين الاخران كانت ناقصة
او اعادة جريا على عادتيه بعد حاقمة الاخرات في شرح التسمين بالجملة المصمى وعلم بالقاسم بن الزبير ان كان الشايت
قسم براسه بافعلى هذا قوله ويكون فيها ضمير الشأن عطف على قوله تكون ناقصة وهو الظاهر حيث اعاد لفظ تكون ولم يقل و
فيها ضمير الشأن كما اعاد في قوله وتكون تامة الا ان الشرح قصد حمل كل المتن على هذا المعنى فخصه عن الظهور
اعادة تكون للتأكيد ان ما عداها من الافعال الناقصة لا يكون فيها ضمير الشأن الا ليس ^{قوله} اذا امت من مات يثبو
ويمت ضد حي والصنف بالكسر الفتح النعم ثبتت كقوله شمس اذا وضعت في حلبة العاد في شامت خبر ثبتنا
فعله وف اي احدى ما وثق اسم فاعل من اثني اي ذكر خبرا واصنع اي صنعت على حركات العائد من ضم الشئ عمله ^{قوله}
ينبغي لم يفرح وهو فاعله فالركون الامم فاقول ^{قوله} وقوله رادة على طبق الايضاح اشارة الى ان كان التامة كما امكن للثبوت مطلق
لنكون بمعنى الثبوت المسبوق بالبعد اعني الحدوث والناقض في تفسيره قول بقراد او فاعله او اعادة اي حدثت الكلمة الحادثة
والمقدر من قد والله ذلك يقدره ويقدره ^{قوله} او قدرا بمعنى قوله عليه نقلا لواردة الامثلة الثلاثة اشارة الى
صحتها اعادة بمخبره فاقول ^{قوله} نقول اعاد الجار اشارة الى توافقه ومعنى لا يكون اخذت في شئ سواء كان حدثه في نفسه
وفي محل لان خطاب كن تامة الارادة كما يدل على الآية وهو صفة مخصوص وقوله المقدرات في وقت دون وقت وليس له كن
كذا على انهم في محل المعنى الاصل اي ما هو مقصود بالارادة في ذلك الكلام لا في تقدير احوال الزوائد لا ثم في فائدة
معنوية كالتأكيد واللفظية كترين اللفظ وكونه اقصر واستقامة اللون ^{قوله} السجدة في قوله تعالى اشارة الى التثنية لان
الزائد في مضمة بلفظة كان وانها تكون في وسط الجملة عند الجمعي و اجاز الفراء زيادتها اخرا والصحفي منع ذلك لعدم استعماله
واختلفت الزوائد فيقول الجواز اعادة الضمير المصداق الدال على الفعل كانه قيل كان هو اي كان الكنى وقيل افعاله فاعله
تشبه الخبر الزائد فارجح ان يكونا عن الاستدراك في شرح التسهيل للجملة ^{قوله} اي كبرت كبرها لم يعبر به ضمير المبدأ
حافل صبيها لم يكره في تحسين اللفظ لا للتأكيد في المقام زيادة ^{قوله} اذ ليس المعنى على المعنى اذ لم يتقدم استبعاد خبر
المطلوب عليه بكيك لان كل من يحمل الناس له كذا كذا لا يكون ناقصة ولا تامة لا بمعنى ما اراد لا بد منها من معنى المعنى ^{قوله}

ما ان استعملت في معانيها نحو قال يجر من محله وانفك عنه واما في الاستعمال الاناقصة مصداقاً بجر النفي لفتا
استدراوق الفاعل من جهة كسمه كسبه وانفك عنه وكنتم كسروا فاعا قى بدخا ج وانه طيه بان كانت ماضية فيما
ولم لا في الداء وان كانت مضارعة فيما اول اولي الاول ان لا يفصل بين الاول وبينها بطرف وشبهه وان كان جاز ذلك في
هذا الفعل نحو اليك جئت ولا امسب لتركيب في النفي منها الافادة الزجاء كذا في الرضى قوله وتقد في الرضى جاز في الرضى لا
في مضارعاتها وانما جاز في عدم اللبس قد قررنا ان يكون ناقصة الامهات تحذف من القسم كثيرا قى ذلك اه
بيان لكون مدلولها لتوقيت المذكور باعتبار وضع التركيب لاينا في ذلك صيرورته حلا بعد الاستعمال في الطريقة
بحسب لا يصح تقدير الزمان معه قى واذا قد لا زمان له بخلاف ما يقدر الزمان به فيكون مؤولا بالصدق المتعلق لا مفتاح
الجملة فلا بد من تقدير مفرغ من خبر صيد معه كذا تاما قال انه طرف بيان لعلية العلة السابقة قى واما لم يشفع فادام
اي لفظه وقد تنازع الفعلان فيه فان اعلمنا ان في الاول ضمير هو اسميه وان اعلمنا ان في الثاني ضمير هو اسميه في تقدير
عالمه وعي التقديرين لا يخلو ادام الجملة الفعلية علواهم قى ولم يحصل من الجملة كلام بان لم يجعل ادام بتاويل للضمير
ظروا جلس قى لا يفيد اي الجموع فائدة تامة لعدم الاتصاف بالجملي ليس ضمير لا يقيد بالجمع اى ادام على ما وهم حتى يثبت
بانه يستفاد منه ان ادام بعد حصول الجموع كذا لا يفيد فائدة تامة وليس كذلك قى ولذلك يفيداه فانه لو كان لفظي الحال
ليكون التقييد بزمن الحال تأكيداً للتقييد بزمن الماضي لا استقبالاً لاجتماع الجوزية كذاهم اخلاف الاصل قال الاندلسي
بين القولين تناقضان خبر ليس ان لم يقيد بزمن محل الحال كما يحل الايجاب في نحو زيد قائم واذا قيد بزمن كان في زمنه
فيكون واقع به كذا في الرضى هذا اذا كان الاختيار بينهم في الاستعمال كما يشرب اليه قوله في محل لكن الظاهر التقييد المذكور
في الوضع في التناقض بين المذممين باق و دليل المدح الثاني لاجل الاستعمال التقييد بالزمنة الثلاثة يدل على انه ضمير
لفعل مشترك لا يلزم القول بالاشتراك او بالحقيقة والمجاز والاصل فيهما قى نحو قى تعاره فان ياتيه ثم قيل على ان ليس
للاستقبال قى اخبار الاعمال في تقدير خبر كذا انما على ان الجموع المضاعف المعرف باللام لا يستغنى او اذا لم يكن في ذلك
سابقاً من حيث ان اخبارها اذا كانت جملة اسمية او فعلية لا يجر تقديرها على ما على من غير ان يجر تقدير خبرها على ما
قى كذا اما اذا قيد المضاعف او اكد المضاعف اليه لكن جعله قائداً للمضاعف ولا ينفك عنه لانه لم يعتد بقوله من قال انه لا يجر
تقدير خبر ادام كونه في الفاعل المضاعف لاجتماع على ان ضمير القسم قى اذ ليس قى اي في تقدير الاخبار والتأنيث بانها
المضاعف اليه قى في اعامه فعل اجترأ اذا كان العلم في نحو ما زيد قائما وان زيد قائم فانه لا يجر اخضعف اعامه فيه
اشارة الى ان المقصود منها جاز تقديرها على الاسماء من حيث انها معقولة لا فعل لا يرجع الى حوال الاعمال فان كان في حاش

الافعال ماسبق من قولنا وادركنا خبر المتبادر من حيث انه خبر الاسم ولذا اصل فيه اسبق بانه في الحقيقة خبر المبتدأ فلا ذكر
 ما هو **قول** ان يقتضى والتقييد ما بان يكون الاطلاق قرينة التقييد بما سوله او باشتباه ان عدم المانع مستند في حصول كل شئ
قول لا يقتضى تقدّمها عليها أى على الاسماء ما عليها فقط سواء كان وجبا للتوسيط لكون الاسم محصورا على نحو ليس قائما الا بزيد
 كونه خبرا متصلا بخبر ذلك زيد أى مشبه بابك ولم يكن موجبا له كاشتمال الاسم على ضميمة نحو الخبر نحو كان شريك هبنا ليو
 او الى ما في الخبر نحو كان في الدار صاحبا او اما على الاسماء والافعال ما بان يكون الخبر متضمنا للمعنى المستفهام والشروط كما في مثال
 الشرط كونه مثلا للتقديم الخبر على ان لا ينافي ثبوته مثلا لا ما يقتضى تقديم الخبر على الاسم فان الاعتبار يختلف فالاول في النظر الى
 والثاني بالنظر الى الاسم وما كان قوله مالم يضر ما يقتضى تقديمها عليها غير ط في التقديم على الاسماء والافعال عاقله في مثال
 الى قوله فيه **قول** نحو صار عدي صديقي فان رفع الالتباس في قلب المعنى يقتضى تأخير الخبر عن الاسم ونحو ليس يد الاقاما فان
 كون الخبر محصورا عليه يقتضى تأخيره واما اجازة الخاسر في قوله نعم فما زالت تلك دعوتهم ان يكونوا تلك اسما وادعوتهم خبر
 وعلمه فليس من قبيل الالتباس بل من تعدد وجوه التوكيد **قول** ويرى بان يكون افعاله وجوب التقديم على الاسماء كقوله
 في قوله ويجوز تقديم اخبارها على اسمائها او ارادة نفى الضرورة عن جانب الوجوه فلا يخجله عبارة المتن لان الامكان ما عاقله
 عن سلب ضرورة الطرفين او سلب الضرورة عن الجانب الخالف للحكم المحكوم المصير في الممان الاجابة لا يمكن جملة على سلب
 ضرورة **قول** افعال المناقصة لان الجوام في احوالها وفيه اشارة الى الرد على من قال ان الضمير راجع الى الاخبار لما استتبعه
 للسياق فان تقدم كان حكما الاخبار وقوله قسم يجوز قسم لا يجوز كان ضمير يجوز راجع الى القسم لا شك ان القسم سواء اريد به فعلا
 او الاخبار ليس موصوفا بالخوار وعنه بان اعتبار التقديم وهو صفة للاخبار والذات والادام ان واسطتها واصل الدين ان تقسيم
 باعتبار حال نفسه اولى من تقسيمه باعتبار حاله متعلقه وستظهر على ما في **قول** تقديم اخبارها عليها اشارة بان ثبت الغير
 الى ان ضمير يجوز راجع الى التقديم المذكور سابقا لا الى القسم اذ اللزوم من ذلك ان الضمير يرجع الى القسم والمائد محذوف أى قسم
 يجوز فيه تقديم اخبارها عليها وارجاعه الى القسم يحتاج الى اعتبار حذف المضاف عن الضمير المستكن وجعل الجواز الذي
 هو صفة التقديم صفة للقسم نحو اوال الاستحسان وكل ذلك **قول** قال هو من كان الى امره أى في الترتيب الذي ذكره المصنف
 والغاية داخله في المعيار بقربة المقام **قول** لكونها افعالا يجوز ان تقدم على الفعل عليه بخلاف الحرف **قول** وجواز افعاله
 الاشارة الى ان الجمع دليل على احد الفروع الاول لا ثبات انه لا مانع من جازا البعاء في الخبر الثاني لا ثبات انه لا مانع من جانب الرفع
 فمن قال انه من طغيان القول والصواب جواز تقديم المنصوب على افعال تقدمها **قول** أى هذا القسم من مرجع الضمير
 مع انه لا يثبت خبره الاشارة الى ان القسم المذكور عبارة عن افعال ولا اخبارا لانه محكوم عليه افعاله كقوله ما ولى افعال القول

وخرج التفسير من ان كان في قوله لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 يكون احد الجانبيين صاحبا لاخره فقولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 التفسير المتعطف للشاركة في اصل الفعل صريحا في الابدان في القسم الثاني في القسم الثالث قولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 وان كان لا فاصح من حيث الضيق والموجب للجدل في تغيير المعنى والحقيقة ان اعتبر نسبة الفعل الى الجملة ثم اعتبر في التفسير في
 الذي هو اول ما متوجها الى الجملة فالجواب في التقديم وان اعتبر نسبة التفسير الى الفعل الا انه اعتبر بعد صيرورة شبهة لنفسه ان
 لكن الجملة معمولة للتقديم والظن هو الثاني ان صيرورته ناقصة انما هو بعد دخول التفسير الى الجملة وقالوا المرام في
 انما هي للفتنة والاستعمال شاهد لم يبق في قولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 وهذا قولنا صريحا في الجملة والمفاد انه مشاركة امرين في اصل الفعل من احد الجانبيين صريحا ومن الاخرين في سببه
 في سببه التفسير العيني سببه على ذلك لكن ظاهره كراهية يقتضي ذلك قولنا على انه يجوز في الرضى وهو الصحيح لما ثبت من قوله
 الا ان يوم ياتيهم ليس من يوم ياتيهم معمولة لم يبق في قولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 خرج تقديم العامل في الجملة في قولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 يوم وبانه مبتدأ في الاضافة الى الجملة وان الطرف في توسعه فيه في قوله على انه فعل اصلا وليس في الياء فحذف كما يقتضي علم
 علم وليس في الياء اذ لم يجمع من معتل العين بالياء ولا مفتوح الياء اذ الفتحة لا تنسك ولم يقبل الياء ليدل على عدم
 نفيهم ومقارنته لاحوته واليدل على كونه فعلا ملحق بقاء التانيث الساكنة والفاء في الياء اذ كانت المتصلة وقال الكوفي في زانه
 بحرف تحميد ليدل على عدم التصرف وقيل اصلا لا يثبت في معنى كالموجز فحذف واستعمل استعمال التبرية قوله ويجوز ان يكون
 حاصله الفرق بين الاختلاف والمخالف فان الاول للمشاركة في اصل الفعل صريحا يقتضي وقوع الفعل من الجانبيين معا
 والثاني يقتضي وقوع الفعل من احد الجانبيين صريحا في الفعل المشاركة في اصل الفعل صريحا يقتضي وقوع الفعل من الجانبيين معا
 خصت بالحكام فردوها بالذكر كما لا يخفى فيه اذ كل فرقة من الافعال الناقصة مختصة باحكام لا توجد في الاخرى وعني
 انما ليست ناقصة لان المقصود نسبة الحدث اعني القرب الذي هو مدلول عصارها الى افعالها الا ان معناها كما ان
 قرب الفاعل عن المفعول لا يضر في كونه الاخرين معنى عني ان يخرج من قريب زيد المخرجه او قرب عن الموصوفين فاذ قربوا
 طبقوا من وجوه عدم التام بالرفع لا يقتضي كونها ناقصة والالكان جميعا في افعال الشبيهة بل المتعلية ناقصة في افعال
 وشبهة بالناقصة ولذا قال في الباب وبيّن ان افعال الناقصة افعالا شبيهة في قولنا لا يخصصه في التفسير ايضا فاذ كان هذا القول كما يقتضيه اللفظ
 متعلق به امر مشترك في المتعديين في الشبهة على كونه اوليهم منه انما هو في الاصل ما اخبر عنه في شرحه في اعني هو

افعال الناقصة

لما اجمع الى الفعل المنع في ضمن الجمع او لفظة الافعال الخمسة بطل الجملة فيكون خبرها واختار صيغة الجمع الرضا
 في قوله ما تفرق في اصول قبيح ^{التي} لا تفرق في الاصل لانها لا تفرق في الدلالة على كونها واحدة او لا تفرق في الدلالة على كونها
 واحدة او لا تفرق في الدلالة على كونها واحدة او لا تفرق في الدلالة على كونها واحدة او لا تفرق في الدلالة على كونها واحدة
 ان المراد بيان المعنى المشترك بينه والذي به تمايز عن باقي الافعال كما في تعريف الافعال المتمايزة فلا حاجة الى تقدير
 الدلالة ثم اعلم ان ابن مالك قال في التيسير ان افعال المقاربة منها للشرح نحو طفق وجعل واخذ وعلق وانشأ
 وحب وقام ومقاربتة حبليل وكاد وكوب ووشك واول ورجاه عسى وجري وخلوق وقال شارحه سميت افعال
 المقاربة لان فيها ما هو للمقاربة من باب تسمية المجرور ببعض افرادها لان بعضها بالشرح وبعضها بالترجيح واختار
 ومن هذا قال بعض المناظرين ان التسمية قد لا تكون وجعل الام للفرق اشارة الى ان المقربين الى الدلالة على الدلالة
 سواء كان موضوعه كانه لا زال له فان الشرح والرجاء يستلزمان الدورية ان كون الشيء كذا الشيء لا يستلزم كونه شيئاً
 والمصير رجاء اختار ان في الكل معنى لا في افعال كاد ونظر واماني حتى قلنا في الفعل ان عسى لمقاربة امر على سبيل الرجاء وفي
 شرح التيسير ان افعال المقاربة على سبيل الرجاء وفي معنى اللبيب ان عسى بقرينة قوله عسى وعسى يستلزمان الدورية
 وبقرينة قوله عسى وعسى في معنى اللبيب ان عسى بقرينة قوله عسى وعسى يستلزمان الدورية
 كذا كسر وضرب طفق واوصل النعدي لالاتصال بالفعل ان يلبس خبر من اجزائه او بما يقتضيه من جنس حصوله
 في كل حال قرب حصوله للفاعل في اعتقاد المتكلم اذا كانت الموضوعات لا حاد ما في الاذن ان قوله مجزوع ^{التي}
 حاصل كلامه ان الفعل الذي اعتقده المتكلم قد يكون سببه ومنشؤه رجاء المتكلم وطرحه يحصل الخبر للفاعل وقد يكون
 جزؤه يشار الى الخبر على المحصول من خبرين بشرطه وقد يكون خبره بشرطه والفاعل في الخبر قد لا يكون نوعاً فاعلم ان ذلك
 باعتبار مشتمله وسبب حصوله في ذين المتكلمين الاول لولي عسى والثاني مدلول كاد والثالث لولي طفق في قوله
 تعاليم وحصوله واذا فيه منصوبات على المبدأية بحيث ان المضامين للشرع يكونون انما يكونون احوالاً لا يكونون سبباً
 يستلزم كونه نوم جوار الذي يسبب الاشارة على المحصول يستلزم كون الدواعي مبادي في نفس الامر والذين يستلزمون
 كون الدواعي مشتملاً على متعلقه وبالله اشارة المتكلم في ما لا شك فيه حيث قال في قوله رجاء او حصوله او اخذ في القرب
 او اجاب الله عز وجل في قوله تعالى ان الله انما يرضى عنكم ان ترضوا عن الله ان الله انما يرضى عنكم ان ترضوا عن الله
 حاصل واذا قيلت طفق في نفسه بغيره او اقروا فانما خلف في النصيب في قوله ان يكون في غير اذن الذي يكون
 انواعه والله ولي التمسك عبارة النصيب حيث قال في عسى للمقاربة في ما لا شك فيه حيث قال في قوله عسى للمقاربة في ما لا شك فيه

او حصولا او خلافيه خطلان الظن ان نصيب هذا المصداق على التميز بنسبة الذنوب فيكون المعنى ان نور جاء الخبر اول
 حصوله اوله او خلافيه وليس يسمى لنور جاء الخبر بل ارجاء ذنوب الخبر على اذهب الى المصموم وليس حقيق وانقوانه لذنوبه الا دخل في
 بل الا دخل فيه ولو جعلنا المنصوب حالا اي لذنوب الخبر وهو او حاصل او ما خذوا على كلف ذلك لا يستعمل فيه هذه الخيال لا يصح
 فهو حصولا لان الخبر في كاديين حاصل بل هو قريب الحصول لان فاقاله انما هو جعل في غير النسبة او حالا عن الخبر والشم
 اختار جعله مصداق العلم احتياجه الى التاويل التميز يقتضي الاضمار في اصل الوضوح ههنا الايام بغرض التنوع الاسباب في
 ان ما في الاما لا يقتضي ان يكون في معنى عسى جاء ذنوب الخبر وما ذكره الشرح يدل على ان معناه القرب الذي سببه رجاء حصول
 الخبر والاف في ذلك حين لان كلا المعنيين مثلا اذ ان على ما عرفت **قول** بان يكون ذلك الذي اى ذنوب حصول الخبر للفا على
 في ذنوب الخبر **قول** بحسبى بقدره ووقفه لكونه سببا له **قول** لا تجزئه به عطف على قوله بحسب جاء او انما هو الخبر في الخبر بل هو
 لا الحصول فليس الجزم بحصول الخبر في كاد وطفق وامثاله انما الجزم فيها الذنوب **قول** على قرب حصول الخبر ومن زيد بسبب
 انك لا فالجاء متعلق بالقرب فسقط ما قيل انه لا يصح تعلقه بالالة ولا بالقرب لا بالحصول لان يتسامح براد بالانك
 القرب لانه على اخبار المتكلم بالقرب بسبب جاءه ولا يحق في فساد التسامح المذكور لان الاخبار ليس لول عسى زيدان يخرج
قول قوله اى الحصول **قول** لانك جازم به اى القرب كما في كاد وطفق **قول** بان يكون الخبر المتكلم له لما كان معناه
 ذنوب حصول على حق السابق واللاحق ان يكون الذنوب سبب الحصول ليس كذلك لا حصوله بالمعز به فضلا عن سبب سببه
 له ولو اراد الحصول الاثر اى على الحصول لزم سببية الشئ لنفسه لان الذنوب هو الاثر ولا يمكن ان يراى الذنوب اعتقدا
 المتكلم بسبب الاثر اى في الخارج وكذا العكس لعدم وجوب مطابقة الاعتقاد للواقعين السببية تقبل بان يكون اى معنى
 ان المراد بالحصول اشراف الخبر على الحصول ومعنى كون الذنوب سببه ان الاخبار به بسبب عدم المتكلم باشراف الخبر على الحصول
 فهو باعتبار الاخبار به مسبب واعتبار الجزم بسبب تقوله لا اشراف على اشراف المضاف على ما سيظهر من به في تفسيره كما
قول بجزمك متعلق بقرب اى يدل على القرب في اعتقادك السبب من حيث الاخبار بجزمك به اى يدل على القرب الجزم
 في الخارج ويحتمل ان يتعلق بقوله قوله لانه وان كان بمعنى القول ففيه معنى القول الطرف بكيفية راحة القول اى في
 واخبارك بجزمك بالقرب **قول** بالتصدي اى هذا اذا لم يكن الخبر ذ الجزاء والا فليدب جزء منه قال عسى وقد يكون
 اذا التصديقه الفيد البارز **قول** قال سيدويه المقصود من هذا الكلام اداة ان القسم او مقصود ووضوح عسى وليس
 مختصا به فانه يحى لا التوافق بغيره ولا يرد ما قيل انه يجب ان يقول مصموم رجاء وان شافا اذ ليس المقصود ضبط المعاني
 بل ضبط الاقسام ولا قسم خارجا عن الاقسام الثلاثة وان كان ما وضع القسم لى معنى اخر **قول** حيث لم يحى اى لانه غير مختص

في نفسه فانه يجر منه صيغة الماضي كلما فوق واكتشافات المعاني التي تميزه من التميز والترشيح العرضي التميز
والتحفيز في الطلب من بعض الظروف انما قبل في الاطلاق طلب الفعل مدلول الازمنة للمميزين وهو مذكور في
منسوب الخوف الانشائية فوق للزمن لا يتصرف في اقلها ما يتصرف فيها واما انما لم يطلب فموضوع الطلب الفعل ابتداء
المميزين لانه متضمن معنى الامد في الاستقبالية وقد تقدم السين وقام ان فوق في فعل التعجب مثل الساكن العيون
ابوساد قول الشاعر لا تخني ان عشت حياتك فوق في تقدير مضى قيل انه من قبل بل جاء ان قبل ان زائد فوق له
اوجوبه متعلق بتقدير مضى اي مقدار لو جيب صدق الخبر على الاسم لكي في الاصل مبتدأ وخبر والحادث لا يصدق
على الحقيقة في ان اقصا بمعنى انها لم يتم بالمفعول المعنى في الفاعل على مقتضى عرف قوله وليس بخبر كان حتى يلام كون
خبر عن الجملة فوق في تقدير المضى فكذلك يظهر من المضاف في اللفظ اجلا في الامم في الخبر فوق لان المعنى الا
اي الوضع في المعنى انما قبل متعلق بمنزلة قارب عملا ومعنى وقاصر بمنزلة قد من ان يقول حان الجار توسعا وحدا
مذهب سيبويه والمبرد وفي الرضي في نظرا لم يثبت في عصبه معنى المقاربة لا وضعا ولا استعمالا فوق في قول الشاعر
اي لم يحصل معنى الفعل المرفوع اذ لم يبق معنى الفعل المتعلق بموتعلق الحادث القادر الفاعل والمفعول فوقع في الاستعمال
بالاخر الفعل المتعلق في الاستعمال الثاني كاللام قول له بل كما قبله والفعل في امر بمنزلة قرب كذا في المنقذ اما عشت
صائما عسى النور ابوساد فاذ ان على تضمينها بمعنى كان لو لم يقد بر عسى الغوريان يكون ايها خائف الفعل مع ان
لكونه وقوعه يد عسى قوله لان فيه ايماني لوجه اختيار البديل في الذي اري وفيه ان لا يسل وجود معنى القاء
في عسى كيف يظن قرب هذا الوجه معنى التوقع والرجاء الذي اعترف لا في المفعول فوق في تقدير وقام بها عطف على
عن الخبر فوق في عسى فاقضية الا ان حصلت الجملة مستند لا في الخبر فوق في ان عسى عطف على خبره اي و
يكون بعينه الاستعمال الاول في الالة قد في الخبر على الاسم فلا التماس في جواب العطف في وجوده وجوب الاستعمال
لا بد تام فانه لو قدم تام فيكون التوقية التماس قوله واخرى هي ان احتمال الخوف في يكون عسى في مستند لا
لا يستعمل الاول مجتهدا مع التوقع في ثبوته على ثبوت استعمال عسبان في خبر الزيدان وعسى ان يحضر الزيدان
في وان اعلم الثاني انه في قول في اختيار البصرين عسبان ان يحضر الزيدان وعلى اختيار الكونيين عسى ان يحضر الزيدان
وعلى هذا قياس الجهر والموت قول في الاستعمال الاول وهو تقدير الام على المضارع متروك في انها ناقصة او تامة
تشديد الواو كما في اشتراكها في كونها فاعين المقاربة لاعلم في الشرع في كونها ما اسم اشياء اراء ابلال في
بنا فوق عسى الامم او البيت في لغة ابن الجني في كان قد مررت في قول ان السلطان طالع ابلال ابن عسبان في

قوله بالجيد وقوله يكون خير عسى اى عسى الخبز الذى اصبحت فيه اى صارت واقعا فيه فيكون وراءه اى قبله من انظر الى قوله
 والبناء في اصبحت يحتمل ان يكون ضمير للتركيب ان يكون ضمير المضاف اليه كبر والتاثير يحاطب نفسه تسليية لهما
 قوله وراء الاستعمال الثاني حال عن ان وقوله قد يجد ان لا يحذف ان عن الفعل المضارع في الاستعمال الاول حال كونه مجزا
 عن الحذف في الاستعمال الثاني وهو تقديم المضارع على الاسم فانه لم يحذف ان فيه سواء كان ناقصة او تامة لعدم المشاهدة
 المطلوبة للتوسعة فهذه تكملة لعدم المحي فلا يراد ان انتفاء علامة معينة تحذف ان لا يجوز انتفاء الحكم الواحد بعلم
 شتى ولا يحذف انه كان الاول ان يذكر هذا الحكم متصلا بالاستعمال الاول لانه اخره ليكون قريبا يحذف ذكر ان في خبر كاد ثم
 حذف ان في الاستعمال واقعه سواء قدر ان كما هو ملحق بكوفيين لا متناع ابدال الجملة عن المفرد او لم يقدر بجواز وقوله
 الجملة خبر او مفعول به قال كاد وهو فعل ناقص التصرف من حد سمع لم يأت منه الا الماضي المضارع ومعناه قارب كذا
 في الاثنان ياتي في الاشهر وواوى عند الاصمعي **قوله** فتجبر عنى نحو الخبر في المقام من اشرف المريض على الموت اشفى عليه في
 التاخر الاشفاء بتركاء جيزى رسيدن وقوله في الحال متعلق بالمحصل فمدلول كاد اشرف الخبر على الحصول في زمان الحال
 وشدة قربه منه الا انه لم يشرع فيه على ما في الرضى اذا كان في الالباب يدل على ثبوت شدة القرب واذا كان في النفي يدل
 على شدة نفى القرب لا على نفى شدة كمال الجملة الاسمية للنفية تدل على وام النفي لا على نفى دوامه فاذن فمر ما قبل انبه
 لا يظهر الاشراف في قوله تع وما كادوا يقعوا وفي قوله لم يكدر رسيد الهوى **قوله** فاعلم اسم محض لا يؤول كما في
 الاستعمال الثاني عسى **قوله** يدل على قرب الحصول فانه لو كان اسما لا يدل على الحصول الحدوث بل على الثبوت مطلقا
 ولو كان ماضيا فبعد دخول كاد يدل على قرب حصول الخبر في الزمان الماضي بخلاف ما اذا كان مضارعا فانه وان كان
 مستقرا لكنه ظر في الحال على كلف في الرضى الظهور في حال العنيين بحسب عارض الاستعمال الاينافي الاشراف في الوضعية بحسب
 ظهور دلالة عليه يدل على حصول الخبر في الحال فبعد دخول كاد كان الظاهر ان يكون مدلوله قرب حصول الخبر في الحال
 معلوم ان القرب لا يجح من الحصول فيكون المراد قربه من الحال **قوله** من خبر ان متعلق بقوله فعل اى فعل مضارع بالان **قوله**
 لدلته على الاستقبال اى دلالة ان على زمان الاستقبال المتأخر الى ان لا يناسب كونه مع كاد الذي مدلوله الاشراف على
 الحصول وقربه منه غاية القرب **قوله** شبيه به عند من قل هو خبر وما عند الكوفيين في تقدير ان يدل من التفاعل
قوله كاد من طول البلى ان **قوله** اوله مع عفا من بعد ما قد انجى في الصراح رسم نشان سر اى يازفين هموا شدة
 عفاى درس الدروس كنهه شدة الانفجاء سودة شدة البلى الكسر كنهى المصوم وافتن والمعنى هذا رسم ادراك
 خبر معناه محس على فراق الحبيبة وذهاب نار الربة الذى اقام بها فيه **قوله** اى كسائر الافعال الى الكلام على حذف

النفوس بقوتها انما هي في ابدانها واما النفوس فمغمومة كما انبساوا الاعمال فادخل على النفوس افاق في حصول
الحركة الذي هو له اوله كانه كاد لتقريب حصول الخيرة لانه فيفيد في الفعل الطريق الاول اليه يشيخ قوله
ان قوله ثم وما كادوا يفعل كيد على التفاء للذبح وانعاء القرب منه الاوى ان قوله اوتيت حين في يد البلوغ في القرب
ما بعدت زيد كاد اذا دخل خيل النفوس في المقاربة وتلقى الفعل معا وانها تفيد في المقاربة من غير دلالة على حصوله
عنه بل اني منها ما موكول الى القرينة لاستعماله فيها نحو ولدت منكم لم تكذبوا في قوله ثم وما كادوا يفعلون فوات زيد وما كاد
يسافقون ما مضيا او مستقبلا اي كان على ما هو عليه من غير الهياة المستقبلة لا يرد انه لا يصح كون كاد مستقبلا والتعجب
غير صحيح اختار استقباله على مضار الرعاية المطابقة فيكون لا يكون للادبيات اي لفظ كاد اذا دخل على النفوس يفيد شيوع
العمل لافعاله والقضية شخصية فالارد ما يقوم ان الجزاء تثبت الحلية وتنتهك الادما قال ابن مالك انه قد يقول القائل
لم يلد زيد يفعل ويكون مراده فعل العسر لا السهولة وهو خلاف الظاهر الذي ضم اللفظ له والاولى ان كان جازا يرجع في الرواية
في بديلان لم يبحر كانه يدل على حصول الذبح فلو كان للرجوع قوله ثم وما كادوا يفعلون في القرب عن الذبح الذي
استعار الذبح على وجه ابلغ من التماثل قوله ولتسليمه عطف على الخطية الشعر اعاد الهم بما التون كل واحد فليلا
مستقلا لولبعه المعطوف عليه في قوله ان قوله اي بان وحذف حرف الجر عن ان قاسى قوله وقوله قد جرحوا قوتيه فاشيا
الفعل مغموم من القرينة لا مر كاد قوله عن الثاني والخطية او الخطية لانه عطف على قوله عن الاول وغاية التوجيه
لانه يتقدم ما اى ما البوايع عن الثاني والخطية في قوله ثم ذوالوقت الكوفة فوقت الجارية اسم موصوفه بالكوفة فاشد
لناس قصيدة الحامية فلما ابلغ هذا البيت عدا وان شديدة يا غيا لان ارادة تدبر في قوله ثم كادوا يفعلون
تطبيقات بعضها فوق بعض اذ الخويرة لم يكدوا يفعلوا لا يصح ان يحذف هذه الآية على التعليل لان المقصود بيان شدة
الطمر وهو استعارة الرقبة والقرب كائنا بقا في وان شق منه زاده هو ان لا يصح الحكم على النفوس الداخل على كاد انه
في الماضي للادبيات وفي المستقبل كاد ان الفعل لا يفتصل لا بد له من الاجمال الشتم على الفعل السابق كما لا يصح هنا
اعتبار اشتق منه على قوله ومستقبل الإشارة الى تقدم الرجوع من حيث المعنى باعتبار ذكر المشتق من كاد على وجه ابرز
على تعين المشتق وهي هنا قوله وفي المستقبل اما ان في الماضي مستقامة للمستقبل باعتبار كونه في الماضي وان كان
لا يصل الى الكل الصداق ان التواء في الرواية في القاموس الرواية الفضة قطع من جمل وقد كبر به معني والرواية في العجاس
ومن الخوي ريسها اول مسيا مئة اسم حبيبة ذي الويتير نزول لم يكد يبرر ابلغ من قوله لا يبرر لان ذلك قوله
الحيا لبرر ريسه فكل الحوى وقلة فيقولوا لا غير اهل المحبة عن المؤدة لم يكد ريسها من ريسه

الجمعية قسماً الزوال عن قلبه فكيف الزوال قوله انتفاء ذلك سبيل هو الاستسلام لانتفاء الزوال ومعية كذا في قوله تعالى لا تقولوا لمؤمنين
 وهذا مسيله لما كان واقعاً الدعوى الثانية لقولك والرمية صحتها حقيقة ما دفعه ذلك بقوله هذا مسيله أي يكون لم يكن في البيت
 كسائر الأفعال لكن لا يثبت دعواه الثانية به وهي أن النفي الداخل على المضارع ينصبه ليكون النفي القريب لم يثبت أن النفي إذا
 على الماضي يكون الإثبات لأن خصوصية ثبوته للنفي في المستقبل موقوف على عدم كونه في الماضي كذا فإذا لم يثبت ذلك
 لم يثبت هذه أيضاً فيكون كلاً ما يظن أن أحدهما إن كانا لا يكونان في زمان واحد ففساد أحدهما فساد الآخر وقد
 عرفت فساد الأول ففسدت الثانية ولا يؤم صحة الأولى وثمة البيت لها ومن لم يتدبر فسر قوله صدعاً لا يجمعوا الأرض يقال
 لا تذكروني هذا الكلام إلا طالة **قوله** وجه التقديم فيه أو في ثبوت الدعوى بأنه لم يثبت التمسك المذكور في تمسكه عليها
 بأنه لم يثبتها **قوله** من أجل أن شار بتفسيره بإخذه إلى أن الدنوا الذي يسبب الاختلاف كان مغايراً بحسب المفهوم ككنه
 عينه بحسب الوجود فلما فسر به **قوله** أي كون خبر ما هو وحيد لك أو من كاد أن يختارها حاصله الضمير في خبر
 كاد **قوله** أي في أصل الوضو ثم استعمل بمعنى قريب **قوله** عطف على ما سبق أشار إلى دما في بعض التفسير من أن وشك
 ليس من القسم الثالث ذلك كانت هذه لا تميز استعملها مع أن وإنما ذكرها بعد فراغهم منه وكانها مذكورة بين مقارفة
 الخبر ورجاء وحصولها فلذلك استعملت من وحذف ما انتهى ووجه الدلالة لم يستعمل أو شك بمعنى الرجاء **قوله** مثل عسى
 وكاد في الاستعمال في المعنى وفيه إشارة إلى أن الاستعمالين شائعان بخلاف طفق وكرب ومحل اختلاف الشائع فيه
 التجويد وإن جاء مع أن على لغة **قوله** عبارة تستعمله وإذا كان خبرها المضارع مع أن فهو بقدر حرف الجر أو وشك
 زيد في أن مجزئ ثم حذف وجوب الكثرة الاستعمال **قوله** وضعه لاشتاء التعجب جلد وضع طار على أصل الوضع فإنه في الأصل
 لأخبار أو لعل الفعل والتعجب فعال يعرض للنفس عند الشعور بما يخفى من خبره ولذلك قيل إذا ظهر السبب بطل التعجب **قوله**
 وجمعا بالنظر إلى كثرة أفراد أي جملة الدلالة على أن هذا الجنس كثير الأفراد والمعنى الجنس المعين للدلالة على كثرة الأفراد
 أن كانت الإضافات للجنس وإن كانت للاستغراق إذا مع ذلك شمل التعريف بجميع أفراد الجنس **قوله** وعلى كل تقدير من
 التنبيه والجمع **قوله** فالتعريف للجنس للأفراد والنوعين **قوله** أيضاً متعلق بقوله الجنس أي كما كان في تقدير الأفراد
قوله فهو ما وضعه أي إذا كان التعريف للجنس على أي تقدير فهو أي الجنس ما وضعه **قوله** مثل وهو ما كان يستعمل
 لأشياء التعجب وليس يفعل وإذا تعجب من غير شخص قلت بالله ذرة أي ذرة **قوله** وأما لماذا تعجب من طيب شيء قلت
 وأعله **قوله** فهو قولهم إذا من شاعر إذا تعجب من شعر شخص قلت ذلك **قوله** ولا شئ عشرة يقع لمن أحاد الرمي والطنين
 لا شئ عشرة أي أصابع **قوله** بعد الوضع فإن الشيء إذا بلغ غاية مدح علمه صوته له عن عين الكمال كذا لا شئ عشرة

كما أنه يعلم الشئ قبله والمواد به أن يكون لظان قوتية التجريد عن المنطق قولاً بل بفعل التعجب أنون المقسمين
 التمتع اجزاء الاحكام يرجع الاول وقول المرحوم اتحاد المعرف للمعروف يرجع لثاني فلا سوى بينهما قولاً أحدهما أهـ بيان
 لما حصل المعنى لتعيين تقديم حذف المبداً الذي يكون ما افعلاه وافعله عطفت بيان وبدلاً لاشتمالها كان
 ما افعلاه وافعله به جملة متممة فعل التعجب اشارة الى ان المولى يبنى على التجريد والمرد صيغة الفعل اللتان يتضمنهما التركيبان
 المذكوران لكن لا مطلقاً اذ ليس افعلاه انقل اضيقاً للتعجب بل من حيث انهما في هذين التركيبين وزاد لفظ الصيغة اشارة
 الى ان كل واحد منهما فعل التعجب لا خصوص هذين الفعلين قولاً غير متعريفين لما عرفت من شابهتهما في اللفظ فينبغي
 معنى لثاني قولاً ما استدل به ولذا صح المعنى في ما قوله وما ابيعه ولا يجوز الادغام في شدة به قولاً أى التعجب
 استدل ان رجوع ضمير المذكر الى صيغتين بنى على اوليهما بالفعلين ولعدم الاحتياج الى التاويل ضمير الجوز في
 قوليهما بصيغة التعجب قال الامام يبنى منه فعل التفضيل او يزيد عليه فعل التعجب بشرط انه لا يبنى الا على افعلاه
 واستمر بخلاف فعل التفضيل فانك تقول انما ضرب منك عدل فان الحال الذي لم يتكامل بعد والمستقبل الذي لم يدخل في
 الوجود والماضى الذي لا يستمر لا يستحق ان يتعجب من قول المبالغة والتأكيد ان المقسم من ان التعجب وقولنا ما احسن
 اتى احسن له على وجه الكمال ان تعجب وكذا المقسم من زيد افضل من كماله في الفعل وتحقيقه قولاً ولذا اولى شابهتهما
 فعل التفضيل قولاً ما اشتهى الطعام فانما موس شحمه كرضيه احبه ورغب فيه ومقته ابغبهه قولاً او عيباً
 واما الباطنى فيجب منه نحو ما اجمل زيد قولاً بهما هما اعلان معنى للشئين في الريد بهما صيغة التعجب كما يحتمل في
 منه يتوصل الى ان فعل لا يتغير بناؤها منه مما يتعلق به قبل المتكلم من حسن تبحر او شدة اوضعت مثلاً قولاً
 وحل له بصيغة المصدر عطفت على بناؤها وانما جعل المتعجب مقعولاً في فعل التفضيل لانه لا يتم التفضيل الا بعد
 في المفاعل والقول به الظاهر من نحو ان فعل التعجب قال ببقائه ثم وتأخيره لا فصل خصوصاً في الوجود بالذكرياته
 يجوز ان يصح من يجوز في الجواز احسن به اذا كان الجوز ان مع الفعل يجوز حذف التعجب منه نحو اسمع يا صابر
 قولاً وانما قيل انه قيل الاطلاق غير من التقييد لانه متكلف في حال الصنفين من غير حاجة الى التذكير والتفصيل
 الجارية في غيرهما والمتنوعة واما ما ذكره من الياحوت فلا نفع لان مع فعل التعجب من التقديم والتأخير وجوابه و
 ان كان معه ما تم لغو فيه ان هذا انما يتلوه اذا كان قولاً بتقديم وتأخير لهما السلب لكن التكرار في سياق النفي انما يفيد العموم
 اذا اشبه حكم النفي عليه في التلوين وهو هنا ليس كذلك لان النفي متوجه الى التصرف والمقيد لا الى القيد فيكون
 استقاء التصرف من المقيد بتقديم ما لا يشك انه ليس من خواص فعل التعجب قولاً جوازي مجرد الاشارة الى شابهتهما ايها

في خبر كل منهما عن موضعه الاصل وتحقق الغاية فيما قيل **قوله** لا ينبغي الامثال في الكشف والمثل في الاصل بمعنى المثل
والنظير ثم قيل للقول اساس المثل مضمرة بموحدة ولم يذكر في مثل الاكفانية غريبة من بعض الوجوه ومن ثم حوفظ عن التغير
قوله جيب انقل عن الشرر واجاب بعضه بانه يجوز ان يكون المراد تقديره عايش وتأخير به بالنسبة الى الشيء قول الزمان
للتاكيد كما في قوله ثم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون **قوله** بين العامل والمعمل يقينية قوله بالظن انما قيد ذلك
لما سياتي انه اجاز الاكثر الفصل في كماله كان بغيره والقول **قوله** بكلمة كان فقط وهي زائدة للدلالة على شئ الحكم في الزمان
الماضي وانقطاعه في الحال كما اريد به الشرر قال ما ابتدأناه هذه التقديرات كلها باعتبار الاصل ثم بعد النقل صار
كالم لا نشاء التعجب والاعراب بحسب التركيب السابق كما تقدم من ان المنقولات المركبة تبقى على اعرابها الاصل **قوله** بمعنى شئ في
معنى ما احسن زيداً شئ من الاشياء لا عرفه جعل زيداً حسناً نقل الى انشاء التعجب لشيء عنه معنى الجعل فجاز استعماله
في شئ فيستحيل كونه بجعل ساجداً على نحو ما قلنا الله وما اعل **قوله** من باب شرا هرا ذاب في ثوب كل معنى بمعنى كلام في البكرة
فاعلان بمعنى شئ احسن زيداً ما احسن زيداً الاشياء لا عرفه كما ان معنى شرا هرا ذاب اهر ذاب لا شرا فاعلم ان هذا
سيبويه ضعيف من وجه وهو ان استعمال النكرة غير موصوفة نادراً نحو ثم اهي على قول ولم يرد مع ذلك مبتدأ
اظهر من وجه هو انه لا نقل فيه ولم ينقل من انشاء الى انشاء بخلاف مذهب لا تخفش ان فيه لزوم حذف الخبر ونحو لا
مذهب الفراء فان فيه النقل المذكور وهو بعيد ما قيل ان الاستفهام يستعمل في التعجب كثيراً فيلحق بطريق النقل بل بطريق المجاز
قال موصوف عند الخفش في المعنى جواز الخفش ان تكون موصولة معرفة والمجزة صلتها وان تكون نكرة موصوفة
والجملة صغرة **قوله** والخبر محذوف فيه بعد لانه حذف الخبر وجوباً مع عدم ما يساهم **قوله** من حيث المعنى
ان كان ضعيفاً من حيث لزوم النقل المذكور **قوله** لا يستفهام من الاستفهام معنى التعجب كما في منشا كل منهما الجملة **قوله**
ما كورك ما كورك المؤمنين ما الاول مبتدأ والجملة الفعلية خبره والثانية مبتدأ خبره يقول الدين اوبالعكس الجملة ساء
مسند مفعول ادركك علق عنها ايا الاستفهام **قوله** اما احسن زيداً اي ما اصل احسن فهذا او لكون الجملة مبتدأ
المعظم بحيث لا يخلو **قوله** ومعناه الماضي لان التعجب يكون الدهم التحقيق واستفهامي عرفت وضعفت قوله بان الامر
بمعنى الماضي لم يعمد بل العكس وان صحى الجملة للصيرورة وزيادة الياء في الفاعل قيل **قوله** اي مجزئة وهذا التسامح
شائع في كلامهم لشدة الاتصال بين الجوار والمجزئة **قوله** عند سيبويه متعلق بجملة ما تقدمه والشرر ادھر عايشة بل المتبر
في بيان مذهب سيبويه **قوله** الا اذا كان الاستثناء من لامة لا من اذلة قال مفعول يؤيد جواز حذفه كما جاء
بهم ايصر **قوله** احسن انت الخطاب بين يتوجه اليه الكلام بتأويل الخطاب لا لا يتصرف فيه بتأنيث الفعل وتنثيته و

فقال المصنف واللام

قول له نريد ان يكون اليا المتعدية او زيدا حتى تكون المفعول المعنى اجعله حسنا والبعلى باعتبار القول قول له
 ان كان احدا من الخطايل لم يصح ان يحاط بالخصوص من يلحق اليه الكلام في قوله تعالى لانه اذا كان الخطايل او امورا
 عدم اتفاق الكل على وصفه بوجه واحد الا ان كل واحد متضمن للامر والوجه بالحق باوجه شئت في اعتبارهم الخطا
 مبالغة تناسبا وخبرها بالبايع المدح العام قول له في انما الشئ بقيد النجاة لاختلاف قيد عند النجاة معتبر في
 ما بينه من الافعال لان التقديرات المعاني الاصطلاحية فحط الفاعل بقيد الشئ بقيد الماد من افعال المدح الذي هو من الافعال
 المشبهة بالاسم عند النجاة بناء على ان التمييز في شجره انه يلحق سامي شجره بانجره فعل موضوعا نحو حسن النجاة في قوله
 وقيل الم عناد الباطلين ومن قوله ثم كبرت كلمة تخرج من افواههم ومحو قول اقول نحو قولهم لقضوا الرمال وان وعلم
 الرجل ان يدعى نفع القاضى نعم العالم ومعنى النجاة هذا النوع من الشئ انه يشبه له من الاحكام ما ثبت له من الشئ انما في هذا
 النوع من افعال المدح عند النجاة لا شتر اكد معاني الاحكام والشرايط لا يصدق عليه تعريف المصنف لعدم كونه في هذا
 الانشاء المدح والذم نعم يستعمل كذلك في قيد المحرر والاشبه به ليرى ان المدح ما كانا حفظه في ذم من المواهب قوله
 بهذا اللقب اي بهذا الاسم لسعير المدح والذم بالوضع للغمى كاللقب ليس بالعلم كونه علما قال وفيه تشابه
 وذلك اذا قلنا نعم الرجل زيد فانما لنته المدح وتخلده بهذا اللفظ وليس له موجوز في الخارج في هذا الاصلية مقبولا
 مطابقة هذا الكلام اليه حتى يكون خبرا بل تقصير له على جوده احوالة خارجا قول له ان يكون مثل مدحه او لان
 القصبة في الاحلام مدح موجوز في الزمان الماضي يقصد مطابقة هذا الكلام لياوه وكذا مثل احسن دليل وذلك لانه اذا
 تقيد لشاء المنة كمنه ليس موضوعا بل انشاء التعجب ان يستلزم انشاء المدح الذم كذا مثل الامر من مدحت
 وذمت لانها الاشياء طلب المديح والذم لانها افعال قول له وها في الاصل فعلان بدليل حقوق فالنائب السائبة الغائر
 البارة المتصلة في بعض اللغات وقيد في الاصل محط فائدة قول له على وزن فعل يعني انهم لم يبقوا في الحال على وزن فعل
 لا قوله فعلان ليوهم انهما موقعا فعلى قول له في فعل فعلا كان واسما نحو رجل عيب قول له باسكان العين ينقل الكسرة
 على الحرف الخلق قول له من كسر الفاء ينقل كسرة العين اليسيل على انه مكسور العين قول له اتباعا للعين فانه يورد الحقة
 في الحكمة باعتبار ان الحركتين وان كانا الفتحى ونفسا اخفت من الكسرة قال وشعر طم اشارة الى ان وزودا علما
 نكرة نحو نعم رجل زيد ومضافا الى الكسرة نحو نعم صاحب قوم لا سلاطهم قليل الحق بالعد قول له الممدح الذي اشتهر
 قصدا به الى المعنى في الذم من حيث جنسه غير متعين في الوجوه كما في ادخل السوق الا انه حصل التبعين ههنا
 بالخصوص من المدح بخلاف ادخل السوق واليه اشار الشرح بقوله لواحده خبر معين ابتداء هذا الذي هو في هذا المدح

في الايضاح حيث قال ما ظنة بعض النحويين من انه للجنس بكماله خطأ محض لانك لا تقصد من قولك نعم الرجل زيد جميع
الرجل لانه يثنى ويجمع ويطلق المخصوص واردة الجنس بكماله سواء كان بمعنى كل فرد او جميع الافراد بنا في ذلك ليطابق نعم
رجل زيد فان الضمير فيه راجع الى الموصوفين فيسقط ما بعده فيكون نتيجة الباب في النسق واحد وليحصل الابدان ثم التفسير الذي
يناسب وضع الباب على المدح والذم وما قيل انه يلزم خلوه الجملة عن جاذبية فيه انه يلزم في نحو رجل زيد لعدم رجوع الضمير الى
زيد فاما ان يقر ان اتحاد المفتر غير المعين بالمبتدأ في الخارج كاف في الاتساق كما في ضمير الشان او يقر ان الجملة بتقدير
المفتر كانته قبل ان يدل على جيل جيد على ان الخلوة انما يلزم على القول المرجوح هذا خلاصة ما ذكره المصنف في ايضاح المقتض
مع زيادة فظهر ان ما ظنه بعض النحويين من ان الالام للجنس بكماله خطأ محض وكذا حمل على الجنس من حيث هو حق
ليكون اوقع اى انما اختيار التفسير بعد الالهام ولم يفصل البتة ليكون اوقع لتشويق النفس الى معرفة ما اجمعه لصيرورة
ذكر كوراءتين والمقام يقتضي الروقعية لان المدح العام مما يستبعد وقوعه من هذا ظاهرا من هذا غير محتضى بالفاء للتميز
باللام فوق واهلج الى اقبل جرا قال او ضمير الظاهر الغلب انه لا يثنى ولا يجمع ولا يثبت اتفاقا بين الضمير لعدم التصرف
في هذا الباب ولان الضمير المفتر المذكور اشياء ما من غيره لكن الحاق تاء التانيث اهون من غيره للحق بعض الحروف ايضا
نحو لا وثمة وربة ولعلاء فلذلك اظهرت نعمت المرأة ولم يطرد نعم رجلين ونحو ارجا لانا في الرضى قال منصوب لا يجرى
بالاضافة ولا بين ونحوه الاضافة بناء على اختصاص هذا الباب بخصوصه في غيره وكوفها السمين عند الكوفيين في
مقدرة في الرضى ذهب الجوزي ومن تبعه الى انهما افرق تمييز هذا الضمير والظاهر انه وهم فهم لما يجب مطابقة ما قصد
عند العمل المصيرين وقد صرح المصنف وان ذلك بمطابقة ما قصد هو الحق في نحو نعم رجالا ونسب على ترتيب اللغات
انت متعلق بكل واحد من الامثلة قال او با ما موصوفة بالجملة والمخصوص صحت كما في نعمنا يعظكم به او ما كذا كافي
يسمى الشكر وانه انفسهم ان ينفردوا وغير موصوفة كما في نعمنا يحيي قلوبهم دقة في نعمنا فوق بمعنى شئ فالمراد بالندوة انكر
الصبر محبة كما هو المتبادر في قول اي نعم شيئا هي الصداقات اى بدوها او دعليها فانك ان ما مساوية للضمير في الابدان
ولا يبدو لان التمييز لبيان الجنس واجب في المساواة لان المراد بشئ عظيم كذا في التحفة وغيره لكن كذا فيهم في التفسير
على ما نقلت الشئ ياحسنه والظاهر ان الضمير مخرج من حيث الوجود على جوده التمييز فيكون وفيه اشارة الى التضعيف
حذف الصلة باجها قليل في كذا في نفسه قلة وقوم الذي مصرح به فاعال انهم وبشئ في معرفة تامة يضعف عدم
تاكيد بعض الشئ في خبره هذا الموضع بل معنى شئ تذكره اما موصوفة او غير موصوفة وايضا يلزم في نحو قوله نعمنا يعظكم به
حذف موصوف الجملة اى شيئا يعظكم به والقول انكم في الجملة معروضة لبيان استحقاق الشئ المدح في بعدية اة

رجل ان السلطان في اهل و المخصوص من مخرجاته و غيره من مخرجاته و غيره من مخرجاته و غيره من مخرجاته
 تفيد المبالغة في مدح المخصوص به صفت كان المنصوص بها لا نحو جازا احد و لاصلة في حاله و استصحابه
 بيان جنس المبالغة في مدح كان تقييداً نحو جازا زيد الكفا في جازا زيد رجلا و لا يلزم الفصل الاجنبي لان المخصوص
 ليس اجنبي لا محالة بالفاعل قس من الفعلية لبقاء الفعل الشمل يذهب في الاسمية هذا في رد و الحال هوذا
 لم يتعرف بالبيان المميز لظهوره اذ لا يواهم في المخصوص قوله اي كلمة دللت او اشار الى ان ما عبارة عن الكلمة
 ليكون التعريف مشتقاً الى الجنس ان قوله في غيره ظرف مستوفى لمعنى كما في الظاهر السابق الى التبريم و الغير يبرع
 الى ان جاز جوعه الى المعنى كما في تعريف الاسم الفعل اية المطابقة دليل الانحصار و يحتمل ان يكون ظروفاً
 متعلقاً بديل وفي معنى المبالغة وان يكون مستقلاً لا موقوتاً لكنه خلاف الظاهر اذ ليس المقصود تقييد الالة بحال كون
 المعنى في غيره بل الالة على معنى موصوف بالاحتمال في الغير و الاطلاق على كون تقييد التقييد و التبريد على سواء
 و المراهج و ادل على معنى في غيره فقط لا يكون دال على معنى في نفسه اصالاً كما يدل عليه و جهة الانحصار في الفعل
 باعتبار المعنى المطابق عن تعريف الحرف لانه كما يدل على معنى في غيره باعتبار اوله المطابق بديل على معنى في نفسه
 ايضاً باعتبار المعنى التضمني اعني ان كذا و كذا اسماء التضمنة لمعنى الاستفهام و الشرط ان قلنا بتضمنها و وضع المعنى
 الاستفهام و الشرط الذي هو غير مستقل بالمفهوم و ان قلنا ان تضمنها اطرافها و هو قسم بسبب الاستفهام عن غير الاستفهام
 و الشرط او قلنا بتضمنها لمعنى الاستفهام و الشرط المستقل بالمفهوم فلا خلاف ان امثالاً المشتقات في غير الالة بالجملة
 نسب اليها بالحدث في امثالها المطابقة التضمني كلاماً مستقلاً بالمفهومية و تحيل ان هذا التعريف بعد التقييد لما ذكره
 لو ثبت ان معاني الحروف كبرايابا و مركبة من اجزاء ليس شئ منها مستقلاً بالمفهومية و كان اعم فان شئت لكان
 لاطلاق المستقل بالمفهومية مثلاً ليس جزءاً من الابداءات الخاصة و نه خط العناد قد دفع و بيان معاني الحروف
 من حيث انها لا تروى الا بالاختلاف متعلقاتها و مرآة لمشاهدة احوالها و لا تكون مستقلة بالمفهومية سواء كانت
 او بسيطة و كون معاني المركبة في نفسها بحيث اذا انفصلت ولو حلت تصدق تكون مستقلة على اجزاء مستقلة
 بالمفهومية لا غير و اقول مستعجل بالنسبة اليه صفة كاشفة لحاصل في غير اذا ان حصول المعنى في غير الكلمة
 يحتمل ان يكون باعتبار احسان التغييره وان يكون باعتبار لانه عاين ان يكون باعتبار اعتداله بالنسبة الى قوله
 اي يكون او تفسير لقوله مستقلاً بالنسبة اليه ليس المراد بكونه مستقلاً بالنسبة الى الغير ان تعقل مستقلاً بمقتضى
 النسبة الى الغير يقتضيه حتى يرد على من التعريف باسم المفومية لمعاينة اضافية و الابداء المطلق و الابداء

في معنى المبالغة

مثلا ان لا يكون ذلك مستقلا انفرجية ويكون الة لا احطه ذلك الغير متعلقا انفرجيا لا قصدا او بالذات فلا
 ان يكون محكوما على اية ما ان النفس محمولة على العلم اليقيني او على شيء من الاشياء فصار بالذات نفسا بالذات في ذلك
 اي في كونه محكوما على اية من انفرجيا ام امر اخر فهو يكون هذا المعنى الة لا احطه فاذا ضم ذلك اليه صار المحكوم معنى
 لموضوعا قصدا او بالذات يمكن ان يحكم على اية من غير ان يكون في الدار قس في جزئياته للكل من انفرجيا الفعل والاسم فانه
 لا يحتاج احد من الال الاخرى في الجزئية بل في باقي الكلام ومن هذا ما خرج التخصيص بالكلام والذات في الاول ان يقال
 في جزئياته ما يناديه شيء كالا كان او مركبا ناقصا قس او غير ذلك فصار قس الاسم يتعلق معناه وتيدا الاسم الفعل
 بهذا الغير بقرينة التقاطع لما لا يريد الموصولات فانه ما يحتاج في الجزئية الى اسم او فعل لكن ليس ذلك مما يتعلق معناه
 بالنسبة اليه يكون معانيه مستقلة بالانفرجوية قال او فعل ولتمه الخلق والوصف المحرف قد يحتاج الى المفرد
 كما ذكرنا في يحتاج الى الجملة كحروف الاستفهام والنفي والشرط وقد يحتاج الى الحماير اليه في نعم و لا وكان وقد ولما
 وقال حروف الجر او حروف الجر والتنوين من بين سائر الحروف بالتعريف لان ما عداها اما ليس لها معنى مشتمل
 بينها الحروف المشبهة والعطف واما غيرها مما هو المعنى اللغوي كحروف التخصيص في الردح الى غير ذلك بخلاف حروف
 البشارة لوقا في الاصطلاح معناه مشتمل كما ينبغي وهو الاضمار لكل منها معنى خاص وهو ان التنوين فانه نقل من
 معناه اللغوي الى معنى اخر مما ذكرنا فظهر ان الاسم في قوله ما وضعه لا يفهم صلة للوضع لا للضم على ما فهم قس او ايصاله
 في الوصل الى الال بالاسم تدل عليه اليه حتى يكون المحرور مفعولا له فيكون الفعل فيكون منصوبا محل فاعدا
 جاز العطف عليه بالنصب في قوله تعبر ولا جركم فاعدا ان هذا اثر الايصال علامته والاف الايصال ان يتعلق
 معنى التنوين اليه كمنعني المربوبين في مرتب يزيد كما يشير اليه قول الشاعر فيم ابعدا لا تنجز معاني الافعال الى ما يليها و
 لا ينقض التعريف ببعض حروف العطف لانها موضوعه للتشريك لا للايصال وان لخص الايصال في بعض المواضع
 كما في العطف على مفعول الفعل والحروف الزائدة مفعول الايصال ولذا تفيد لنا كيدنا كيدنا الى ان يقع انما في الال
 للويصال لانها قد تستعمل على خلاف الموضوع واما الحروف المكسرة بما يقال الرضى انما لا تقتضي فالتعلق به لان الجار
 انما كان يطلب لك لكون المحرور مفعولا فاعدا لم يحرف المفعول هناك حتى يطلب في مستعمل على خلاف وضعه بقس
 وهو كل شيء يحرف على لفظه لا يتوهم اختصاره بالضم ولا يشمل الجار والمحرور والجملة التي يستلزمها معنى الفعل في
 الرضى من امثلة تدل على الحرف بمعنى الفعل قولهم اين انت معنى لان معنى اين انت عيوب والمبتاد من استنباط معنى
 الفعل من ان لا يكون موضوعه ولا يريد على التعريف نفس الفعل قس والظرف والمجايع المحرور نحو قولك زيد عند

مؤلف

وفي القاموس المسافة البعد فليست مختصة بالمكان على الوهم فاعترض بان تفسير الغاية بالمسافة يوجب ان يكون
استعمالها في الزمان مجازا وهو خلاف ما صرح الشرح **قول** اطلاق الاسم الجزئي على الكل في الوصف لفظ الغاية يستعمل
بمعنى النهاية وجمع المدي كما ان اللفظ والاحوال ايضا يستعملان بمعنىين في الغاية تستعمل في الزمان والمكان فخر لا
والاحوال فاما يستعملان في الزمان فقط والمراد بالغاية في قولهم ابتداء الغاية وانتهاء الغاية جميع المسافة انتهى
ولما كان استعماله في المعنيين مجتمعا ان يكون بالاشتراك وان يكون بالحقيقة والمجاز اختار الشرح الثاني ان تبادر
معنى النهاية وكون المجاز اولى من الاشتراك لوجه **قول** اذ لا معنى لابتداء النهاية والقول بانه يجوز ان يكون اللفظ
لا في ملاحظة وفائدة التبيين على ان لا يستعمل في ابتداء الا في نهاية له كالاهور الادبية مردود لعدم جواز في
الغاية وكذا القول بحذف المضار اي لابتداء في الغاية لان المجاز اولى من الحذف **قول** وقيل لا يربطون اه اس
يستعملون العلماء لفظ الغاية الذي هو بطل في اصطلاحهم للفائدة للتبني على الشيء بمعنى الغرض هو ما لا جله قدام
الفاعل على الفعل وبمعنى المقصود مطلقا المراد بالغاية الفعل العائد ان قد يكون غرضه مقصودا له كما اذا كان مختارا وليس المراد
بالغاية ههنا الغرض حتى يلزم اختصار من الابتدائية بالافعال الاختيارية ولا يصح على القدر من الزمان الى آخره على انهم
قول وهذا الابتداء اما من المكان حقيقيا كان او تزيليا وفيه اشارة الى ان معنى قولهم لابتداء المسافة لابتداء الفعل فيها
فلا بد ان يكون الفعل المتعدي من الابتدائية شيئا اعتداه السير المشي ويكون الشيء المحرك رعين الشيء الذي يابتدئ منه
ذلك الفعل نحو سرت من البصرة او يكون اصل الشيء الممتد نحو تبارت من فلان الى فلان وخروج من المدار **قول** له
ومن الزمان اختصارا لذهب الكوفي من ان من الابتدائية تستعمل في الزمان على الحقيقة لانه الظاهر الكثير الاستعمال على
ما في الرض وقال ابن مالك هو الصحيح قال البصريون انما الابتداء في غير الزمان سواء كان المحرك بها مكانا او غيره نحو
الكتاب من زيد الى عمرو وفي الليالي من لابتداء الغاية في المكان فقط واستعمالها في غير المكان زمانا كان او غيرا على سبيل
الاستعارة **قول** لان معنى اعوذ به التجرى اليه في الصراحي بفتحين يناه كرفق يقرحجات والتجأت اليه وعكزت به
جحات اليه بمعنى فاكيا ههنا بمعنى الى **قول** بالجر عطف على الابتداء اشارة الى ان ما وقع في بعض النسخ وللتنبيه بآلة
المجاز عطف اذ لا معنى لاعادة الجوار ههنا وتركه في قوله والتعريض **قول** اي ويحيى من للتبيين ايضا لما كان دهم المعنيين
نحت جارا واحدا هو ما لكون الجهم معنى من اذ لك الوهم بالتفسير المذكور واذا بلغ في شيء ان يحيا للتبيين محقق
سواء كان موضوعا له كما هو هذا الجهم وارجع الى معنى الابتداء كما ذهب اليه الرخشي **قول** وعلمنا ان على
اللفظية واما المعنوية فتعلم من قوله لاظهر بالمقصد من فهمه وهو ان يكون قبل من او بعد فهمه يصح ان يكون

بعد سماع العاطفة بخلاف الجور وهذا الالتباس فيما اذا تقدم ذوالاجراء لفظا نحو تشعير فلا والله لا يبقى اناس في
 حثالة يابن ابي زياد بدورده صاحب المغني بانه يبق في العاطفة الياء الفصل لان الضمير لا يتصل اليا فانه في الجا
 حثالك بالوصل كما في البيت فلا التباس والجواب ان التغيير في الضمائر باقامة بعضها مقام بعض وان كان خلا
 الاصل مستعمل في كلامهم على ما مر سريه الرضى في بحث لولا كقوازيام المنصوب المتصل مقام المنصوب المنفصل
 يوجب خوف الالتباس لم يتعرض لالتباسه بالرفع مع انه لا يتم ايضا على ذلك التقدير لان في ذلك كتاب مخالفة الاصل
 من وجهين اقامة الجور مقام الرفع المنفصل وما قيل انهم يجوزوا الالتباس في مواضع واحوالا رفعه الى القرائن
 فجوابه ان الاصل عدمه وعلل بعضهم عدم دخولها على الضمير بان مجزها لا يثبوت الابعضا ما قبلها او كبعض منه
 فلو تمكن عود ضمير البعض الى الكل ورد عليه صاحب المغني بانه قد يكون ضميرا حاضرا كما في البيت فلا يتعول على تقدم
 انه قد يكون ضميرا غائبا عاذا على تقدم غير الكل كقولك زيد ضربت القوم غناه **قوله** على سبيل المندرة اى القلة فيه
 اشارة الى ضعف استدلاله فان القليل في حكم العدم والرفع اسرع عليه **قوله** يحكمون بشدة وذو اى بكونه على خلاف
 الاستعمال الفصيح للضرورة فهذا جواب غير وايستفاد من قوله على سبيل المندرة **قوله** نحو النجاة في الصدق كان
 الصدق محيطا بها من جميع الجوانب بحيث لا يخرج عنه شيء منها كى الظرف بالمظروف **قوله** اى على جذوع النخل اى الرضى
 الاولى انها بمعنى الظرفية لتمك المصلوب فى الجذوع تمك المظروف فى الظرف **قوله** اى الافادة لصوق اى معنى ان الجا
 والجور ظرف مستقر كما هو الظهور ان معنى كينونته لا الاصاق كينونته لا فادته اياه وان الاصاق معناه اللصوق
 فانه يحكى لازما متعلما على ما في تأخر البيهقي ولم يجعل الام صلا للوضعية لعدم الخزم بوضع الباء المعانى المذكورة
 ولذا اختلف فيما سوى الاصاق انها معان اصلية للباء او من فروع الاصاق ثم اللصوق الذى مفاد الباء اعم من
 يكون بطريق المقارنة والاتصال كما في مررت بزيدا فابتدئ **بسم الله الرحمن الرحيم** على وجهه او بطريق المجازة والمجاز
 نحوه داء اى خامة ولا يكون باء الاصاق مع مجزها ظافرا مستقرا لان تكون خبر المبتدأ نحو مررت بزيدا **قوله**
 الصحيح الباء استعمال اللصوق بامره يستعمل الباء لئلا يلزم اخذ الاصاق فى تفسيره لان الباء التى هى صلة اللصوق
 باء الاصاق ووضع الظاهر على الباء موضع المفعول كى لا يحتاج تفسيره الى ارتباطه بالمتن **قوله** هذه كما ترى في بعض النسخ
 بالواو وفي بعضها ببدونه وعلى التقديرين جملة مستأنفة لبيان مغايرة الاصاق للاصقال الذى هو معنى مشترك
 بين جميع حروف الجر بمعنى افادة اللصوق المذكور مثل الافادة في مررت بزيدا فانه يعيد لصوق المرر بزيدا اى بمكان
 قريب عنه فاعتبروا اللصوق حقيقيا وارتكبو التجوز فى الظرف حيث جعلوا اللصوق بمكان قريب منه لصوقا به

بمخرجات الاتصال الذي هو مقتضى المشقة ان المراد به تعلق معنى الفعل بدخول حرف الجواز تعلقاً بكون من
الابتداء والاختيار والظرفية والصوق وغير ذلك وما ذكرنا ظررك ان واثق ينبغي ان يراعى تفسير الاصطلاحات حقيقة
لوجواز الشمل للصوق الجازي نحو صرت بزيد فان اراد به ان للصوق فيه مستعمل في المعنى المجازي فبطور ان اراد
ان فيه مجازاً في النسبة فهو لا يقتضي التعمير قول ان استعمال الفاعل في التاجر الاستعانة به فيكون من خواص
وهذه الية من الدخلة على الة الفعل هو معنى غير السببية على ما في اللغة كما قيل الشمل ان يقر والسببية ليس
قال وللصاحبة وهي التي يحسن في موضعها معنى يتناول عن معنى الحال كقولهم قد جاءكم رسول الله صلى الله عليه وسلم
مع الحق او محضاً أخذ في شرح التمهيل ومن هذا تبيين وجه عدم التغير بقوله ومعنى مع كافي الى الحق لعدم لزوم
اقامة مع مقامها او اما ما قيل ان قوله بمعنى مع يقيد بظاهر ان المصاحبة معنى حقيق الكلمة مع استعمال ال
حتى بمعنى المصاحبة على سبيل المجاز وقوله المصاحبة يفيد بظاهر ان المصاحبة معنى حقيق للبار وليس استعمالها
فيه على سبيل المجاز فليقتدر تسليم الاقوالين المذكورين انما يتعدا من يقول ان المصاحبة معنى حقيق له
لا على مذهب سيبويه القائل بان باعد الالصاق معان مجازية متفرقة عن تولد المصاحبة للشرح الاخر في قوله
الالصاق صلة الوضعية قوله لا يلزم ان يكون السرح حال اشتراء الفرس ملصقاً به اي بالفرس وهذا الفرق
ما وجدته في الكتب المشهورة في النحو وفيه ان الالصاق على ما في الصوق امر مجزور للبار وهو لا يقتضي ان
يكون معمول الفعل ملصقاً بمجزور ولا شك ان الاشتراء ملصق بالسرح وان لم يكن السرح ملصقاً بالفرس
والظاهر الفرق بينهما بالعموم والخصوص فان الالصاق مجزور لصوق معنى الفعل مجزور والمصاحبة ان يكون
لمجزور شريك في ذلك المعنى الملصق كما يقتضيه صيغة المفاعلة ففي المصاحبة الالصاق مع خصوصية ذلك
عليه وهو كونه بطريق الشر كذا ان الاستعانة الالصاق مع خصوصية المفعول الملصق به الة ففي قولنا جاء
الصفاق ولا مصاحبة وفي قولنا اشتريت الفرس يسرحه الصاق مع المصاحبة وفيه ظهور عدم صحة قوله
فالالصاق يستلزم المصاحبة من غير عكس هذا القول بان الضمير راجع الى السرح والمجاز والمجزور مفعول
ما ليس فاعلاً او الضمير المستتر راجع الى الاشتراء فيصير المعنى لا يلزم ان يكون السرح حال اشتراء الفرس
ملصقاً به الشره فيصير الجاز لان لانه اذا ملصق الاشتراء بالسرح حال اشتراء الفرس كيف يفهم قوله معناه
مضاحبة السرح واشترى الفرس معنى في الاشتراء وحل هذا الاقوال قول اي لا فائدة من هذا المعنى
بتدكيوماسي لكونه وسط المعاني المذكورة في التاجر المتأخلة براءه شدن وبراى كردن وكلا المعنيين صحيحاً هنا

قوله **او جعل الفعل اللازم** اهـ اي جعل المتكلم الفعل اللازم متدينا والتعدينية التي هي مدلول الباء صفتا للمتكلم والباء في قوله
بتضمينه متعلق بالمفعول باليكفيته وفي قوله يا دخال متعلق بالتضمين والمراد بالتضمين المعنى اللغوي اي اعتبار
في ضمن آخر التضمين بالمصطلح فخص الفعل اللازم بالذكورة تعديته فالمعنى الباء تكون كالفاء تجعل المتكلم الفعل اللازم متدينا
بسبب اعتبار معنى التضمين في ضمنه يا دخال الباء على فاعل الفعل اللازم وما قيل ان التعدينية غرض من وضع الباء
ليست مدلوله فسادا لولم يكن مدلوله لزم ان لا يكون للباء في ذهبت يزيد معنى قول **يا دخال الباء** اهـ
وليس يعرف وحده الباء للفعل الا في قوله نعم ايتوني زيرا كذا ياي بزي على قراءة ايتوني بهنزة الوصل قوله صبر
ذا هبا سوا ذهب معه الا فمعنى ذهبت يزيد وذهبت واحد كما قال سيبويه وعند المبرد يجب فيه ضم
الفاعل للفعل لان الباء المتعدية عند معنى مع فقوله نعم كذا هب يستعمل الباء فيه التأكيد عند المبرد
كأنه سبحانه ذهب معه كذا في الرضى **قوله** هذا المعنى اي بمعنى تغيير الفعل **قوله** مختصة بالباء اي من
بين حروف الجر لا يريد المجرورة والتضعيف **قوله** يعني ايضا اهـ اي من غير تغيير معنى الفعل **قال** في ذلك
عطفت على مجموع المجرور والمجرور المراد بالخبر خبر المبتدأ في الحال وفي الاصل في الاستفهام معناه في وقت
الاستفهام وفي الجملة الاستفهامية ظرف لرائدة بعد تعلق الخبر به ويجوز ان يكون حالا من الخبر **قوله**
لا مطلقا تعريض للصحة بانه ما كان له ان يطلق الاستفهام والنفي **قوله** وبما خص النفي وليس ما لا يتقيا
لم يثبت في ان النافية واختلاف في التبرية نحو لا خير غير بعدة النافقيل الباء زائدة وقيل انها معنوية والظن
منك انه لا فرق بين ما الحجازية وهو المتفق عليه وما التيممية وهو مختلف فيه فذهب الفارسي
الرحمشمي الى انه لا يزداد في خبرها وجوزة غير هذا **قال** قياسا اي زيادة قياسية او زيادة قياسية **قوله**
سما في الرضى ويزاد قياسا في مقبول علمت وعرفت ومعلمت ومعلمت وتيقنت وحسبت **قال** نحو بحسب **الرضى**
زيادة الباء في بحسبك وذا كفي متصرفاته وفي فاعل الفعل التبع على مذهب سيبويه قياسا ولا منافاة لان
زيادة من حيث النظر الى خصوصية لفظ حسبك وكفى سماعي ومن حيث النظر الى عموم مواقع حسبك و
ذا كفى قياسا وكن الحال في افعال القلوب التي صحت **قوله** وكفى بالله شهيدا او قال الزمخشر دخلت الباء في
فاعل كفى تضمن كفى معنى اكتفى وقيل فاعل كفى مقدر والنقد كفى الكهف بالله فحذف المصدر ونفي معموله
دال عليه على هذا لا يكون الباء زائدة **قال** والتعدينية اي نفسه ولو كان المراد التعميق نفسه بسبب
لم يكن الباء زائدة **قال** واللام هذه اللام مكسورة مع كل ظاهرا لام المستغاث المباشر ليا ومفتوحة مع

على مفسرنا من باب التكميل قال لا اختصاص في المعنى كما ذهب إليه البعض لا لابتداءه وانما نسبة كما هو متحقق
 وتؤيد ذلك عدم اللام من طرق المحرر وكثرة استعماله في مواضع لا حصرية به وبشيء كثير من الشرح قوله بملكية
 اشارة الى ان ما ذكره من معاني اللام من الملاءمة والتعليق والاحتشاق كلها داخله في الاختصاص قوله ببيان حالة
 متى يشير الى ان التعليق على ما في التامير جيزوا حلت فسادت وهو فعل الحكم وكيونة اللام به باعتبار ما به ودلالته
 على كون محبة عاقل المراد من العلة ما لا جله الشيء وقوله هذا او خارجا يتميز من العلة قوله نحو من به
 المتأنيب فان التأنيب علة دائمة للضرب متقدم عليه في المذاق من متاخره وفي الخارج متوابعه في الترتيب في الترتيب
 والتأنيب لا اعتبارا فانه من حيث ماله فعل ثم ضرب ومن حيث انه ترتيب عليه لا يخرج عما لا ينبغي تأنيب فهو
 كقولهم ما كفنا قوله نحو خرجت تخافك فلان الخافة مقدم في الوجود على الخويف حاملة عليه قال
 عن وهو اللام الداخلة على اسم من غاب حقيقة او حكما عن قائل قوله يتعلق به وجعله شاملا للتسهيل بمعنى من اجل
 والرضوخ جوارا اعتبارا للفظ واستيعابا للمعنى في المحكي القول فذلك ان تقول قال زيد فاذكر راية للفظ المحكي و
 ان تقول قال زيد هو فاذكر راية المحكي فاذكر في حال الحكاية طلب ومنه قوله ثم وقال الذي ذكرنا
 الذين نسوا لو كان حيزا فاسبقوا اليه والاول اكثر استمالاتا من لا يتعين بقوله ابن الحاجب قوله او قلنا
 ولو كان اللام معناها كان زيدا محط القول فوجب ان يتبعه ان فعل الشرح قال وزائدة وهو فيه اذا دخل على
 مجرور يصل اليه معنى الفعل بدون اللام كما في زدت ككبرائه يتبعه بنفسه قال ان بمعنى الواو في القسم للتعجب
 قوله في القسم المراد به القسم به طرف مستقر فمع حال من خبر قوله بمعنى الواو وقوله للتعجب طرف هو القسم
 ان اريد به الامور العظام التي من شأنها ان يتعجب بها على ما في الرضى للمعنى ان اللام يكون بمعنى الواو حال كونها في
 القسم الذي جوابه تلك الامور وطرف مستقر فمع حال من ضمير في القسم الراجع الى اللام ان اريد به معناه الظن
 على ما في الباب والغنى من ان اللام للقسم والتعجب وعلى التقليد هذه العبارة على طبق العبارة السابقة في
 قوله ومعنى عن مع القول وما قيل من ان قوله في القسم متعلق بالواو او بمعنى اللاحق في قوله للتعجب للوقت و
 المعنى بمعنى الواو التي في القسم وقت التعجب فلا يخفى كما ذكرنا قل يعل بغير الباء لان الواو اصل في القسم وان كان اللام
 اصلا للواو ولاشك ان اللام مع الواو في دخول حرف العطف نحو قوله وفيه وان المقتضى بمعنى التامير مع اشتراكها
 في الاختصاص لفظ الله قوله وانما يستعمل في الاشارة الى ان المراد بالتعجب امر شاذ ان يتعجب من علمي ما في الرضى
 اولى فائدة لانه لا بد من اعتبار ان اريد به المعنى الظاهر قال رب في خمسة عشر لغة ضم الواو فتحها وكلاهما

مع التشديد والتخفيف والاولى الاربعه مع ثناء التانيث ساكنة ومفتوحة ومع التثنية منها فائدة اثنتا عشرة القسم والفتح
 مع اسكان الياء ومع الحرفين مع التشديد ومع التخفيف كذا في المعنى **قوله** اي لانشاء التقليل في التاخر التقليل بانك
 وانجوز فالمعنى لاجداث ان المتكلم يستقل بمثوله وان كان كثيرا في الواقع تقول في جواب من قال بالقيت رجلا رجب
 لقيته اي لنزول لقاى للرجال بالمره والى لقيت فهم شيئا وان كان قليلا **قوله** ولهذا وجب له فان مفيد المبالغة فيجب بالكلية
 ان يتقدمها كالمعبره وقيل ان القلة في معنى **قوله** كما ان لم اه ايضا حكمه بيب حكمه مقابلا فان الاشياء
 تتبين باضدادها **قال** فخصه بذكره موصوفة اذ كان مجرورا على في المعنى والقرينة عليه قوله وقد تدخل في
 او بذكره ظاهرة ومضمرة نحو ربه رجلا فان هذا الضمير ذكره عند اكثر على في العباب والمراد بالموصوفة اعم من
 ان يكون حقيقة او حكما فان القيمة للضمير بالميم كالموصوف له والوصف اعم من ان يكون بفرد او جملة اسمية نحو
 رب رجلا لانه منطلق او فعليه بنحو ربه رجل لقيته واسما في الخبرين ان في المعرفة انشد مع ربما للدال الموبل فيهم
 يحتمل اهل صفته فان حجة الرواية حمل على زيادة الـ على الاصحى رب ابيه ورب اخيه على نية الانفصال **قوله** لم له
 احتياجا او يعني هل لول رب لما كان لتقليل نوع منهم من الجنس لم تكن محتاجة في دلالتها على المعرفة فتختص
 بالذكورة اذ لم تدخل على المعرفة لزم احتياجا اليها في الدلالة لما ان الحروف محتاجة في دلالتها على معانيها التي كـ
 متعلقة بالكون معانيها غير مستقلة بالمفردية وحاصله ان مدلولها ليس بتقليل متعلقا بامر معين فيمتنع دخولها
 على المعرفة بخلاف سائر الحروف فان معانيها جزئية متعلقة بمدلول المعرفة والذكورة فتدخل القيلتين وبما خروفا
 انهم ما قيل من ان عدم الاحتياج مشترك بين رب سائر الحروف المارة مع عدم اختصاصها بها وايضا عدم احتياجها
 انما يقتضي عدم اختصاصها بالمعرفة لا اختصاصها بالذكورة وقوله ايضا فساد ما قيل ان وضع رب لما كان لتقليل نوع
 الجنس يجب وقوع الذكورة في المعرفة لصحصول مع الجنس بها بدون التعريف فلو عرف لوقع التعريف ضاملا
 عدم احتياجها الى المعرفة لا يقتضي ضياع التعريف لجواز ان يكون مقتضى التعريف شيئا اخر سوى رب **قوله** التحقيق
 التقليل الذي هو مدلول رب وهو تقليل نوع من جنس فان الذكورة تدل على الجنس والوصف يخصه فيصير نوعا
 ورب تقييد لتقليلها وما قيل ان ذلك انما يقتضي تقييد الذكورة مطلقا لا تقييدها بالوصف فتبادر من انها ككتبة
 النوع **قوله** صار اقل اخصا لان الاصل في الصفة ان تكون مقيدة **قوله** واشترط اه اشار الى ان قوله
 على الاصح فيه لقوله موصوفة لا لذكورة ايضا لان اختصاصها بالذكورة متفق عليه **قوله** ومن وافقه اي المبرزين
 على ما في الرضى **قوله** وقيل له قاله الاخفش والقراء ومن فقههما **قوله** اصلها اي معناها الموضوع له

قوله كالتحقیقة فان الجواز المشهور معنى بالتحقیقة والتروكة بالجواز قول بمعنى الذي تعلق به فعل
يعني انها حرف جواز لا بد لها من فعل تدبر من معناه الحروف وها هو ملحق بالمصريين والدليل على ذلك مساواة القاء
لسائر الحروف في الالة تالي معنى في مسمى غير متعوض بلغة ما يخبرنا ان اسم الاستفهام الشرط فانها تابل على معنى في
مسمى مفهوما بلغة وانهم لم يروها تحت حرف جواز باضافة فلا يقال برب رجل الا علام برب رجل الكريش كل فربنا
شعوب رجل اكرمت فان الفعل المتعدي لا يوصل بحرف الجر ويحذف رجل كونه متكلان الفعل لا يتعدى الى مفعول
بحرف الجر الى ضمير فمفعول شعوب رجل كرم جاني في جواب من قال طارء رجل فانه يكون كقولك بزيد مر والضمير في
لزيد وهو متعذر واعتبر عن الاول بان ذلك لتقوية العلم ان الفعل المتعدي يضعف عمله في المفعول المتقدم نحو
لزيد ضربت وفيه ان التقوية مختصة باللام وعن الثاني والثالث بان جماع واكرمت صفة رجل العامل محذوف
او ثبت وفيه ان المعنى تام بدون التقية كما في برب رجل كرم اكرمت وان الاشكال يبدأ بالتقدير بابق بحال لان
الفعل لا يوصل الى فاعله بحرف الجر قال المرحوم فيقوى عندي هذا ذهب الى كوفين اعني كونها اسما في بعض اصناف الال
فيعني برب رجل قليل من هذا الجنس واعرابه رفع ابد اعلى انه مبتدأ لا خبر له ولا حقه للنفى الذي لمصدر الكلام
كان لا مصدر الكلام ولذا لم يدخل عليها العوارض الا ما هو قد ذهب الى الحق من منهم المودع الفاعل ان ياتوا
به رتب يجب ان يكون تاما او ذهبا من السراير الى انه يجوز ان يكون حالا ومتعذر ان يكون مستقبلا وذهب
بعض النحويين الى انه يجوز ان يكون تاما او حالا ومستقبلا او المنقضي كحرف وهو اختيار ابن مالك وهو الصحيح كذا
في شرح التبيين قوله لا لا لتقليل الاله لا نشاء تقليل نوع من جنس يحقق عند المتكلم باعتبار تعلق الفعل
فانك اذا قلت اكرمت برب رجل لقيت كنت خبرا يابى الذي لقيته قليل لا تعلم ان الذي تعلقه فيما بعد قليل او انما
يعلم الله ثم قوله تعالى ما كود الذي كفر واما اول تنزيله فنزلة المحقق لصدق الوعد وتعديه كان والمكمل مخصوص
بما لا يمكن تكفوفه قال محمد وفيه ان كان الكلام الذي روي عنه مبرحاه فهو التقييد جازا فلا غلج
الفعل الى الالة القريبة عليه ان لم يكن مبرحاه ولم يكن هناك قرينة اخرى فالواجب ان يفي به كذا في الرضوي قال التميمي
ان قد نظم شعوب رجل كرم حصل قال ابن خلدون لا يكاد يصحرون يظهرون الفعل العامل حتى قال بعضهم
لا يجوز ان يرد ولا في ضرورة الشعر قوله لوجود القرائن المقالية او الحالية بقوله شعوب رجل كرم لا يفتقر الى
ان الفعل لا يكون كونه مستقبلا او لا يمكن تسليطه عليه كذا مفسره لا متعلق بنفسه لا يحتاج الى حرف الجر ثم ثبت في
التام بفعل اخر متعدي بحرف الجر ولا هم فهو برب جاز وقلد ويزيد جاز وقلد لا هم فعند البصريين لا يكون له مفعول

لما انتسب الى التمييز فلا الكوفيين فانهم قالوا انه معين اجماع المذكور كان قالوا لا لعل من جلي قيل له جلا وانما اختار الى التمييز لعدم كون الجمع المذكور في هذا الكلام قال معقد مذكر لا تشا ايهاما من غيره والقصد بهذا الضمير الالهام فما كان او غل فيه كان اولى مع الامس من اللبس بالتمييز قال في مطابقة التمييز اي يجوزون مطابقة في شرحه قال ابن عصفور اجاز اهل الكوفة تنزيهه وجمعها ساو وهو عندنا لا يجوز لان العرب استغنت بتثنية التمييز وجمعته وفاقيل ان المخلاف في الشيء معناه اختيار نقيضه فخلافا للكوفيين انما هو في عدم المطابقة لا في المطابقة فلا بد من تكلف في على التعليل مع حذف مضاف اي بسبب اعتبار مطابقة التمييز فيبحث لا بد في في المعنى رب حروف خلافا للكوفيين في دعوى اسميته والمعنى ان خلافا لهم تحقق في هذه الصورة **قول صاحب الكافة** خصص بالكافة بقرينة قوله فتدخل على الجمل قال فتدخل على الجمل اي يصح دخولها على الجمل معناه ايجاز تقليل النسبة التي هي مدلول الجملة والظمانه تدخل الجمل مطلقا فعليه ماضوية واستقبلية واسمية وفاقيل باختصاصها بالماضوية والاستقبلية ومؤولة بالماضوية التنزيلية وفي الاسمية ليست ما كافة بل توكدة موصوفة وقوله وقد يكون البيان لفائدة زائدة مع الاشارة بقوله التي لتقليل الى وحسبك المصهر رحلها **قوله نحو** ربحا ضريرة سبعين صيقل آخره بين بصرى وطعن نجلاء الصيقل فيعان معنى مفعول من صقله جلاء وبين بصرى اي امكنه بصرى بالضم السكون قرية بالشام وانما قدر المضائق لان بين لا يضاف الا الى المتعد والظعن الضرب بالسنان ونجلاء بالنون والنجير كحمراء مؤنث انجل الواسع الجرح والتقدير برب طعن نجلاء بين بصرى فان العطوفين يشتركان في التمييز المعنى ابتليت بضررات كثيرة علي بالسيف المجاول والحر في بصرى شام **قوله** اي واورد في حكمه ما قدر الخبر وجعل الجملة التي وقعت خبرا في المتن مفسرة للحكم على طريقة قوله تع هل اذ كنتم على نجاة يخبركم من عند الرب المؤمنون بالله الآية حيث ذكر في المتن ان تؤمنون جملة مفسرة للتيارة الاشارة الى عدم الحكم المذكور في المتن مع الاختصار ومن لم يفهم وقع في حيص بيصن تخصيص هذا الحكم من بين الاحكام المذكورة اشارة الى انها لا تشارك في قيامها سوى الاحتياج الى المتعلق لانه لا يلزم حرف الجر مطلقا وعدم التوضيح لبيان حال متعلقها تنبيه على ان متعلقها كمتعلق رب في كونه فعلا ماضيا محذوفا عما بال **قوله** مثل بله ارا اربا باليد الغازاة والانس يواسيهم اليعاقبة واحداها اليعقوب قال الجوهرى اليعقوب والخشف وولد البقرة الوحشية ايضا وقال بعضهم اليعاقبة يواسيهم الطيلاء والعيسى بالكسر الابل التي يعلوها بياض احدها عيسى وعيساء يقول رب مقاراة لا يسكنها الا الوحوش قطعها وسرت منها كذا في شرح ابيات الايضاح **قوله** ليست بجارة بل الجارة المقارنة

يخبر عن حرك الجرحيا اذا كان رب بشطين احدهما ان يكون في الشعر خاصة والثاني ان يكون في الواو والواو
لا يزال له احد فيايدون هذه الحرك نشاذ الشعر ايضاً كذا في الرض قوله فان لم يكن في الواو الحكم بان كان قبلها
ما يصح للعطف عليه قوله فان كانت في الواو لم يكن ما قبلها ما يصح للعطف عليه سواء كان قبلها الواو او لا قوله
انما حرك عطف في الاصل قوله في موضع مقام رب جازية بقية الشعر تبايعت ويليها لا يجوز اظهار رب بعد عطفها
جاز بعد المقادير ان في الواو لا يجوز دخول حرف العطف عليه في قسم الكلام اما بخلافه والقسم انما يمكن في الاصل او
فان ذلك جاز دخول حرف العطف عليها نحو فوالله ووالله موثم والله كذا في الرض قوله فلا تقدر ان لا يستبرون
اليشمل اذا كان قبلها ما يصح للعطف عليه ايضاً قوله لان ذلك اي تقدر للمطوف عليه في الواو تستحب مخالفة
تقديره في المقادير لان انما رار بعد ما دل على كونها على اصلها اذا لم يكن التقدير فيها اتسفا قال ان تكون امة
فالغنى تكون مستعمل عند حذف الفعل ولا تكون مستعمله لا لغیر السوا في قوله عند حذف الفعل خبر تكون في قوله الغير
السؤال خبر تار او خبر لولو القسم لا يجوز ان يكون احدهما متعلقا بتكون والاخر خبر الواو اما متعلقا به اي انها تامة ولا
تكون الخبر لا حيز من احكام مقصور عليه كما تقرر في ما فيكون المعنى تكون عند حذف الفعل لا لغیر السوا في قوله في قوله
انما عند عدم حذف الفعل تكون للسؤال قوله فعل القسم اي مدلوله القسم ومشتق من القسم قوله ذلك لكثرة
استعمالها في القسم فانها الكثرة استعمالها دل على الفعل المحذوف وتقتضي التخفيف لطول الكلام بفعل القسم
والمقسوم عليه قوله نعم اكثر استعماله في قوله يخرج كذا الفعل مع الكثرة استعماله في قوله انما اكثر استعماله من الباء حيث
يجوز ذكر الفعل معها وانما احكم باصالة الباء لان اصلها الاصلاق فيحق تلصق فعل القسم بالمقسم وبإدلت الواو
صحة لان بينهما اناسا لفظيا لكونهما شفويتين ومعنويتهما في الواو ومن معنى الجمعية القريتين معنى الاصلاق كذا
في الآخرة وفيه ان هذا اشعر بان واو القسم في الاصل او العطف وقد صرح بانها لم تكن في الاصل او العطف كما هو
قوله في استعمال الواو اشارة بهذا التقدير الى انه حكم مشتق كما عرفت سابقا يعني يكون جوابه ما يدعى على
الطلب كلامه في الاستفهام قوله حطوا او اخصيصه باحد القسمين وخص غير السؤال لكثرة تنو كثر
استعمال الواو في القسم ولو كانت معلوما سابقا ليعرض له بخلاف الاختصاص بالطاهر وباسمائه ثم قوله
يعني ان الواو مخصصة اشارة الى ان قوله مخصص خبر لقوله واو القسم لا يجوز ان يكون جارا من ضمير كذا
كما هو لما من لروم كونه محط التصريح قوله لا صالته فان الضمير فرع الظاهر عنه في الاختصاص والاصل ان لا
لا استعمال قوله في استقامته الى ان يقل في اختصاصها بالظهور ان كان مثله اشارة الى ان الضمير منها من قوله

مختصة باسم الله ففيه خال في مثلها أكثر قول سلم الله أي باسم هو لفظ الله تعالى والمراد به يعني أن المذكور سابقا
 أربعة أحكام الاختصاص بالحدوث والاختصاص بغير السؤال والاختصاص بالزمان والاختصاص باسم الله وليس المراد
 بالجميع جميع تلك الأحكام حتى يصير المعنى الباء اعم منهما في الاختصاص فيقتلها فلو وجد مع الاختصاص في بدونه
 بل المراد جميع الامور المحكوم باختصاصها ومعنى اعميتها في الامور المذكورة انها لا تختص بوجودها ولا بعدمها بخلاف
 الواو والتاء فانها مختصة بان وجودها فلا يرد ان الاعمية في الحذف مثلا يقتضي كون الحذف في الباء لا كغير
 حذف فيهما وهو فاسد قال ويتلقى القسم في العجاء تعلقا استقبلا ومن قوله نعم قلنقى آدم من ربي كما
 اي استقبلها في الحديث فهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلقى الجلب اي استقباله ليحبل الى البلد فالمعنى يستقبل القسم
 بكذا اي يوثق في جوابه اللام وان اه قوله لئلا في غير السؤال اشار الى ان اللام في قوله القسم العجاء اي القسم
 المذكور سابقا بقوله غير السؤال فان المبرود كما يكون بلفظه يكون بغير لفظه فمما قيل في اشارة الى ان اطلاق
 المصدر للقسم تقصير منه تقصير عن فهم المراد قوله ما والاخص ما بالذكر منه انه يجب بان النافية ايضا نحو
 والله ان زيدا قائم لكونه قليلا والمصدر في صدد بيان القواعد الكثيرة الاستعمال واما في الجواب بل ولن فناد
 لا يقاس عليه قوله فاللام اه هذه اللام لام الابتداء المقيدة للتأكيد لا فرق بينهما وبين ان لام من حيث العمى في تفصيل
 الكلام في هذا المقام ان القسم الذي في غير السؤال جوابه اما جملة اسمية مثبتة فيلزم ان اللام وقد شجع بينهما
 وجريد خل اللام على الخبر والاستغنى الاسمية عنه ما مرجون استطالة الانذار واما جملة اسمية منفية فيلزمها
 ما ولا وان النافية واما جملة فعلية فلان كان فعلا ما ضيا غير متصرف او متصرفا في معنى التعجب او المدح فيلزمها
 اللام وان كان ما ضيا متصرفا في معنى التعجب او المدح يلزمها مع اللام قد واما في معناها مثل بما وقد يقتضي
 باللام باللفظ ولا يقتضي بقدر الا اذا طال القسم وكان في خبره الشرح نحو قوله نعم قلنقى آدم من ربي كما وان كان
 مضارعا استقباليا يلزمها اللام مع نون التأكيد لان دخلت اللام على نفس المضارع الانذار ولا يقتضي عن اللام بالنون
 الا في خبره الشرح واليد خل اللام على نفس المضارع ليكتفى باللام نحو قلنقى آدم من ربي كما الى الله تحسرون وان كان
 مضارعا حاليا يكون باللام من غير النون واما جملة فعلية منفية فيلزمها في الماضي ما ولا ولا يلزم توكيدها لانها
 ينقلب في الجواب من الاستقبال الى الماضي المضارع استقباليا كان او حاليا ما ولا في النون او بدونها هذا الكلام اذا لم يكن
 الجواب شرطية امتناعية فانه لا يصدق الا بقوله قد عرفت حروف النفي مع المضارع والماضي الجملة الاسمية كذا
 في التمهيد انكر الرضى المحذوف مع الماضي الجملة الاسمية وكذا في الحذف مع المضارع المحذوف عن التأكيد مع ثبوت

القسم كما في المثال المذكور في شرح ومع لما مضى عند تقدم التقي على القسم بحول الله فهو يفتي الحق فهو يتقن قل مع هذا
 القسم عدم تقدم التقي قوله أي لا تقو قد دلالة أنه أكثر استعلاء في المضاد والتميز بحد صحيح المعنى بل قد
 لا قول له جواب القسم الجمل الذي يؤيد لأجابه القسم كان القسم يطلبه بأه السؤال للجواب قال إذا عترض
 أي القسم بقا عترض الشيء أي صار كالحشبة المعترضة في النهر كذا في العجاص والقلموس في المعنى إذا صار القسم
 كالحشبة المعترضة في النهر أي متوسطين أجزاء الجمل فقول له أي متوسط بيان كحاصل المعنى ليس هذا من
 الجمل لشارع كما هو لأن اعتراضه لا م قول لا قسم إلا الدال على الجواب لاقتضاه القسم الصلابة لكونه أشمل قوله
 لا الجواب جماعة لا مع التقي الاستثناء قد يقع في تركيب المصنفين للتخصيص على المقسم وإن لم يقع في كلام
 المبلغاء الذين يستشهد بكلامهم نص عليه في المطول قوله وهذا لا يجب فيه ما علامة جواب القسم من الأمور
 المذكورة فلا يرد مقتضاها على ما ذكرناه ليس جواب القسم قوله أي المجاوزة تسمى أده سواء كان مجاوزة شيء أو مجوز
 كما في ميت السهم عن القوس والمجازة مجوزها عن شيء نحو اطعم عن الجوع فيدخل لارة على التجاوز عنه ونحو
 على التجاوز ذلك يبقى قيد ذكره الرضى هو أن يكون المجاوزة بسبب أحداث مصدر المعدى بها فإن بدل السهم
 عن القوس بسبب الرضى وعطفت التعدية للإشارة إلى أن سيفها المفاعلة بمعنى أصل الفعل قوله أي لا استعلاء
 شيء على شيء ما حقيقة ذكر في المثال الأول الجواب في المثال الثاني بأنه يحمل نقل المدين على عطف لوظيفة قال سمين
 جانب وفوق غيبفان ككوفهما على اللفظ العرفين ومناسير لير معنيان في الأرض كجواز على قال بل دخل
 من عليه ما حال من ضمير يكونان أي يكونان اسمين حال كونهما متلبسين بدخول من ولا يستعملان بدقن كما
 ذلك علامة يعلم باسميته بل ذلك قال التسمي يعرف ذلك وليس مراده أن الظرف متعلق بسم كأي هو هذا ظاهر اللفظ
 الدلالة على تقدير الفعل الخاص قال التشبيه في العجاص التشبيه ما نذكره من قوله ما هذا التقدير ليس مثله شيء
 به قال لا يكونون إذ لو لم تقدر ذلك صار المعنى ليس متل مثله شيء فيلزم الحال وهو أنبات النمل وإنما زيدت لتوكيد
 تقي المثالين زيادة المعرف بمنزلة إعادة الجمل ثانياً قال ابن جني ولا قسم إذا بان الفوا في الفعل عن أحد الوصلين
 لا يفعل كما وردهم أنه هو التقي عن ذاته لا هم إذ انقضى عن جمل الخصاص ما فقد نفوه عنه وقيل الكاف غير زائدة ثم
 اختلف فقيل الزائدة مثل كازيدت في مثله أن أمثولة أمثولة والو لوان زيدت حملاً ليفصل الكاف عن الغيبة
 والقول بزيادة الحرف أو إلى بل زيادة الاسم لم يثبت وقيل لأن زائدة منها حقيل مثل عن الذات وقيل بمعنى الصفة كذا في المعنى
 وقيل هو من قبيل الكناية على طريقة قوم ليس كذا في يد آخر أي ليس آخره لو كان لا أخيه آخره زيد وما قيل في

مثل المثال يستلزم نفس المثل لان مثل الشيء يكون اخبرفت منه فتوهم محض لان المماثلة هي المشتركة في اخط الصفا
 والمساواة من جميع الوجوه فيما به المماثلة صرح به في شرح العقائد النسفية قوله بمعنى المثال لا يقع كاش عنه
 مسيويد المحققين الا في الضرورة وقال كثير منهم الاحتشاش الفارسي يجوز في الاختيار فجوز في مخوزيك لا
 ان يكون الكاف في موضع رفع والاسد مخفوضا بالاضافة ويقع مثل هذا في كتب المعربين كثير اكد في المعنى قوله
 نحو يصحكنه او قبله **بيض** ثلث كنعاب البحر بيض صفة صحت في نساء بيض جمع بيضاء والمراد النعاب
 ههنا بقرات الوحش وكثيرا ما يشبه بها النساء في العيون والاعناق والجم جمع الجماء وهي التي اقترن لها قوله للظا
 متعلق بمثل قوله صا انا كانت من باب اقامة بعض الضمائم مقام بعض **قال** ومنه ومثله منذ بسيط مبنى على
 الضم ومنه مبنى على السكون فليس هو مخفف منذ لرجوعهم الى ضم الدال في هذا اليوم ولولا ذلك لكان تصغيرهم اياه
 على منيل رجوعه على اصنافه افعالهم لم يثبت في استعمال الفصحاء وان يجوز ان يكون الضم الاتباع وقيل انه تكلم برسمها
 وهو الحق لان الاصل في الحروف عدم التصرف وكسرها مائة سليمية وهما حروف اجزاء النجوم بعد ما عند الاكثر
 وبعض البصريين على انها اسمان وما بعدهما محو من الاضافة واذا لم يخروا بعدهما في اختلاف في قولها اسمين وقد
 ذلك في بحث الظروف فلما اشرع في المصريح لبيان اسميتهما وقوله للزمان خبراى يكون للزمان والشهر خص
 الزمان بالماضي الحاضر اشارة الى انها لا يستعملان في الزمان المستقبل وقوله لا ابتداء يدل اشتمال من قوله
 للزمان للشوق الخاطبة انتظاره للبيان اذ لا يمكن ان يراهما مستعملان للزمان والا لزم كونهما اسمين في ذلك
 يا هما لا ابتداء والظرفية والى هذا اشار الشرح بقوله فيها بتقدير المبتدأ مع الفاعل يعني ان قوله للزمان تهييد
 قوطية والمقصود بالنسبة بعد قوله لا ابتداء قوله يعني اذ اريد بها الزمان الماضي اي بدخولها قال المصريح
 في احوال الكافية لا يدخل ومنه لا على حاضر وحاضر وان دخلنا على ماض فمعناها لا ابتداء واذا دخلنا على
 الحاضر فمعناها الظرفية وهكذا في المعنى التسميه في الرضى قالوا اذا انجروا بعد ما فهمها حقا جرفان كان الفعل
 العامل فيها ماضيا فيما يعني من نحو ما اتيته من يوم الجمعة **فمنه** لا يتم ذلك في نحو قولها اتيته منذ يومين اذ اردت
 جميع المدة اذ لا معنى لقولك ما اتيته من يومين الا ان يفهم من اول يومين بتقدير المضاف وان كان الفعل الماضي
 ما اراه من شهرنا ومنه اليوم فيما يعني في قوله لا تكون بصيغة الخطاب **قوله** للظرفية المحضة يعني في قوله **فمنه**
 تفسير المحضة اشارة الى انه اذا اعتبر معنى الابتداء ففيه معنى الظرفية ايضا خروقة وقوع الفعل في بدخولها وان يجعل
 مثالا ان يكون النشر على ترتيب اللف وان احتمل الثاني بتقدير المضافاء في فجر يومنا **قوله** كما يتوهم بحسب الظن

الاسماء

فإن الظاهر أن المثالين وإنما قال يتوهم لأنه بعد التام لا يساءل أن لا يكتفى بالثقل في قوله
 دخول شبهة بالأحاجه التي قد يرد وقت مضاف إلى الدخول أن ذلك إنما هو في ذاته عند الاسمين لصحة العمل كما
 قول لا يستتبع ما بعد ما إذا والاستعمال لما في الاستشكال في غيره في معناه بقرينة الاسم الذي بعده من سورة
 فيه وفي غيره فلا يستتبعه إلا في هذا المعنى كذا في الخصى قال الحروف المشبهة بالفعل في استيرشها بالفعل لا
 ولذا قال أبو شيمة أي وحال الشبهة التي اعتبر قولهم يقل وجه تشبيهه بقوله قال أقسام ما أي اعتبار أحرف حروف
 الأقسام الثلاثة كالفعل باعتبار ما حروفه مذكورة سلاسيا أيضا لا يفرق في ذلك المشابهة وكذا كون الاسم غير متبعا
 لأن الأقسام إذا غايتها تشابهت بالاسم أيضا لم يكن يعتبر تلك المشابهة لعدم ثبوتها قول لم يثبت على الفهم
 الاستثقال بسبب تشديد الأحرار والناوحي جهة مشابهة بما لا يخفى من تشبيهها بالفعل في الوزن فإن كذا
 كذا كان كقطع ولكن كضارين وليت كلين لعل في بعض لغاتنا وهي لعن كقطع في وزن عروضي غير معتبر
 عندهم وكذا انقسام إلى المدغم وغير المدغم إذا اختصص بين الحروف حتى يكون سببا لأعمالها ولما لم يفرق
 المنسوب ونون الوقاية واقفنا بالاسمين فمن تب على العمل بما لا يكون مقتضيا إلى الكلام في بيان الشيء المتعلق
 قوله معاني الأفعال لكون كل منها مملوكة جزئية لا اعتبار بالنسبة إلى الفعل العين في معنى الفعل كالحرف
 قول مثل اللات أه عبر بصيغة الماضي السبعين إلى إنشاء الدلالة على تحقق معانيه لكون تلك الحروف كقولهم
 إذا لو حفت أه والمخبر عنه بالاستعانة بما ان يكون ذكر الأصول ذكر التفرير وما قيل أن الحرف بمعنى الحرف يجمع
 على حرف ككتب والحرف بمعنى حرف التهجى يجمع على الحروف والحرف بمعنى اللفظة على الأحرف والفتحة أما اصطلاحوا
 تسمية قسم الكبار حروف المجموعة الأعلى الحروف وإذا لم يتعد جملة التكميل برشي يكون متساويين القالب والكتابة ويورد
 ما وقع في التسهيل غيره من التعبير عنه بالأحرف الناصية إلى الأصغر الواقعة في قولهم لغيرها مع أن كونها ثلاثية
 وباعتبارها خماسية يقتضي خلاف هذا الترتيب قول لكونها الأقسام ما إنما بخلاف الاربعة الباقية ذاتها ليست
 كذا إذا الثلاثة ليست لإنشاء أصلا وكان وإن كانت لإنشاء التشبيه كبرائجي النفس والتحقيق والتفريق وإنشاء
 فخر الأخبار فلذا الغرض ما قال لما صدر الكلام أراد بالكلام مقابله الحجة أو أحدها وحرفه فصدر مركب تام به
 فيعبر استسكان المفتوحة كما أشار إليه المشرح في ما يجي فلا بد أن يكون الخلق بشي آخر حتى يتم كذا فالتام وتبين أن
 صدر الكلام دخل هذه الحروف عليه ولا معنى لاستدراك المفتوحة أن يريد صدر الكلام مقصود لذاته
 فينتفىض بالحجة المصدرة بان الواقعة مقول المقول أن ذكره النفس بقوله لا أنهم فهم الشكر أو يقولون أجامر ذلك

فه قاله وبقولنا انما يوم الجمعة فان زيد قائم فهو له ليعلم ان كل من لم يعلم السامع من اول الامر هذا العلم واجب
 دفعا لخير السامع وقوله ولا معنى غير ما اراد به المتكلم قوله على حذف المضارع لئلا يلزم كون ان المفتوحة بعكس
 نفسه بال دخولها في المرحه واما لم يرجع الضمير الى ما قبله بعد الاستثناء رعاية للسابق والاخرى فان الضمير فيهما
 ترجع الى الحروف كلها قوله في لو وقعت اه اي حين وقعت بها في التعلق بشئ اخر ولو وقعت في صدر الجمله بان
 يتوهم ما يتم به كذا التيسر بان المكسورة في الكتابة مثالا لوقيل ان زيد قائم بلغني مجوز ان يكون بلغني من
 تمام الكلام غير ان المفتوحة وان تكون جملة مستأنفة وان مكسورة وانما قال في الكتابة اذ لا التباس في اللفظ
 قوله لان مجوز الاستثناء اه يكون قوله في بعكسها اعادة والاصل في الكلام الافادة فلذلك حملناه على اقتضاء علم
 الصديق قوله في هذه الحروف صرح بالوجه لئلا يتوهم رجوع الضمير الى ان او ما سوى ان قوله في الكافة اي عنده
 البحر يوقد الصفة ليجمع سييئة لحوق ما لا إلغاء وتقييد دخولها على الفعل في الظروف اعني في اذ على تقدير نحو قوله في
 الالغاء ولا دخول على الفعل كما يشهد اليه تعليق الشرح للحميد من الكافة قسم من الزائدة على في المعنى ان الزائدة توعان
 كافتة ويزوافة قال فتلحق اشياء الى الحقوق والكافة سبب الالغاء فيستفاد منه جوابا للغاير وعطف قوله
 وتدخل زيادة في على تلحقها الا على تلحق اشياء الى عدم كون الحق سببا للدخول على الافعال فيستفاد منه بالدخول
 في بعض الاوقات لما نقر ان التبادر من كل حكم كقيد من الجهة الاطلاق العام فلا يجرها قيل في البيان الثاني
 لان المراد بالالغاء وجوبه بالدخول جوازها ولفظ المتن كدلالة له على الاول ان يقال فتلحق وجوبا وقد تدخل
 في الصراح الالغاء باطل كدون وفي القاموس لغاير خيبة فقوله اي تنزل بيان للمعنى المراد منه في الصراح الغزل
 بيكار كدون وجد كدون قوله قد قبل اي هذه الحروف ورج لا تكون ما كافتيل لئلا يحتمل في فماتحة في الرضي
 ان الغيت فما كافت وان اعلمت فيما زائدة حرفية ولا يجوز ان يراد بها ما يجر الزائدة والكافة ويكون قوله فتلحق بمعنى
 يجرها لغايرها لان الغاء ها واجب على الاصح بناء على تعيين كونها كافتة نعم لو لم يقيد ما بالكافة ويعمل قوله فتلحق
 اي يجب لغايرها بكونها كافتة وقوله قد قبل بكونها زائدة لكان انهم في المقصود فان بيان الشرح يوم انما على تقدير
 كون ما كافتة تعمل تلك الحروف وليس كذلك ولذا قيدنا الكافة بقيد عند الجموع والتميز من قوله قد قبل اي جميع تلك
 الحروف التي تلحقها ما هو موافق لما في الفصل والبيان من ان اعمال اليتامى واعمالا وانما التزم في انما واليتامى في التسهيل
 قال الزجاجة من العرب من يقول ما زيدا قائم ولعل اكبر اقائه فتلحق ما وتصيب بان وكذلك اخواتها في انما في الرضي
 من عدم سماع الاعمال في كانه واعمالا ولكنما وجوزة اكثر النجاة قياسا اذ لا فرق بينهما وبين ايها فتلحقها معنى قوله قد

بجاء

تعل على غير الاصحاح عمل الجميع قياسا على غير الاصحاح الواقع في بعضها ولو عمل على التقديرين انهما على اللغة الغير الاصحاح
 لم يعد قوله كذا وقع في بعض اشعارهم روى بيت الشافعية شعر الاليتا هذا الكلام لنا على جامتنا ونصفه قصدا
 برقة الكلام ونصب قوله وكذلك خلاه ظاهره فيقيدان جميع تلك الحروف حين لم يخل على الاندفاع في المنقح خلا
 حيث قال يقرن بليت والحرف في ذلك لا يوافق الاختصاص بالاسماء لا يقبل انما زاد خلافا لا يوافق الرصيد
 طاهر القرون في نحوهم اعلم ان هذا الاختصاص هو ما اوردوا على اخواتنا ورواها الوجهين قول الشافعية انهم وهذا شعر
 بان الفاء ليت واعلم ان هذا الكلام اسلوبا وهو مخالفا لغيره فلو قلنا على الاصحاح قوله اخرجها عن العمل انما ياسب
 لمحوها وصيرورتها كما انجز عنها مضى من حيث البناء على الفتح قال فان لا تغير الفاء بيان التفسير
 الاحوال المحققة بكل واحد من بعد بيان الاحكام للشركة بينهما لم يبين معنى ان للكسورة والمفتوحة شهرة
 كونها التاكيد للكسوة التاكيد بالنسبة للتاكيد المتفوعة لتكيد النسبة الاضافية كقولهم لا يخرج قولنا ما اجلة لغيره
 جعلتها والمراد ما عير بها ومثل هذه العبارة شائعة في محاوراتهم قولا اسم الاسم او الفعل فعلا والحرف حرفا لا يجوز
 استلزام المفعول الاول للثاني وتعتبر القاص من محفو العبارة بضمير التثنية في سماعا وكانت وعليها قال
 في حكمه لغز يتاويل المصدر خبرا مضى الى اسمها انصت بلفظ ان زيدا قائم بلفظ قيام زيد بلفظ قائم زيد اي
 زيد يتك وقس على ذلك فكما ان اخرجت الجملة عن الاسناد التام جعلها مكملة اضافيا كالمصدر يتقال
 وجب لكسرى في موضع الجمل اي وجب لكسرى في ان اذا وقع مع مدخولها في موضع الجملة وسد مسددا لا يتقدم
 بما اذا وقع بعد الفعل الجزئية واطل المفاجأة فانه موضع الجملة مع مدخولها كسرى انما على تقدير الفتح ليست مع
 مدخولها سادة مسددا بل مسددا جزئيا والجملة اذا وقع بعد علمت فيجب تحقيقه من انما مقصود متحورة و
 مكسورة معنى قال في موضع الجمل اخرج صيغة الجملة لشارة الى اختلاف انواعها كما ان في كتابنا للممارات في الفتح
 ان يحتمل ان يكون ان مفعول الهم فاعله وان يكون مفعولا به وكذلك في قوله ففتح ان ولما احبان هذا الكلام
 مع قطع النظر عن الكسرة والفتحة قوله اي في ابتداء الكلام في شرح السبيل للعلانية العزم وان بعض النحاة
 جعل المصدر اللوح وموضع الفتح من الهم نحو قصد في فتحه نصيبا ابتداء بتدريج والمصدر من الكلام المعنى
 اللغوي والارتم المصاحبة ومعنى كونه في ابتداء الكلام ان يكون ناعدا ككلام مستأنفا لا يمتثل من حيث الارتم في ابتداء
 سوا كان في ابتداء الكلام السهم اللوح في قوله كرم زيد الله فضل نحو ذلك اليوم ثم شفهوا ونحوهم فانما نحو زيد بن الله
 تصحى كرم الذين ونحوه فلا حتى انه لا يوجب ان قلت لم يقصد المصدر هم ناعدا هو وقع كسرى المحقة الى التعميم

قلت موافقة الكسر على ما ضبط في التسهيل سبعة أن تكون مبتدأة وهو موصول بها وجواب قسم وشك في القول واقعة
 موقع الحال أو موقع خبر ليس عين أو ثلث الهم معلقة وتزاد بعضهم ثامنا وهو بعد حيث ولا شك أن الأمثلة
 المذكورة لا يمكن ادخالها في أصل المبتدأة فإلا ذلك **قوله** لكونه موصولة الجمل لأن التكلم بالمفردات من غير
 يتلفظ بها في جملة باطل لعدم إفادته فائدة قائمة ولو فتحت في الابتداء يلزم الابتداء بالمفرد وما قيل أن كونه
 موصولة الجمل لا يمنع الفتح ابتداء في مثل ذلك قائم عندي ما لم يضم اليه ضمنية امتناع كون المفتوحة في صدر
 الكلام وإذا اعتبرت فهي مستقلة في وجوب الكسر في الابتداء من غير حاجة إلى اعتبار كونه موصولة الجمل
 فيه فوعيان المقصود أن الجملة المصدرية بغير واحد إذا وقعت في الابتداء يجب كسرها لكونه موصولة الجمل وفي
 المثال المذكور لم يفتح في الابتداء الجملة المصدرية بأن واحد جابل بغير واحد ها قال المصدر في ماله المسائل المتفرقة أن
 إنما تكسر في موضع ابتداء يكون خبر المبتدأ فيه خبرها ليتحقق كونه في موضع الجملة **قوله** لأن مقول القول أنه
 أشار إلى المثال أن المراد يكون نه بعد القول أن يكون مقولا له لا يجوز وقوعه بغير فائدة وان وقعت بعد القول
 للتعديل ففتحت نحو اخصصك بالقول أنك فاضل أي لك فاضل المراد أن ما وقع عليه القول أو التكلم إذا ريد به المعنى
 لا يكون إلا جملة حقيقة أو حكما لأن الكلام بالمفردات استقلا لا باطلا ليرد أن مقول القول يكون مقرا إذا كان
 مؤديا معنى الجملة نحو قلت حديثا أو قصة أو أريد به مجرد اللفظ نحو قلت كلمة وإنما قلنا حقيقة أو حكما ليشمل إذا
 وقع بعد مقدر منقطع من الجملة نحو إذا دقت فاعلم ما قلت فمما قلناه فإنه يدل على معاملة الجملة وشك على ما كان عليه
 في التقدير والتفصيل أن المفرد ما أن يكون في معنى الجملة أولا فالأول ينصب مفعولا به نحو قلت شعرا ونعت
 نحو قلت حقاً والثاني ما أن يراد به مجرد اللفظ أو أن يراد به مجرد اللفظ نصب مفعولا به أن لم يرد به مجرد اللفظ بل كان
 منقطعا من جملة فهو مجرد في التقدير محكي بقوله مقول القول خبر ما يكون نعت المصدر وهو ظرف وأيضاً في معنى الجملة
 لأنه تعبير عن المقول نفسه فيقولنا إذا ريد به المعنى خبر ما إذا ريد به مجرد اللفظ ويقولنا حقيقة أو حكما ليشمل المقدر المنقطع قصير
 الخصم لا يريده وما قيل أنه كون مقول القول جملة لا يمنع الفتح بعده في مثل قال بكذا قائم عندي في غير عرفنا فاعلم
 بأن الكلام في إمكان الجملة المصدرية وحدها مقول القول وفي المثال خبر المقول وكن الحال فيما بعد الموصول في
 مثل جاء في الذي أنه قائم عندك فذكر **قوله** حال كونها موصولة جملة ما أشارت إلى أن في كلام المصنف تسامحاً حيث جعل
 نفس أن فاعلة ومفعولة ومبتدأة ومضافاً إليها باعتبار أنها المصححة لصيرورة ما بعد ما كان ذلك قال ومفعولة
 أي ما بعد مقول القول خبرية ما سبق ولا يظنون على المقول ولا حاجة إلى تخصيصه بغير مفعول ياب علمت

اذ دخل في خبره لام الابتداء نحو علمت ان زيداً لقائلاً لانها مع جملة اليست معمولة بل قائمة مقام الفعلين
 اللذين هما في الأصل جملة قال ومضارع اليها هل يا طالاً قيدل على انه يجب للفتح في اذا وقعت مضارع اليها
 للظروف واللام في الاضافة الى الجملتين والشهور في حيث قال بعضهم انه من مواقع الكسر اما اذا وقعت
 مضارع اليها اذ واذا فلم يوحده في نقله في تعيين الفتح والكسر الظاهر ما بعد هاء اول بالفتح وجعل
 الخبرين في الجملتين الفتح والكسر فهو ما يجوز فيه الامران في الفاء الجزائية واذا المتعجزة قال وقالوا لا انك اذ
 غير الاسماء لم يعل بعد لولا ولان المقسم منه دونه توثق استراض يرد على عادة تبيين ان المنسوبة
 والمفتوحة على ما حذر به المقسم رقت في شرح المفصل حيث قال في امره لا اعتراض على القاعدة المذكورة وهو التفتح
 بعد لولا ولو قبل ان لولا ولو انما في خلاف الجملتين يكون في موضع الجملتين فيجلب ان يكسر بعد هاء الجملتين الفتح
 بعد لولا انما كان لانه موضع لا يذكرفيه خبر المبتدأ واذن لا يقع ان مع ما بعد هاء في موضع المبتدأ خاصة فوجب
 الفتح لوقوعه موقع الفتح ولو كسر لم يكن مستقيماً لانه يؤدى الى ذكر الخبر مع كونه مقول طرحة خبره في الاستعمال ليس
 هذا الموضع كموضع اذ لان خبر المبتدأ بعد اذ اجاز حذفه وذكره فيجوز الامران واجاب عن الفتح في ان الواقعة
 بعد لولي قولك لوانك منطلق انطلقت وهو موضع ظاهرة وقوم الجملة الا يرى ان لولي قولك لولي قولك زيداً تمت
 لا يقع بعده الا الجملة بان التقدير لوقوعه انك منطلق اي انطلقك فوقعت موقع الفاعل حين الجملة لانك منطلق
 لا يكون الا فعلاً قيل خمس لولا ولو في التعوض رد اهل المخالفة ان المبدء والكسائر زعمان ما بعد لولا فاعل ضم للكسائر
 ان ما بعد لولي حرف الشرط فيبتدأ وفيه ان اللان في ذكره في بحث لولا ولولا في مباحث الحروف المشبهة بقوله
 معمول للفعل اذ فاعل لان او مقعولة فلذا اورد مثالين قوله الواجب دخول لولا او لان التخصيص انما يكون
 على معاني الافعال دون الاسماء والحروف قول نحو لوانك فاقتر الصواب لوانك تقوم لان من شروط الواو
 وقع بعد هاء مبتدأ ان يكون الخبر فعلاً اذ امكن ليكون في الصيغة عوضاً عن الفعل الخوف بعد هاء كقولهم
 لو انهم فعلوا قد صرح به في شرح شرط وانما قيدنا بقولنا اذ امكن لان اذ انما قيد الخبر غير فعل كما في قوله ولو
 ان ما في لا يخرج من شرطه فاقدم معمول الشرط اختيار التمثيل ليكون الخبر اسماً لانه بعد عن تقدير الفعل واخر في كون
 ما بعد ان جملة التمثيل فكيف يفرض ما قيل في التوقع في التنزيل ما خبره واسم مشتق وحقوقه يقر بوقوعه ولو انهم كانوا في
 الاكثار وما خبره ظرف وهو قولهم لوان عتداً ذكره اولين فليس شئ لان لولي فاما ليست شرطية بل مصدرية
 او التثنية واللام في الشرطية قال فان جازاه اورد الفاء اشارة الى انه متعبر عن القاعدة السابقة بمعنى جواز

التقديرين ان يكون كل واحد منهما مؤديا للمعنى المقصود من غير تفاوت قال سبأ الامران بالنظر الى فائدة المقصود
ولا ينافي ذلك رجحان احدهما بغير قول في قوله فجزاؤه اقل رده اذ لم يعمد بعد الفاء الجزائية الى ايراد لفظ
الجزاء لان جعل الشيء جزءا يفيد كونه جزءا وليس شيئا لان القابل على ترتيب الثاني على الاول على كونه جزءا
الغوي اعني ما يعبر عنه بالفارسية بيا داش قوله او اكر افعي ثبت لقل في كونه مبتدا محتملا لهم لما اوجبوا
تقدير الخبر لئلا يلتبس المفتوح بالمكسورة فكيف يجوز حذف حرفه في وجه الالتباس كالتأخير وايضا تقدير الخبر
همنا واجب فالمقدير يثبت الى ارامه كما هم ليس شيئا اما الاول فلا لان ان حذفه يوجب الالتباس لان محل
الالتباس ما يكون المعنى في مختلفا على التقديرين واما الثاني فلما ذكر في المعنى ان القائلين بان الواقع بعد الو
الداخل على ان المفتوح متشككوا انهم اموا حمله اسمية بعضهم بقدر الخبر مقدما اي لو ثبتت ايمانهم بعضهم
يقدر مؤخر اي لو ايمانهم ثابت قوله لانها اما مبتدا او خبر مبتدا وعلى التقديرين معمول العامل الواقعة فيكون
مفعولا محلا وهذا معنى وقوعه موقع المفعول لا يخرج ما قيل ان خبر المبتدا ليس وقع المفرد لان الخبر قد يكون جملة
قوله كما قيل جملة معارضة فائدة تها تليد للنظن بقول غيره قوله انه ليم في الصراح اللين لئلا ينسب الخيل
يخجل فقاء كما يخجل العيد لموله فالمراد بالعيد معناه الاثم اعني الخادم وفي الرض ليم صفعا في الصراح صفعان
سبيل لئلا يفتقر في تفسير الصفعان في شرح الفاضل الاسفرا في معنى من يضرب في قفاه ولهم من سبه
ان ياكل البعير قفاه وهو غاية اللوم ولذا قيل من كان هتفا يلد خل في بطنه فقيمه ما يخرج من بطنه قوله
او ارا دهما مع حوالهما كما في قولهم جب هذا كبره وشابت مفارق قوله بالجزء بالرفعة عطف على مثل من كرمي
وان كان بحسب المعنى صحيحا لانه لم يعمد ذكر المثال بلفظ الشبه اما الشائع لفظ المثال في قوله اي مثل
عبد القفا هكذا في اكثر النسخ ولعله سقط لفظه انه من قلم الكاتب يعني ان المقصود تشبيه بما وقع بعد اذا
اعني ان مع مدح حوله لا يجوز ان اذا الله كما هو ظاهر العطف لانه المثل به على ما صرح به سابقا بقوله مما وقعت بعد
اذا او وجدت في نسخة بخط الشرح اي مثل اذا الله عبد القفا ووجه التفسير غير طريح وانما لم يقل وشبههما لئلا يتوهم
ان المراد تشبيهه بكليهما كشعور من يكون اذا انى اكره فانه مشابه للاول من حيث وقوعه فيما هو نائب صواب الفاء
الجزائية ومشاها لثاني من حيث وقوعه بعد اذا المفاجأة صورة قوله لاني احمد الله اي هذا الكلام فيكون قد قال كذا
اولا لاني احمد الله ثم اخبر عن ذلك ولا يكون انى احمد الله معمول في اللفظ لا قول الله وقع خبرا عن اول وان كان فيقول
من حيث المعنى قوله لان اول الاقوال فيكون قد اخبر عن المصدر والمصدر ولا يتعين ان يكون المحل هذا اللفظ

قال ولذا قد تم العلة ليحصل الحكم معللا فان لم يقر في النفس قول لا في حكم العدم فهو نزلة الباقى كقولنا
 قوله التاكيد فقط لا دخل الجاني فادة اصل المعنى قول من جهة انه في محل الرفع ملة يجوز العطف بالرفع قوله
 سواء كانا المسكوتين اشارة الى ان كلمة او للتسوية لا احدا من لا بيان لوحدها كسيفان حان جملة كان مسميا
 وخبرها النجى في كلامهم ولما وجب النصب في قوله العطف او حكما فهو الشارح ليقوله في حكم المسكوتين من انهما
 منصوبان بتقدير في بناء على امر من انهم جعلوا المصلح الموضوع موضع الظرف من الميم اذن المسكوت
 في اللفظ وفي الحكم ومحتل النصب على التمييز الى المسكوت من جهة اللفظ او من جهة المحل بناء على ما صرح به في
 شرح التسهيل في بيان فائدة قول مصنفه ميز الجملة منصوب بفعل مقدر غالبا السناد الى مضافا الى
 الاول من ان اشارة بقوله غالبا الى المنقول الى ما لا يصح لاسناده اليه لا يتواءم طبعه امتان كقولنا وكذا قاله
 شهيدنا وما احسن المعلم رجلا ولما وقع في شرح الفاضل الاسفراى اى كسر العطف وكسر احكامها فبعد
 من حيث اللفظ غرسنا من حيث المعنى اذ كسر حكما في ان المفتوح قبل اى في حكم المسكوتين لان يكون
 بيان لقوله حكما ان كان الظاهر يقتضي على قول المصنف بالرفع اذ لا يخلو من اية فيقع الفصل الكثيرين قولنا الرفع
 وما يتعلق به اعني جاز العطف قوله مبتدأ ويل الجزء لان ما يتبعه فعلين كانا في الاصل جملة ولذا جاز دخولهم
 الابتداء في المفعول الثاني فله حكم المسكوتين بخلاف ما عجز في ان زيد المقام فانه لا يجوز لكونه في حكم المفعول من كل وجه
 لكونه فاعلا وهذا لا ينافي في قوله المفعول ولذا لا يجوز حذف واحد مفعولين فان لهما شبهة بالجملة من حيث ان
 علمت من نواسخ المبتدأ والخبر وشبهه بالرفع ذلك ونحو ما ويل المفعول قولنا لا يصح فرض عدمها اذ يكون
 لامها بالرفع املا اذ لا يصح العطف بالرفع وفيه اشارة الى بطلان ما ذهب من جواز ذلك قال يستلزم
 الخبر اه فانه اذا مضى الخبر بقدر المعطوف عليه خبر اخر يكون معطوفا على اللفظ خبر ولا نه اعتبار في حكمها
 فكل من الرفع لامها وخبرها لا يتبدل ان يكون الكلام قبل عطف المفعول على المفعول فانه اذا قلنا المعطوف خبر يكون
 معطوفا على خبر ان دون لفظه لاختراع عمل المعطوفين على اسمان وخبر والعطف على محل خبر ان لم يوجد في
 كلامهم ثم اعلم ان في قوله جاز العطف اشارة الى جواز وجه اخر مثل العطف على لفظه بالنصب والعطف بالرفع
 الجملة على الجملة عموا والعطف على الضمير للستر في الخبر اذا كان مشتقا ومقدرا على المعطوف فان قيل اذا جاز
 عطف الجملة على الجملة فما الفائدة في عطف المفرد على المفرد مع ان العطف على محل المفرد خلاف القياس قلت
 فائدة التشريك في معنى التاكيد للاستفاد من كلمة ان وان لم تكن عاملة كما في صورة المخفضة المضافة وفي قولنا

اسم ان المكسورة قد تقول الجزوي حيث جعل الرفع محلا لمجموعها دون اسمها لانه لا يجر حله والرفع هو الجرح
لانه على تقدير انما اقربا بالعدم يكون اسمها محجور وان المبتدأ هو الاسم والمجموع ليس اسما ولا في تاويله
وانما خص الحكم بالعطف لانه الواقع فاستعمال الفصحاء وان جاز قياسا فاساء التواضع كما ذهب اليه الجرح
والزجاج والفراف والوصف وعطف البيان والتأكيد ايضا **قوله** مثل ان زيدا وعمر وقامه يحتمل ان يكون المذكور
بعده المعطوف خبرا وتقدم به بالرتبة في حكم المعنى نحو عني وقيار بها الغريب وان يكون خبرا محذوف
قوله وهو باطل لانه كاجتماع عتين مستقلتين على معلول واحد قال في مثل انك وزيد ذاهبان اي
فيما لا يظهرون فيها الاعراب فيشمل نحوان موسى وزيد ذاهبان كما يدل عليه التعليل المذكور وانما لم يقل فلا ان ذلك
خفي الاعراب لانه اذا لم يكن للبناء اثر في ذلك لم يكن لتقدم الاعراب اثر بالطريق الاول ثم المذكور في التسهيل
ان الكسائي يوافق الكوفيين وان التفصيل المذكور مذهب لفراء وصوبه الرضي والله اعلم بالصواب **قوله** هو
لا ينافي المعنى الاصلي لانه راجع الى ما قبله لا الى ما بعده **قوله** لعدم بقاء المعنى الاصلي لانه تغير معنى الجملة الى
الاشياء فلا يمكن اعتبارها في حكم العدم **قوله** نحو ان زيدا القاهر شارب ذلك الى انه انما يدخل الخبر المتاخر
ثبلا يلزم توالي الحرفين فلا يجوز ان لفي الدار زيد وانما لم يقيد بذلك لان الاصل في الخبر التأخير وبعض الشارحين
نكحت فجعل **قوله** اذا فصل متعلقا بقوله على الخبر وعلى الاسم معا وجعل ضميريه راجعا الى احدهما قال اذا
فصل ذلك الفصل لا يكون الا بظرف هو خبر ان كالمثال المذكور او بظرف متعلق بالخبر نحو ان زيدا لزيد قاتل
قوله لان فيما عداها لا يشترط ان يسموا اذا وقع فصل بين ان واسمها بخبرها او معمول خبرها يدخل الاسم على
اسمها وان لم يقع فصل بينهما يدخل على خبرها الا اذا تقدم على الخبر معمول فانه يجر ويدخل الاسم في ذلك المتقدم على
الخبر فانشاؤها انما يكون بان لا يكون فصل بينهما ولا يتقدم معمول الخبر على الخبر فيكون ان متصلا بالاسم وان لا يدخل الاسم
على الخبر ولا يشترط ان يلزم جر توالي الحرفين **قوله** ان لم تغير معنى الجملة اشارة الى الاستدلال الكوفيين حيث قالوا لو جرحوا
انها لا تغير معنى الجملة لانها لا تترك ولذا جاز العطف على محل اسمها بالرفع من هذا ظاهر من عدم صجاعتها مع باقي الحروف فكأنها متغيرة
لمعنى الجملة الا ان مقتضى بقا الجملة الخبرية **قوله** لكن لو اتفق الاسم ليعتد به كان محل الاسم انما هو من المكسورة ايضا لطولها ماصلا
لكن يجوز ذلك لشدتها مناسبتها الى الكونها بمعنى واحد فكان لم يسقط صلاها بالخلاف لكن فانها لا تناسبها فانها لا يفتقر
سقوط صلاها **قوله** ولكن من جمل العجيد في القاموس العميد الخزين الشريد الخزن وفي بعض الشرع يقول
عميد اي شديد الرضا لا يقدر على التعدي حتى يعيد بالوساكن في الحواشي الشريفة على الرضى العميد هو الذي هو العشق

في الشيء ما انفكده اما ان يكون شاذ واما ان يكون في الأصل لكن انني تخفف بحذف الهمزة ونون لكن كما
تخفف لكثرة تواترهم في اتفاقهم بحذف الهمزة واصله لكن انا قال فيلزم باللام ذهبوا على ان انبسا
غير لام الابتداء لان ما بعد المقارعة قد تم في قبليها والعكس نحو وان كنا عن عبادكم لغافلين ونحو قول
اشاعر بالله ربك ان قتلتم لسلما اياي حبه ابرم لك بان رتبته المتقدم فكانه متقدما لفظا قوله هذا
في لاجل ان اعمالا قليل قوله فللقرب بين المخففة والنافية ولم يعكس لان لام الابتداء لم تكن في اللفظ
لشبهية لا تجامع النون لانها حذفت النون بالتخفيف كان الزيادة في المخففة او يكون كالعوض عن
الحذف قوله فللمح والباب اي باب ان المخففة وان لم يحجر العلامة المذكورة في صورة الاعمال قوله لان
كثيرا في اللاحق صورة الاحمال الاليفية للفق المذكور والحكمة تراعى في النوع لان كل فرد فلا يجزى ان هذه النكتة
لا تنفي عن اعتبار طرد الباب فلا يحسن مقابلته لطرد الباب قال ويحوز دخولها في محيل لغاؤها والاكبر
تكون البعل باخيا ناسحا نحو وان كانت لكثرة وان كادوا يقتربونك ومن وجدا انكم تمموا لفرسين ودونه
ان يكون مضارعا ناسحا نحو ان يكرهوا الذين كرهوا الذين كرهوا وان طنتك كمن لكاذبين كذا في المعنى و
لا يدخل اللام الا على الخبر الاخير وهو المفعول كرم في الاشياء كذا في اللفظ قوله اي من الافعال واما اضافته لادى
بالإسبة وهو افعال القلوب والافعال الناقصة وافعال المقارنة قوله لا غير من الافعال لان اللاحق
قادر اذ به التقييد بقيد فقط والقرينة قوله خلاف الكوفيين في التعميم قال خلاف الكوفيين في التعميد اي
يخالف الكوفيين القول المذكور مخالفا لما في ضمن التعميد فانه نوع مما لا يرد ان الصواب في التخصيص
لان المخالف في الشيء معناه ارتكاب نقيضه ولا حاجة الى جعل في معنى اللام للتعميل فان كوفيين لا يقولون بان
المخففة من المنقولة فان هذا صواب ان نافية اللام بمعنى الاسماء كان بعدها الجملة الاسمية ولو الفعلية
فالمنفي انهم مخالفون في تميم صيغة انهم اللام في تميم ما هو ان المخففة في اعتقادنا اشار الى التوجيه الاول في شرح
التسهيل الى الثاني في حواشيه ناولا على الشيخ جمال الدين هشام قوله بالله ربك قال صلي الا فضل الزا
بالله بالباء الموحدة والنسب الى جن في سر الصناعة عرسلت عينك ان قتلت مسلما كجبهه قال انك قتلت
مسلمة فلذلك وجبت عليك عقوبة التعمد اي القتل قصدا وما وعدا وان كان بيانا للواقع تسهيل للقصاص
على المخاطب كذا في شرح الفصل قوله شاهد لا يقاس عليه خلاف الاختصاص فانه لا بد ان قام لان قد عدت كانت
ودون هذا ان يكون مضارعا غير ناسحا كقولهم ان تزينك لنفسك وان تشينك لحيه ولا يقاس عليه اجماعا كذا

في المعنى قال المصنوع في شرح المفضل وجه رد ذهب الكوفيين إذا صح التمسك بأروية تقدير ضمير الشأن في مثل ذلك أو تنزيل الجملة الخبرية الفعلية دلالة اسمية كما جروا فلما قام زيد مقام انما زيد قال فتأمل أنه يشترط أن يكون خبرها جملة ولا يجوز إفراة إلا إذا ذكر الاسم فيجوز لأن كذا في المعنى قوله أكثر قال المصنوع في أمثلة المسائل المتفرقة الشبه في أن المفتوحة من حيث اللفظ والمعنى والاستعمال لها اللفظ فلاهما مفتوحة الأول كما لما ضى وأما المعنى فلايتها تغير معنى الجملة كالفعل ولما الاستعمال فهو أن العرب عطفت على محل اسم المكسورة ولم تعطف على محل اسم المفتوحة كما لم تعطف على محل معمول الفعل قوله كما سبق في بحث ضمير الشأن لكن المذكور فيه أن المفتوحة أقوى مشابهة من المكسورة ولم يذكر فيه دليلاً فالحالة لا طائل تحته بقوله كقولهم إن كذا لم يكن ليؤفنيهم ولم يؤفنيهم جواب القسم ولما الفارقة زبدت ما بعد هذا دفعاً لكرهية اجتماع الاليتين والكوفيين يجعلون نصب الفعل بغيره ليؤفنيهم أوبه نفسه وبه قال الفراء ورد بان الهم لا يعرف في كلامهم بمعنى إلا كذا في شرح التسهيل قوله بحسب الظن وأما بحسب الحقيقة فلا ترجيح للأضعف على الأقوى لأن الأقوى مغير للمعنى دون الأضعف قوله فقد روا ضمير الشأن لأنه يجب تقدير معمول ليكون الجملة بعد تقديره كما كان قبله وما ذلك لضمير الشأن وقيل لا يلزم كون اسمها ضمير شأن وقد رسيه أبوهم أن ياءاً كآبهم قرصدت الزبدانك قوله فلا يلزم ترجيح الأضعف على الأقوى بل تساويهما بحسب الظن مع ترجيح الأقوى بحسب الحقيقة قوله الصالحة هي الجملة الخبرية فلا تفسر بالانشائية نص عليه في شرح اللفية للشيخ السيوطي قوله سواء كانت اسمية أو فعلية إذا جردت عن اسمها أو اسمها المبتدأ فلا بد أن تكون جملة اسمية وإذا دخلت عليها جاز ثوبها فعلية

قوله فلوانك لا يفتر الكاف والناء وعن ابن الأثير أنه نقل عن الفراء الكسر يصف نفسه بالموافقة لمحبيه فقوله لو أنك في يوم الرءاء والسعة والزمان الذي لا يوجب لفظة سالتني أن فأزك لم أخل بذلك وطلبت رضاك وتصدقني بحب كذا في شرح أبيات المفضل قال يلزمها مع الفعل الصريح فبحال إذا كان مع الاسم بأن يكون خبراً جملة اسمية أو مع الفعل مع أداة الشرط فانها لا يلزمها الفارق لعدم دخولان المصدرية عليها لا امتناع تأويلها بالمصدر بل الاسم ما محوذة أو مصدرية بلا أداة شرط أو ربط وبكم نحو أن الحمد لله رب العالمين وإن لا إله إلا الله وعلمت أن من يضربك اضربه وعلمت أن ربحي خسر في وعلمت أن كذا خادمي وقيد في التسهيل اقتران الفعل بما ذكر بقوله غالباً احترازاً عن نحو قولهم لو أن يؤملون في ذلك قبل أن يسألوا بأعظم سؤل وذلك ضرورة ومنه قراءة عجاهد من كذا أن يؤثر الرضا عنه وهذه عند البصريين هي المناصب المتضارعة حملت جملة اسمية

قول أي الفعل المتصرف في التميز أو بفعل يفتن غالباً لا يميز ولم يكن عام بقدر بل هو معرف فتعريف أو يفتن
 فبيان المصدر والشرح كليم ما قام كما لا يخفى ثم أعلم أن الشرح ذكر الأمثلة الأربعة ووقع أن بعد العلم إشارة إلى
 أنه يشترط في المخففة أن يكون بعد العلم وما يؤدى معناه أو بعد الظن الغالب الجارى مجزاً نحو حَسِبُوا أَنَّ الْكَلْبَ
 فُتِنَ يَفْسَ قَرَأَ الرُّقْمَ بخلاف المصدرية فإنه لا يقع بعد العلم وما في حكمه فالفارق محقق بينهما فالأول المصدر
 في مالى المسائل المتفرقة أرادوا بإدخال هذه الأمور الفرق في نفس ما وقع فيه اللبس العلم فارق خارجي قد يقع
 الذهول عنه بواسطة البعد قولاً للفرق بين المخففة وبين أن المصدرية لوقوع الالتباس بينهما أما اللفظ
 فظاهراً ومعنى فلكونهما حرف المصدر إنما حصل الفرق لأن المصدرية لا تجتمع لهذه الأمور واللفظ لعدم جواز
 الفصل بينهما وبين معمولها الضعيف في العمل فاما معنى فلأن حروف التنفيس مخصصة للفعل إلى الاستقبال إلى إيجاد
 المناسبة للفعل لأنها أيضاً مخصصة لفيلم الاستدراك واما قوله لا يصحب فعلا دخل عليه ما يجعله مستقبلاً أما
 حروف النفي فلا زيادة مضادة لتلك الحروف الثلاثة ولا لا تجتمع بينهما وما ذكرنا من روجه تخصيص اختيار هذه الحروف
 للفرق مع أن الفرق يحصل بمجرد الفصل قولاً وكذا في النفي نحو علمت أن الحقير ولن يقوم لا يقوم وذلك وما يفتن
 فأنه يحصل التفتن في محض الحروف المناسبة للفعل أن المصدرية لا يفصل بينهما وبين الفعل بشئ من حروف النفي
 إلا بالاكثرة ودورانها في الكلام تقول علمت أن لا يقوم فلا بد من التصرف في عبارة الشرح بأن يقع المراد أنه لا يحصل
 في جميع الصور بخلاف الفرق فإنه يجتمع في بعض الصور قولاً لأنه انشأ به الاستقبال فهي المخففة والآخرى المصداق
 هكذا في النسخة التي رأيتها والصواب أن عنى به الاستقبال فهي المصدرية والآخرى المخففة لأن المصدرية تخصص
 المضارع للاستقبال ومن المخففة قولاً أي لا نشأ به وهو الغالب عليه والمتفق عليه وزعم ابن السكيت لا يفتن
 إلا إذا كان خبرها جازماً بخلاف كان زيد قائماً أو في الدلالة عندك أو يقوم فإما في ذلك كله للظن لأن الخبر والنفي
 هو الاسم والشئ لا يشبه بنفسه ولذا يقع كافي أمسى وفي الرضى الأول أنه التشبيه بنفسه والمعنى كان ذلك شخص قائماً
 إلا أنه لما حذف الموصوف وجعل الاسم الخبر يعينه صار الضمير في الخبر يعود إلى الاسم الموصوف المقدر فلا شك
 تقول كافي أمسى ولا يخفى ما فيه من النكف لأن مقبوض القائل من كان زيداً قائماً فإداة الظن بقاء
 التشبيه برجل قائم ويجوز التحقيق والتفسير أيضاً ذكره في المعنى قولاً بحالاً الوجهان ذكرنا المصدر في شرح
 الفصل ترك الثالث وهو أنها لو كانت مركبة لا دليلاً لأن يكون مع جملة جار ومجرور وإذا لم يكن كلاماً
 مستقلاً لا يحتاج إلى تقدير المتعلق ونحن نقطع بأنه كلام مستقل لا يورده بأنه يحصل الترتيب أحوال

لم تكن قبله **قوله** وهذا ذهب الخليل اه فمضى عند التشبيه والتأيد في المعنى انه مذهب لاكثر حتى قيل انه كالجميع عليه
قوله وان خرجت بسبب ضرورتها **قوله** ونحوه مشرق وروى وصدره والمعنى واحد الحق بالضم
معروفة واراد الحقان ونحوه ان يكون مما يحل منه تاء التانيث عند التشبيه جعل نحو مشرقا لبيان تشبيه
تدريسه بالحقين في فهو دما واكتناهما **قوله** ونحوه ان يقال اه في الرضى لكن لما لم الفعلية التي يليها ما الرضى
الحقيقة من حروف العوض قوى اضرار الشان بعدها اجراء الها مجرى ان **قوله** وقال الكوفيون اه في الواو
ولا يخفى ان التكلف فيما قالوا وفيه نقل الحركة الى المتحرك والاصل عدم التركيب **قوله** ومعنى الاستدراك اه اي
عرفوا اما لغة ففي التاب الاستدراك دريان چيزى وفي الصراحة استدراكت تداركت ما فات فليس السنين فيه
للطلب في الحواشي الهندية اي لطلب درك السامع بدفعه ما عسوان يتوهم فجعل السنين للطلب على التقديرين
نقل في العرف من المعنى العام الى الخاص **قوله** اي تغاير ما عنوا بما حيث يكون معنى الاول موها النقيض الثاني
قوله وجعل الشارضى اخيرا ظمها لعل جهلن الواو العاطفة للجر وليس مقصود المتكلم بجا زيدا لكن عسرا
لم يجزى افادة ان الحاميين التغايرين محققان في نفس الامر فان المفيد لذلك جاء زيد لم يجزى عسرا بل محذور فم
الناشي من الكلام السابق فهو لا تمام الاول فكون للاعتراض ما قبل ان الاعتراض يكون لذم التوهم في آخر الكلام
فمذموم بان دفع التوهم مستفاد من كنه لامن الواو وان محتار الرضى ان الاعتراض يكون في الآخر لذا قال ان الواو
في الواصلية الاعتراض عليه المحققون قال وليت التمتي ويقبلت ببدال الياء تاء وادغامها في التاء **قوله** فتدل
على الممكن اي ممكن الوقوع ومستحيل الوقوع وان كان ممكنا ذاتيا ولا يدخل على واجبا لوقوعه فليقبلت على اي شيء في
الرضى هبة التمتي محبة حصول الشيء سواء كان مع ارتقاب حصوله او لا فيستعمل في الممكن المذموم وغير المذموم
وفي المحال قال واجاز الفراء اه اي اجاز الفراء نصب الجزأين بعد ليت قياسا مطرودا يدل عليه لفظ اجاز
فلا يرد انه لا خلاف في جواز هذا التركيب لما اختلف في توجيهه كما يدل عليه بيان الشرح لان ذلك البيان
انما هو فيما وقع في الاستعمال **قوله** اتمنى زيدا قائما وهو متعل الى مفعولين كذا في الحواشي المتدنية **قوله**
اي اتمناه كائنا على صفة القيام يعني معنى متى كون زيدا ذات القيام متى حصول صفة القيام اه **قوله** واجاز اه
اي توجيه الكسائي مطرد في النكرة والمعرفة بخلاف ما قاله المحققون فانه لا يجزى في ليت الشيا بهو الى جبر على
الغنى والشيب هو البدئ الاول **قوله** اي ليت ايام الصبا كئنا اه كائنا بدل من لنا اشار بذلك الى نية الجار والمجرور
عن عامله المحذوف وتخل ضميره **قال** لعل للترجوه وذهب الاخفش والكسائي الى انها تكون للتعليل بمعنى اللام وذهب

الشرع ومن وافقه من الكوفيين الى انما تكون الاستفهام وتقل البعض عن التزام العمل بالشك والاضيق
 للتعليق الاستفهام الشك عند البصرين كذا في شرح التسهيل **قوله** ودل على اننا لا نرى استحباب
 استحبابه بمعنى لجا به اي دليلا على ما حل بحسب الندي اي حل احد من المجاهدين فلو استحبابه احد قلنا
 دعوة اخرى وارقم المصنف العمل في المعوارق بينك وبينك فيجيبك فيحك فانه المواردة والشاعر يقول هذا على طريق
 التاويل والتحرر فقد من فقد كذا في شرح ابيان الكشاف قال وشروقه في تحفة السامع فيجيبك فيحط بالجمال نحو
 فضيت شه قلت لا يعني **قوله** يكسر الخرق وقد تنحرفا تعليمه بالاول ياء وقد قلبت ياء محراب **قوله**
 وعند لا تزين عطف بيان ليدل لانا انما نرى ما طفا يصح السقوط دائما ولا عطفانا لا ما عطفنا شي على ما رآه
 ويقع تفسير الجمال الضم واذا وقعت بعد تقول وقبل فعل مستند الضم على الضم نحو تقول استقمته اى سألته كماله
 يقر ذلك بضم التاء ولو حيث اذا كان اى فحقت فقلت فاسألته لان اذا طرقت تقول قال في الاربعة الاول لقار
 لتعصيل اى الحروف العشر بعد نشر كذا في التشرية ثلاثة اقسام باعتبار حصول الحكم قسم ثبت به المعك التام
 والمتبوع جميعا وهو الاربعة الاول قسم ثبت به الحكم لا بعينه وهو او واما و ام وتسو ثبت به الحكم كمالا
 بعينه وهو لا يان لكن ثمة احد كل قسم يفرق باختصاص كل منهما بمعنى لا يوجد في التفرقة الجمع اى الجمع بين المفرد
 وواقي حذفت كونهما مستدلين او مستدلين بما او مغولين او والين ونحو ذلك عشرين بالمخمين في حصول فغونما
 واذا دخل عليهما الشقي لاذن في المجموع ايا بانما جزئية او استقار احدهما واذا قصد التخصيص على الاول جملة لا يرد
 بعد الواو نحو ما جاء في زيد ولا غير **قوله** مطلقا اى يفرق منه الترتيب او يفرق منه الترتيب لا يفرق في اولى
 مطلق الجمع والواو للجمع المطلق **قوله** اى حصل الفعل آخرا لقوله فقوله اعتبارا وبيان من **قوله** بمعنى لا يفرق
 فتعطف الشئ على مصاحبه على سابقة على الحق فتقام زيد وعمرو واحتمل ثلثة **قوله** وجودا كما نقل عن البيهقي
 التماسا وبعض الفقهاء اورد بان يكون للمعية كما ذهب اليه بعض الحنفية قال ابن مالك وكونها للمعية راجح
 والترتيب اكثر لمعكس قليل لاذن في المعنى **قوله** اى للجمع الترتيب في تارة اليه في الترتيب يك اى في غير ذلك وليس
 للجمع بمعنى اشتراك المعطوفين في المحل لمعنى الترتيب قلنا اذ اذ الترتيب معونة السابق فالذي في قوله ما قيل في الترتيب
 هو للجمع الخاص فلا حاجة الى تفسيره بالجمع مع الترتيب **قوله** في غير جملة اى في غير طعم المصلحة فانه للمصلحة
 الاطلاق لانه الكمال فلا حاجة الى التفسير **قوله** مطلق الترتيب في الترتيب المطلق وانما يقال ان الترتيب في الترتيب
 التكرار **قوله** في ان آه هكذا قال الجزولي وقال الرضوي الذي ارى ان حتى لا مهمة في ابل حتى العاطفة تفيد ان

المعطوف هو الجزء الفائق في القوة أو الضعف على سائر أجزاء المتبوع وقد يكون تغلق الفعل بما بعد حتى يسبق قول
 يكون في أثناء التعلق بالمتبوع فالترتيب الخارج لا يعتبر فيها كما لا يعتبر المهلة إنما الاعتبار في الترتيب هذا لأن الضعف
 إلى الأقوى وبالعكس سيجيء في كلام الشارح دفعه **قوله** بحسب اقتضاه وضعها فإنها موضوعة للتدريج الذي ^{هنا}
قوله جزء قوى وضعيف قد الصفة بقربية قول اللفيد إلى آخره والمراد بالجزء أعم ما هو جزء منه وما هو كثر
 منه في الدخول في الحكم السابق نحو أعجبت الجارية حتى حديثها ويمتنع أن تقول حتى ولدها والكضابطة أنها تدخل
 حيث يجزم دخول الاستثناء المتصل بممتنع حيث يمتنع كذلك في المعنى فلا تعطف بها الجمل **قوله** من حيث أنه
 قوى قيد بذلك ليرتب عليه قوله ليفيد قوة أو ضعفًا قال ليفيد تعلق بمعنى فهم الكلام كأنه قال يعطف بها
 جزء من المعطوف عليه ليفيد **قوله** أي ليدل عليه ما ليس المراد الإفادة في الخارج بل في الذهن **قوله**
 فصل لأن يجعله في العاطفة معنى الجارة لأنها فرعها بمعنى الواو العاطفة فلغاية المعنيين بشرط أن يكون
 مدخول العاطفة جزء ليحصل الاشتراك في الحكم قويا أو ضعيفا ليحصل معنى الغاية **قوله** ودل انتهاء الفعل ^{الضمير}
 الكلام نصا في الشمول بخلافه إذا لم يذكر حتى فتقدم **قوله** وتأتي ما أه أشار إلى ذلك في قوله ما نقلت سابقا
 من الرضوان مراد الجزو بقوله غير أن المهلة في حق أقل المهلة بحسب اللفظ لا بحسب الخارج ولا شك أنها معتبرة
 في حق أن التدريج الذي في تعلق الفعل بأجزاء المتبوع يقتضيه اعتبار المهلة وتعلق بمدخولها **قوله** على جمل ^{الهم}
 الرجل خلاف الفارس والبحر رجل صاحب وصح ورجالة ورجال كذا في الصحاح والمشاة جمع ما ش **قوله**
 ذلك الانتهاء أي يعني أن المقصود من اعتبار القوة أو الضعف ليس إلا ليجمع جعله غاية ويحصل المقصود ^{الفعل} يعني شمول
 بجميع أجزاء المتبوع والانتهاء بالملاقاة يفيد الشمول المذكور من غير حاجة إلى اعتبار القوة أو الضعف لكونه غا
 في نفسه فاندفع ما قيل في ذكره الشارح وجهها عدم دخول حتى العاطفة على الملاقاة تكلف مستغنى عنه لأنه إذا كان
 مدخولها على الجزء الأضعف والأقوى ليفيد يعطف الجزء على الكل يقتضي للغاية قوة أو ضعفه بحيث صار
 مغايرًا لسائر الأجزاء خارجا عن الكل لا يصح أن يدخل على غير الجزء لأن عطف غير الجزء على الكل لا يفيد القوة أو ^{الضعف}
قوله هذا في بعض الشروح إذا انفك بعض الشروح لكونه مدخولا فيه مشروعا ولا خصوصية حتى العاطفة
 بالجزء لكونه في الرضى غيره من الكتب **قوله** كما وقع في بعض الحواشي إرادته الحواشي الهندية لأنه لو لم يقل
 ليشمل الجواهر لم يثبت البارية حتى الصباح لأن توجيه كلامه بأن مراده بقوله وحكما اعتبر كجزء منه بالنسبة
 ما نسب إلى المتبوع كما في قوله أعجبت الجارية حتى حديثها وضربني السواد حتى عبيد **قوله** أي للإزالة أشار إلى الإلام

في لحد الامرين ليس صلة الوضعية لان اوليست موضوعة لاحد الامرين ميماعند المتكلم اي الشك بالاحد الامرين
سواء كان ميماعند المتكلم فتكون الشك معلوما عند قصد الرباهام على السامع والتفصيل والاباحة والتخيير او
التسوية فان مدلول لحد الامرين والخصوصيات مستفادة من القرائن لان استعماله في الشك اشيع فلذلك
بينه المصهور ومعنى كونه لاحد الامرين انه يدل على الواحد الجزئي الميم من الامرين المذكورين كانه قائم مقام لفظ ^{احد} الامرين
لان معناه جزئي محتاج الى كوال الامرين المخصوصين بخلاف لفظ ^{احد} لانه لا فائدة لاحد والنسبة ^{النسبة} من النسبة
الى التبعوا والنسبة الى التاييم والشيوت الحكم لاحد الامرين من المعطون والمعطوف عليه فتوهم لان النسبة او شيوت
الحكم ليست مدلول وانما تستعد من الكلام الذي فيه او قوله ^{عند المتكلم} بناء على ان الالفاظ لا فائدة ما في الالفاظ
قوله كل من الامرين اذ لا يجوز ان يراد لا نظم واحدا منها واظم الاخر بقية الاقوال الكفر قوله ^{والمعنى} مستفادة
تحقيقه انه لا فرق في اصل الوضع بين المثبت والمنفي في ان الحكم على احدهما دون الاخر مثل رأيت زيدا وعمر او ما
رأيت زيدا وعمر معناها رأيت احدهما دون الاخر واضرب زيدا وعمر ولا تضرب زيدا وعمر معناها اضرب ^{احدهما} واحدا
دون الاخر الا اذا كان للعدد اكثر من اثنين نحو رأيت زيدا وعمر او خالدا ورأيت زيدا وعمر او خالدا فاقى معنى
الاول رأيت احدهم دون الباقين ومعنى الثاني ما رأيت احدهم ورأيت الباقين وكذا الحال في الاخر النهم هذا
هو مقتضى اصل الوضع ثم جرى حاد فيهم انه اذا استعمل لفظ احدا وكلمة او في الاثبات فمعناه الواحد فقط واذا ^{استعمل}
في غير الموجب فمعناه العموم في الاغلبية يجوز ان يراد الواحد فقط ايضا فيكون كالموجب يصح حينئذ ان يقرب كل واحد
كذا في الرضى قال ام المتصلة اذ ان يبين الفرق بين الثلاثة وبدأ من القريب قال الالف لهما ^{اللفظ} الاستفهام
او قد يرادون هل يكون الهمزة عريقة في الاستفهام قوله اي خبر مستعملة ^{اي} الالف لهما ^{اللفظ} الاستفهام
المعبر عنه بالفارسية بحسبند وليس بالمعنى المصطلحين ارباب العقول المفسر بما يتغير انكالة عن الشيء حتى يد
ان الصواب ام المتصلة وارومة الهمزة الاستفهام لانه حيث استعملت ام المتصلة استعملت الهمزة دون العكس
قال يليها احد المستويين والاخر الهمزة ليكون ام مع الهمزة يتأويل الى المفردان بعد ما يتأويل المضاف اليه
لاي نحو ازيد عند عام عمرى ايوماعندك واني الدار ازيدام في السوق اي في اي الموضعين قال بعد
ثبوت احدها تعلق اللفظ ببيل قريب من حيث اللفظ بعيد من حيث المعنى وتعلقه بالطلب بالعكس قال
الطلب التبعين لان ايام الهمزة بمعنى اي واي يستفهم بها عن التبعين فيكون المعطوف والمعطوف عليه بتق
استفهام واحد ذلك سميت بالمصلة واما نحو قوله ^{تم} سموا ^{عليهم} اسماء ^{آذ} زعمهم ^{أهم} تنزلهم ^{أهم} اريد به

النسوية فالنسوية وام جردتا عن معنى الاستفهام وادبنا ليجوز الاستفهام فهي مع مجازي فلا بد ان ام ههنا الاستفهام
في الواقعة فلا يصح قوله عند التكلم واختلاف في تركيبه فقول ان الفعل يتأويل المصدر مبتدأ وسواء متبره اي انذار
وعدم انذار شيان وقيل العكس لان الاسم والى بالابتداء وقيل سوا خبر مبتدأ محذوف اي الاثران سوا والجملة
دالة على الجزاء وقوله اتمت ام قعدت مستعار بمعنى اتمت او قعدت بعلaque ان كلام من حرق الاستفهام والشعر دخل
على مجهول وايد بالزوم الفعل بعد الهمزة لان الفعل لازم للشروط **قوله** ورج يكون تركيبه هذا تكرار مصغر في تقرير
على نفسه اللهم الا ان يقع المنقول عن سببويه هو الحكاية كما في الرضي فامشرا اليه بقوله هذا ما يهيم من الكلام السا
اعني الخلق بين ما ولياها وقوله ازيدا رأيت ام عر اكناية عن المعادلة بين ما ولياها ورج يكون تقريرا للجزئي على
الكلام الاول تركه **قوله** لا يبعد ضعيفا اي لا يقولون في العرف انه ضعيف وان كان يصدر عن ابي فيضعف بالنسبة
الى **الانصر** **قوله** لا يبعد ان التعيين لان فهم تقرير فاسية ولا بد من انسية هم من اثبتوا لصدقها غير قال يستفاد من التعيين
قوله انه يصح في الإشارة الى انه يصح بالتعين قال المصنف في شرح الكافية فان اجيب بالتعيين فزيادة على السؤال الا انه
يلزم من تعيين احد هما ثبوت واحد منهما فحصل الجواب بزيادة **قوله** لان المقصود من السؤال عن اصل النسبة فيصح
الجواب بنعم ولا لانهما على ثبوت النسبة او نفيها **قوله** وقد يجاباه تحقيق المقام بان فاذكره المصنف حكم اكثر
وقد يجاباه المتصلة على سبيل الغلة بنفي كليهما وقد تبع الفاضل الهندي في جعل نفى كلا الاخرين جوابا للمتصلة و
في العياية انه تخفية للتكلم حيث قال فان قال لك السائل ازيد عندك ام علم وليس احدهما عندك كان محطيا
في السؤال فتقول له ليس عندى زيد ولا عمرو فتجبروا انه غلط واحق انه ان ازيد بالجواب اجابة السائل فليست
بحواجا بان اريد به ما يكون في مقابلة سؤاله وخبر حاله عن التردد فهو جواب والظن هو الثاني **قوله** والمشا ليه
تقرير على تفسير آخر في الموضوعين بمعنى واحد **قوله** على شرطين احدهما ان يكون ما يليه احدا المستويين والاخر
الهمزة والمتفرع عليه عدم جواز التركيب المذكور والثاني لطلب التعيين والمتفرع عليه كان بجوابها بالتعيين **قوله**
لا يخلو عن سماجة لان المذكور سابقا حكم واحدا حكمان فتبشرا الى كل منهما استقلاله وفيه رد على الفاضل الهندي
لكن فيه ان احاد اسم الإشارة تقتضي ان يكون المشار اليه بالثاني غير الاول فعلا **الترك** **قوله** على طريق التلويح
اي لف الشرطين ونشر الحكمين **قوله** لكان اخضر واحسن لكن فاذكره المصنف اظهر لعدم الاعتدال في على نقد
جعل كل واحد منهما اشارة الى شرط **قوله** في الاخر اب عن الاول سواء كان لتدراك الخلط كما في مثال المتن او لحد
الاعتدال من كلام الى كلام كما في قوله تعراكم فيقولون افرأيت فليعلم بالاجملة اما ظاهر الخبرين نحو ازيد عندك

ثم عمرو عبد الله ومقدار العدد هاء في مثال الذي قوله للشك في الثاني هذا بالنظر إلى أصل المعنى وقد يتردد
 نحوكم فيقولون أنقرة وقد نجي بمعنى بل أحد كقوله ثم أم أباخير فمن هذا الذي هو موهمين ونحوهم هل تستوي
 الظلمة والظلمة قوله أي أن القطيعة وهي الطائفة من البقر والغنم والجمع أظلم على غير قياس كأنهم جمعوا
 أظلماء كذا في الصحاح قوله كما تقول لا يزيد عندك أم عمرو اه حكمنا في النسب التي وليها والصواب أم عمرو عندك
 بذكر الخبر ولعله مستقيم من مسلم الناسخ لما في اللباب الرضى من لزوم لفظ الجملة بعدام المسقطية في الاستعمال
 ما ليس بخفة المبرح حين ذكر الخبر يكون ظاهر في المسقطية مع جوار كونها متصلة لا شرا والجملة في
 الخبر مع تساوي النظم والتفصيل إن ما بعد ما كان مفرد اللفظ والتقدير أفنى متصلة ويلزمها البقرة عند الاستعمال
 المظلمة والتسوية لفظا وبحوزة تقديرها في الشعر ويقع حاقلا لأن كان جملة فإن لم يكن قبلها همزة الاستعمال لم يظلم
 سواء كان خبرا أو استعمالا ما بغير الهمزة أو الهمزة للإختلاف في منقطعة وإن كان قبلها همزة الاستعمال المظلم
 فإن كان الجملة فعلية مستركتين في الفاعل ففى متصلة وإن كانتا فعليتين مشتركيتين في الفعل يتساوي
 النظم أو اسميتين مشتركيتين في جزأه الأولى أن يكون منقطعة لا مكان وقوع المفرد بعد ما قبل ذلك إلى الجملة
 الانقطاع وإن كانت الجملة غير مشتركيتين في جزأه سواء اشتراكا في فضلة أو لفظي منقطعة عند المتأخرين
 خلافا للجمهور والأدب في أنهما يجوز أن الأخرين وقال الرضوان وقم الاختلاف يكون أحدهما السمية والأخرى
 فعلية أو تقديم خبر إحداهما لاسمين وبأخير خبر الأخرى أو كانتا مشتركيتين في جزأه وتساوي النظم نحو
 لم يدع عنه أم عمرو وفي الظلم الانقطاع قوله أي خير مستعملة الأمع بالأي غير مستعملة أما العاطفة الأمع
 بما قبل المعطوف عليها فإذن اللزوم بالمعنى المتعارف ومن حيث الاستعمال قوله يعني إذا عطفت ما يريد المعطوف
 بقرينة قوله ثم عطفت في المعنى أنهم يعيدون بالفعل عن رادته واكذبت بعد لاجلة الشطو فيه إشارة إلى أن الراد
 بالمعطوف عليه في المتن ما يريد المعطوف عليه لا يصير معطوفا عليه بعد ذكر ما العاطفة لا قبلها العباءة فتعنى ذلك
 قوله يعلم أن يصلح إذا كان قبل ظرف الزاوية وإنما قال لمصرح هو ناعم لما فيها سبق لا تليها هو لأن الأمع
 لكونها بمعنى أي الأمرين يقتضي الاستعمال المظلم في الهمزة لا زعمه بخلاف ما ذهبوا إليه من وجوه لا أحد الأمرين في بدل على
 شك التكلم وإياداه من ابتداء التكلم في إقامه لأنه عر عن له في أثناء التكلم التزاما ما الأولى لاجل فائدة الخطاب
 من أول الأدلة لك قد تتركه أما الأولى في الشعر فهي لا تضرع بالأمع قوله يجوز أن يصدر أو من الكلام أمع
 لتساوي وإدامه أو فان تقدم أمع أو كلك وإن لم يتقدم جاز أن يعرض للتكلم معنى الشك أو الإيادام بعد ذكر المعطوف

قوله والجوابان ذكرهما المصنف في شرحه الفصل قوله يدل التنبيه على الشك في هذا والى ما ذكره المصنف من
 ان الاول للشك المحض من غير عطف والثانية ظاهرا جمليا **قوله** لخطها على ما الاول وفائدة التنبيه على ارتباط
 ما بعد ما قبلها وليس ابتداء كلام في الرضى عطف الحرف على الحرف غير موجود في كلامهم في الجوابين والاولى ان
 لتأكيد العطف لحي اما غير عاطفة ووجب لمقارنتها غير العاطفة في التركيب بخلاف لكن ويمكن ان يقر مراده الى
 لعطف اما الثانية مع مدخولها على ما الاول مع مدخولها لفائدة الارتباط وعدم البدء اما لعطف مدخولها على
 مدخولها الاول لفائدة الشك **قوله** فكذلك لا تنفي الحكمه فان جئنا بالاثبات للفظ والمعنى نحو ما زال نائما
 لا تمام لا يعطف بها الا الاسم وعطف المضارع بها ناد **قوله** المصنف في الحكمه هذا التفصيل في عطف المقدر بل ما في عطف
 الجملة على الجملة فلا حرج اما بالابطال نحو قالوا انشدنا الرحمن وكذا سبحانه بل عبادا لمكرمون اي هم عباد مكرمون اما
 بالاستقلال مع عرض الى آخره نحو قالوا انشدنا الرحمن وكذا سبحانه بل عبادا لمكرمون اي هم عباد مكرمون اما
 كذا في المعنى قد لم يتعزله الشرح ويجوز ان يوافق ما قبلها انبثا ونفيا قال الله تعالى انهم كانوا من الرجال
 شهوة من دون النساء بل انهم قوم تجهلون وقوله نعم ام يقولون افاننا بل هو الحق من ربك **قوله** والخبر الذي
 وقع منه لم يكن بطريق القصد اي ذكره لم يكن منه او كان خطأ عن اوسه او ليس المراد به وقع لا بطريق القصد
قوله والمعطوف عليه في حكم المسكوت عنه في النفي والاثبات على طريق واحد **قوله** تثبت الحكم بالنفي او كبري عن
 متعلقة بالمتنفي والام بتثبت ولذا قالوا لا يجوز النصب في ما زيد قائما بل اعدا ويتعين الوفاء **قوله** في حكم المسكوت عنه
 جازان يثبت وان لا يثبت **قوله** في نفي قبضة الا ان ما قبلها يجب ان يكون منغيا وما قبل لا مثبتا الا يكون في المنع
 معنى النفي لان حرف النفي انما يدخل الجمل في الايدان يكون لكن بعد النفي **قوله** فتكون لايجابه اي لا ثبات ما انتهى
 المتبوع مع الاستدراك **قوله** فتكون لا نفيته اي لا انتفاء عن الاول بل في محاله ما لم يقع الحكم به غلط وانما جئنا
 بل في دفع التوهم **قوله** وان كانت في عطف الجملة اشارة الى ان لكن لا دخلة على الجملة عاطفة وهو تحت التوهم
 فلا يحسن الوقف على ما قبلها وقال الجزولي محققة فيحسن الوقف على ما قبلها لكونها حرف ابتداء وقال بولس
 انها في جميع مواقعها محققة لجواز دخولها عليها في النفي بقدر العامل بعدها يشكك في ذلك والى ما ذكره الجزولي
 ما مررت نزيل لكن عمو والقول محج الجواز والتقدير لكن عمو ومرت به تكلف اذ الجواب ليس بقياسي قيل انه محج الجواز
 مقدر هذا كله اذ لم يدخل الواو واما مع الواو فهي ليست بعاطفة اتفاقا كذا في الرضى فيما نه نقل في المعنى عن ابن
 وابن كيسان ان لكن عاطفة والواو زائدة **قال** حروف التنبيه قال المصنف في امالي المسائل المتفرقة تسميتها

ما

حروف التنبيه اول من تسميتها بحروف الاستفهام لان معناها في المعنى اختصاصها بآولي من افعالها الامر ليس من دلالتها والتنبيه من دلالة هذه الحروف بخلاف الاستفهام وفي المعنى يقول المخبرون فيما حوت استفتا كفسير مكانها ويحملون معناها وفي بعض الشرور حروف التنبيه وضعت للتنبيه المخاطب قبل الشروع في الكلام ونحوه على حسن الاستماع فانما نعم ما قيل انما الموات وضعت لغرض التنبيه كالإيقان تجعل من قبيل حروف الزيادة قوله يصدر بها الجمل الذي يؤتى بها في صدر الجمل الاسمية والفعلية والخبرية والانشائية الطلية وغيرها فالأدما وليعتا التصدير وجازوا الا اذا انفصل بينه وبين اسم الإشارة نحوها والعرف الله اقول حتى لا يفصل الا ومعه ذلك يفيد الا ولما تحقق ما بعد هذا التركيب من حمزة الاستفهام لا كما في حروف التنبيه فلا ذلك لا يكون فيهم الجمل بعد الا مصدر لا يتعلق به اسم نحو اذكر انك لم تأكل من هذا ولا من مقدورين مع وانا الذي لا يوم الغيب شيئا قوله التي لا تعين معانيها الا لانها موضوعة للخصائيات بالوضع العام والمعنى العام بشرط الاستعمال في الجملات على كلا التقديرين دليل على تعيين المراد بها الاشارة قال حروف التعليل والكسر والذوا واذ ادخل مصدر نادى قد يفهم بجمله من قبيل الاصوات كالشراخ والبكاء واصطلاحا طلي لا يقال خوف فاذ ادخل من قبيل التعليل والافعال تمام ما بعد ما يورده المفسرون بان بناء بعضها ليس بناء الاسم وانما ليس لها امر في عدم المقدم لا كما في استعمالها في فتح نفي اسماء الافعال لا مخاطب لانه مدعول اذ اقول لا لنا استعماله وفي الاستفهام والندبة قال البعيد حقيقة او حكما كالحق النافذ والتحيز ووجه التخصيص ان ذلك البعيد يحتاج الى رفع الصوت وذلك كثرة الحروف ولذلك متحققان في اياها وهما متعديان في اي والحمزة والمد متحقق دون الكثرة في اياها لعدم التقريب والبعد وبهذا ظهر كون اي لتقريب والهمزة للتقريب قال النعم فيه اربع لغات فتح العين وكسرها وتبدلها بغير كسر النون تباها اكثر قوله ومعه تسميتها اذ وهو ان في جميعها معنى الاجاب في التحقيق وليس المراد به ما يقال النفي حتى يحتاج الى كسر في بيل قوله اي محققة لمضمونه اي ليس المراد بالتحقيق انما هو جدي في ايد الخبر بالتحقيق يعني راست كودن سخن كذا في الصراح والمنازاد لفظ المضمون لان نعم نفي بعد الامر والنفي في التحقيق والعرض الاستفهام من الخبر وفي اسوي الخبر تحقق باهو مضمون السابق والمفهم منه المطر والمستفهم منه وقد يقع في صدر الكلام نحو نعم هذا اطلاقهم والمحقان هذا جواب لسؤال مقدم قوله استفهاما كان لو خبر العلم ان يقول انما الجوان خبر البعيد جواز تقريره غير الاستفهام فمما سبق لان مقصوده بيان عدم الفرق بين الاستفهام عن الازيات والاستفهام عن النفي لان لم يتعرض في مثابة الخبر انما لو نقب القربو عدم الفرق بينهما نحو قوله نعم من قال فمزيد

الاستفهام

الاجابة

او ما قام زيد قصد يقاله **قوله** وفي جوابي لم يقيم زيدا ذكره ههنا توطئة لبيان عدم صحة نعم في جواب الاست
 ير كركم وصحته ولو قال فلو قيل نعم في جواب الست بركم لكان لثرا لكان اخيرا واحفظها بالحوالة الى ابدل من زيدا
 التكرار في بيان معنى الست بركم قالوا ايلي كما لا يخفى **قوله** لكان كذا في عن ابن عباس رضي الله عنهما قوله تصديقا
 للآيات لا تقرب الما بعد ثمرة الاستفهام فاذا كان جواب الاستفهام لان جواب الاستفهام بام يكون بما بعد **قوله**
 انكار النفي للهزة لان انكار النفي ثبات وفي الوضوح انما للتقيد بالحمل على الاقرار **قوله** والعرف الطاري على
 ولذا قال بعضهم لو قال ايلي في جواب الست بركم لا يفتقر الى بعد الاستفهام بالهزة او بول كذا بجميع حروف
 الايجاب لان اسماء الاستفهام كلها الطلب لتعيين وحروف الايجاب لتقرير الحكم **قوله** وذو ابن مالك رحمه
 اياه في المعنى ان اى بمعنى نعم يقع بعد تام زيد وهما تام زيد واخبر زيد ونحوه كما يقع نعم بعدهن وزعم ابن
 انها تقع بعد الاستفهام **قوله** اى لا تستعمل الامع القسم والوزم بالمعنى المتعارف وفي الاستعمال قولهم قول اى والله
 واذا سقطت الواو جاز اسكان الياء وفتحها كما في من مع الام وحذفوا على الواو ليقى ساكنان على غير حدهما
 انكوهما في كلتين ومع ذلك ضعيف لان شرط المدغم في غير حرف المد ان يكون له في الاصل حركة وليس لللام صل
 في الحركة **قال** واجل السكون للام جملته في المعنى مثل نعم والاختصاص قول الرضخشي وابن مالك فجامعة وقال
 ابن خروف اكثر ما يكون بعد الخبر **قوله** للخبر قد اناك زيدا قد اناك مفعول للخبر و اى قد اناك تفسير اجل و
 جبر وان **قوله** نحو قول ابن الزبيرة و اى ان عبد الله ابن الزبيرة اناة فضالة ابن شريك فقال اناة اريد المؤمنين ان با
 دبرته ونفقت حتى وصلت اليك فقال له ارفعهم باسيت واختبئ بها بعلت وسري بالبردين فقاني حيثك مستمنجا لا
 مستنجدا فمن الله ناقة حملتني اليك فقم ابن الزبيرة اناة السبب الراحة وكملت القشرة بالبردين اول اليوم و
 اخوه والاستمناء طلب لعطاء **قوله** من جوى سمى في القاموس الجوى هوى باطن والمخزن والحرقه وشدة
 الوجع وتطاول المرض وداء في الصدر وكلها في البيت حسن **قوله** ان اصل المعنى وهو ما قصد اناة للخطاب
 بل في الاختلاف المعنى المستفاد منها كثرة الحكم بخلاف ان ولاه الابتداء فان اصل المعنى وهو الحكم مع التحقيق لرد
 الاكثر يختار بد ونهما وخلاصته انهما التخيبة والتثبيت واثبات التأكيد وقر ما بينهما هذا اذا قلت ان التأكيد
 معناها واما اذا قلنا انه عرضها على ما يدل عليه عبارة القاض في تفسير قوله تعالى الله لا يستحي ان يغضب
 متكلاما الآية وعرضها من الحروف لتزويل الغرض منزلة المعنى فالفرق اظهرها اسماء التأكيد فلا يسميها لم يطلق عليها
 زيدا **قال** ان وان وقيل لم يبينوا ان هل هي الشرطية او الناقية او المحققة عن المثقلة او الناقصة

اما المفسرة والاحتفال انما هو سهاو غيها التوكلها مقابلا في المعنى ذكر فيه ان الاختش قال ان الرائدة
تنسب المضارع كمن والبالا رائدتين وجعل منه قوله تم وما كان لا شوك كل على الله وما كان لا شوكا في سبيل
المهوية الغيرة انها مصداقية وانما المجرى رائدة ان تعلم لعدم اختصاصها بالافعال بخلاف حرف المجرى رائد فانه
الحرف المعدى في الاحتصاص بالاسم فلذلك عمل قوله لا مع لان الرائدة غير التوكيد كسائر الروائد قال مع
بالنافية دخلت على جملة فعلية كما في التبريد واسمية ثقوله فما ان ظنتا حين وفي هذه الحالة تكلف الحجازية
عن العمل لا يقدرا بعد ما الموصولة الاسمية وبعد الاستفاحيه قوله وفلت مع لما قال صاحب المغني انه سهاو ورد
من نسبة السهاو سهاو في الرضى زيادة المفتوحة بعد ما في السهاو تقول لما ان جلست جلست في حارة كسائر
استمر قوله نحو كان ظبيته لا ولم يرد ما توافتا ووجه مقتضى الرواية الملافة والضمير للحيسية والتقسيم للمسن
ولان قسم الوجه وقسم الوجه العطاء السائل برفع الراس اليدين والناظر الشد يد الغيرة ويروي وروي
استخرج المغني وروي السهاو تحتين بنحو ظبيته قوله على تقدير رواية او يروي ينسب ظبيته على اعمال
كان الخفية برفعها على الغائب او اعمالها في جميع الشان المحذوف والمعنى تأنيده المارة يوما بوجه حسن
عن الحسن موضع منه كانا في حسن عينا وامتلا جديدا كطبية قد عنتا الى ضمن ناض من هذا
وصفت الطبية بهذا الايام بعد الحال تزداد حسنا قوله واما راداه في الرضى لم يعد اما الكاوة وان لم يكن لها
ضمين من الروائد لان لما تاذرت ويا هو من العالم من العمل وتوهم لدر حوا لم يكن ان يدخل في المنفى عذها
من الروائد حيث قال في اي الرائدة نوعان كافة وغير كافة قوله حال كون او يعني ان سهاو حال ما كان
بضمين المذكورة مع ما واذن ته انما تستعمل سهاو غير سهاو وازاد ما فيها محصية بحال الشريعة قوله
نحو لا قسم يوم القدر ذهب اليه جماعة ثم اختلفوا فقيل ليدت توطية لغير الجواب لا لا قسم يوم القدر
لا تتركوا سهاو ورد يانه قد سهاو الجواب مد يثبت نحو لقد خلقنا الانسان في كبد وقيل زيدت لغير الجواب
ورد يانه لا تزداد كذلك صمد رابح حشر وادبه نظرو ذهب جماعة الى اننا نافية فقيل المنفى ان يكون
اخبار الانشاء اي لا اعظم بالافساحيه لا يستحقه اعظما فوق ذلك وانه الرخشى وقيل المنفى ثم مق
وهو محل عنهم كثيرا من انكار السهاو ليس الامر كذلك واستوفى القسم كذا في التبريد قوله في صورة
في القسم وان لم يكن فيها حقيقة لان معنى القسم مقصود قوله كقوله في بين لا حجة تامة في راداه حتى اذا
المعير حشر البيت للعجاير لقول الغلاة كذا في الصحاح وبق حور في محاررة اي نقصان في نقصان ومجمل ان يكون

نحو

اسم جمع محاور يعني الهالك وقيل هو بئر يسكنها الجن والامم المهلكة والافلاك الكتب خسر الصخر انقلب قيل يصنف
 واستقاروا فراسى بايا طيباه في بئر المهلكة او النقض ان في مهالكها الكين وما علم بفرط غفلته انه صار فيها
 حتى اذا انقلب نظرات الشبهة واقامت القيامه علم ذلك لكن لا يفتعه ذلك العلم ويحتمل ان يكون وصفه الجول حري
 خواض في المهالك سار في مساكن الجن ومعنى الافلاك انه يكذب نفسه اذا حدثت له شئ من باول لا يصدقها فيكون المعنى
 سار في هذه الرجل جردته في مهالها الهالك وفي المواضع الخالية يسكنها الجن حتى اضاء الصبح وما شعر به اي
 التي يبدها في المهلكة وهو خاف عن ذلك لعدم مبالاه وهذا المعنى اشبه بمدح العرب كما في شرح ابيان الفصل
 قولك والحدود الهلكة بفتح الهاء واللام الهلاك كذا في شمس العلوم وكذا الهلك يضم الياء وسكون اللام واد الهلكة
 بوزن العرفة فلم توجد في الكتب المتداولة والشرح حملاه على صيغة الجمع كالطلبة فيجعل الحوزة جمع حائر جردا على
 القياس فان فاعلا اذا كان صفة تجمعه على فعل لكن ابو جرد في الكتب حوزة حائر بل جمع حوزة ارا حوزة قوله
 فهي تفسير كل منهم وفي التسهيل ان اى غالبا في اسوة فاقية معنى القول وفي شرحه وليس كذلك بل يقتضيه شئ
 كتبت اليه اي قم وذمب قوم الى ان اى المفسر اسلم فعل معناه عواوا وافنوا فمى كصه وفيه قولك تتصور
 المعروف في الطرف اه لما كان منظوفية اللفظ المعنى غير ظاهرة بينه يانه على التشبيه في حق عدم انفكاك اللفظ
 الموضوع عن المعنى كما لا يفتك المطروف عن الطرف بخلاف طرفية اللفظه فاعا ظاهر قولك قيل اللفظ قول اللغاة
 لان المتكلم يورد اللفاظ على وفقها والسامع يأخذها منها واولان المقص من اللفظ معناه قولك في اللفظ بعد مر
 وذلك لان المفسر مشروط بان تسبق جملة فان لك غلط من جعل منها واخره يجوز ان المحرك لله رب العالمين
 وان يتاخر عنها جملة فلا يجوز ذكره عسى ان ذهبا وصريح القول يقع مفعوله الجملة فلا حاجة الى ايراد ان وا
 ليس فيه معنى القول لا يكون مفعوله جملة قولك وقوله تع ما قلت لهم ارجاء مستأنفة وليس عطفا
 على قوله قولك لانه ليس مثالا لما يكون مفسر المفعول القدر لا بيان الفاذة قيد في الاكثر اذا الواجب تأخيره
 عن قوله وقد يفسر بها المفعول به الظاهر هو دما توهمهم انها قد تكون تفسير القول صريح استدل لا يرد عليه
 فالفاء في قوله فتولد انما الله لعل بعد افعال الازالة في خير البتة اعل من حب الاخفش والمائد الى المبتدأ الاول
 محذوف اي فيه قولك تفسير للضمير في به وما قيل انه لا يجوز ان يكون ان اعبد الله ربى وركبكم بامول الله
 من تقدير القول اي فامرتي بقوله ورح يكون تفسير الصريح القول الجواب ان الامر به المحكى هو اعبد وا
 الله وقوله ربى وركبكم من كلام عيسى امر دعت به الكلام المحكى تعظيما الشانه سبحانه كما قال الزمخشري

قوله
 حوزة حائر

في قوله تعالى **فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ أَتَيْنَاهُ بِمَثَلٍ ذِكْرٍ** الآية واليه هذه الإشارة في كلام الشرح حيث اكتفى على أن يقال
الله في كونه تفسير الصبر ويجوز أن يفهم من التفسير المعنى بأن يكون عيسى قد حكى قوله تع بعبارة أخرى
كانه قال الله تع هم أن اعبدا الله ربك وربهم ونظيرة قوله تع **فَقُلْ عَلَيْنَا الْقَوْلُ** الآية **لَا تَقْنُونَ** والآصل
أنكم لذنابون وفي الرضوان القول المقدرك في الصبر **قوله** لأنه مفعول لصبرهم القول الذم لهم وهو انتم لم
تأمرهم أن الزمخشرى يجوز أن يكون تفسير القول على أنه ما به بالأمر أي ما أمرتهم إلا بما أمرني به وقال أبو علي
الفارسي يجوز أن يكون أن في الآية مصدرية بذكر ما من ما ومن الخمير المجزوف في به وما قيل إن العبارة لا يعمل
فيها القول وإن البديل منه في حكم الساقط فيبقى للصلاة بلا حائذ قد شاع بأن القول يؤدلى بالأمر إن العائد
موجود لفظا وكذا ما قيل إن عطف البيان بمنزلة النعت في المشتقات فكما أن الصبر لا ينعت لا يعطف عليه لأن
لا يزيل منزلة الشيء إلا بذكره ان شئت جميع أحكامه **قوله** وقد يفسر به بيان لفائدة قيد في الأكثر لم يجعل الآية
السابقة بيانا لفائدة القيد لأنها ليست نصا في كونها مفسرة **قوله** أو للجملة الفعلية التفسير الأول لبيان
الموصوف والثاني لبيان معنى الاسم والفعل يختصان بالفعل المتصرف مضارعا كان أو ماضيا أو أمرا أو نهيّا
فحوكت إليه أن قهر هذا هو العجز وقيل أيضا لا توصل بالامر لأن الصبر فيه نهي تفسيري وتقع في موضعين في
الابتداء فيكون في موضع رفع نحو **وَأَخْبَرْتُكُمْ** ومعد لفظه على معنى خبر اليقين فيكون في موضع رفع وهو
نصب وجروا تكون غير زائدة كما في مثال الشرح زائدة نحو ما دمت حيا أي بدت دواحي حيا فخذ الظروف و
خلفته ما مصلتها وما نقله من نفع البلاغة من هذا القيل قال **رَبِّعُ التَّخْصِصِ** مصدر الكثير والحسن في نقله
طلبه والمخت عليه هذه الحروف ظاهرها التمام كية كما في المفتاح ومحتمل أن يكون **أَلَا** مبالغا بالابتداء
الماء **قوله** **شَدِيدِينَ** وهذا تخففة اسم فعل بمعنى عجل بحث غير المائل **أَلَا** تخففة حرف تنبيه وعرض
واستفهام في قوله وفي بعض النسخ وتلزم الفعل فعل الأول لزوم بالمعنى المتعارف وعلى الثاني بالمعنى اللغوي
الأنفد تلزم الجملة الفعلية الخيرية فأنها لا تدخل الانشاء كاستماع الحضر عليه وقيل لا تدخل الاسمية **ثُمَّ** **قوله** **شَعِيرَ**
نبشت ليل البسل بشفاة بمحوها نفس ليل شغيبها **وَأُولَئِكَ** ضمارة كان الشائنة وبها اشغفت نفس ليل و
شغيبها خبر محذوف أي شغيبها **قوله** محوها ضربت أه في تخصيص الأمثلة بالآيات أشار إلى عدم دخولها
على الثاني **قوله** محوها لا يضرب به أه وإذا تقدم الظروف نحو **وَأُولَئِكَ** أو **أَدْنَى** أو **أَوْفَى** فهو مفعول للفعل المتخبر به
قوله **فَمَعْنَاهَا** أي إذا علمت أنها تدخل الضمائر والمفعول معها أي الماضى أي يستعمل فيه إذا دخلت على الماضي التوسيع

هو المصدر

هو المصدر

واللوم لان التحضيض على اوقات يستعمل التوبيخ واللوم اذ لا معنى للخص على اوقات سواء كان معنى حقيقيا او مجازيا
وكما انما الظاهر لا يخبرنا سيجي انما لا يخرج عن الخص على مثل اوقات وفي الماضى للتدبير التوبيخ
كردن والتوبيخ سرز نش كردن واللوم ملامت كردن وهذه المعاني كلها لا ذرة للخص على اوقات فان كان الخطاب
ناشرا فتدبيره ولا توبيخه ولم يقله بمعنى الادراك انه طلب بحث وازعاج ومع ذلك لا يخرج عن توبيخه ولم
على انه كان الخطابان يفعلها قيل الطلب منه وقد يكون للطلب من غير تحضيض توبيخه بل ينادى فيكون
للخص قوله ولا يكون اه عطف على قوله فعنه اذ دخلت اه قوله لا انما تستعمل اه بمعنى لكن دفع لثبوت
اطلاق حروف التحضيض على ما دخلت على الماضى لان اطلاق هذه الاسماء عليه بالاضافة لا بالنقل كما
ولذا سماها السكاكي في المفتاح حروف التدبير والتحضيض قوله فكانها من حيث المعنى التحضيض اه هذا فيمكن
مثل اما فيما لا يمكن ذلك نحو قوله عليه الصلوة والسلام هلا شققت قلبه فلا قال حزن التوقع
اضافوا الى التوقع والتقريب من جملة معانيها الخمسة باختصاصها بها كقولهم على من قال انما ليست للتوقع
في الماضى ولم ذهبوا الى انه ليس للتوقع مطلقا وهذه المعاني لثباتها كان حروفا لا تستعمل اسماء بمعنى حسبنا
عند البصريين لمشاكلة الحرفية فيقولون قد زيد درهم وبون الوقاية نحو قد في درهم معرا عند الكوفية
فيقولون قد زيد بالرفع وقد في وبستعمل اسم فعل بمعنى كفي نحو قد درهم زيدا وقد في اي كفي قوله اذ دخلت
الشار الى انه لا يدخل فعل الطلب وشروط في الماضى ان يكون مثبتا ومتصرا لان غير المتصرف ليس للمضى حتى
يقرب الى الحال ولعله اراد الماضى المجرد الغير المشابه بالحروف بقريته الاطلاق قوله متوقعا للخطاب قبل
الاخبار فلا يرد ما توهم القائل انه ليس للتوقع في الماضى لان المضى بنا في التوقع قوله واقعا اه اي واقعا في الزمان
الماضي القريب عن الحال قوله وقد يكون اه اشار الى ان هذا الاستعمال قليل ولذا ذكره الخليل قوله
البحر اه فلا طلاق قربة التجويد قوله وقد تستعمل التحقيق اه وقيل وقد تستعمل التحقيق مع التأكيد وجعل
الاية من هذا القبيل قوله ويجوز الفصل اه ويجوز حذف فعلها نشعر نحو اقد الترحل غير ان ركانا ما تزل
برحالتنا وكان قد يقال الهزلة اه اما ال فعلت بمعنى هل فعلت على ما حكاه قطرب عن ابي عبيدة فيقول
انما هزلة قوله تدرخان اه اشار الى تعدد المثال لاشارة الى هذا المعنى قوله الان الهزلة اه اشار الى ان قوله وكذلك
ليس على عمومته بل دليل قوله والهيئة اعم تصريفاته في معنى الاستثناء من هذا الحكمة لانه كذا المشعر هم هذا والافلا ذكره
وقد بل قوله تقول زيد ضربت كذا كذا ليد قوله ما عرفت قوله الاعلى هذا على استعماله غير فصيح لما ذكره في المفتاح

ما في قوله

حرف الاستثناء

بقيها

قوله تذكرت عموما بالحق العرفي جبر عمل بيان والحق الى ان يحمي من الكلا مصلد بمعنى الحق والحق والحق
الارض التي فيها الكلا وحنت اماما من الحق بمعنى الميل ومن الحنين الشوق والالف بكسر الهمزة وسكون الهمزة
يقبحن الالف الى الالف المعانق بعد اغوش كرفن وتسلت عنه العا نسلت عنه على ما في العواجر اسلا بن عم
اسلا لازم منه ولما التسلق للقاموس انه بمعنى التسلق وفي الصحاح والتباجر الكشاف وشي منه بالانسان المقام
الان يرد تسلت هم بانه على حذف المضافة فاحالة حال ملالة الى اجاز هو لها عين الفعل الكلام تصوير وتشيل
بحال بل بحال العاشق والمقصر انه اذا امكن مراعاة حالها الاصل في قوله ان تصير فقهنا يعني ان تصير ف
تغير عن النسبة واللعن اعلمهم فاما معنى الاضافة للتصير ففيها لاضر فيا في بيان يكون الاضافة الى الفاعل في
احترز بقوله باعتبار استعمالها عن التصير وفيها من حيث الذات فانه لا تصير في الخبر بخلافه فانه تصير في بيان
الهاء هية وقيل معناه تصير فيها الشئ لانها متصرفية في جعل النقل من الاخبار الى الاستخبار لا يتاتي هذا التصير في جعل
وهذا اعذب من تفسير الشرح وفيه انه ان اراد بقوله لا يتاتي هذا التصير في جعله يدخل على حمل على علم بالضرورة
الاله لا يصير فيه بافطروا ان لا ادائه لا يدخل عليه باحتي تصير وفيه ما قسمه لكن هذا فرع العمى الى الاستعمال في الحق احيى ان
يتصير قوله على وجه الاحكام التوبيخي اى ما بعد ما كان ينبغي ان يقع وان لا علمه ملو نحو انك لا تتأخرون وقد
الاحكام لا يطالب ان ما بعد ما غير واقعه وان مدعيه كاذب نحو انك اصبغتم بالكمير البين ولا فاد تها في ما عداها الزم ثبوته
اذا كان منغيا لان فعله اثبات ومنه اليس الله بكاف عبادة والانكار قسميه مختص بالضرورة فالوجه الشرح المثال على
جميعها الا انكار مطلقا ان يقبل باسعمال الضرورة لا انكارا دخلت عليه لكان اشمل اذ قيل قوله في الحقيقة اذ
لا معنى للاستفهام عن الغيب الذي هو معلوم الوحد في الاحكام التوبيخي او معلوم الانتفاء في الاحكام لا يطالب بخلاف الرضا عليه
الرفع واقرنا بحال الذي ينافي به على عدم استحسانه وهذا يصح على استعمال الضرورة والاستفهام كون الاحكام قوله
واما على تقدير كونها مستعملة في الاحكام والوجه ذكره في المقام ان جعل مختص بالاستقبال لا معنى للاحكام والم يقوله
م اهل في بابها وغيره في القوي يكون ما هو موضوعه النسبة عند المعدل اخص الاستعمال لا نسبته العقل فلا بد ان يكون
تخرج جوار جعله على علم بل على عدم النسبية قال واقرنا انما وقع في الايات الثلاث اعز قوله انك اذ ما اقر
انتم في وقوله ثم امنتم كان سئل بكثرة من ربه وقوله ثم امنتم كان ميتا احييناه وجعلناه نورا في شي به في الناس كمن
مكتلة في الظلم فمد حول العاطفة عطف على السابق عند الجمهور وعلى مقدر عند الرخص في تقدير الاول اذا جاز وقت الدلائل
وقد اقر اذا ما وقع امنتم به وتقدير التالي كمن كان مؤمنا ثم كان فاسقا فمن كان على عينة ثمن ليس كذلك

قوله ومعناه أو ليس معناه ان اختصاصه بالمستقبل فهو بالماضي قوله نحو قوله تعزلة مؤمنة خير من
 مشركه ولو اجبتم فان المعنى ان لا تجبكم او تجبكم قوله فانه موضوعه لا لانها حروف شرط ومعنى الشرط امر
 فيها و به صرح المحقق الفارسي في المطول وشرح المقام قوله مقدر فيه اي مفروض الحصول قوله كان
 متفانية اذ لو كان حاصله لما قدر حصوله فيه وهذا بناء على العرف وادعى ان المقدار يشمل الموجود والعدم
 فاصطاح المنطقيين قوله فيلزم انه تحقيق المعنى التعلق فان معناه ان حصوله موطبه غير متوقف حصوله
 على حصول شيء آخر وان جميع ما سواه مما يتوقف عليه ذلك امر حاصل ولو ادعى انه فلو حصل ما علق بدون
 ما علق عليه لم يكن المعلق عليه معلقا عليه ولذا ذهب الشافعي الى ان التعلق بالشئ طويل على اعتد الحكم
 عند انتفاء الشرط والحقبة اعترفوا باستقام الحكم عند انتفاء الشرط لانهم لا يقولون بكونه مدلولاً بالجملة الشرط
 فانهم ما قبلوا ان انتفاء اللزوم لا يستلزم انتفاء اللازم بل الامر بالعكس لان ذلك انما يدل على ان معناه مجرد لزوم
 لا اول قوله فقد علق حصوله بالمعنى المطابق هو التعلق بخصوص وانتفاء الزمن وسببية الانتفاء
 للاهتمام مدلول التزامي له ولما كان كلا الاستقائين معلوما للمخاطب لم يكن تعلق الحصول بالحصول المفقود
 مقصودا بنفسه اذ لا فائدة فيه بل لاجل افادة السببية والوان لو كانتام الثاني لا مقام الاول فوضعوا كقولهم
 من المعنى المطابق مقامه تتيه باعلى ذلك قوله في تمام الكلام متعلق بقوله مسببا لاشارة الى ان لا يلزم كون الثاني
 مسببا في نفس الامر كما في قول ابن العلاء شعروا طارذوا فارتبوا كالمطار و لكنه لم يطر بقوله قد تستمل ا
 لشارة الى انه معنى مجازي له لان اللزوم لازم للتعلق والدليل على ذلك انه لا استعمال فيه و يبادر معنى التعلق
 بخصوص ذلك المعنى الثالث والحق واذ ذهب اليه الشافعيون واختاره القاضي في تفسيره انه موضوع المقدار
 المشترط وهو التعلق دفعا للاشكال والاحتجبة والمجاز و يبادر منه لكثرة استعماله لا ينافي ذلك كما في
 الوجود قوله على قصد الامر الثاني الاول من غير قصد كونه معلقا عليه قوله مع استثناءه متعلق باللزوم فيكون
 مدلوله اللزوم مع الاستثناء فيستدل باللزوم المقارن بانتفاء اللازم على انتفاء اللزوم فلذا لا يجزى الى استثناء التاك
 ولا يجوز استثناء المقدم قوله على ان الفساد او اشارة الى ان لوقا هم مقام استثناء الثاني قوله عكسه لكثرة
 وحولته لا استثناء الثاني لان انتفاء الاول قوله ولو يدر بان اذا ذكره اي لم يدر بان استعمال التعلق غير استعمال اللزوم
 قوله في ربط ذلك التبع بآصل التقيضين عنه اي عن ذلك الشئ قيد على ربطه باقرب التقيضين منه بغير
 الاولوية فيدل على استمراره على كل تقدير ولا واسطة بين التقيضين فمن قال هذا لا يستعمل الا في قصد الاستمرار

بل يكفي قصدان هذا الجزء لازم على كل تقدير كما تقول لو كان من يجنب الآن عدوى اعطاه القافانه يدل
 على ان الجزء لازم الاجزاء الآن وليس فيه قصد الاستمرار لولا ان بشي لان فاتهمه بنى على ما فيه من ان مراد
 الرضى بقوله تعالى بجواب لوقيل الا لازم الوجود في جميع الاقسام في قصد المتكلم جميع الامثلة مطلقا وليس كخبر
 جميع ازمته تقدير الشرط ونقيضه كما يفهم عنه اخبره حيث قال فيلزم وجود ذلك على كل تقدير اي الاجزاء وجميع
 التقادير قال وتلزمان العقل اي الشرط والجزاء وانما جزءان فقد يكون اسمية وجزءا فاعل مجزوم بل هو واضح
 اوله لازم مفتوحة وحل فيها قليل الا اذا وقعت لومع فاني حينها صالحة فوجاء في الذي لومع منه مشكنا وفيما الشرط
 كقولهم لو ان كان في الارض من شجرة اقلام الى قوله ما قدرت وذهب الى قوله الاسمية جواب لوقوله نعم
واذا كنتم امنوا واتقوا المؤمنة فمن عند الله خير قول ولو لم يكن انتم هكذا في النسبة التي بيناها والمصواب اسقاط
 انتم كما يدل عليه اخبره قوله فاذا كنتم في الايتين قول كان ضمير متصل مستتر الا المصواب اسقاط
 مستتر الكونه سهوا الا على قول الاخفش والمائة فانها ما لا الواو حرف الفاعل مستتر واسقاط بار الكونه لغو
 وليس تأنيدا اي ليس انتم في الآية تأنيدا للضمير المتصل على ان يكون التقدير لو لم تكن انتم فلو لم تكن على ما ذهب اليه البعض
 نقلي لا للتصريف قول لان هذا الفعل فيه انما لان انه بعد من جعل المتصل منفصلا وعدم المطابقة بين المفسر
 والقول باعادة الفاعل في المفسر لانتفاء وجود الفعل بدون الفاعل وقيل انه لم يبعد حذف المؤكد في العالم ببقاء التأني
 وفيه ان حذف الفعل مع الفاعل شائمه وحذف المؤكد فقط معهود نحو الذي نفسه محسن اخبره اي هو نفسه صريح به
 سبويه في الكتاب ونقصه في المغيث وعدم الاعتماد في الاستمرار الا في الاعتبار في التقدير قول اي بصيغة الفعل
 والاكثر كونه ما ضيا كونه كالعوض من شرط لوالذي هو الماضي قد جاء مضارعا وانا قوله تعذيبه واذا كنتم بادوا
 فلو فيه مصدرية لا شرطية لمجيئها بعد فعل التمني قول اي في اول زمان التكلم استشكل الناطرون ونصب
 اول فذهب الشرح الى انه ظرف زمان وحذف لفظ زمان والمراد به زمان التكلم على التوسم او جعل الكلام
 بمعنى التكلم ولا يخفى فايده من التوسع في اللفظ والبشارة المعنوية فان المقصود وقوع القسم في اول الكلام كما يفهم عنه قوله
 اي القسم بين اجزاء الكلام ونعم ما قيل انه كلام لا يليق باول زمان التكلم والفاضل الحندي الى انه منصوب بتعيين
 الدخول وتقديره في جائز في غيرهم من المكان بعد الدخول فيه ان تأنيث بالاستمرار التقدير في بدعيه عرفت اما
 في المتضمن لا شاهد عليه وقيل ان المتضمن هو المصدر انما يتجه اذا كان التقدير في المصدر قريبا او نبهتهم قال ان لفظه
 هو في مصدر القسم وفيه انه لا يجوز ان يكون فاعل تقييد القسم المقييد لاجتماعه الى التعميم مطلقا خروجه عن السنن المستقبلة

اذ السابق الي الفهم اتحادا على الفعلين وتحتدي انه منصوب على الظرفية لانه من المكان المبهم على ان التسجيل ان منه
 ما دل على معنى انما في محض لا يعرف حقيقة بنفسه بل ايضا فاليه كما كان وفاحية وجبة ومهمة وغير ذلك من
 الامور المهمة والغير محض عن الذي قيل بتفسر على معنى كل مكان نحو جوفه ياطن وظاهره دخل خارج
 فان هذه من الاذاكن المتقدمة وما قيل ان اول مكان تنزيل الاحققي والممكن التنبه اليه كما بهم في عدم الظهور فخرج
 بعده ما لا يدل عليه شاهد قوله واستقر به عن توسطه اي ورويه الاحترار عنه فاما ان يجعل الاحتراز مقصورا
 عليه لانه وان كان في الذكر مقادير في القصد متاخر فيكون قوله على الشرط احتراز عن تقديم الشرط واما ان يجعل
 الاحتراز عن جميع صور التوسط فيكون ذكر قوله على الشرط لان الكلام فيه ولتعمية الامة الذين ارسله الشرط
 اطلاقه قوله اي لزم القسم لا جعل الضمير للقسم بعد النظر رعاية بحالة المعنى لان لزوم الماضي للشرط يحتاج
 الى اعتبار ان كل لزم الكلي للجزئي قوله اي الشرط الجواب في عدم العمل لفظا فيهما قال وكان الجواب للقسم لفظا
 فتقوى القسم بالتصديق وضعف الشرط بالتوسط واما قليلا ان يعبر الشرط لقربه وضعف القسم في نفسه بكونه
 صوفا للمعنى كما كان في الشرط مورد فيه معنى التوقيت قوله فقط فلا تطلق قرينة التجريد عما سواه قوله
 لا للقسم والشرط لما كان المتبادر من قوله وكان الجواب للقسم فقط تعيينه لذلك وليس كذلك هو اوله على ان
 في الرض وليس مختصا بالعرفانه جعل الزعم في قوله نعم ما انما كاس طيبك اي اليك جواب الشرط في قوله لئن
 بسطت حمل الشرح على ان ذلك التعمين بالنظر الى جعله جوابا لها لا بالنظر الى الشرط فقط لكن ذكر في شرح التسهيل
 ان اعتبار الشرط في صورة تقديم القسم وذهاب الفراء ومن وافقه من الكوفيين ويؤيد البصريون ذلك ويجعل
 اللام زائدة انتهى في حاجة الى ما ذكره الشرح فان المتن على هذا المصير بين نعم لو ثبت وقوع القسم لفظا مع اعتبار
 القسم لزم الحجة عليهم قوله يلزم ان يكون محجوزا او اي بالاطلاق العام على احوال المتبادر من القضية الغير المتصورة
 بحرية وغير محجوزة لانها لانه المقابل للاطلاق العام فان لم يات في الشرط اذ كان ماضيا لم يحجزم الجزاء فكيف يلزم
 كونه محجوزا وغير محجوز لان يتكلف ويقع ارادة صفة كونه محجوزا وما وجوب عام كونه محجوزا وقوله ولما معنى
 بيان لفظة قوله لفظا يعني انه اذا روي حجة المعنى القسم بطريقه الجواب او رد التحقيقه وتوقيته فيكون جوابا
 لها وان كان اعتبارا احدهما مقدما على الاخر فيدل ان يكون جواب احدهما مقيد او جواب الاخر مطلقا فان لم يات
 ان جواب الشرط محجوز القسم وجوابه لا محجوز الجواب على عكسها اذا كان الجواب الشرط فان جواب القسم معنى محجوز
 الشرط والجزء لانه ان هذا القائل بعد في كونه جواب القسم معنى لان جوابه فيجوز ما اعترف بكونه جوابا لشرط معنى

فبين كلامه بتراقه قوله لا كرمته فانه روي فيه شرط القسم من دخول الام ونون التأكيد وهذا معنى كونه جوابه
لفظ قوله اي تقدر ضمير الشرط فقوله غيره عطف على الشرط لاعلى التقدير فان غير تقدير الشرط اعني تخير المستلزم
التوسط فيجب ان يكون ذلك الغير باطلب الخبر اعني المبتدأ قبل النواسخ او بعد هانص عليه في الرضى شرط التسهيل قوله
جاز ان يعتبر القسم في اعنى شرطه من لزوم عدم الجزم ودخول نون التأكيد اذ كان مضارعاً شيئاً قوله يعتبر الشرط
فيجزم ولا يدخله النون قوله محتمل ان يكون اه قيل لا يصح ذلك لانه صرح الرضى بوجوب اعتبار الشرط في صورة تقدره
على القسم فالمتال الثاني ليس لغاء الشرط بل الشرط معتبر كالقسم لان اعتبار القسم يجعل الجملة التي بعد القسم جواباً
واعتبار الشرط يجعل الجموع جواباً له ولا فاع من القول باعتبار الشرط لانه لم يفتر رعاية ما راعى فوجب ان الجواب
ثبت يكون مع الفاء وبذلك فترك الفاء ليس علامة لغاء الشرط وفيه بحث لان الفاء واجبة عند اعتبار الشرط اذا
جعل الجموع جواباً له نص عليه في الباب غيره وان جعل الجملة التي بعد القسم جواباً له كما يشير اليه قوله لان الجزاء
مضارع مثبت يجزى الجزم ولا يجوز دخول نون التأكيد ولانه اذا كان هذا المثال مثالا لاعتبار الشرط والقسم فان مثال
الغاء القسم وانهم من محالته لكرام الرضى فبط لان الفاء الشرط بالنسبة الى جواب القسم لا ينافي وجوب اعتبار النسبة
الى مجموع القسم والجواب ولما لم يكن مقصود المصريح بالبيان الالغاء والاعتبار بالنسبة الى جواب القسم لم يورد في المثال
الثاني الغاء صرح وجوبه ولم يقل ان اتيتي فواته كاشفاً في المثال المذكور فوضي مجوز الايضاح واعلم ان المصريح او لا
تبيينها على اطراد التعادق المذكورة اما هو في ان وما يتضمن معناها من اسماء الشروط دون لو ولو كان في وان اطرادية حكم
تقديم القسم على الشرط وغيره لتعين الجواب للقسم لا يطرد فيهما حكم التوسط لتعين الجواب للشرط ولو جوب
اعتبار الشرط في صورة التقديم كما ولا يمكن جعل الجموع جواباً لان جوابه ما لا يكون الجملة خبرية قوله فيكون باعتبار
التقديم والجواز في اللفظ الشرط ذكر متعدي على سبيل التفصيل والاجمال ثم ذكر لكل من احاد المتعدي من غير تعيينين
ثقة على ان السامع يردده اليه والاول ابا على ترتيب للفيان يكون الاول الاول والثاني الثاني واعني غير ترتيبه وهو
صريح بان مذكوس الترتيب او مختلط الترتيب كذا في الطول ولان من الشر من اشتباهه على ما يتعلق بكل واحد من المتعل
والترتيب ادا على وفق ترتيب اللفظ على خلافه فان ههنا لفين لفتقير الشرط وغيره ولت جواز الاعتبار والالغاء
ان اعتبر مجموعهما لفاوا واحداً ومجموع المتالين تشراله فلا شبهة في كونه تشر الكثرة تشر على غير ترتيب اللفظ وهو
ظرو ان اعتبرت كل واحد لفا على حدة فليس شيء من المتالين تشر الواحد منهما فذا الاع ان يكون على ترتيب اللفظ
او على غير ترتيبه اذ ليس في المثال الاول اثر من تقديم الشرط المذكور في المثال الاول ولا في المثال الثاني اثر في الغاء القسم

قد كتب في المواضع الثلاثة منها لفظ الغيرة في الحاشية وأعلم عليه بعلامة العين ومهرب الخط على لفظ الغيرة وانت
بمدحها ذلك قبلنا أظهر لك أن لفظ الغيرة لازم في الموضوع الأول دون غيره وإن استقام لفظ الغيرة لوجه ^{له} قوله
اختلافين اعتباريه أي اعتباري وكل من المثالين اعتبار التقدير واعتبار جواز اعتبار الشرط في كون أحدهما على ترتيب
اللفظ الآخر على خبر ترتيبه كما عرفته وتفسير الاعتباريين اعتباري اللفظ الشرعي هو قوله لم يخالف المعنى الأول فإن
الاعتبارين فيه متفقان كلاهما على غير ترتيب اللفظ المثال الأول على ترتيب اللفظ المثال الثاني قول ^{له} يقتضي
تقديره أنه أي كون الفخر في المثال الثاني على ترتيب لفظه يقتضي تقديمه على المثال الأول لأن الشرع على ترتيب اللفظ
أظهر منه على غير الترتيب قوله أراد اتصاله فلذا قدم المثال الأول لأنه يكون مثال لغاء القسم متصدا به ^{قوله}
على تقديره يقتضي الفين أو ما إذا ذكر مثال لكل من اللفين مجنبه بأن يقرب أو ما توسط القسم بتقدير الشرط عليه
جازان باعتبار القسم ويلحق فمحوان أيتني والله لا يثبتك وكذا أن توسط بتقدير غير فمحوانا والله أن تأخذ أيتك
يحصل اتصال المثالين بالمتابعة ^{قوله} مرجح مثالهما حال من نشرهما قيد بذلك لأنه إذا اعتبر من
حيث اتخذا مثال لمحو الفين كان الاتصال حاصلا ^{قوله} كلفوظ في هذا الكلام قيد الملفوظ بذلك
لأن المقيد لا يكون إلا في الصل ^{قوله} لمحو قوله لئلا يخرجوا الأيكة من جحون وإن أطعمتمهم ألكم مشركون وأورد المثالين
إشارة إلى أن الجواب للقسم سواء كان هناك أم مؤطمة أولم تكن رد أعلى من قال أن قوله ألكم مشركون فمحو
الشرط والقاء مقدر ولم يقل قسم لأن حذف القاء من الأسمية الجزائية إنما يكون في ضرورة الشرع ^{قوله}
أولى به لأنه أكثر استعما ^{قوله} أقال الرضى في بحث أما فمحوان ضرر يتبع أركم بالجزم أكثر من أن ضرر يتبع فأكروك ^{قوله}
يلزم بالاحتياط أن لا يفتقر حذف القاء بالركن لأنه أصل والألف لازم للقاء وإذا الفجائية وهذا اللزوم في السعة وأما في الشرع
فيجوز حذفها نحو من يفعل الحسنات الله يشكرها قال أما بالفخر والتشديد وقاد بدلهما بالاولى
من بقاء استعما لا للتضعيف وهي حرف شرط وتفصيل وتوكيد كذا في المغني وتفسير القاضي وفي الرضى أيضا
حرف شرط وتفصيل قد يحد في طرد ذلك إذا كان ما بعد القاء أمرا أو نهيا أو ما قيل أو ما مضى أو ما مضى
فمحوك فأكروك ^{قوله} أو أجمله في الذهن ألكم إذا البتات بقولك أما زيد يعلم مخاطب لمجيء اخبرك قوله
يعني وأما الذين ليس في قلوبهم أم جعلوا كالمصدقين على تقديره ولم يجعل قوله والرأسخون في العلم ^{قوله}
أما كذا في المعنى لا يجوز على تقدير عدم الوقف على ألكم وكذا لم يجعله قسما له مجذ فاما كما في التوضيح
حذفها مع حذف القاء لم يوجد في كلامهم ^{قوله} لزوم القاء فانها لا يجوز أن تكون عاطفة إذا لا ينفك

المحذور على المبدأ أولاً لأنه لا يعلم لزومها في سببية فتدلى على كونها شرطاً وقال للزوم الفاعل ولم يزل الدخول
 الفاعل لأن الدخول لا يدل على تحققه مع شرط الجواز أن يكون اجزاءه مجزئاً شرطاً كما في حين ولذا وإن دخل
 حين لو اذ لا ليقينه فأكرمه قوله وسببية الأول تصح السببية قال والنزاع حذف فعلها المذكورة استعانة بها
 ولكونها التفصيل المتقنى لشكها ولو كونه فعلاً عاماً على طريقة واحدة في جميع المواضع كمتعلق الظروف المستقر
 قال حين فإنما فيه إشارة إلى لزوم الفاعل في جوابها بالفظا أو تقديره لا في خبره أو مع تقديره قول
 حول الجواب لآلة المقول عليه نحو قوله تم ولما لم يكن كفوكم أنكم كل أناني أي فيتم لهم أن كل أناني له قال جوديه
 إشارة إلى أنه لا يفصل جملة ناقصة بفصل جملة ناقصة وهو جمل الشرط نحو قوله وأما أن كان من المفعول من قوله
 ويحتمل الآية وقد يفصل جملة الدعاة إذا فصل بين إمام وحملته الدعاة بمول شرطاً نحوها اليوم رحمة الله فلا يصح
 أو يجوز جوابها نحو إمام زيد كرحمة الله فاقرب كذا في شرح التبريل قال مما في خبرها وهو الجزء الذي هو ملزوم
 في قصد المتكلم سواء كان عمدة أو فضلة ليكون العوض كالشرط الذي هو للزوم في جميع الكلام ويحصل ما هو
 الغرض من الملازمة المذكورة بين الشرط والجزاء مثلاً الغرض من قولنا ما زيد نذهب لزوم الذهاب لزيد
 بسبب لزومه لوجود شيء في الدنيا وإذا التمسنا زيد مقامه إذا دخل في قولنا أي حين فإنما رعاية بقرب المرجع
 حين إذا رعاية لاتحاد الضمائر في المرجع قوله لأن حين الغناء أيضاً حينها لأن بعد حذف الفعل لا يمكن التعويض إلا
 بعد اعتبار اقتران الغناء مع الحيز حينها فإذا زعم ما قيل لا يجوز التعويض بحيز مما في حين إنما مطلقاً ما لم يكن حين
 الغناء فالتعويل على الوجه الأول قولنا بحال يجوز تقديره أي بعد إسقاط الغناء قوله وهذا مذهب سيبويه
 هكذا في اللباب والرضى وفي شرح التمهيل أن هذا مذهب المبرد وقال فيه إن مذهب سيبويه ما ذهب إليه
 المازني وفي الفتحة وشرح حيلة المصباح أنك إذا قلت ما زيد فاني ضارب فهذا غير جائز عند جميع النحويين إلا
 عند أبي العباس المبرد فإنه أجاز نصب زيد بضارب قوله فجعل سيبويه كما خاصية أي حكم بأن لها خاصية
 تصحير تقديره ما يشترط تقديمه محمول الفوائد المذكورة بغير تحقيق الكلام بحذف الشرط وقيام ما هو للزوم
 حقيقة في قصد المتكلم مقام اللزوم ادعائي واشتغال جيز واجباً كحذف شيء آخر عدم توالي حرف الشرط مع حرف الجزاء
 قوله عما مطلقاً جعل مطلقاً صفة مصدر محذوف في الفعل لم يحذف حرفه من أي في جميع الأوقات رعاية للغاية
 وبين التفصيل أن قوله بين جواز التقديم واقتناء قوله مما أي من شيء مما اسم لما لا يعقل سوى الزمان يمكن
 تأتية فعلها الغير المستقل الأجرع إلها من شيء بيان لما الزيادة التعميم كما في قوله تم ومهما تأتيا به من أي جعل

ذلك على قول الاخفش واستغراقية باعتبار المال عدم قول قليل ما مقام ما يدعى على ان اصل ما محراب القائل
 وابدال الهم بالهمز لان الاسم لا يصير حرفا بالقلب لا بدال كذا قالوا وفيه انه انما يتم لو اعترف هذا القائل بغيرها
 اما لو قال بقاء اسميتها كما قال بعضهم ان اصل ما اى ما فى كلمة الشرط وما بالهامية معناه شئ او حالة تقديرية ^{شئ}
 او حالة فلا قول وسط يوم الجمعة الذي هو المزموم وقيل المتكلم قول لا يلزم والى حرف الشرط والمجرى واللفظ
 فانه يترجم ذكر المعطوفين والمعطوف على السبيل وقيل الصواب ان ما نفي خبره لا محذور هذا القائل به
 في شرح التسهيل هو الحق وهو مذاهب سيويه والبيروني المبرد والرضي ليس بشئ لانه اذا جاز التقديم للفر
 المذكور مع المائة الواحد فالراس يجوز ان مع فاعلين او اكثر لان الغرض من فاعل المحمليه الفاعل فاعل
 وفيه ان انتفاء الغرض المذكور مطلقا لما فاعلت على هذا التقدير اقامة المزموم لقصد مقام المزموم الادعاء و
 فواته غير مهم لان المقصود تأكيد وقوع الجزاء وهو حاصل قول هذا تقدير الحرام اذ اذا كان المتوسط ماسوى
 الظروف من المفاعيل كالمفعول به في قوله نعم فاما البيتيم فلا تقهر فخر بيان التقدير الثاني فيه محل بحث فانه لا يحسن
 ان يتممها يكن البيتيم على ان يكون البيتيم معمول الفعل الشرط وقيل به مهمالين زياده على ان يكون مهمالهم الأحوال
 والعائد محذوف اى حاله لا يوجد زيد عليهم فهو منطابق وكذا في التقادير يذكرهم هو لا ومعلوم ما على استنبط ذكره فلا يرد
 ما قبل انه لا يصح هذه التقادير لانه لا بد من رابطة في جملة الشرط ولا رابط الا ان يجعل معها معنى الوقت وهو مردود
 على مانع عليه الرخصى في تفسير قوله نعم فاما البيتيم من اية او قليل على ما جوزه ابن مالك في التسهيل فغير
 مستدل بقول حازم ثم وانك مهما تعطل بظنك سؤله وفركه لا تنتهى لزم اجماع وردة ابنه بانه لا استشهاده
 في صحة تقديرها بالمصدر اى عطية قليل او كثير وقيل به اما تقديره اى على المذهب الثاني مبتدأ وقوله و
 تقديره عطية عليه وقوله فوجهه غير ظاهر خبره والجملة استينافية وقيل على ان يكون زيدا مع ما عبارة عن الأحوال
 والرابطة محذوف اى حاله لا يوجد زيد عليها وقيل به مهمالين كرىوم الجمعة ولا بد من تقدير فيها في الجزاء كما لا يخفى
وقيل به منصوبا بانه مفعول به والرابطة محذوفه مع ما عبارة عن الأحوال وقيل به فوجه غير ظاهر كل وجه غير جارية
 نحو قوله نعم فاما البيتيم فلا تقهر محذوف تقديره يكن كما سبق لكنه غير جار في المفعول له والحال والجاء والمجرى كما
 لا يخفى وقيل به انه يومهم اى انما قال يومهم لان المقصود من التقدير بيان وجه الاعراب في صورة الرفع والنصب ^{فعلن} الوا
 في الاستعمال وليس الاستعمال المنفرد على التقدير بلكن تقدير المقد في الحالتين يومهم ان الاعراب تابع للتقدير
 من هذا ظاهر انه لا ابهام في تقدير مهمالين زيد لان المقد في جميع الصور واحد الاعراب غير دائر بالتقدير

قوله **فإن كان** أو بيان لقاعدة التعريف بالمستلزمين القاعليين ليشمل مفعول والمبسم فاعلم أنه ليس فاعلا عند
 المصمم كما **قوله** فنبين أول الأمر قبل العلم بكونه فعلا واضيا فان حييعة الفعل الماضي قد تكون على ثلاثة أصناف
 والحرف والاضموران فاذا قيل أنت **قوله** قبل التام في معنى الكلام أنه صيغة الماضي **قوله** في صيغة الماضي فاعلم أنه صيغة الماضي
 الاسم فليكن الاربعة على ثلث الفاعل فلهذا اتصاله به بحيث لا يمكن تعلقها به وذا قد صحت على الفاعل الذي
 فهو كالجزء من قول **قوله** في مقدم الالف في صحت المؤنث مقصودة بالذات لان الحكم فيها على الاسم المؤنث قصدا
 وهو هنا مذكرة تبع الحكم السابق حتى لو تم التام في الثانية المستند اليه في الثانية ردت الوبوب في جميع الصور فاعلم منه
 هذه الصورة فكانه استثناء منه ولا يكفي منه هذا القدر ولم يستوف بيان جميع صور التركيب **قوله** واما
 الحاقه استينافا فلقد تم فهم كون علامتي التثنية والجمع كذا التانيث في الحاقها بالتنبيه على كون المستند اليه
 مثنى ومضمر او في عدم تقييد الاطلاق بالماضي او بالفعل اشارة الى عموم الحكم اي الحاقها بأي شيء يليق من الماضي
 والمضارع الصيغة **قوله** العلم احتياجا على التثنية والجمعين **قوله** غالبا احذرا اذا كانت دلالة او محذورة لفظا
 شيئا كمن وعين **قوله** اذا كانتا عايتين عن الجمع **قوله** ليست بضمائر بل على ايراد الواو لغير المتعارفين فيكون
 البراعيت واستعمال النون للرجال فيعصر السليط اربعة التاويل **قوله** اليه اشار لهم بهم بالتعريف بلفظ العارضة
 والى ان الضعف على تقدير القول بالعارضة **قوله** من غير فائدة **قوله** عن غيرهم **قوله** رجلان رجلان ورجلان رجلان
قوله لا منه اذ ظاهرة يشعر بان هذا قول الرضى والمذكور في المعنى ان القول بكونها علامة مذمومة يوجب
 وقيل على اسم مرفوع على الفاعلية ثم قيل لا بعد ما يدل منها وقبله **قوله** لا يحل له خبر مقدم وفي شرح التسهيل ان هذا
 ليس ليعتبر اذا كان من سمي منه ذلك غير اصحاب اللغة المذكورة واذا ان شمل جميع ذلك على ان الالف والواو والنون
 في ما ضموا في صيغة بل الصحيح ان حروف الالف على التثنية والجمع لنقل ايمت اللغة انما لغة قوم من العرب مخصوصين
 اذ انهم شنعوا بحول البصريون ان اصحاب هذه اللغة يلمون العارضة ابدال ولا يفرقون بين الواو كانت ضمائر كما في البعض
 لما اختص به قوم دون قوم انتهى من هذا تبين ضعف قول الرضى **قوله** ما من النثر والتوضيح وعلى الوجهين
 حمل او وقع في التنزيل من قوله **قوله** واسموا النجوى الذين ظلموا وقوله **قوله** واسموا الذين ظلموا وقوله **قوله** واسموا الذين ظلموا
 يتعاقبون فيكم **قوله** بالبيان انما **قوله** في الاصل مصدر وتوهمه اهكذا في الباب فان قلت هذا اللفظ ليس استمرا
 العرب وانما هم من مؤلات اهل العربية فما معنى كونه في الاصل مصدر قلت انهم اشتقوا الالف لفظ التثنية من النون
 بمعنى جعل الشيء بمعنى ما صيغته نحو امرته اي جعل الشيء ذانونا با دخاله عليه **قوله** اظا حذلت عليه بيان محاصل

بشأنه

المعنى ثم نقلوا منه الى التنوين المخصوص ثم اشتقوا منه التنوين بمعنى جعل الشيء ذاتين كما وقع في الصحاح بغير قوت
 الاسم تنويناً والتنوين يختص بالاسم وتنويناً مفعول مطلق بمعنى جعله ذاتين كما في الناجح التنوين جنون كذا
 فما قيل انه عن الفصحى كونه يفهم منه انه متعلل بمفعولين فهو قوله تسمى به ينون الشيء الياء للسبية
 او الالة اي ما يجعل الشيء ذاتين باذعائه عليه قوله اي بذات ما اي مع قطع الظاهر هو خارج عنها بان يكون وضعها
 على السكون فلا يرد نحو محسن وصان لان سكونها بواسطة انتفاء موجب التحريك على ان الوقف غير السكون
 فانه قد يكون بغيره قوله فلا تفرهاى التنوين بالحركة العارضة فالمحركة ساكنة في الاصل فلا يرد ان التعريف
 غير جامع لخروج التنوين المتحركة قوله شاملة لغيره من اهل الظهور ان المرادون هي كلمة وان الكلام في قسم الحروف
 يمنع شمول ذلك وفيه ان التخصيص بالكلمة يخرج بعض اقسام التنوين من كون الكلام قسم الحروف فيكون بعض اقسامه
 حروفاً قوله اي آخر الكلمة او ابدية ما ينتهي اليه الكيف فيلحق فيه تنوين قائمة وبصري وقاض قوله من غير تحلل شيء
 كما هو الظاهر من تبعية شيء بشيء والتخصيص بالحرف خلاف الظاهر قوله متخللة بين آخر الكلمة لان الحركات بعضها حروف
 والذين يتلفظ بها بعد تلفظ الحرف لانه لقصر زمان تلفظها يتوهم انها يتلفظ مع الحرف قوله تطفأ لها في الوجوه
 والعلم بان تبعها في الوجوه والعلم بشير التشبيه بطفل العارض فلا يرد ان قسم التسمية بالنطق لا يوجب تحريكها
 في التاكيد بل في قول التاكيد على التاكيد الاسم وبقائه على الاصل هو الاصل وان قوله على ملكية الكلمة اي كونه ملكاً
 لذلك في التمكن لان غير المتصرف ايضاً يتمكن في الجملة ويسمى الاسم امكن فهو افعال من التمكن على الشدة وكذا في شمر التسهيل
 وذلك ان تجعله من المكانة لشدة بقاءه على الاصل وان تجعله من المكان على الشدة كاحناك قوله يشبه
 الفعل لم يبق يشبه الحروف والفعل كما في عامة الكلمات الا ان في مقابلته غير المتصرف والتنوين فارق بينهما قوله
 بالوجهين فافهم مشابهته به بوجه آخر كضارب قوله معناه اه وان يصور صورته فيسلفه في القوة والنسب
 فهو اخلة في تنوين التمكن وليس قسماً اساساً كما عده بعضهم قوله بين المعرفة والنكرة من الاسم المبنية عند
 القوم حيث قالوا له يختص بالصوت واسم الفعل ويظهر في ما اخره وقوله لان اي المزمان المتصل بزمان التكلم
 بضمه قوله اما التنوين او انما خصصنا المثال بنحو صائى بالنكرة المبنية لان غير المتصرف اذا دخله التنوين يعمد
 كالنكرة في عدم التعيين سواء بقى سبب التاكيد ليس تنويناً للتذكير بل للممكن لانه الزائل بمرور المصروف فاذن المانم داد
 سببونه فانه كان مبيناً فاذا التكريد لم يمتنع في تنوين التذكير قوله لا ارى صغاً اي لا اظن منعاً فيكون تنوين احمداً
 وابراهيم بعد التذكير والتكثير معاً لا يرد على قوله فاذ جعلته ودفع ما قالوا من ان لو كان التذكير لما بقي في نحو رجل

بعد البلية في بعض نسخ الرضى واما التنوين في محبوب احمد و ابراهيم فلهو ينقص للتكثير بل هو للتمكن ايضاً لان السهم
منصرف و انما اراد ان يعم هذا الحق له و اما التنوين في كلامه من قبل نفسه و انما اراد عطفه عليه و جعل التنوين في
نقلها الشبه في كلامه من قبل القوم و انما اراد استئناف كلامه من قبل نفسه لان شمل كلام القوم على ما اختاره الرضى كما
لا ينفق قوله عوضاً عن المضاد اليم يقل عوضاً عن حرف اصلي كجوار او اذلة كجندل فان تنوينه يدل على ان
جندل او مضاد اليه لان كون التنوين فيهما اللوح مختلف فيه فعند المبرد تنوين جوار للضرب و عند
ابن مالك تنوين جندل للصرف ليس في هاء الالف التي هي علم الجمعية كذها الياء من جوار وفي تخصيص الالف
بأوكل وبعض اشارات الى اختصاصه بهذه الكلمات قوله لتعاقبهما الا ببيان لوجه التناسل بينهما في البصير و احد
عوضاً عن الآخر قوله لزال للعتين و لذا الوسميت بمسيلة زال تنوينها و قال الرضى و انه تنوين الصرف ان
سمى به لضعف ثانيته لعدم قتحف ثاثة للتانيث لانها مع الالف علامة الجمع ولا يصح تقدير ثاء غيرها لان اختصاصاً
هذه التاء بجمع المؤنث ياتي في ذلك ثاءة اخت و بذت مع ان التاء فيهما يدل من الواو و يمنع عن تقدير ثاء اخرى فيها
قوله لانها مع مناسبة لمشاكل التنوين في كون كل منهما علامة تمام الاسم فقط من غير لالة على شئ اخر قوله
الخرايات في القاموس آليت من الشعر المد معروفة و نيت الشاعر المصارع جمع مصرع مصرع او مصرع احا الباء
معروفة ان مصرع احا البيت من الشعر تشبيهاً بمصرع الباء استواءهما كذا في شمس العلوم قوله لتسعين الانشاد
اي قراءة الشعر بقية الشد الشعر قراءه قوله انه حرف اة تعليل لما يستفاد من السابق اي سمي بالحق اخره تنوين التزنج
لان التزنج في اللغة التغني وهو حرف يسير به ترديد الصوت في الخيشوم لكونه اغنى الحروف في التزديد في الخيشوم من
اسباب حسن الغناء و لذا سمي المغني مغنياً لانه يغني صوته اي يجعل فيه غنة و اصل مغني بذلك نونات ابدلت
الثالث تزيان فمعنى تنوين التزنج تنوين يلحق بتحصيل التزنج هذا ما ذهب اليه ابن يعيش في اختياره المصريح في شرحه الفصل
وقال غيره سمي تنوين التزنج لانه يلحق بالتزنج لان حروف الاطلاق تصير للتزنج لما فيها من مدا الصوت فيبدل
منها التنوين اذ اقصدا لا شعاري لانه التزنج مخلو من المد قوله انما اعتبروا اة يغني ان محل ترديد الصوت في
الخيشوم هو الآخر فلذا اعتبروا الحوقة بالآخر قوله ان كان اي لحوق ما لحق اخره لا ياتي قوله لا عمل التغني اة قاله
في الوسط و اقر في محله فلان لم يعتبروه وفيه بحث لان لا محاذ للتغني في كل فرع من الغناء مقامات لطول الصوت
و قصره و ترديد و وحدته و ثقلاه و عكلاً و اعتمافات حسن ذلك الغناء سواء كان في الاخر او في الوسط و لان
اختلال النظم يحصل بتنوين العالي مطلقاً و لانه قد يكون اخر المصراع و البيت مكملاً بما بعده فيخل التنوين بقصم

المداني قولك القافية المطلقة القافية عند الخليل من أن حرف من البيت إلى أول ساكن يليهم الحركة
 التي قبل ذلك الساكن ويروى عنه أيضاً أن المتحرك الذي قبل ذلك الساكن هو أول القافية مشتق من التقو
 وهو التبعة لأن القوافي يجمع بعضها الترخيص والروى هو الحرف الذي يبتني عليه التقييد وتنسب اليه قيم
 قصيدة لامية أو نونية مثلاً مشتق من رويت الحبل إذا قبلته أو من رويت البعير إذا شدت عليه الرذاء وهو
 الحبل الذي يجر به الأحمال ومن الروى لأن البيت يرتوي عند فتيقظ قولك لا طلاق الصوت في الصراح
 الإطلاق رهاكودن قولك يا بادل حرف الإطلاق والجامع كونها من الحروف الزائدة ولزوم السكون قولك
 اقل اللوم له وفي بعض الروايات فتقول إن أصبت كما يدل عليه بيان المعنى البيت لجري رادياً عاذلة فحسم وحكماً
 حروف النداء والمعنى يا عاذلة اقل لومك وعتابك على ما فعلته تأمل في الفعل حتى تحبذ بحقيقة فأنك
 مصيباً فيما فعله فتقول لقد أصاب جري فيما فعله وانصف لا تكابري وفيه إن عاذلة على الخطأ فيما تقول كذا في
 شرح أبيات المفصل ولقد أصاب مقول قولك والشرط متخالف بين أجزاء ما هو حال على الجزء قولك وحصل
 بأشباع فتحها أه والأشباع لتحصيل الوزن فلا بد منه والتعويض عند التغني فمما قيل لأوجه لتحصيل المدّة
 بالأشباع ثم أريد لها بالتونين بلا الظاهر إن الحاق التونين معن عن تحصيلها بالأشباع ليس بشئ قولك وقايم
 الأعماق أه البيت لرؤية القاهر المظلم العمق بفتحين وبالقلم بأبعد من أطراف المفاضة والجمع أعماق وأخاوى كما
 وأخترق بفتح الراء وكسر القاف الممر والطريق وقيل مهابل ريح يحرقه والإعلام جمع علم هو ما يمتد إلى به في الشئ
 وأخفق بالسكون الأضطراب يقق خفقت الدابة والقلب والسراب إذا اضطرب حرك للضرورة والمراد بالسراب
 الخافق نعت بالمصدر والمعنى رب مفارقة مظلم الأطراف خالي المر لم يسلك أحد ولا يتقرب به اعلام ظلمة أو لعل
 لما ع السراب وجواب رب محذوف أي قطعه قولك بالفتح أو الكسر كما أنظر في تحريك الساكن أن الأصل في الكسر
 والفتحة للتحقق و قدّم الفتح إشارة إلى أوليته لأن الغالي زائد في أصله وبالكسر يزيد الثقل قولك بل هو مضمون
 لغرض التزعم وذلك لأن المقصود منه حصول التزعم في الخارج لا إقام معن التزعم وحصوله في الذهن قولك
 تساهل وتساهل بتزويل الغرض من الشئ منزلة معناه قولك فاعلم اعتبار الوضع في معناه أيضاً تأمل وهو تنوين المقام
 فإن المقصود من أحاقها تحصيل المقابلة لا أداة المقابلة للتحاطب بخلاف تنوين التكرار فإنه لا فهم عدم
 تبيين مدخوله وتنوين العوض قائم مقام المضاف إليه الدال على المعنى في فهم منهم معنى المضاف إليه
 بالواسطة وتنوين التمكن فإن المقصود منها فهم كونه منصرفاً لا تحصيله فمعنى قوله وهو التمكن أه أنه

في موصوفها التثنية ووصفه ولا يسكن الباء في التثنية والوصف بآية كالموصف بابن نجد في التثنية في نحو
 جاتني هذا بآية زيد في لغة مصر وفي الوصف مبيت في غير النداء وجهان أي التثنية وعاء مدواها استيق
 عن العرب الذين يسمون هذا ونحوها فيقولون هذا بنت عامم بلا تثنيتين وتثنيين والفتح بان ثابنت
 بصورتها مطولة وتأنيبها تكتب بصورة الهاء مدورة ليس بشئ لأنه يجوز كتابة آية بالناء المطولة لأن كتابة الناء
 ثابتة له الوقت ويجوز وقف آية بالناء لأن الأعراف وقفها بالهاء بخلاف اخت وبت فانه لا يجوز وقفها
 بالهاء فلذا تكتب بان بالناء المطولة في التثنية بدل الاء من تاء التانيث المتحرك ما قبلها لفظا وتقلير في آخر الاسم
 العرب اعرف من سلاتها وقال شارح آخر في قوله المتحرك ما قبلها من ان لا يتحرك لفظا ولا تقلير فلا يوافقها
 الا بالهاء نحو اخت وبت قال نون التاكيد اشار بجميعا قسامين الى نهما اعلان كما هو مذهب البصريين
 قال الكوفيون الثقيلة اصل معناها التوكيد قال الخليل التوكيد بالثنية ابلغ قول لتقلها أي المشرقة
 المستمرة للحركة فلذا لم يتعرض لنكتة اصل التحريك قول أي غيرت التثنية لا يخفى انه لا يمكن ان يراد بها
 الا لسان فالمراد جنس الالف في أي نوع كان فالأمر ان يقول الف التثنية كانت أو الف الجمع قول في الجمع اختار
 الشرر رعاية لمناسبة التثنية وجعل عبارة القوم تفسير الله هذا الاطلاق اختاره شارحنا لمناسبة التثنية
 والشائم الف الوصل كما في الرضى ومعنى الاختافة ما خسر به بقوله أي الفاضل فمضى لأن ما لبسته قول لشبهها
 فيهما أي في التثنية والجمع بنون التثنية في كون كل منهما نونا واقعا بعد الالف ولم يقل المشبه بما معهما من في عدد
 تفكك القمار لأنه يوم شبه النون مع الالف بنون التثنية والاولى اسقاط لفظيها اذا حاجة اليه قوله
 أي نون التاكيد رعاية لوحدة الضمير وقيل لكل واحد من الخفيفة والثقيلة رعاية لقب الجمع مع تنصيص
 الحكم وكل واحد منهما على التقديرين الجملة مستأنفة ولا يجوز ان تكون خبرا بعد خبر لأن الخبر للجملة يجب فيه
 العاطفة قال بالفعل المستقبلي المراد بالفعل المستقبلي الاصطلاحي ودخوله على اسم الفاعل تشبيها بالاضمار
 في قوله كذا في حقنا من الشهادة وقوله امشي سعدك ان رحمت فليكن اضطرارى والمراد الاختصاص
 في السعة قوله الحكائي في حقنا من الامران يكون مذكورا بعد اللفظ كما في فاعل امر المخاطب او حكما او تقدير امر
 امر المخاطب فانه في الامر حذف اللام عنه لكثر الاستعمال فهو في التقدير فعل مستقبل في ضمن الامر
 بغير الغائب والمتكلم فالمراد من الامر اعم من الامر بغير اللام او باللام على التوسيع او الامر بغير اللام وفيهم حكم الامر
 باللام بالطرف الاول ما قيل في توجيه عبارة المتن من ان كلمة في متعلقة بالاستعمال المقدروا المراد من هذه الامور

في
 التثنية

المعاني المصدرية أى بالفعل المستقبل المستعمل في الأمر النهي أو فية ان المستعمل في النهي والاستفهام والعرض التقني ليس صيغة الفعل بل اداتها وان اطلاق الفعل المستقبل على امر الخاطب خلاف الاصطلاح وان الامر بالمعنى المصداق لا يشمل الدعاء **قوله** مثل هل تضرين وكذا اسائر ادوات الاستفهام اسمية كانت او حرفية اورد المثال بهل رداعلى خصه بالهزة **قوله** في جميع هذه الأمثلة لوتركيبان التخفيف والتشديد في الأمر والكفى بهذا التعديل كان خفركن ما ذكره ابن حيث فصل ولا نعلم **قوله** بهذه المذكورات الستة وهو الموافق لما في الباب وزاد الرضى التخصيص اى اما النفي والشرط المؤكد بما في حكم المستثنى دليل ذكرهما بعد **قوله** للدالة على الطلب اما طلب الوجود او عدمه كما في الأمر والنهي التخصيص في العرض والتقني والسؤال عن حصول الفعل كما في الاستفهام واما في دالة التقسم على الطلب ففية تأمل ان الانسان قد يقسم على ما يعلم مما هو ليس مطلوبه كقول من اتي كيرة والله لا عاقين الا ان يفهم الغالب ان يقسم المتكلم على ما هو مطلوبه وحمل بقية الباب عليه **قوله** دون الماضي والحال حال ما عن النون اى فتحا وزا عملا يدل على الماضي والحال وعن ضمير المستتر في الدالة اى فتجاوزة تلك المذكورات عن الدالة على الماضي والحال **قوله** لانه لا يؤكد على بناء المعلوم المستدل ضمير النون اى لا يؤكد النون لا مطلوب بالان وضعه لتأكيد طلب حصول شئ اما في الخارية او في الذهن والمطم لا يكون ماضيا ولا حالا ولا خفيرا مستقبلا فاما قيل في حصر التأكيد في المطم نظر الانتقاص بمثل ان زيدا سيقوم وهم منشؤه قراءة يؤكد على بناء الجهمول قال وقلت في النفي لم يقل في النفي قليلا روى مثل اما يفعل كثير لان دخول النون فيها ليس بالاصالة بل بواسطة تشبيههما بالطلب فلذلك لم يشار كهما به في حكم الاختصاص ولانه لا يصح تعاق قليلا بالاختصاص ولا بالنفي والمراد بالنفي اعم من صريحه وحمليته معناه قيد خل فيه فلما افعلن كذا والمجمل حيث قال سيبويه يدخل بعد التشبيه بالها بلا النهي في الجزم **قوله** زيد ما يقوم اورد المثال بما يعلم حكم المنفرد بالطريق الاول في تشبيهه بلا الناهية التوفيق بعد المتصلة بالفعل نحو زيد لا يقوم و بالمنفصلة عنه نحو لا في الدار يضرين زيد وما قيل انه لم يجز في النفي بما قد فوع بما وقع في قولهم عز من غيب ما بينت تشكيها وعبر ذلك كما في الرضى **قوله** الا قليلا قيل القلة في النفي بلا المتصلة بالفعل المضارع ممنوعة كيف قد جعل ابن جني قياسا وقال ابن مالك هو كانهى على الاحصاء وفيه ان كونه قياسا لا ينافي القلة فان كل قياس ليس بمستعمل كثيرا واما قال ابن مالك فمعناه التشبيه في جواز الدخول رد اعلى من منعه مطلقا **قوله** في جواب المثبت فثبت القسم بجواب القسم وجعله من قبيل جرح قطيعة تكلف يحتاج الى ارادة المقسم عليه

من القسم قول لان القسم محل التاكيد اى كائن في محله اى نزل منزله قول بعد صلاحية منه صلاحا
 تاما احتوز على الاصل كالحركة الاسمية والفعل الماضى المثبت وما فيه مانع كما يسمي وعما لا يصلح
 تاما كالمستقبل المنفى فانه لكونه منفيما والاصل في الانشاء لعدم لا يصلح للتاكيد لكونه مطلقا باصلاحه
 بما ذكرنا انه قد قيل ان التعليل لا يختص بالمثبت وفي اعتبار قيد الصلاحى في الدليل اشارة الى ان المدعى
 اعنى اللزوم مشروط بالصلاحية تركه المقسم لظهوره فلا يرد ان اللزوم على طاعة غير صحيح لكونه مشروطا
 بكون المضارع خاليا من حرف تنقيس غير متعلق به جار سابق وغير مفصول بينه وبين اللزوم بقدر ان
 النون لا يدخله من نحو وكسوف يعطيك ربك فترضى لان النون تخلص المضارع للاستقبال فلهو
 بين حرفين بمعنى واحد في كل واحد من نحو قوله نعم ولكن شئتم او قيل نعم لا الى الله خسران لان تفدير
 المفعول يقتضى الاختصاص يقتضى تسليم اصل الحكم المنافى لتاكيد نعم وهو الله لقد اظن زيدا
 منطلقا لان قد لا يحاكم حرف الاستقبال قوله فيما عدا مثبت القسم اى ما هو صالحه وهو الفعل
 المستقبل المنفى قوله بل جاز نحو قول الشاعر شمع ناله لا يحمدن المرء مجتنبه فعل الكرام وان فاق الوفا
 حسبا والاكثر ان لا يؤكد كقوله نعم واقسموا بالله جودكم انما نعيم لا يبعث الله من يموت كذا في شرح التسهيل
 قال وكثرت اشارة الى انه قد تلحق الشرط وان لم تؤكد بما نحو ان تفعلن افعلى الى انه قد تلحق
 بالجزاء اذا كان شرطه مما يجوز نحو قوله المؤكد حرقه لم يقل المؤكد اعادة اشارة
 الى ان ما فى الاسماء المتضمنة بمعنى الشرط فى الحقيقة تأكيد لكلمة ان التى تضمنتها قوله
 بما سواء كانت لازمة كما فى حيثما واذ ما ولا تثمنا قال وما قبلها مع ضمير المذكورين
 حال مقدرة من ضمير المستتر فى الظرف العائد الى ما لان كونه قبل النون لا يحاكم كونه مع
 الضمير ومن هذا ظاهره ان بيان حكم الصحيح اذ فى المعتل ما قبل النون هو الضمير فما قيل
 ان التعليلين المذكورين لا يحريان فى اخشون واخشين وهم قوله ان اشترطه فلا يكون
 ما نحن فيه ان التقاء الساكنين على حدة فيحذف المدة واعلم ان نون التاكيد ليس بخبر
 حقيقة لكنه كالجزء لشدة اتصاله بما قبله فلرعاية الاول قالوا فى جمع المذكورين والمخاطبة
 ان في جمع التقاء الساكنين على غير حدة ولرعاية الثانى قالوا فى التثنية وجمع المؤنث انه
 التاء الساكنين على حدة ولم يعكس لزوم النقل فى الاولين والالتباس واجتماع النونات فى الاخرين

قوله وان لم يشترط فيه ذلك فيكون هذا من قبيل التقاء الساكنين على حدة فلا يحدث المد
 لأجله بل لأجل الثقل ويدل على عدم الاشتراط المذكور عبارة التسهيل حيث قال لا يلتقي ساكنان
 في الوصل المحض الا واولهما حرف لين وثانيهما مدغم متصل لفظا وحكما وقال شارحه مثال
 المتصل حكما الضربان وهل تضمن بيان **قوله** وهو الواحد المذكور لم يذكر المتكلم مع دخوله
 فيما عدا ذلك اشارة الى انه لقلة وقوعه في الاستعمال كالعدم لان نون التاكيد لا يدخل الا ما فيه معنى
 الطلب وطلب الشخص عن نفسه غير صحيح الابتداء بل واعتبار تغير اعتباري **قوله** وحكمهما غير واحد
 لان ما قبله فيهما الالف لا الفتحة والرضي جعل حكمهما ماذكرا ما لان الالف عاجز غير حصين اولان
 الالف في حكم الفتحة وجعل قوله تقول في التثنية والجمع اياهما للفرق بينهما وبين جمع المذكور والمخاطبة و
 الظاهر ما ذكره الشرح **قوله** للزوم التقاء الساكنين اياه على كلا المذهبين لعدم كون الثاني مدغمة
قوله فانه يميز ايه يدل على انه يجمع التقاء الساكنين على غير حدة مطلقا وليس كذلك ومعه ذلك قوله
 ويجعله معتبرا اي معقولا فذكر ان الصواب ما في اللواشى الهندية فانه اجاز ذلك وجعل التقاء الساكنين
 معتبرا اذا كان اولهما حرف لين فانه لما فيه من المد كالحركة وقيل انه يحرك النون بالكسر وعليه جعل
 قوله تعريفا لا تكفي في تحقيق النون **قوله** وليس يرضى عند الاكثرين مع امكان التكلم ومجيئه كقراءة
 نافر ونحياي وقراءة العز والاي لان كمال الفصاحة في تبين الحروف وتحقيقها والتقاء الساكنين بينا
 وحال الوقت حال فطر التكلم فلا يقاس عليه حال التكلم قال وهما في غيرهما اياهما مبتدأ خبره
 كالمفصل وفي غيرهما حال عن ضمير الخبر العائد الى هما ومع الضمير البارز حال عن غيرهما والمعنى
 ان النونين في نحوهما آخر الفعل كاللفظ المنفصل حال كونهما في غير المنثنى والمجموع حال كون ذلك
 الغير مع الضمير البارز وذلك لقوة جهة انفصاله بتوسط الضمير البارز **قوله** بيان الاعمال المعتلة لانه
 بين الحاقهما بالصحيحة بقوله وما قبلها اياه كما امر **قوله** ان النونين حكمهما مع المثني اياه علم ذلك من انقيده
 بقوله في غيرهما وعدم التعرض لبيان حكمهما الكفاء بما ذكر في الصحيحة **قوله** ماذكر من نحو
 الثقيلة المكسورة بعد الف التثنية والفتحة الفصل وعدم لحوق التخفيفه خلافا ليويس **قوله** ومع
 غيرهما اياه عطف على قوله مع المثني وقوله على ضربين عطف على ما ذكر عطف اسمين على مفعول عامل واحد
 والمراد بالضربين كونهما كالمفصل وكونهما كالم متصل وقوله اما مع ضمير بارز مع ما عطف عليه حال عن

قوله لا لتقاء الساكنين المذكور بعد حذف الجوابين واضرب في فانه فيهما ملاق يساكن
 قبلها فلا يجزى والقرينة على ذلك انه في مقابلة الوقت كانه قيل يحذف في الوصل وقت لقاءها
 ساكن مطلقا سواء كان بعد ضمة او كسرة او فتحة نحو اضرب الرجل واضرب الرجل واضرب
 الرجل يريد اضرب اضرب اضرب فحذف لا لتقاء الساكنين تشبيها بحرف العلة اذ لاحظها
 في الزمر واما ان الحذف للساكنين لا يكون الا للاول ففيه انه صرحوا باختلاف في ان الحذف
 من مقول الواو الاول والثاني **قوله** لا تقيين بالنون الحقيقة حلك بمعنى لعلك لا جرائه مجزى
 عسى دخل في خبرها ان والمعنى لا تقيين الفقير لفقره عسى ان تركم وتذل والزمان قد دفعه واعزّه
 فيستغنى هو وتفتقر انت لان احوال الزمان لا تدوم قبله **مثنوى** لكل هم من الهموم
 والمنسى والصبر لبقاء معه قد يجمع المال غير اكله ويأكل المال غير من جمعه
 المنسى المساء **قوله** والا فالواجب ان لا يكون اصله لا تقيين كان الواجب صيغة تلحق
 بالواحد المخاطب **قوله** خطأ المرتبة انه وليكونه لان ما لا اسم لا يخلو عنه الا مانع من اللام او
 كاصافة بخلاف النون فانه يخلو عنه الفعل بلا مانع فاذلة لو بقيت ساكنات بعد الالف
 على مذهب من اجازة وايدل بونس النون همزة وفتمها فيقول اخر يا رجل يا رجلان و
 اضرب يا رجل يا نسوة وقال سيديويه هذا لم يقله العرب والقياس اضرب يا رجل واضرب يا رجل
 يحذف النون لتقاء الساكنين **قال** وفي الوقف عطف على مقدار بعد يحذف السابق او على يحذف
 يحذف يحذف وكلام الشاعر رحمه يحتمل كلا الوجهين **قوله** اذا صتم او كسر ما قبلها التقييد
 بالظرف مستفاد من مقابلة بقوله والمفتوحة تغلب الف **قوله** وجب ان ترد المحذوف
 لزوال المانع قبل والذبي يظهر ان دخولها في الوقف خطأ لانها لا تدخل بمعنى التوكيد
 ثم تحذف ولا يبقى دليل على مقصودها الذي جاءت له كذا في شرح التسهيل **قوله**
 وقلت اخر واذا وكذا تقول هل تضربون وهل تضربين في حال الوقف على تضربين وتضرب
 وتردوا والياء والنون الرفع **قوله** فانه لا يرد اي حال الوقف كحذف لاجل التنوين فتقول قاض
 ونام بلا تنوين في الوقف على اضرب ثم بالتنوين لا تقول قاضى راى باء اداة الياء **قال** تغلب الف اي لا
 تقول فان التنوين في حال الوقف **قوله** نحو اضربت خبر لا يخفى ما في هذا التمثيل من حسن الاختصار

على وفق اختتام المتن حيث اورد النون المخففة في آخر الكتاب وقسمه بالالف الذي هو ساكن ايدا
 اشارة الى الاستراحة بعد المخفة هذا اخر ما اوردت من تحقيق مباحث الفعل والحرف من الشرح
 العتيق والبحر العسق لما رأيت الظفرة من المتصدين كحلها عن بدقيته وعدم الظفرة بيقصود فيها
 تعرضوا لتحقيقه واحمد الله على الانعام والصلوة والسلام على ريسوله خير الانام وعلى آله
 واصحابه الكرام الى قيام الساعة وساعة القيام

خاتمة الخطبة

الحمد لله العظيم ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه الذين اسس بهم بناء الدين القويم
 قد استتب انطباع هذا الكتاب المشهور بتكملة عبد الحق من تصانيف صدر ابوان
 العلوم بدرسم الفهرم بهاد فنون الادب ومفهم المسائل والخطب المصنعة الانجل والعرين
 الاكمل العلاقة الشهير مولانا وحل الكبير صاحب لذهن السليمة مولانا محمد عبد الحكيم الشياكوني
 ادخله الله الجنة النعير بعد التصحيف غايبة التقيج بمقابلة النسخ القديمة القيمة على حسب راحة
 رسم الخط في تزويق الالفاظ وتحسينها وتنسيق الكلمات وتزيينها كما هو بين لا يخفى ومظهر لا ينفي
 عندا الى الابواب وقت ملاحظة ذلك الكتاب بتمثيل الامر صاحب الحق والاحسان
 ملا محمد عبد الغفار خان بن ملا محمد عبد الحميد خان الانذان من قوم هوتاك
 باهتمام الراعي الى رحمة ربه المنان محمد المدعو عبد الرحمن بن الحاج محمد روشن خان

المستفيض بفيض تعليم اخيه المعظم محمد مصطفى خان سقاها الله حريق
 العفو والغفران في المطبع النظام واقعا في الكانغورواخرى المتعددة
 المنظر في سلك شهر سنة اثنتين وتسعين بعد المبعوث
 مائتين من الهجرة النبوية على صاحبها
 الف الف صلوة
 محمد



الشيخ محمد بن بابي المصنف في تاريخه

وجه ختم المصنف ورسم علاقة خط على الخاتم

ليعلم ان هذا الكتاب قد اتم في المطبع النظام واقعا في الكانغورواخرى غير فقط

NOTICE UNDER SECTION 28.

نمونہ (۵)

اطلاع بموجب دفعہ ۲۸ ایکٹ محصولی آمدنی جو یہ ہندو صدرہ شہداء نمبر تاریخ بنام

اس تحریر کے لئے سے مطلع ہو کہ یہ حسب فصل ۵۔ ایکٹ محصولی آمدنی جو یہ ہندو صدرہ شہداء نمبر تاریخ بنام
اطلاع خدیوہ کو یاد اس وقت ملے کہ اگر وہ کے تو تمہاری نسبت حسب قانون عمل کیا جائیگا جیسے کہ روپیہ
کو ادا کر دے کہ وہ کو ایک سہ ہندو صدرہ شہداء نمبر تاریخ بنام

| کیفیت | تعداد محصول و اربالہ والا | کی | سال یا حصہ کا بجائی | تعداد آمدنی کی تشخیص | مقام یا مقامات اور ضلع | وکیل یا وکیل آمدن کے |
|-------|---|-------|---------------------|----------------------|---------------------------|----------------------|
| | | | | | | |
| مبلغ | اطلاع دینے والی اجراء ہندو صدرہ شہداء نمبر تاریخ بنام | روپیہ | آئہ | پالی | یا اضلاع جو آمدنی پیدا ہو | |
| مبلغ | یکم کو یہ ہندو صدرہ شہداء نمبر تاریخ بنام | روپیہ | آئہ | پالی | | |

